

دار الفکر
بيروت

مكتبة
دار الفکر

رياض الصالحين

من كلام سيّد المرّسلين

للإمام أبي زكريّا محيي الدين يحيى النوري

المتوفى سنة ٦٨٦ هجرية

رحمته الله تعالى

جلد دوم

شباب
دار الفکر

ریاض الصالحین

من کلام سید المرسلین

للإمام المافظ الفقیه أبی زکریا محیی الدین محیی النودی

المتوفی سنة ٦٧٦ هجرية

رحمہ اللہ تعالیٰ

جلد دوم



ترجمہ

ابوالعلاء محمد الدین جہانگیر



زبیہ منشر ہم، ارو بازار لاہور

فون: 042-7246006

شبیر برادرز

ترتیب

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۲۲	پڑھنے کی تلقین کرنا	۱۵۱	۱۴۴	بیمار کی عیادت کرنا، میت کے ساتھ جانا، اس کی نماز جنازہ ادا کرنا	۱۴۴
۲۳	میت کی آنکھیں بند کرنے کے بعد کیا کہا جائے؟	۱۵۲	۱۴۵	بیمار کے لئے کیسے دعا کی جائے	۱۴۵
۲۴	میت کے پاس کیا کہا جائے اور جس شخص کا کوئی عزیز فوت ہو جائے وہ کیا پڑھے؟	۱۵۳	۱۴۶	بیمار کے گھر والوں سے اس کی حالت دریافت کرنے کا مستحب ہونا	۱۴۶
۲۵	چھینے چلانے اور نوحہ کئے بغیر میت پر رونا جائز ہے	۱۵۴	۱۴۷	جو شخص اپنی زندگی سے مایوس ہو جائے وہ کیا پڑھے	۱۴۷
۲۶	میت کی جو ناپسندیدہ چیز نظر آئے اسے بیان کرنے سے رک جانا	۱۵۵	۱۴۸	میت کے اہل خانہ اور اس کی خدمت کرنے والے شخص کو میت کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تلقین کرنا	۱۴۸
۲۷	میت پر نماز ادا کرنا اس کے جنازے کے ساتھ جانا	۱۵۶	۱۴۹	اور میت کو اس تکلیف کو برداشت کرنے اور اس پر صبر کرنے کی تلقین کرنا، اسی طرح حد قصاص یا اسی طرح کی کسی اور وجہ سے جس شخص کی موت قریب ہو اسے تلقین کرنا	۱۴۹
۲۸	اس کے دفن میں شریک ہونا	۱۵۷	۱۵۰	باب ۱۴۹: بیمار کا یہ کہنا درست ہے: مجھے تکلیف ہے مجھے شدید تکلیف ہے مجھے بخار ہے ہائے میرا سراپا اس طرح کی کوئی اور بات کہنا اس بات کی وضاحت کہ ایسا کہنے میں کوئی کراہت نہیں ہے جبکہ یہ ناراضگی یا جزع و فزع کے طہور پر نہ ہو	۱۵۰
۲۹	اور ان کی عین یا اس سے زیادہ صفیں بنانا	۱۵۸	۱۵۱	جس شخص کی موت قریب ہو اسے لا الہ الا اللہ	۱۵۱
۳۰	نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے	۱۵۹			
۳۱	جنازے کو جلدی لے جانا	۱۶۰			
۳۲	میت کی طرف سے قرض کو جلد ادا کرنا اور اس کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا البتہ اگر اچانک موت ہوئی ہو تو اسے ترک کیا جائے گا تاکہ اس کی موت کا یقین ہو جائے	۱۶۱			
۳۳	میت کے پاس دعا کرنا	۱۶۲			
۳۴	میت کے دفن ہونے کے بعد اس کے لئے دعا کرنا	۱۶۳			
۳۵	اس کا قبر کے پاس دعا کرنے کے لئے استغفار	۱۶۴			

السلام علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

نام کتاب ریاض الصالحین (جلد دوم)

تصنیف لایسٹام لایظ العقبہ ابی نکرنا سببی الدین محمد بن النوری

الترغیۃ سنۃ ۱۲۶ ھجریۃ

مترجم ابوالعلاء محمد بن محمد بن جہانگیر

کمپوزنگ ورڈز میکر

ماہتمام ملک شبیر حسین

سن اشاعت جون ۲۰۰۹ء

سرورق باھو کراکس

طباعت اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ روپے

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

هو القادر



جميع حقوق الطبع محفوظة للمناشر

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں



باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۶	کے لئے اور قرأت کرنے کے لئے کچھ دیر بیٹھنا	۵۵	۱۷۴	کیا دعا پڑھے	۵۵
۱۶۲	میت کی طرف سے صدقہ کرنا اور اس کیلئے دعا کرنا	۳۷	۱۷۵	جب کوئی شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے تو کیا پڑھے	۵۵
۱۶۳	لوگوں کا میت کی تعریف کرنا	۳۸	۱۷۵	مسافر کا اپنے گھر جانے میں جلدی کرنا مستحب ہے	۵۵
۱۶۴	جس کے کفن بچے فوت ہو جائیں اس کی	۳۸	۱۷۶	جب اس کا کام پورا ہو چکا ہو	۵۶
۱۶۵	خاتم لوگوں کی قبروں اور ان کے ٹھکانوں کے پاس سے گزرتے ہوئے رونا اور خوفزدہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی عاجزی کا اظہار کرنا اور اس بارے میں غفلت سے بچنے کی تلقین	۳۹	۱۷۶	دن کے وقت اپنے گھر واپس آنا مستحب ہے اور رات کے وقت کسی ضرورت کے بغیر واپس آنا مکروہ ہے	۵۷
۱۶۶	سفر کے آداب کا بیان	۴۰	۱۷۷	جب کوئی شخص واپس آئے یا اپنے شہر کو دیکھے تو کیا پڑھے	۵۸
۱۶۷	جہزات کے دن سفر کیلئے نکلنے اور دن کے ابتدائی حصے میں سفر کے لئے نکلنے کا مستحب ہونا	۴۱	۱۷۸	آنے والا شخص سب سے پہلے اس مسجد میں جائے جو اس کے پڑوس میں ہو اور وہاں دو رکعت نماز ادا کرے ایسا کرنا مستحب ہے	۵۸
۱۶۸	رفیق سفر کو طلب کرنا اور رفقہاء میں سے کسی ایک کو اپنا امیر بنالینا تاکہ لوگ اس کی اطاعت کریں	۴۲	۱۷۹	عورت کا تنہا سفر کرنا حرام ہے	۵۹
۱۶۹	مستحب ہے	۴۳	۱۸۰	قرآن پڑھنے کی فضیلت	۶۰
۱۷۰	سفر، پڑاؤ کرنے، رات بسر کرے، رات کے وقت سونے کے آداب کا بیان	۴۴	۱۸۱	قرآن کا خیال رکھنا اور اسے بھولنے سے بچنے کی تلقین کرنا	۶۱
۱۷۱	ساتھی کی مدد کرنا	۴۵	۱۸۲	اچھی آواز میں قرآن پڑھنے کا مستحب ہونا اور اچھی آواز دینے والے شخص سے قرأت پڑھنے کیلئے کہنا اور اسے غور سے سنانا	۶۲
۱۷۲	جب کوئی شخص سفر کے لئے سواری پر سوار ہو جائے تو کیا پڑھے	۴۶	۱۸۳	مخصوص سورتوں اور مخصوص آیات پڑھنے کی ترغیب دینا	۶۳
۱۷۳	۱۷۱ جب کوئی مسافر کسی گھائی وغیرہ پر چڑھے تو تکبیر کہے اور جب نشیب میں اترے تو سبحان اللہ کہے تکبیر وغیرہ پڑھتے وقت زیادہ آواز کرنے کی ممانعت	۴۷	۱۸۴	قرأت کرنے کے لئے اجتماع کرنے کا مستحب ہونا	۶۴
۱۷۴	سفر کے دوران دعا کا مستحب ہونا	۴۸	۱۸۵	وضو کی فضیلت	۶۵
۱۷۵	۱۷۳ جب کسی شخص کو لوگوں یا کسی اور چیز کا خوف ہو تو وہ	۴۹	۱۸۶	اذان کی فضیلت	۶۶
			۱۸۷	نمازوں کی فضیلت	۶۷

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۱۰۹	۲۰۳ جمعہ کی سنت کا بیان	۱۰۹	۱۸۸ صبح (فجر) اور عصر کی نماز کی فضیلت	۸۱	۱۸۸
۲۰۴	نوافل کو گھر میں ادا کرنا مستحب ہے خواہ وہ سنت موکدہ ہو یا اس کے علاوہ دیگر ہوں اور نفل ادا کرنے کے بعد فرض ادا کی جانے والی جگہ سے منتقل ہونے یا فرضوں اور نوافل کے درمیان کلام کے ذریعے فاصل پیدا کرنے کی ہدایت	۱۰۹	۱۸۹ مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت	۸۳	۱۸۹
۲۰۵	یہ سنت موکدہ ہے اور ان کے وقت کا بیان	۱۱	۱۹۰ نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت	۸۵	۱۹۰
۲۰۶	چاشت کی نماز کی فضیلت اور اس کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ اور درمیانی مقدار کا بیان اور ان کو باقاعدگی سے ادا کرنے کی ترغیب	۳	۱۹۱ باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت	۸۶	۱۹۱
۲۰۷	چاشت کی نماز کی فضیلت اور اس کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار اور ان کی درمیانی مقدار کا بیان	۴	۱۹۲ صبح اور عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہونے کی ترغیب دینا	۸۹	۱۹۲
۲۰۸	تحیۃ المسجد پڑھنے کی ترغیب اور دو رکعت ادا کرنے سے پہلے بیٹھنے کا مکروہ ہونا خواہ کوئی بھی وقت ہو جب بھی آدمی مسجد میں داخل ہو برابر ہے وہ دو رکعت تحیۃ المسجد کی میت سے کرے یا فرض نماز کی میت سے کرے یا سنت موکدہ یا غیر موکدہ کے طور پر پڑھے	۲	۱۹۳ فرض نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے کی ہدایت اور اس بارے میں شدید تاکید اور انہیں ترک کرنے کے بارے میں شدید وعید	۹۱	۱۹۳
۲۰۹	وضو کرنے کے بعد دو رکعات ادا کرنا مستحب ہے	۲۰۹	۱۹۴ پہلی صف کی فضیلت اور صفوں کو مکمل کرنے کی ہدایت اور انہیں درست رکھنا اور مل کر کھڑے ہونا	۹۳	۱۹۴
۲۱۰	جمعہ کے دن کی فضیلت اس کا وجوب اس کے لئے غسل کرنا، خوشبو لگانا اس کے لئے جلدی جانا، جمعہ کے دن دعا کرنا، نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا اور اس	۲۱۰	۱۹۵ فرض نماز کے ہمراہ سنت موکدہ ادا کرنے کی فضیلت ان کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار اور ان کی درمیانی مقدار کا بیان	۹۹	۱۹۵
			۱۹۶ صبح کی نماز میں دو رکعت سنت نماز کی تاکید	۱۰۰	۱۹۶
			۱۹۷ فجر کی دو رکعت مختصر ادا کرنا ان میں جو قرأت کی جائے گی اس کا بیان اور ان کے وقت کا بیان	۱۰۱	۱۹۷
			۱۹۸ فجر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد دائیں پہلو لیٹ جانا مستحب ہے اور اس بارے میں ترغیب دینا خواہ تہجد کی نماز ادا کی ہو یا نہ کی ہو	۱۰۲	۱۹۸
			۱۹۹ ظہر کی سنتوں کا بیان	۱۰۵	۱۹۹
			۲۰۰ عصر کی سنتوں کا بیان	۱۰۶	۲۰۰
			۲۰۱ مغرب سے پہلے اور اس کے بعد سنتیں ادا کرنا	۱۰۷	۲۰۱
			۲۰۲ عشاء (کی فرض نماز) سے پہلے اور بعد میں سنتیں ادا کرنا	۱۰۹	۲۰۲
			ادا کرنا		

باب	عنوان	صفحہ
باب	میں موجودہ خصوص گھڑی جس میں دعا قبول ہوتی ہے	222
116	اور جمعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا	116
211	کسی ظاہری نعمت کے حصول کے وقت یا کسی ظاہری بلا ختم ہونے کے وقت سجدہ شکر ادا کرنا مستحب ہے	121
212	رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی فضیلت	122
213	رمضان کے قیام یعنی تراویح کا مستحب ہونا	131
214	شب قدر میں نوافل ادا کرنے کی فضیلت اور اس کی عبادت کا بیان رمضان کی راتوں میں کون سی شب قدر ہو سکتی ہے	131
215	مسواک کرنے کی فضیلت اور فطری عادتوں کا بیان	133
216	زکوٰۃ کی فرضیت کی تاکید اس کی فضیلت اور اس سے متعلق دیگر احکام کا بیان	136
217	رمضان کے روزوں کا واجب ہونا روزہ رکھنے کی فضیلت اس کے متعلقات کا بیان	137
218	رمضان کے مہینے میں سخاوت، نیکی کا کام کثرت سے کرنا اور آخری عشرے میں اس میں مزید اضافہ کرنا	139
219	رمضان سے پہلے اور نصف شعبان کے بعد ایک دن روزہ رکھنے کی ممانعت ماسوائے اس شخص کے جو مسلسل اس سے پہلے رکھتا رہا ہو یا وہ روزہ اس کے کسی اور معمول کے مطابق آجائے یعنی اس کی عادت جمعہ یا پھر کے دن رکھنے کی ہو تو اس دن وہ دن آجائے	142
220	(پہلی کے) چاند کو دیکھ کر کیا پڑھا جائے؟	148
221	سحری کی فضیلت اس میں تاخیر کرنا جب تک صبح صادق کا وقت نمودار نہ ہو	149
222	افطار میں جلدی کرنا، افطار میں جلدی کرنے کی فضیلت کس چیز سے افطاری کی جائے؟ افطار کے بعد کیا پڑھا جائے	150
223	روزہ دار کو یہ ہدایت کہ وہ اپنی زبان اور اعضاء کی حفاظت کرے اور لڑائی جھگڑے گالم گلوچ سے بھی بچے	153
224	روزے کے مسائل کا بیان	153
225	محرم، شعبان اور حرمت والے مہینے میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان	153
226	ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنے اس کے علاوہ دیگر کام کرنے کی افیضیت کا بیان	156
227	عرفہ، عاشورہ اور محرم کی نویں تاریخ کو روزہ رکھنے کی فضیلت	156
228	شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھنے کا استحباب	157
229	سوموار اور جمعرات کے دن روزے رکھنے کا استحباب	158
230	ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کا مستحب ہونا	158
231	اس شخص کی فضیلت جو کسی روزہ دار کو افطاری کروائے اس روزہ دار کی فضیلت جس کی موجودگی میں کچھ کھایا جائے کھانے والے شخص کا اس کے لیے دعا کرنا جس کے ہاں کچھ کھایا جائے	161
	اعتکاف کا بیان	
232	رمضان میں اعتکاف کرنا	163
	حج کا بیان	
233	حج کا وجوب اور اس کی فرضیت	163
	جہاد کا بیان	

باب	عنوان	صفحہ
باب	جہاد کی فرضیت صبح و شام (جہاد کے لیے جانے)	234
169	کی فضیلت	169
235	شہداء کا آخرت میں ثواب، انہیں غسل دیا جائے گا، ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی، البتہ جو شخص کفار کیساتھ جنگ کے دوران مارا گیا ہو اس کا حکم برعکس ہوگا	192
236	غلام آزاد کرنے کی فضیلت	199
237	غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی فضیلت	199
238	اس غلام کی فضیلت جو اللہ تعالیٰ کے حق کو اور اپنے آقا کے حق کو ادا کرے	200
239	”ہزیق“ کے دوران عبادت کرنے کی فضیلت اس سے مراد لوگوں کا گھل مل چانا اور فتنے میں مبتلا ہونا ہے	202
240	خرید و فروخت، لین دین میں نری سے کام لینے، اچھے طریقے سے ادائیگی یا تقاضا کرنے، ماپنے، تولنے میں زیادہ دینے کی فضیلت، کم تولنے کی ممانعت، خوشحال اور تنگ دست شخص کو مہلت دینے یا اس کا قرض معاف کر دینے کی فضیلت	202
241	علم اللہ تعالیٰ کے لیے علم حاصل کرنے اور اس کی تعلیم دینے کی فضیلت	202
242	اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے شکر کا بیان	213
243	نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا بیان	243
244	ذکر کی فضیلت اور اس کی ترغیب	244
245	قیام کی حالت میں بیٹھ کر لیٹ کر بے وضو حالت میں جنابت کی حالت میں حیض کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، البتہ قرآن کا حکم مختلف ہے، جنبی شخص اور حائضہ عورت اس کی تلاوت نہیں کر سکتے	246
246	آدی سوتے اور بیدار ہوتے وقت کیا پڑھے؟	246
247	ذکر کے حلقوں کی فضیلت ان انہیں میں شامل رہنے کا مستحب ہونا اور کسی عذر کے بغیر ان سے الگ ہونے کی ممانعت	248
248	صبح اور شام کے وقت ذکر کرنا	248
249	سوتے وقت کیا پڑھے	249
250	دعاؤں کا بیان	250
251	دعا کی ہدایت کرنا اس کی فضیلت	250
252	مسنون دعاؤں کا بیان	250
253	کسی کی غیر موجودگی میں دعا کرنے کی فضیلت	250
254	دعا کے متعلق مسائل کا بیان	251
255	اولیاء کی کرامات اور ان کی فضیلت کا بیان	253
256	ان امور کا بیان جن سے منع کیا گیا ہے	254
257	غیبت کا حرام ہونا اور زبان کی حفاظت کی ہدایت	254
258	غیبت منہ حرام ہے	255
259	جو غیبت مباح ہے	256
260	چغل چوری کا حرام ہونا	257

باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ
258	275	حکام تک کوئی بات اور لوگوں کے کلام کو منتقل کرنے کی ممانعت جبکہ اس کی کوئی ضرورت نہ ہو (ضرورت سے مراد) کسی فساد وغیرہ کا خوف ہے	275	ظاہر شریعت میں ثابت شدہ نسب میں طعن کرنا حرام ہے
259	276	دو غلے شخص کی مذمت کا بیان	276	لواط کرنے اور دھوکہ دینے کی ممانعت
260	277	جھوٹ بولنا حرام ہے	277	عده خلافی کا حرام ہونا
261	278	اس چیز کا بیان: کون سا جھوٹ جائز ہے	278	کوئی عطیہ وغیرہ دے کر احسان جتانے کی ممانعت
262	279	آدمی جو بات کرے جو کسی کے حوالے سے نقل کرنے اس میں تحقیق کی تاکید	279	فخر ظاہر کرنے اور سرکشی کرنے کی ممانعت
263	280	جھوٹی گواہی کا شدید حرام ہونا	280	مسلمانوں کے درمیان تین دن سے زیادہ لافظی حرام ہے
264	281	کسی معین شخص یا جانور پر لعنت کرنا حرام ہے	281	دو آدمیوں کا تیسرے آدمی کو چھوڑ کر اس کی اجازت کے بغیر آپس میں سرکشی کرنا منع ہے البتہ اگر کوئی ضرورت ہو (تو ایسا کیا جاسکتا ہے)
265	282	غیر متعین گنہگار لوگوں پر لعنت بھیجنا جائز ہے	282	کسی غلام، جانور، عورت، بچے کو کسی شرعی سبب کے بغیر یا اوب سکھانے کی مخصوص حد سے زیادہ عذاب دینا (یعنی اذیت پہنچانا) منع ہے
266	283	ناحق طور پر مسلمان کو برا کہنا حرام ہے	283	ہر جانور یہاں تک کہ چوٹی وغیرہ کو بھی آگ کا عذاب دینا حرام ہے
267	284	براکہنا حرام ہے	284	خوشحال شخص کا اپنے ذمے ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا حرام ہے جب اس ادائیگی کا حقدار اسے طلب کرے
268	285	اذیت پہنچانے کی ممانعت	285	آدمی کا ایسے بہہ کو واپس لینا
269	286	ایک دوسرے سے دشمنی رکھنے، ایک دوسرے سے لافظی اختیار کرنے، ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرنے کی ممانعت	286	یتیم کے مال کی حرمت کے بارے میں تاکید
270	287	”حد“ کا حرام ہونا	287	سود کے حرام ہونے کی شدید تاکید
271	288	جاسوسی کرنے، ایسی بات کو چھپ کر سننے کی ممانعت	288	ریا کاری کا حرام ہونا
272	289	جس کا سنا مکروہ ہو	289	جس چیز کے بارے میں یہ وہم ہوتا ہے کہ وہ گمان کی ممانعت
273	290	مسلمانوں کے بارے میں غیر ضروری طور پر برے گمان کی ممانعت	290	ریا کاری ہے حالانکہ وہ ریا کاری نہیں ہوتی
274	291	کسی مسلمان کی تکلیف پر خوشی ظاہر کرنا منع ہے	291	کسی شرعی ضرورت کے بغیر اجنبی عورت کی طرف

باب	صفحہ	عنوان	باب	صفحہ
291	303	اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا حرام ہے	303	لوچنا، انہیں منڈوا لینا حرام ہے اسی طرح بربادی اور تباہی کی دعا کرنا (بھی حرام ہے)
292	304	مردوں کا عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ لباس اور حرکت وغیرہ میں مشابہت اختیار کرنا حرام ہے	304	کاہنوں، نجومیوں، پیش گوئی کرنے والوں، رمل کرنے والوں، کنکریاں اور ”جو“ وغیرہ پھینک کر (قسمت کا حال بتانے والوں) کے پاس جانے کی ممانعت
293	305	شیطان اور کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت	305	بستر، پتھر، کپڑے، ذرہم، دینار، پردے، نیکے وغیرہ پر سے منع کرنا
294	306	مردوں اور عورتوں کو اپنے بالوں پر سیاہ خضاب لگانے سے منع کرنا	306	کسی جانور کی تصویر بنانا حرام ہے
295	307	”قزح“ کی ممانعت	307	شکار کرنے، جانوروں یا کھیت کی حفاظت کے علاوہ کوئی اور کتا پالنا حرام ہے
296	308	مصنوعی بال لگانا، جسم کو دوانا اور دانتوں کو باریک کرنا	308	ادھٹ اس کے علاوہ دیگر جانوروں کی گردن میں گھنٹی لگانا مکروہ ہے
297	309	داڑھی، سر اور اس کے علاوہ سفید بال اکھاڑنے کی ممانعت، جس بچے کے داڑھی کے بال نکلنے شروع ہو جائیں تو اس کے لئے آغاز میں انہیں اکھاڑنا منع ہے	309	”جلالہ“ پر سوار ہونا مکروہ ہے اس سے مراد وہ اونٹ یا اونٹنی ہے جو گندگی کھاتے ہوں اگر اس کے بعد وہ پاک چارہ کھالیں اور ان کا گوشت صاف ہو جائے تو وہ کراہت زائل ہو جائے گی
298	310	دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا اور دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو کسی عذر کے بغیر چھونا مکروہ ہے	310	مسجد میں تھوک پھینکنا منع ہے اسے صاف کرنے کا حکم ہے اگر یہ مسجد میں پایا جائے، نیز مسجد کو گندگی سے پاک رہنے کا حکم ہے
299	311	ایک جوتا پہن کر چلنا، صرف ایک موزہ پہن کر چلنا جبکہ کسی عذر کے بغیر ہو، مکروہ ہے اور کسی عذر کے بغیر کھڑے ہو کر جوتا یا موزہ پہننا مکروہ ہے	311	مسجد میں جھگڑا کرنا، آواز بلند کرنا، گمشدہ چیز کا اعلان کرنا، خرید و فروخت کرنا، اجارہ یا اس طرح کا کوئی اور معاملہ کرنا، مکروہ ہے
300	312	سوئے وقت یا کسی اور وقت میں گھر میں جلتی ہوئی آگ چھوڑنا منع ہے خواہ وہ چراغ میں ہو یا کسی چیز میں ہو	312	لہسن، پیاز، گندھنا وغیرہ، ایسی چیز جس کی بدبو ہو
301	313	تکلف کی ممانعت	313	میت پر نوحہ کرنا، گال پیٹنا، گریبان پھاڑنا، بال
302	314	میت پر نوحہ کرنا، گال پیٹنا، گریبان پھاڑنا، بال	314	

باب	عنوان	صفحہ
۳۷۱	اسے کھانے کے بعد اس کی بو ختم ہونے سے پہلے، مسجد میں آنا منع ہے، البتہ کسی ضرورت کے تحت آیا جاسکتا ہے	۳۷۱
312	جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت "اعتناء" کے طور پر بیٹھنا مکروہ ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں نیند آجاتی ہے اور خطبہ نہیں سنا جاسکتا اور وضو بھی ٹوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے	۳۷۲
313	جب ذوالحجہ کا "عشرہ" شروع ہو جائے تو جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لئے بال کنوانا یا ناخن کنوانا اس وقت تک منع ہے جب تک وہ قربانی نہ کر لے	۳۷۳
314	مخلوق جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، خانہ کعبہ، فرشتوں، آسمان، اپنے آباء و اجداد، زندگی، روح، سر، بادشاہ کی عنایت، فلاں شخص کی قبر، امانت، اور یہ ان میں سب سے زیادہ شدید ہے، کی قسم، اٹھانا منع ہے	۳۷۵
315	جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھانے کا شدید (حرام ہونا)	۳۷۷
316	جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے برعکس کام کو بہتر سمجھے اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ قسم کو توڑ دے اور وہ کام کرے جو زیادہ بہتر ہے اور پھر اپنی قسم کا کفارہ دے	۳۷۸
317	"لفو" قسم معاف ہے یعنی اس میں کوئی کفارہ نہیں ہوگا	۳۸۰
318	سودا کرتے ہوئے قسم اٹھانا مکروہ ہے اگرچہ آدمی سچا ہو	۳۸۱
319	آدمی کا جنت کے علاوہ اللہ کے نام پر کوئی اور چیز مانگنا مکروہ ہے اور جو شخص اللہ کے نام پر مانگے اس کے نام کی سفارش پیش کرے تو اسے نہ دینا بھی منع ہے	۳۸۱
320	حاکم وقت کو شہنشاہ "وغیرہ" کہنا حرام ہے کیونکہ اس کا مطلب (بادشاہوں کا بادشاہ) ہے اس صفت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو موصوف نہیں کیا جاسکتا	۳۸۲
321	ناسق یا بدعتی وغیرہ شخص کو مخاطب کرتے ہوئے "سید" وغیرہ کہنا	۳۸۲
322	"بخار" کو برا کہنا مکروہ ہے	۳۸۳
323	"ہوا" کو برا کہنے کی ممانعت جب ہوا چلے تو کیا پڑھا جائے؟ اس کا بیان	۳۸۳
324	"مرغ" کو برا کہنا مکروہ ہے	۳۸۵
325	آدمی کا یہ کہنا منع ہے: ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی	۳۸۵
326	کسی مسلمان کو "اے کافر" کہنا حرام ہے	۳۸۶
327	فحش گفتگو کرنے بدزبانی کا مظاہرہ کرنے کی ممانعت	۳۸۶
328	گفتگو میں ہواٹ کرنا، منہ پھیلا کر بات کرنا، کلام کی قدرت ظاہر کرنے کیلئے پر تکلف گفتگو کرنا، نامانوس الفاظ کے ہمراہ نامانوس اعراب کے ہمراہ عوام وغیرہ کو مخاطب کرنا مکروہ ہے	۳۸۷
329	یہ کہنا مکروہ ہے: میرا نفس خبیث ہو گیا	۳۸۸
330	انگور کو "کرم" کا نام دینا مکروہ ہے	۳۸۹
331	کسی عورت کی خوبصورتی، کسی مرد کے سامنے بیان	۳۸۱

باب	عنوان	صفحہ
332	آدمی کا یہ کہنا: "اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر دے" مکروہ ہے بلکہ آدمی کو پورے یقین کے ساتھ مانگنا چاہئے	۳۸۹
333	یہ کہنا مکروہ ہے: "جو اللہ چاہے اور جو فلاں چاہے"	۳۹۱
334	عشاء کی نماز کے بعد گفتگو کرنا مکروہ ہے	۳۹۱
335	جب کسی عورت کا شوہر اسے بلائے اور اس عورت کے پاس کوئی شرعی عذر نہ ہو تو اس کا اپنے شوہر کے بستر پر جانے سے انکار کرنا حرام ہے	۳۹۲
336	شوہر کی موجودگی میں عورت کا نفلی روزہ رکھنا حرام ہے البتہ اگر وہ اجازت دے (تو روزہ رکھ سکتی ہے)	۳۹۳
337	امام سے پہلے مقتدی کا رکوع یا سجدے سے سر اٹھانا حرام ہے	۳۹۳
338	نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے	۳۹۳
339	جب نفس کو کھانے کی طلب ہو نماز پڑھنا مکروہ ہے اسی طرح دو خبیث چیزوں یعنی پیشاب اور پاخانہ کی حاجت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے	۳۹۳
340	نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کی ممانعت	۳۹۳
341	نماز میں کسی عذر کے بغیر ادھر ادھر دیکھنا مکروہ ہے	۳۹۵
342	قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت	۳۹۵
343	نمازی کے آگے سے گزرنا حرام ہے	۳۹۶
344	جب مؤذن نماز کے لئے اقامت شروع کر چکا ہو اس کے بعد مقتدی کے لئے نفل شروع کرنا حرام ہے خواہ	۳۹۶
345	جمعہ کے دن کو روزہ رکھنا کے لئے یا اس کی رات کو نفل ادا کرنے کے لئے مخصوص کرنا مکروہ ہے	۳۹۷
346	روزوں میں صوم وصال حرام ہے اور وہ یہ ہے: دو دن یا اس سے زیادہ اس طرح روزہ رکھا جائے کہ اس کے درمیان کچھ کھایا پیانا نہ جائے	۳۹۸
347	قبر پر بیٹھنا حرام ہے	۳۹۸
348	قبر کو پختہ کرنا اور اس کو تعمیر کرنا منع ہے	۳۹۹
349	غلام کا اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ جانا شدید حرام ہے	۳۹۹
350	حدود میں سفارش کرنا حرام ہے	۴۰۰
351	لوگوں کے راستے میں یا سائے میں پاخانہ کرنے کی ممانعت	۴۰۱
352	کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب وغیرہ کرنا	۴۰۱
353	باپ کا اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو امتیازی طور پر کوئی چیز ہبہ کرنا	۴۰۱
354	کسی عورت کا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے البتہ وہ اپنے شوہر پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی	۴۰۳
355	شہری شخص کا دیہاتی سے سودا کرنا (منڈی سے پہلے سواروں سے مل لینا) اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا اس کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام بھیجنا حرام ہے البتہ اگر وہ بھائی کی اجازت دے یا اپنا پیغام واپس لے (تو اس کی اجازت ہے)	۴۰۴
356	شریعت نے جن صورتوں کی اجازت دی ہے اس کے	۴۰۴

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
367	علاوہ کسی اور طریقے سے مال ضائع کرنے کی ممانعت.....	۳۰۶	367	انسان کا اپنے آپ کو اپنے باپ کی بجائے کسی اور طرف منسوب کرنا (یا غلام) کا خود کو اپنے آزاد کرنے والے کی بجائے کسی اور طرف منسوب کرنا حرام ہے.....	۳۱۷
357	کسی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا منع ہے خواہ وہ شیعہ کی کے عالم میں ہو یا مزاح کے طور پر ہو اسی طرح تنگی تلوار لے کر (کسی کے سامنے آنا) منع ہے.....	۳۰۷	368	جن چیزوں سے اللہ اور اس کے رسول نے منع کیا ان کے ارتکاب سے بچنے کی تلقین.....	۳۱۹
358	اذان ہو جانے کے بعد فرض نماز ادا کی جانے سے پہلے کسی عذر کے بغیر مسجد سے باہر جانا مکروہ ہے.....	۳۰۸	369	جب کوئی شخص ایسے کام کا ارتکاب کرے جس سے اس کو منع کیا گیا ہو تو اسے کیا پڑھنا چاہئے؟ یا کیا کرنا چاہئے.....	۳۲۰
359	کسی عذر کے بغیر ریحان (نامی خوشبو) کو واپس کرنا مکروہ ہے.....	۳۰۸	370	متفرق اور نمکین (مزے دار) امور دجال اور علامات قیامت وغیرہ سے متعلق احادیث.....	۳۲۳
360	جس شخص کے بارے میں خود پسندی کی وجہ سے فساد کا اندیشہ ہو اس کے سامنے اس کی تعریف کرنا مکروہ ہے اور جو شخص اس سے محفوظ ہو اس کے حق میں ایسا کرنا جائز ہے.....	۳۰۹	371	استغفار کا حکم دینا اور اس کی فضیلت.....	۳۲۳
361	جس شہر میں وبا پھیل جائے اس سے باہر نکلنا وہاں سے فرار ہونا اس شہر میں آنا مکروہ ہے.....	۳۱۱	372	اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لیے جنت میں کیا کچھ تیار کیا ہے، اس کا بیان.....	۳۲۸
362	جادو کے حرام ہونے کی شدت (کا بیان).....	۳۱۲	رواۃ حدیث.....	۳۲۸	
363	قرآن مجید کو ساتھ لے کر دشمن کے علاقے کی طرف سفر کرنا منع ہے جب اس کے دشمن کے ہاتھ لگنے کا اندیشہ ہو.....	۳۱۲			
364	سونے اور چاندی کے برتنوں کو کھانے پینے وضو کرنے اور ہر طرح کے استعمال میں لانا حرام ہے.....	۳۱۵			
365	مرد کا زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے پہننا حرام ہے.....	۳۱۶			
366	دن بھر خاموش رہنا منع ہے.....	۳۱۶			

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ عِیَادَةِ الْمَرِیضِ وَتَشِیْعِ الْمِیّتِ

وَالصَّلٰوةُ عَلَیْهِ وَحُضُوْرُ دَفْنِهِ وَالْمَكْتَبَةُ عِنْدَ قَبْرِہِ بَعْدَ دَفْنِہِ

بیمار کی عیادت کرنا، میت کے ساتھ جانا، اس کی نماز جنازہ ادا کرنا دفن میں شریک ہونا اور اس کے دفن کے بعد اس کی قبر کے پاس ٹھہرنا

144- بَابُ عِیَادَةِ الْمَرِیضِ

باب: بیمار کی عیادت کرنا

(898) عَنِ الْبُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُمَا، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ بِعِیَادَةِ الْمَرِیضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ، وَابْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ، وَاجَابَةِ الدَّاعِی، وَافْشَاءِ السَّلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، قسم پوری کروانے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت قبول کرنے اور سلام کو پھیلانے کی ہدایت کی تھی۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(899) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ، قَالَ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِیَادَةُ الْمَرِیضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَازِ، وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا۔ (متفق علیہ)

(900) وَعَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ: "اِنَّ اللّٰہَ - عَزَّوَجَلَّ - یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَمَةِ:

يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدَّهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَطَعْتَكُ فَلَمْ تُطْعِمْنِي؟ قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اسْتَطَعْتَكُ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمَهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَسْقَيْتَكَ فَلَمْ تَسْقِنِي؟ قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ اسْتَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَالَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا، اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا لیکن تم نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کر سکتا ہوں؟ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو یہ نہیں جانتا تھا؟ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تو یہ نہیں جانتا تھا؟ اگر تو اس کی عیادت کر لیتا تو اس کا اجر و ثواب میرے پاس پالیتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانے کے لئے مانگا تھا لیکن تو نے مجھے کھانے کے لئے نہیں دیا۔ بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! میں تیرے کھانے کے لئے مانگا تھا اور تو نے اس کو کھانے کے لئے نہیں دیا۔ کیا تو یہ نہیں جانتا تھا؟ اگر تو اسے کھانے کے لئے دیتا تو اس کا اجر و ثواب میرے پاس پالیتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پینے کے لئے مانگا لیکن تو نے مجھے پینے کے لئے نہیں دیا۔ بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! میں تیرے پلانے کے لئے مانگا تھا اور تو نے اسے پانی مانگا لیکن تو نے اسے پینے کے لئے نہیں دیا۔ کیا تو نہیں جانتا تھا؟ اگر تو اسے کچھ پلا دیتا تو اس کا اجر و ثواب میرے پاس پالیتا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(901) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُودُوا الْمَرِيضَ، وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَفُكُّوا الْعَالِيَّ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"الْعَالِيَّ": الْأَسِيرُ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیمار کی عیادت کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو رہائی دلادو۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الْعَالِيَّ" سے مراد ہے قیدی۔

(902) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ

أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، لَمْ يَزَلْ فِي خُرْقَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ" قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا خُرْقَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: "جَنَاهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، مسلمان جب اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے "خرقہ" میں رہتا ہے یہاں تک کہ واپس آجائے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ (ﷺ)! جنت کے "خرقہ" سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے پھل چٹا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(903) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لِمَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوذُ مُسْلِمًا غَدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمِيسَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَيْرٌ فِي الْجَنَّةِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

"الْخَيْرُ": الْقَمَرُ الْمَجْرُوفُ، أَيْ: الْمُجْتَنَى.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو بھی مسلمان صبح کے وقت کسی دوسرے مسلمان کی عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت اس کی عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اس کے لئے جنت کے چنے ہوئے پھل ہوتے ہیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن" ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الْخَيْرُ" چنے ہوئے پھل کو کہتے ہیں۔

(904) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَضَ، فَاتَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: "أَسْلِمَ؟" فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ؟ فَقَالَ: أَطْعَمَ أَبَا الْقَاسِمِ، فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُولُ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک یہودی لڑکا نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ اس کی عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے آپ اس کے سر پرانے تشریف فرما ہوئے۔ اور اس سے فرمایا تم اسلام

902- أخرجه احمد (22436) ومسلم (2568) والترمذي (969)

903- أخرجه احمد (612) والبيهقي (3099) والترمذي (971) وابن ماجه (1442) والسنائي (7494) وابن حبان (2958) والبيهقي (262) وابن ابى

حشيم (234/3) والبيهقي (620) والحاكم (1/1264) والبيهقي (380/3)

904- أخرجه احمد (4/13979) والبخاري (1356) والبيهقي (3095) وابن حبان (2960) والبيهقي (383/3)

قبول کر لو! اس نے اپنے والد کی طرف دیکھا جو اس کے پاس موجود تھا۔ اس کے والد نے کہا تم حضرت ابو القاسم کی اطاعت کرو! تو اس لڑکے نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی اکرم ﷺ وہاں سے واپس تشریف لائے تو یہ فرما رہے تھے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جس نے اسے جہنم سے بچا لیا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

145- بَابُ مَا يُدْعَى بِهِ لِلْمَرِيضِ

باب: بیمار کے لئے کیسے دعا کی جائے

(905) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ، أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُصْبُعِهِ هَكَذَا - وَوَضَعَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ السَّرَاوِي سَبَابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا - وَقَالَ: "بِسْمِ اللَّهِ، نُورَبَةُ أَرْضَنَا، بِرَبْقَةٍ بَعْضُهَا، يُشْفَى بِهِ سَقَمُنَا، يَا ذَنْ رَبَّنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب کوئی شخص بیمار ہوتا یا اسے کوئی پھوڑا نکل آتا یا زخم ہو جاتا تو نبی اکرم ﷺ اپنی انگلی اس طرح رکھتے تھے سفیان بن عیینہ بنی راوی نے اپنی شہادت کی انگلی کو زمین کے ساتھ لگایا اور پھر اسے اٹھایا پھر آپ یہ پڑھتے تھے۔ "اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے ایک شخص کے تھوک کے ہمراہ اس کے ذریعے ہمارے بیمار کو شفاء ملے گی۔ ہمارے پروردگار کی اجازت کے تحت (ملے گی)۔ (متفق علیہ)

(906) وَعَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْبَيْتِي، وَيَقُولُ: "اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهَبِ الْبَاسَ، أَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءٌ لَا بُعَادَ سَقَمًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ اپنی ایک ہاتھ کی عیادت کے لئے تشریف لائے آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو پھیرا اور یہ دعا پڑھی۔

"اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! اس بیماری کو دور کر دے تو شفاء دینے والا ہے، تیرے علاوہ اور کوئی شفاء نہیں دے سکتا ایسی شفاء دے جو بیماری کو باقی نہ رہنے دے۔ (متفق علیہ)

(907) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِثَابِتٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: أَلَا أَرَفَيْكَ بِرُقِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: "اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبِ الْبَاسِ، أَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءٌ لَا بُعَادَ سَقَمًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

905- أخرجه احمد (9/24671) والبخاری (5745) ومسلم (2194) والبيهقي (3895) وابن ماجه (3521) وابن حبان (2973)

906- أخرجه احمد (9/25000) والبخاری (5744) ومسلم (2191) وابن حبان (2972)

907- أخرجه البخاری (5742) والبيهقي (3890) والترمذی (975) والسنائي (402)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے انہوں نے ثابت سے یہ کہا کیا میں تمہیں وہی دم نہ کروں؟ جو نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے۔ ثابت نے جواب دیا جی ہاں! تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پڑھا۔

"اے اللہ! لوگوں کے پروردگار! بیماری کو دور کرنے والے تو شفاء دے تو ہی شفاء دینے والا ہے، تیرے علاوہ اور کوئی شفاء دینے والا نہیں ایسی شفاء دے جو بیماری کو باقی نہ رہنے دے۔" (اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

(908) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ میری عیادت کیلئے آئے آپ نے دعا کی: اے اللہ! سعد کو شفاء دے، اے اللہ! سعد کو شفاء دے، اے اللہ! سعد کو شفاء دے۔

(909) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ شَكَاهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي بَاكَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا، وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت ابو عبد اللہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تکلیف کی شکایت کی جو انہیں اپنے جسم میں محسوس ہو رہی تھی، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اس جگہ پر رکھو جہاں تمہارے جسم میں تکلیف ہو رہی ہے اور تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور سات مرتبہ یہ پڑھو۔

"میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں پارہا ہوں اور جس سے میں بچنا چاہتا ہوں۔" (اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

(910) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَخْضِرْهُ أَجَلُهُ، فَقَالَ عَنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، أَنْ يَشْفِيكَ، إِلَّا عَافَاكَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَبِيبٌ حَسَنٌ"، وَقَالَ الْحَاكِمُ: "حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ" -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جو شخص کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور وہ اس بیمار کے پاس سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

908- بخاری (5659) ومسلم (8/1628) وابن حبان (4249)

909- أخرجه مالك (1754) ومسلم (2202) والبيهقي (3891) والترمذی (2087) والطبرانی (8340/9) وابن ماجه (3522) وابن حبان (2964)

910- أخرجه احمد (1/2137) والبيهقي (3106) والترمذی (2090) والحاكم (445/1) والبخاری (536) وابن حبان (2975)

”میں عظیم اللہ جو عظیم عرش کا پروردگار ہے سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفاء دے۔“

تو اللہ تعالیٰ اس بیماری سے اس شخص کو شفاء دے گا۔

(اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط کے مطابق ”صحیح“ ہے۔

(911) وَعَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَغْرَابِيٍّ يَغْوُذُهُ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَنْ يَغْوُذُهُ، قَالَ: ”لَا بَأْسَ؛ طَهُورٌ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ ایک دیہاتی کے پاس اس کی عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے آپ جب بھی کسی کی عیادت کے لئے تشریف لاتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے۔

”کوئی پریشانی نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ (بیماری) پاکیزگی کا باعث ہوگی۔“

(اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

(912) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اشْتَكَيْتَ؟ قَالَ: ”نَعَمْ“ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِقْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ، اللَّهُ يَشْفِيكَ، بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِقْكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی اے محمد (ﷺ)! کیا آپ بیمار ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا جی ہاں! انہوں نے یہ پڑھا۔

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو اذیت پہنچائے اور ہر شخص کے شر سے ہر حسد والی آنکھ کے شر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دے میں اللہ تعالیٰ کے نام سے

برکت حاصل کرتے ہوئے آپ کو دم کرتا ہوں۔“

(اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

(913) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: ”مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، صَدَّقَهُ رَبُّهُ، فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ: يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا

بِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ: يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا

بِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ: يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا

بِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ: يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا

بِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ: يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا

بِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ: يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا

بِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ: يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا

بِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ: يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا

بِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ: يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا

بِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ: يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا

بِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ: يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا

بِإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ: يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي. وَإِذَا قَالَ: لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَكَهَ الْحَمْدُ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِي الْمُلْكُ وَلِي الْحَمْدُ. وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي. وَكَانَ يَقُولُ: ”مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمَهُ النَّارُ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے تو اس کا

پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ جب بندہ یہ کہے:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے صرف میں معبود ہوں اور میرا کوئی شریک نہیں ہے اور جب بندہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اسی کی بادشاہی ہے اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میرے لئے حمد ہے اور میری ہی بادشاہی ہے۔ جب بندہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اس کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

نبی اکرم ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے: جو شخص بیماری کے دوران یہ کلمات پڑھے اور پھر فوت ہو جائے تو اس کو جہنم نہیں کھائے گی (یعنی اسے جہنم کا عذاب نہیں ہوگا)۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

146- بَابُ اسْتِحْبَابِ سُؤْلِ أَهْلِ الْمَرِيضِ عَنْ حَالِهِ

بیمار کے گھر والوں سے اس کی حالت دریافت کرنے کا مستحب ہونا

(914) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبِئْسَ الَّذِي تُوَفِّي فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ، كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِتًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس سے نکلے یہ آپ ﷺ کی بیماری کے زمانے کی بات ہے جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا لوگوں نے دریافت کیا، اے ابو الحسن! اب نبی اکرم ﷺ کی طبیعت کیسی ہے تو انہوں نے جواب دیا، اللہ کا شکر ہے اب بہتر ہے۔

(اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

914- اخرج البخاری (4447)

912- اخرج مسلم (2186) والترمذی (974) وابن ماجہ (3523)

913- اخرج الترمذی (3441) والسنائی (350) وابن ماجہ (3794)

147- بَابُ مَا يَقُولُهُ مَنْ آيَسَ مِنْ حَيَاتِهِ

جو شخص اپنی زندگی سے مایوس ہو جائے وہ کیا پڑھے

(915) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَبِدٌّ إِلَى يَقُولُ: "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَالْحَقْنِي بِالْزَيْفِ الْأَعْلَى" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ نے اس وقت میرے ساتھ ایک لگائی ہوئی تھی اور آپ یہ دعا مانگ رہے تھے۔

”اے اللہ! میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ ملا دے“۔ (متفق علیہ)

(916) وَعَنْهَا، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ، عِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ، وَهُوَ يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَى عَمَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ اس وقت موت کے قریب پہنچ چکے تھے، آپ کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں پانی موجود تھا، آپ اپنا ہاتھ پیالے میں داخل کرتے تھے اس ہاتھ کے ذریعے اپنے چہرے پر پانی پھیرتے تھے اور پھر یہ کہتے تھے۔

”اے اللہ! موت کی سختیوں (راوی کو شک ہے) یا موت کی بے ہوشیوں کے خلاف میری مدد کر“۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

148- بَابُ اسْتِحْبَابِ وَصِيَّةِ أَهْلِ الْمَرِيضِ وَمَنْ يَخْدُمُهُ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ وَاحْتِمَالِهِ

وَالصَّبْرِ عَلَى مَا يَشُقُّ مِنْ أَمْرِهِ وَكَذَا الْوَصِيَّةُ بِمَنْ قُرْبَ سَبَبُ مَوْتِهِ بِحَدٍّ أَوْ

قِصَاصٍ وَنَحْوِهِمَا

باب: میت کے اہل خانہ اور اس کی خدمت کرنے والے شخص کو میت کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تلقین کرنا اور میت کو اس تکلیف کو برداشت کرنے اور اس پر صبر کرنے کی تلقین کرنا، اسی طرح حدِ قصاص یا اسی طرح کی کسی اور وجہ سے جس شخص کی موت قریب ہو اسے تلقین کرنا۔

915- أخرجه مالك (562) وجامع (10/62006) والبخاری (4440) ومسلم (2444) والترمذی (3496) والسنائی (1095) وابن حبان (6618)

والبیہقی (209/7)

916- أخرجه جامع (9/24410) والترمذی (980) وابن ماجہ (1623) والذہبی (466/18)

(917) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَمْرًا مِنْ جُهَيْنَةَ أَمْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَهِيَ جُلِي مِنْ الزَّيْنَاءِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْتَهَا، فَقَالَ: "أَحْسِنُ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَطَعْتُ فَاتِنِي بِهَا" فَفَعَلَ، فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَدَّتْ عَلَيْهَا لِيَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فُرِحَمَتْ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جہینہ قبیلہ کی ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ زنا کی وجہ سے حاملہ ہو چکی تھی۔ اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے حد کا ارتکاب کیا ہے آپ وہ مجھ پر جاری کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے سر پرست کو بلایا، آپ نے فرمایا: اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو جب یہ بچے کو جنم دے تو اسے لے کر میرے پاس آنا۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کے بارے میں ہدایت کی اس کے لباس کو اچھی طرح باندھ دیا گیا۔ پھر آپ کے حکم کے تحت اسے سنگسار کر دیا گیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

149- بَابُ جَوَازِ قَوْلِ الْمَرِيضِ

أَنَا وَجِعٌ، أَوْ شَدِيدُ الْوَجَعِ أَوْ مَوْعُوكٌ أَوْ وَكَرَّاسَاهُ وَنَحْوِ ذَلِكَ وَبَيَانٌ أَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذَلِكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى سَبِيلِ التَّسْحِطِ وَإِظْهَارِ الْجَزَعِ

باب: بیمار کا یہ کہنا درست ہے: مجھے تکلیف ہے، مجھے شدید تکلیف ہے، مجھے بخار ہے، ہائے میرا سراپا اس طرح کی کوئی اور بات کہنا، اس بات کی وضاحت کہ ایسا کہنے میں کوئی کراہت نہیں ہے جبکہ یہ ناراضگی یا جزع و فزع کے طور پر نہ ہو

(918) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ، فَمَسَسْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعَنَّا شَدِيدًا، فَقَالَ: "أَجَلْ، إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو بخار تھا، میں نے آپ کو چھوا میں نے عرض کی آپ کو تو بہت شدید بخار ہے۔ آپ نے فرمایا، ہاں مجھے اس طرح بخار ہوتا ہے جیسے تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

917- أخرجه جامع (7/19974) ومسلم (1696) والبوداد (4440) والترمذی (1435) والسنائی (1956)

918- أخرجه جامع (3/13618) والبخاری (5647) ومسلم (2571) وابن حبان (2837) والدارمی (316/2) والبیہقی (372/3)

(919) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعِ اسْتَدْبَيْتُ، فَقُلْتُ: بَلِّغْ بِي مَا تَرَى، وَأَبَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرْتِنِي إِلَّا ابْنَتِي . . . وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ میری عیادت کرنے کے لئے میرے پاس تشریف لائے اس وقت جب میری طبیعت شدید خراب ہو چکی تھی۔ میں نے عرض کی میری جو کیفیت ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، میں بہت سے مال کا مالک ہوں اور میری وارث صرف میری بیٹی ہے۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ (متفق علیہ)

(920) وَعَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَارَأَسَاهُ! فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَلِّ آتَا، وَارَأَسَاهُ" . . . وَذَكَرَ الْحَدِيثَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے میرا سر۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں مجھے یہ کہنا چاہئے: ہائے میرا سر! اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

150-بَابُ تَلْقِينِ الْمُحْتَضِرِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

باب: جس شخص کی موت قریب ہو اسے لا الہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرنا

(921) عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ آخِرَ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّحَاكُمُ، وَقَالَ: "صَحِيحُ الْإِسْنَادِ" .

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں جائے گا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و حاکم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ صحیح سند والی حدیث ہے۔

(922) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

919- أخرجه البخاري (5668) ومسلم (1628)

920- أخرجه احمد (10/25966) والبخاري (5666) وابن ماجه (1465)

921- أخرجه احمد (8/220950) والبيهقي (3116) والحاكم (1/1299)

922- مسلم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے مرنے کے قریب لوگوں کو لا الہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرو۔ (اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

151-بَابُ مَا يَقُولُهُ بَعْدَ تَغْمِيزِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی آنکھیں بند کرنے کے بعد کیا کہا جائے؟

(923) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ، فَأَغْمَضَهُ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قَبِضَ، تَبِعَهُ الْبَصَرُ" فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ، فَقَالَ: "لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسَكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَتَفَوَّنُونَ عَلَيَّ مَا تَقُولُونَ" ثُمَّ قَالَ: "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيَّاتِ، وَأَخْلِفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاعْفِرْ لَنَا وَلَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، وَأَفْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَرَّكَ فِيهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں، نبی اکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں کو بند کیا پھر فرمایا: جب روح قبض ہو جاتی ہے تو نگاہیں اس کے پیچھے جاتی ہیں۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے رونا شروع کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بارے میں صرف بھلائی کی بات کہو کیونکہ تم لوگ جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں پھر آپ نے دعا کی۔

”اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت کر دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجے کو بلند کر دے اور اس کے پیچھے رہنے والوں میں اس کا اچھا نائب بنا اور ہماری مغفرت کر اور اس کی بھی مغفرت کر! اے تمام جہانوں کے پروردگار! اس کی قبر کو اس کے لیے کشادہ کر دے اور اس کی قبر کو اس کے لیے منور کر دے۔“

(اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

152-بَابُ مَا يَقَالُ عِنْدَ الْمَيِّتِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ مَاتَ لَهُ مَيِّتٌ

باب: میت کے پاس کیا کہا جائے اور جس شخص کا کوئی عزیز فوت ہو جائے وہ کیا پڑھے؟

(924) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا حَضَرْتُكَ الْمَرِيضُ أَوْ الْمَيِّتُ، فَقُولُوا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَتَفَوَّنُونَ عَلَيَّ مَا تَقُولُونَ" قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ،

923- أخرجه احمد (4/10993) ومسلم (916) والبيهقي (3117) والترمذي (978) والنسائي (1825) وابن ماجه (1445) وابن حبان (3003) وابن

البيهقي (338/3) والبيهقي (383/3)

924- أخرجه احمد (10/26605) ومسلم (920) والبيهقي (2118) وابن ماجه (1454) والبيهقي (63/4)

اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ، قَالَ: "قُولِي: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ، وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عَقْبِي حَسَنَةً" فَقُلْتُ، فَأَغْفِنِي اللَّهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ: مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا: "إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ، أَوِ الْمَيِّتَ، عَلَى الشَّلْتِ، وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ: "الْمَيِّتَ" يَلَا شَلْتٍ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم بیمار یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پر آمین کہتے ہیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے عرض کی: ابوسلمہ کا انتقال ہو چکا ہے آپ نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

"اے اللہ! میری مغفرت کر، ان کی بھی مغفرت کر اور مجھے ان کا نعم البدل عطا کر۔"

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے یہ پڑھ لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے میں مجھے ان سے بہتر شخصیت عطا کی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے اس طرح روایت کیا ہے۔

"جب تم کسی بیمار یا میت کے پاس جاؤ"

یعنی یہ روایت شک کی بنیاد پر ہے۔

(اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے صرف لفظ "میت" کے ساتھ کسی شک کے بغیر روایت کیا ہے)

(925) وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ مِنْ عِبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ، يَقُولُ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أَجِرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَجَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي مُصِيبَتِهِ وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا" قَالَتْ: فَلَمَّا تَوَفَّيَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

جس بھی بندے کو کوئی مصیبت لاحق ہو اور وہ یہ پڑھے۔

"ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اے اللہ! مجھے میری مصیبت کا اجر عطا فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا کر۔"

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس مصیبت کا اجر عطا کرتا ہے اور اسے اس کا نعم البدل عطا کرتا ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے یہ دعا پڑھی جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہدایت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کا نعم البدل نبی اکرم ﷺ کی شکل میں عطا کیا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(926) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ: قَبِضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: قَبِضْتُمْ ثَمَرَةً فَوَادِهِ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمْدَكَ وَاسْتَرْجَعَ. فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جب کسی بندے کا بچہ فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت کرتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں جی ہاں! اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے تم نے اس کے دل کے پھل (کلمے) کو قبض کر لیا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں جی ہاں! اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے میرے بندے نے کیا کہا، وہ جواب دیتے ہیں اس نے تیری حمد بیان کی اور "انا لله وانا اليه راجعون" پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بنا دو اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن" ہے۔

(927) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبِضْتُ صَفِيَّةً مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، ثُمَّ اخْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کی دنیا سے تعلق رکھنے والی کسی محبوب چیز کو قبض کر لوں اور پھر وہ اس پر ثواب کی امید رکھے تو میرے نزدیک اس کی جزا صرف جنت ہے۔ (اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

(928) وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَرْسَلْتُ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ تَدْعُوهُ وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِيًّا لَهَا - أَوْ ابْنًا - فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ: "ارْجِعْ إِلَيْهَا، فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَمُرْهَا، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ" ... وَذَكَرَ تَعَامُ الْحَدِيثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا وہ آپ کو

بلواری تھیں اور آپ کو بتایا کہ ان کے صاحبزادے فوت ہونے والے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے قاصد سے کہا تم اس کے پاس واپس جاؤ اور اسے بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ جو واپس لے وہ بھی اسی کی ملکیت ہے اور وہ جو عطا کرے وہ بھی اسی کی ملکیت ہے اور ہر چیز کی اس کی بارگاہ میں ایک طے شدہ مدت ہے۔ تم اس سے کہنا: وہ صبر سے کام لے اور ثواب کی امید رکھے۔

(امام نووی فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ (متفق علیہ)

153- بَابُ جَوَازِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ بِغَيْرِ نَذْبٍ وَلَا نِيَاحَةٍ

باب: چیخنے، چلانے اور نوحہ کئے بغیر میت پر رونا ناجائز ہے

أَمَّا النِّيَاحَةُ فَحَرَامٌ وَسَيَأْتِي فِيهَا بَابٌ فِي كِتَابِ النَّهْيِ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. وَأَمَّا الْبُكَاءُ فَجَاءَتْ أَحَادِيثُ بِالنَّهْيِ عَنْهُ، وَأَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ، وَهِيَ مُتَاَوَّلَةٌ وَمَحْمُولَةٌ عَلَى مَنْ أَوْصَى بِهِ، وَالنَّهْيُ إِنَّمَا هُوَ عَنِ الْبُكَاءِ الَّذِي فِيهِ نَذْبٌ، أَوْ نِيَاحَةٌ، وَالذَّلِيلُ عَلَى جَوَازِ الْبُكَاءِ بِغَيْرِ نَذْبٍ وَلَا نِيَاحَةٍ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ، مِنْهَا:

جہاں تک نوحہ کرنے کا تعلق ہے تو یہ حرام ہے۔ عنقریب ممانعت کی کتاب میں اس بارے میں ایک مکمل باب آئے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا جہاں تک رونے کا تعلق ہے تو اس کی ممانعت کے بارے میں بھی احادیث منقول ہیں کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے تاہم ان کی تاویل کی گئی ہے اور انہیں اس صورت پر محمول کیا گیا ہے۔ جب میت اس بات کی وصیت کرے ممانعت اس رونے کی ہے جس میں چیخ دیکار اور نوحہ ہو اور چیخ دیکار اور نوحے کے بغیر رونے کے جواز کے بارے میں کئی احادیث منقول ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(929) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، وَمَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ بُكَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا، فَقَالَ: "أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِتَمَعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِخُزْنِ الْقَلْبِ، وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا أَوْ بِرَحْمٍ" وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے رونا شروع کیا جب حاضرین نے نبی اکرم ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے سنا نہیں ہے بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا بلکہ وہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے یا رحم کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات فرمائی۔ (متفق علیہ)

(930) وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ إِلَيْهِ ابْنُ ابْنَتِهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَقَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ تَعَالَى فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرَحِمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحَمَاءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کے نواسے کو پیش کیا گیا وہ اس وقت فوت ہونے والے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

(931) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: "يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ" ثُمَّ اتَّبَعَهَا بِأُخْرَى، فَقَالَ: "إِنَّ الْعَيْنَ تَذْمَعُ وَالْقَلْبَ يَخْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا لِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمَ لَمَحْزُونُونَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ. وَالْأَحَادِيثُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ فِي الصَّحِيحِ مَشْهُورَةٌ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس وقت وہ جان کنی کے عالم میں تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ بھی (رورہے ہیں؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن عوف! یہ رحمت ہے۔ پھر اس کے بعد آپ نے کوئی دوسری بات کی اور یہ فرمایا: بے شک آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غمگین ہے اور ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار کو راضی کر دے۔ اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی میں غمگین ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کا بعض حصہ امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

اس بارے میں بہت سی احادیث ہیں جو "صحیح" میں منقول ہیں باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

154- بَابُ الْكَفِّ عَنِ مَا يَرَى مِنَ الْمَيِّتِ مِنْ مَكْرُوهِ

میت کی جو نا پسندیدہ چیز نظر آئے اسے بیان کرنے سے رک جانا

(932) وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ أَسْلَمَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ، غَفَرَ اللَّهُ لَهُ أَرْبَعِينَ مَرَّةً" رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

حضرت ابو رافع اسلمی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں جو شخص میت کو غسل دے اور اس کی پروہ پوٹی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس مرتبہ مغفرت کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ "مسلم" کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

155- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَتَشْيِيعِهِ وَحُضُورِ دَفْنِهِ وَكَرَاهَةِ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ وَقَدْ سَبَقَ فَضْلُ التَّشْيِيعِ.

میت پر نماز ادا کرنا اس کے جنازے کے ساتھ جانا اس کے دفن میں شریک ہونا

خواتین کا جنازے کے ساتھ جانا مکروہ ہے۔ جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت پہلے گزر چکی ہے۔

(933) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ، فَلَهُ قِيرَاطَانِ" قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: "مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعُظْمَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جنازے کے ساتھ شامل ہو یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جائے تو اسے ایک قیراط ملے گا اور جو اس جنازے کے ساتھ اس وقت تک رہے جب تک اسے دفن نہ کر دیا جائے تو اسے دو قیراط ملیں گے۔ عرض کی گئی دو قیراط سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑ۔

(934) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے جائے اور اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کر لی جائے اور اس کے دفن سے فارغ ہو جائیں تو جب وہ شخص واپس آتا ہے تو دو قیراط اجر کے ساتھ آتا ہے۔ اس میں سے ہر ایک قیراط

932- اخرج الحاكم (4/1307)

933- اخرج البخاري (1325) ومسلم (945) والبيهقي (3078) وابن حبان (3/9219) والترمذي (1042)

934- اخرج احمد (3/9555) والبخاري (47) وابن حبان (3080) والبيهقي (1995)

"أُحَدِّثُ بِهَازٍ جَنَازَةً هُوَ فِيهَا جَوْشَنُ مِيتٍ كِي نَمَازِ جَنَازَةٍ أَوْ كَرْنِي كِي بَعْدَ اس كِي دُفْنِ كَرْنِي سِي سِيْلِي وَاسِي آجَئِي وَهَ اِيَكِي قِيْرَاطِي كِي سَاطِھِ وَاسِي آتَئِي هِي۔ (اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے)

(935) وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نُهَيْتُنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَاهُ: وَلَمْ يُشَدَّدْ فِي النَّهْيِ كَمَا يُشَدَّدُ فِي الْمَحْرَمَاتِ.

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا تھا تاہم اس معاملے میں ہم پر سختی نہیں کی گئی۔ (متفق علیہ)

امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کا معنی یہ ہے کہ اس کی ممانعت میں دوسرے حرام کردہ امور کی طرح زیادہ سختی نہیں برتی گئی۔

156- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَكْثِيرِ الْمُصَلِّينَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَجَعْلِ صُفُوفِهِمْ ثَلَاثَةً فَكَثُرَ

باب: جنازے میں زیادہ نماز پڑھنے والوں کا مستحب ہونا

اور ان کی تین یا اس سے زیادہ صفیں بنانا

(936) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَتْلُونَ مِنْهُ كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس بھی میت کے اوپر مسلمانوں کی اتنی تعداد نماز پڑھے لے جو "سو" تک پہنچ جائیں اور وہ سب اس کے لئے سفارش کر رہے ہوں تو ان کی سفارش اس کے بارے میں قبول ہوتی ہے۔ (اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے)

(937) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ، فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا، إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو بھی مسلمان فوت ہو جائے اس کے جنازے کے اوپر ایسے چالیس آدمی نماز جنازہ ادا کریں جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ

935- اخرج البخاري (313) ومسلم (938) وابن ماجه (1577)

936- اخرج احمد (9/24093) ومسلم (947) والترمذي (1031) والبيهقي (1990) وابن حبان (3081) والطبراني (1526) وابن أبي عمير (321/3)

937- اخرج احمد (1/2509) ومسلم (948) والبيهقي (3170) وابن ماجه (1489) وابن حبان (3082) والبيهقي (30/4)

تعالیٰ اس شخص کے بارے میں ان کی شفاعت کو قبول کرتا ہے۔ (اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

(938) وَعَنْ مَرْثِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ، قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ، فَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهَا، جَزَاءَهُمْ عَلَيْهَا ثَلَاثَةُ أَجْزَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةٌ صُفُوفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت مرثد بن عبد اللہ یزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ پڑھانے کے لئے آتے تھے اور لوگوں کو کم محسوس کرتے تھے تو انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ پھر یہ بیان کرتے تھے نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کی نماز جنازہ تین صفیں ادا کریں اس کے لئے (جنت) واجب ہو جاتی ہے۔ (اس حدیث کو ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن" ہے)

157- بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجَنَازَةِ

باب: نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے

يُكَبِّرُ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، يَتَعَوَّذُ بَعْدَ الْأُولَى، ثُمَّ يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، ثُمَّ يَكْبُرُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ. وَالْأَفْضَلُ أَنْ يُتِمَّمَ بِقَوْلِهِ: كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ - إِلَى قَوْلِهِ - إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. وَلَا يَقُولُ مَا يَقْعَلُهُ كَثِيرٌ مِنَ الْعَوَامِّ مِنْ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ (الأخزاب: 56) فَإِنَّهُ لَا تَبْصَحُ صَلَاتُهُ إِذَا اقْتَصَرَ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَكْبُرُ الثَّالِثَةَ، وَيَدْعُو لِمَتِّهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ بِمَا سَنَدُكَرُهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، ثُمَّ يَكْبُرُ الرَّابِعَةَ وَيَدْعُو. وَمِنْ أَحْسَنِهَا: "اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْشِنَا بَعْدَهُ، وَاعْفُ لَنَا وَلَهُ". وَالْمُحْتَارُ أَنَّهُ يَقُولُ الدُّعَاءَ فِي الرَّابِعَةِ خِلَافَ مَا يَتَعَادَاهُ أَكْثَرُ النَّاسِ، لِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى الَّذِي سَنَدُكَرُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، وَأَمَّا الْأَذْعِيَةُ الْمَأْثُورَةُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ الثَّانِيَةِ، فَمِنْهَا:

نماز جنازہ میں چار تکبیریں پڑھی جائیں گی پہلی تکبیر کے بعد "اعوذ باللہ" پڑھے گا، پھر اس کے بعد فاتحہ پڑھے گا، پھر اس کے بعد دوسری تکبیر کہے گا، پھر نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے گا اور یہ پڑھے گا:

"اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر" اور زیادہ فضیلت یہی باب رکھتی ہے کہ اس درود کو ان الفاظ میں مکمل کرے "جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل کیا" اس درود کو لفظ "حمید" مجید تک پڑھے اور وہ نہ پڑھے جیسے اکثر لوگ پڑھتے ہیں۔

(یعنی یہ آیت پڑھتے ہیں) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ کیونکہ اس کے نتیجے میں نماز درست نہیں ہوگی

صرف اسی پر اکتفا کیا جائے۔

پھر وہ تیسری تکبیر پڑھے پھر میت کے لئے اور مسلمانوں کیلئے دعا کرے جس کا تذکرہ ہم احادیث کی روشنی میں انشاء اللہ کریں گے پھر چوتھی تکبیر کہے اور پھر دعا پڑھے اور اس میں زیادہ بہتر یہ دعا ہے۔

"اے اللہ! تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں آزمائش میں مبتلا نہ کرنا اور ہماری اور اس کی مغفرت کر دے۔"

مختار یہ ہے کہ چوتھی تکبیر میں دعائی پڑھے جو لوگوں کے عام رواج کے برعکس ہے۔ اس کی دلیل حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جسے ہم معتریب اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ذکر کریں گے۔

تیسری تکبیر کے بعد مسنون دعاؤں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے ان میں سے چند ایک روایات درج ذیل ہیں۔

(939) عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ، فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ، وَاعْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلَاجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ" حَتَّى تَمْتَلِئَ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَتِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو عبد الرحمن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ایک جنازے کی نماز ادا کی تو میں نے آپ کی اس دعا کو یاد رکھا آپ نے یہ پڑھا۔

"اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے اس پر رحم کر اسے معاف کر دے اس سے درگزر کر اس کو اچھا ٹھکانہ عطا کر اور اس کی رہائش کو کشادہ کر دے اور اسے پانی، اولوں برف کے ذریعے دھو دے اور اسے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اور اسے اس کے گھر کی جگہ بہتر گھر عطا فرما اور اس کی بیوی کی جگہ اچھی اہلیہ عطا فرما اور اسے جنت میں داخل کر دے اور اسے قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے محفوظ کر دے۔"

راوی کہتے ہیں: یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی: کاش میں وہ میت ہوتا۔

(940) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآبِي قَتَادَةَ وَآبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ، عَنْ أَبِيهِ - وَأَبُوهُ صَحَابِيٌّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ، فَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَاتِهِ وَمَمَاتِهِ، وَصُغِيرَتَا وَكَبِيرَتَا، وَذُنُوبَنَا وَأَنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ"

939- أخرجه احمد (9/24030) ومسلم (963) والترمذی (1025) والنسائی (62) وابن ماجہ (1500) وابن حبان (3075) وابن الجارود (538)

عَلَى الْإِيمَانِ، اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ“

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْأَشْهَلِيِّ . وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ . قَالَ الْحَاكِمُ: ”حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ“، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: ”قَالَ الْبُخَارِيُّ أَصَحُّ رَوَايَاتِ هَذَا الْحَدِيثِ رِوَايَةُ الْأَشْهَلِيِّ“، قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَأَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ“ .

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد، ان کے والد صحابی رسول ہیں کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔ آپ نے ایک جنازے کی نماز ادا کی آپ نے یہ دعا پڑھی۔ ”اے اللہ! ہمارے زندہ ہمارے مرے ہوئے، ہمارے چھوٹے، ہمارے بڑوں، ہمارے مذکر، ہمارے مؤنث، ہمارے موجود ہمارے غیر موجود سب لوگوں کی مغفرت کر دے، اے اللہ! ہم میں سے جسے تو نے زندہ رکھا ہو اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے ہم میں سے موت دے اسے ایمان پر موت دینا، اے اللہ! ہمیں اس میت کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں آزمائش میں مبتلا نہ کرنا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایت کیا ہے جبکہ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط کے مطابق ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات کہی ہے: اس بارے میں سب سے زیادہ صحیح روایت یہ حدیث ہے جسے اشعری نے روایت کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سب سے زیادہ مستند حدیث حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ (941) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلَصُوا لَهُ الدُّعَاءَ“ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم میت کے لئے دعا کرو تو پورے خلوص کے ساتھ دعا کرو۔ (اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

(942) وَعَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ: ”اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا، وَأَنْتَ

940- أخرجه أحمد (3/8817) و أبو داود (3201) والترمذی (1026) وابن ماجه (1498) وابن حبان (3070) والحاكم (1/1326) والسنن (6/10918)

941- أخرجه أحمد (3/8817) و أبو داود (3201) والترمذی (1026) وابن ماجه (1498) وابن حبان (3070) والسنن (6/10918)

941- أخرجه أبو داود (3199) وابن ماجه (1497) وابن حبان (3076) والبيهقي (40/4)

خَلَقْتَهَا، وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ، وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا، وَقَدْ جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ لَكَ، فَاعْفِرْ لَكَ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

﴿ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی۔ ”اے اللہ! تو اس کا رب ہے تو نے اسے پیدا کیا ہے تو نے اسے اسلام کی ہدایت دی تو نے اس کی روح کو قبض کیا تو اس کے خفیہ، اعلانیہ معاملات کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے ہم اس کی سفارش کے لئے تیری بارگاہ میں آئے ہیں تو اسے بخش دے۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(943) وَعَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ”اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانِ ابْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، وَعَذَابَ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ؛ اللَّهُمَّ فَاعْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

﴿ حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھائی میں نے آپ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا۔

”اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے ذمے میں ہے اور تیری پناہ میں ہے تو اسے قبر کی آزمائش سے بچانا اور جہنم کے عذاب سے بچانا تو عہد کو پورا کرنے والا اور حمد کے لائق ہے۔ اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے اس پر رحم کر! بے شک تو مغفرت کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(944) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةِ ابْنَةِ لَهُ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، فَفَاقَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ كَقَدْرٍ مَا بَيْنَ التَّكْبِيرَتَيْنِ يَسْتَعْفِرُ لَهَا وَيَدْعُو، ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ هَكَذَا .

وَفِي رِوَايَةٍ: كَبَّرَ أَرْبَعًا فَمَكَتْ سَاعَةً حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَكْبِرُ خُمُسًا، ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ . فَلَمَّا أَنْصَرَفَ قُلْنَا لَهُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَرِيدُكُمْ عَلَى مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ، أَوْ: هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

942- أخرجه أبو داود (3200) والسنن (6/10915)

943- أخرجه أحمد (5/16018) و أبو داود (3202) وابن ماجه (1499) وابن حبان (3074)

944- أخرجه أحمد (7/19434) وابن ماجه (1503) حاکم زہدی نے احمد کی طرف نسبت کی ہے۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ صَحِيحٌ".

حضرت عبداللہ بن ابیہ بن ابیہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنی صاحبزادی کے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں چوتھی تکبیر کے بعد وہ اتنی دیر کے لئے کھڑے ہوئے جتنی دو تکبیروں کے درمیان کھڑے ہوتے ہیں۔ اس میں انہوں نے اسی صاحبزادی کے لئے دعائے مغفرت کی اور دعا کی پھر یہ فرمایا: نبی اکرم ﷺ بھی اس طرح کیا کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، انہوں نے چار تکبیریں کہیں اس کے بعد کچھ دیر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ پانچویں تکبیر بھی کہیں گے۔ پھر انہوں نے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام بھیج دیا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے ان سے کہا: یہ کیا؟ انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو جو کرتے ہوئے دیکھا ہے اس سے زیادہ تمہارے سامنے کچھ نہیں کیا۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں)۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

158- بَابُ الْأَسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازے کو جلدی لے جانا

(945) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنَّ تَكَّ صَالِحَةٍ، فَخَيْرٌ تَقْدِمُ مَوْتَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكَّ سَوَى ذَلِكَ، فَشَرٌّ تَصْعُقُوهَ عَنْ رِقَابِكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "فَخَيْرٌ تَقْدِمُ مَوْتَهَا عَلَيْهِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جنازے کو جلدی لے جاؤ اگر وہ نیک ہوگا تو یہ بہتری ہے اسے تم جلدی اس کی طرف لے جاؤ گے اور اگر وہ اس کے برعکس ہوگا تو یہ برائی ہوگی جسے تم اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ وہ بھلائی ہے اسے تم اس پر لے آؤ گے۔ (متفق علیہ)

(946) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ، فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً، قَالَتْ: قَدْ مَوْتِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ، قَالَتْ: لَا أَهْلِيهَا، يَا وَلِيَّهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَبَحَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

945- أخرجه مالك (574) والبخاری (1315) ومسلم (944) والترمذی (1015) والبوداؤد (3181) والسنائی (1908) وابن ماجہ (1277) والحمیدی (1022) وابن الجارود (527) وابن حبان (3042) والبیہقی (21/4)

946- أخرجه أحمد (4/1552) والبخاری (1314) والسنائی (1907) وابن حبان (3038) وعبد الرزاق (6250) والبیہقی (21/4)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے: "جب جنازے کو رکھا جائے اور لوگ اپنے کندھوں پر اسے اٹھالیں تو اگر وہ نیک ہو تو یہ کہتا ہے مجھے آگے لے جاؤ اور اگر وہ نیک نہ ہو تو اپنے گھروالوں سے یہ کہتا ہے ہاں بربادی! تم لوگ اسے کہاں لے جا رہے ہو۔ انسان کے علاوہ ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے اگر انسان اسے سن لے تو بے ہوش ہو کر گر جائے۔"

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

159- بَابُ تَعْجِيلِ قَضَاءِ الدِّينِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالْمُبَادَرَةِ إِلَى تَجْهِيزِهِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ فَبَجَاءَةً فَيُتْرَكَ حَتَّى يَتَيَقَّنَ مَوْتَهُ

باب: میت کی طرف سے قرض کو جلد ادا کرنا اور اس کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا البتہ اگر اچانک موت ہوئی ہو تو اسے ترک کیا جائے گا تاکہ اس کی موت کا یقین ہو جائے

(947) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بَدَنِهِ حَتَّى يَقْضَى عَنْهُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مومن کی جان اپنے قرض کے حوالے سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اسے اس کی طرف سے ادا کر دیا جائے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن" ہے۔

(948) وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَخُوحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ، فَقَالَ: "إِنِّي لَا أَرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيهِ الْمَوْتُ، فَادْنُونِي بِهِ وَعَجِّلُوا بِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَبْقَى لِحَقِيقَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تَغْبَسَ تَيْنَ ظَهْرَانِي أَهْلِيهِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت حصین بن وحوح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت طلحہ بن براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے، نبی اکرم ﷺ ان کے پاس ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، آپ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ طلحہ کی موت کا وقت قریب آ گیا ہے تم اس کے بارے میں مجھے بتا دینا اور اس بارے میں جلدی کرنا۔ مسلمان کی میت کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اسے اس کے گھروالوں کے درمیان زیادہ دیر رکھا جائے۔ (اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے)

947- أخرجه أحمد (4/10160) والدارقطني (3591) والترمذی (1080) وابن حبان (3061) وابن ماجہ (2413) والطحاوی (2390) والحاکم (2219) والبیہقی (76/6)

948- أخرجه ابوداؤد (3159)

160- بَابُ الْمَوْعِظَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ

باب: قبر کے پاس وعظ کرنا

(949) عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقِدِ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ، وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مَخْضَرَةٌ فَتَنَكَّسَ وَجَعَلَ يَنْكُثُ بِمَخْضَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ" فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا تَنْكِحُ عَلَيَّ كِتَابَنَا؟ فَقَالَ: "اعْمَلُوا، فَكُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ..." وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ بقیع غرقہ میں ایک جنازے میں شریک تھے۔ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ تشریف فرما ہوئے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے، آپ کے پاس ایک چھری تھی آپ اس کے ذریعے زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے سر کو جھکا لیا تھا پھر آپ نے فرمایا، تم میں سے ہر ایک شخص کا جہنم یا جنت میں مخصوص ٹھکانہ طے کر دیا گیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر ہم کیا لکھے ہوئے پر انکشاف کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، تم عمل کرو ہر شخص کے لئے وہ عمل آسان ہوگا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ (امام نووی فرماتے ہیں): اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ (متفق علیہ)

161- بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ دَفْنِهِ وَالْقُعُودِ عِنْدَ قَبْرِهِ سَاعَةَ اللَّدْعَاءِ لَهُ

وَالِاسْتِغْفَارِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: میت کے دفن ہونے کے بعد اس کے لئے دعا کرنا اس کی قبر کے پاس دعا کرنے کے لئے

استغفار کے لئے اور قرأت کرنے کے لئے کچھ دیر بیٹھنا

(950) وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو - وَقِيلَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَقِيلَ: أَبُو كَيْلَى - عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فُرِغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَّ عَلَيْهِ، وَقَالَ: "اسْتَغْفِرُوا لِأَنْبِيَائِكُمْ وَسَلُّوا لَهُ التَّسْلِيمَ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت ابو عمرو رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت ابو عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب میت کے دفن ہونے سے فارغ ہو جاتے تو آپ وہاں کچھ دیر ٹھہرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت کرو اس کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ اس وقت اس سے سوال

949- أخرجه أحمد (621) والبخاری (1362) ومسلم (2647) والترمذی (2136) والسنائی (11678) وابن ماجہ (78) وابن حبان (334) والبیہقی (584) والیہی (86: 87)

جواب ہو رہا ہے۔ (اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

(951) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِذَا دَفَنْتُمُونِي، فَأَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تَنْحَرُ جُرُورًا، وَيُقَسِّمُ لَحْمَهَا حَتَّى اسْتَأْنَسَ بِكُمْ، وَأَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رَسُولَ رَبِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَقَدْ سَبَقَ بِطَوِيلِهِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَلَيْسَتْ حَتَّى أَنْ يَقْرَأَ عِثْلَهُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ، وَإِنْ عَجَمُوا الْقُرْآنَ عِنْدَهُ كَانَ حَسَنًا.

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب تم لوگ مجھے دفن کرو تو میری قبر کے ارد گرد کھڑے ہو جانا اتنی دیر تک جتنے عرصے میں کسی اونٹ کو قربان کرنے کے بعد اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تمہاری وجہ سے مانوس رہوں گا اور میں یہ جان لوں گا کہ میں اپنے پروردگار کے بھیجے ہوؤں کو کیا جواب دوں؟

(اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

اس سے پہلے یہ حدیث مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں یہ بات مستحب ہے کہ قبر کے پاس قرآن کی تلاوت کی جائے اور اگر لوگ پورا قرآن پڑھ لیں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

162- بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالِدُّعَاءِ لَهُ

میت کی طرف سے صدقہ کرنا اور اس کے لیے دعا کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾ (الحشر: 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے وہ یہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہماری مغفرت کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے ہیں۔"

(952) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمَّي أَفْلَيْتُ نَفْسَهَا وَأَرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: میری والدہ کا اچا تک انتقال ہو گیا میرا یہ خیال ہے کہ اگر انہیں کچھ کہنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرنے کے لئے کہتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کوئی صدقہ کروں تو کیا مجھے اس کا کوئی اجر ملے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے کہا فرمایا: ہاں ایہ روایت "متفق علیہ" ہے۔

952- أخرجه البخاری (1388) ومسلم (1004) وابن ماجہ (2717) وابن حبان (3353) وابن خزيمة (2499)

(953) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے ماسوائے تین اعمال کے ایک صدقہ جاریہ اور ایک وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے اور وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ (اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

163- بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

(954) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَجَبَتْ" ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَجَبَتْ"، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ: "هَذَا أَتَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهَذَا أَتَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا، فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ."

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے انہوں نے اچھے الفاظ میں اس کی تعریف کی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی پھر کچھ لوگ ایک اور جنازہ لے کر گزرے لوگوں نے اس کی برائی کی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی! کیا چیز واجب ہوگئی۔ آپ نے فرمایا: جس کی تم نے اچھے لفظوں میں تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی بیان کی اس کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔ تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ (متفق علیہ)

(955) وَعَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ، فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مَرَّتْ بِأُخْرَى فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مَرَّتْ بِأُخْرَى فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، قَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا مُسْلِمٌ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ" فَقُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: "وَالثَّلَاثَةُ" فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: "وَالْإِثْنَانِ" ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ

953- أخرجه احمد (3/8853) ومسلم (1631) و ابو داود (2880) والترمذی (1381) والنسائی (5653) وابن حبان (3016) والبيهقي (278/6)

954- أخرجه احمد (4/12937) والبخاری (1367) ومسلم (949) والترمذی (1058) والنسائی (1931) والطحاوی (2062) وابن حبان (3023) والبيهقي (74/4) والحاكم (1/1397)

955- أخرجه احمد (1/139) والبخاری (1368) والترمذی (1061) والطحاوی (22) والبيهقي (145) وابن حبان (3028) والبيهقي (75/4)

عَنِ الْوَاحِدِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت ابو اسود بیان کرتے ہیں، جب میں مدینہ منورہ آیا تو میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک جنازہ وہاں سے گزرا اس جنازہ والے کی اچھے الفاظ میں تعریف کی گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر ایک اور جنازہ گزرا اس کی برے الفاظ میں مذمت کی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی اور پھر تیسرا جنازہ گزرا اس کی بھی برے الفاظ میں مذمت کی گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ ابو اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی! کیا چیز واجب ہوگئی اے امیر المؤمنین! انہوں نے فرمایا: میں نے وہی بات کہی ہے جو نبی اکرم ﷺ نے فرمائی تھی۔ جس بھی مسلمان کے حق میں چار آدمی گواہی دیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے۔ ہم نے دریافت کیا: اگر تین دیں؟ تو آپ نے فرمایا اگر تین بھی دیں (تو بھی یہی ہوتا ہے) ہم نے دریافت کیا: اگر دو دیں تو آپ نے فرمایا: اگر دو دیں (تو بھی یہی ہوتا ہے) پھر ہم نے ایک کے بارے میں آپ سے دریافت نہیں کیا۔

(اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

164- بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ أَوْلَادٌ صِغَارٌ

باب: جس کے کمسن بچے فوت ہو جائیں اس کی فضیلت کا بیان

(956) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَتْلُغُوا الْحِجَّتَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس مسلمان کے تین کمسن بچے فوت ہو جائیں جو بالغ نہ ہوئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا، یہ "متفق علیہ" ہے۔

(957) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ لَا تَمْسُهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

و"تَحِلَّةُ الْقَسَمِ" قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَأَنْ مِنْكُمْ أَلَا وَارِدُهَا﴾ وَالْوَرْدُ: هُوَ الْعَبْرُ عَلَى الصِّرَاطِ، وَهُوَ جَسْرٌ مَنصُوبٌ عَلَى ظَهْرِ جَهَنَّمَ، عَافَاتَا اللَّهُ مِنْهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اسے جہنم صرف قسم پوری کرنے کے لئے چھوئے گی، یہ "متفق علیہ" ہے۔

956- أخرجه احمد (4/12537) والبخاری (1248) والنسائی (1872) وابن ماجه (1605) وابن حبان (2943) والبيهقي (76/4)

957- أخرجه احمد (4/11296) والبخاری (101)

(امام نووی فرماتے ہیں:) قسم پوری کرنے کا مطلب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔ ”تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہوگا۔“
امام نووی فرماتے ہیں: یہاں ”ورد“ سے مراد پل صراط کو غبور کرنا ہے جو ایک پل ہے جسے جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔
اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے گا۔

(958) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ، فَأَجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ نَعْلَمُ مَا يَمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ، قَالَ: ”اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا“ فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: ”مَا مِنْكُمْ مِنْ امْرَأَةٍ تَقْدِمُ ثَلَاثَةَ مِثَالِ الْوَلَدِ إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ“ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ: وَاتَّيْنِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”وَاتَّيْنِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی یا رسول اللہ! مرد آپ کی حدیث کی وجہ سے زیادہ فضیلت لے گئے ہیں۔ آپ ہمارے لئے بھی کوئی دن مقرر کریں تاکہ ہم اس دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو علم عطا کیا ہے اس کے ذریعے ہمیں علم دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، تم فلاں دن اکٹھی ہو جانا وہ خواتین اکٹھی ہوئیں، نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو علم دیا ہے آپ نے اس کی تعلیم دی پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے جس خاتون کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ بچے اس کے لئے جہنم سے رکاوٹ ہوں گے۔

ایک خاتون نے عرض کی اگر وہ ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر وہ ہوں (تو بھی یہی اجر ہوگا) یہ روایت ”متفق علیہ“ ہے۔

165- بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ عِنْدَ الْمُرُورِ بِقُبُورِ الظَّالِمِينَ وَمَصَارِعِهِمْ وَإِظْهَارِ الْإِفْتِقَارِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَالتَّحْذِيرِ مِنَ الْغَفْلَةِ عَنْ ذَلِكَ

باب: ظالم لوگوں کی قبروں اور ان کے ٹھکانوں کے پاس سے گزرتے ہوئے رونا اور خوفزدہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی عاجزی کا اظہار کرنا اور اس بارے میں غفلت سے بچنے کی تلقین

(959) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ - يَعْنِي لَمَّا وَصَلُوا الْحِجْرَ - دِيَارَ ثَمُودَ -: ”لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُعَذِّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ، لَا يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: لَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ، قَالَ: ”لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ

ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ“ ثُمَّ قَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَازَ الْوَادِي.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا، یعنی اس وقت جب یہ لوگ ”حجر“ کے مقام سے گزرے جو قوم ثمود کا رہائشی علاقہ تھا۔ آپ نے فرمایا: تم ان عذاب یافتہ لوگوں کے علاقے میں روتے ہوئے داخل ہو اس کے بغیر داخل نہ ہونا کہیں ایسا نہ ہو تمہیں بھی وہی عذاب لاحق ہو جو انہیں لاحق ہوا تھا۔
یہ ”متفق علیہ“ ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جب نبی اکرم ﷺ ”حجر“ کے مقام سے گزرے تو آپ نے فرمایا: جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تم ان کے علاقے میں روتے ہوئے داخل ہو ایسا نہ ہو تمہیں بھی وہی عذاب لاحق ہو جو انہیں لاحق ہوا تھا۔
راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر کو ڈھانپ لیا اور پھر آپ تیزی سے وہاں سے گزر گئے یہاں تک کہ اس وادی سے باہر نکل آئے۔

نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی مہم یا سفر کے لئے روانہ کرتے تو دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کرتے تھے۔
راوی کہتے ہیں: حضرت صخرؓ ایک تاجر تھے وہ اپنی تجارت کا مال دن کے ابتدائی حصے میں بھیجا کرتے تھے اس سے ان کو نفع ہوتا تھا اور ان کا مال بہت زیادہ ہو گیا تھا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

کتاب آداب السفر

سفر کے آداب کا بیان

166- باب استِحْبَابِ الْخُرُوجِ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَاسْتِحْبَابِهِ أَوَّلَ النَّهَارِ

باب: جمعرات کے دن سفر کیلئے نکلنے اور دن کے ابتدائی حصے میں سفر کے لئے نکلنے کا مستحب ہونا

(660) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ: لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْخَمِيسِ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کو روانہ ہوئے تھے آپ کو جمعرات کے دن سفر کے لئے روانہ ہونا پسند تھا، ”متفق علیہ“۔
”صحیحین“ کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں، بہت کم ایسا ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جمعرات کے علاوہ کسی اور دن سفر کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔

(961) وَعَنْ صَخْرِ بْنِ دَعَاةٍ الْغَامِدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”اللَّهُمَّ بَارِكْ لِرَأْسِي فِي بُكُورِهَا“ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ. وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا، وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَأَثَرِي وَكَثُرَ مَالُهُ.
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

حضرت صخر بن دواعہ غامدی رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت عطا فرما۔

960- أخرجه البخاري (2950) والبيهقي (2605)

961- ترمذی احمد نسائی فی السیر ابن ماجہ فی الحجرات۔

۱67- باب استِحْبَابِ طَلَبِ الرُّفْقَةِ وَتَأْمِينِهِمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَاحِدًا يُطِيعُونَهُ

باب: رفیق سفر کو طلب کرنا اور رفقاء میں سے کسی ایک کو اپنا امیر بنالینا تاکہ لوگ اس کی اطاعت کریں، مستحب ہے

(962) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مِنَ الرُّفْقَةِ مَا أَعْلَمُوا، مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر لوگوں کو اکیلے سفر کرنے کے بارے میں ان چیزوں کا علم ہو جس کا علم مجھے ہے تو کبھی بھی کوئی شخص رات کے وقت اکیلا سفر نہ کرے۔
(اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

(963) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ، وَالْقَلَاةُ رَكْبٌ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، ایک سواری ایک شیطان ہوتا ہے اور دو سواری دو شیطان ہوتے ہیں اور تین آدمی قافلہ ہوتے ہیں۔
(اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن“ ہے۔
(964) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ، وَالْقَلَاةُ رَكْبٌ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

962- أخرجه احمد (2/4770) والبخاري (2998) والترمذي (1679) والدارقطني (287/2) وابن حبان (2704) وابن خزيمة (2569) والنسائي (8851) والحاكم (2493) والبيهقي (257/5) وابن ماجه (3768) وابن أبي شيبة (38/9)

963- أخرجه مالك (1831) واحمد (2/2760) والبيهقي (2607) والنسائي (5/8849) والحاكم (2/2496)

964- أخرجه ابو داود (2608)

وَسَلَّمَ: "إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةً فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ"

حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین آدمی جب سفر کے لئے نکلیں تو اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر بنالیں۔

یہ حدیث "حسن" ہے اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(965) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَخَيَّرُ الصَّحَابَةُ أَرْبَعَةً، وَتَخَيَّرُ السَّرَايَا أَرْبَعَةً، وَتَخَيَّرُ الْجُيُوشَ أَرْبَعَةً الْأَكْبَى، وَلَكِنْ يَغْلِبُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قَلِيلَةٍ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چار آدمی بہترین ساتھی ہوتے ہیں۔ چار سو کا چھوٹا لشکر بہترین لشکر ہوتا ہے اور چار ہزار آدمیوں کا بڑا لشکر بہترین ہوتا ہے اور بارہ ہزار آدمی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہو سکتے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن" ہے۔

168-بَابُ آدَابِ السَّيْرِ وَالنُّزُولِ وَالْمَيْمِيتِ وَالنَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَاسْتِحْبَابِ السَّرِيِّ وَالرِّفْقِ بِاللِّدَوَابِّ وَمُرَاعَاةِ مُصْلِحَتِهَا وَأَمْرٍ مِنْ قَصْرِ فِي حَقِّهَا بِالْقِيَامِ بِحَقِّهَا وَجَوَازِ الْإِرْدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ إِذَا كَانَتْ تَطِيقُ ذَلِكَ

باب: سفر، پڑاؤ کرنے، رات بسر کرے، رات کے وقت سونے کے آداب کا بیان

رات کے وقت سفر کرنے جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے، انکی بہتری کا خیال رکھنے کا مستحب ہونا اور جو شخص ان جانوروں کے حق میں کمی کرے اسے اس کے حقوق ادا کرنے نہایت کرنا اور اپنی سواری کے پیچھے کسی کو سوار کر لینا اگر جانور اس کی استطاعت رکھتا ہو۔

(966) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا سَافَرْتُمْ"

965- أخرجه احمد (1/2682) وابوداؤد (2611) والتِّرْمِذِيُّ (1561) وابن حبان (4717) وابن خزيمة (2538) والحاكم (2/2489) والبيهقي (2587)

966- أخرجه مالك (1834) ومسلم (1926) وابوداؤد (2569) والتِّرْمِذِيُّ (2858) وابن حبان (2703) وابن خزيمة (2550) والبيهقي

(256/5) (3/8450)

فِي الْخِصْبِ، فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدَبِ، فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ، وَبَادِرُوا بِهَا نَفْيَهَا، وَإِذَا عَرَسْتُمْ، فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ؛ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ، وَمَا وَى الْهُوَامُ بِاللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

مَعْنَى "أَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ" أَيْ: ارْقُفُوا بِهَا فِي السَّيْرِ لِتُرْعَى فِي حَالِ سَيْرِهَا، وَقَوْلُهُ: "نَفْيَهَا" هُوَ بَكْسُ النَّوْنِ وَاسْكَانُ الْقَافِ وَبِالْيَاءِ الْمُشَاةُ مِنْ تَحْتُ وَهُوَ: الْمُخْجُ، مَعْنَاهُ: أَسْرِعُوا بِهَا حَتَّى تَصِلُوا الْمَقْصِدَ قَبْلَ أَنْ يَلْهَبَ مِنْهَا مِنْ ضَنْكِ السَّيْرِ . وَ"الْتَّغْرِيسُ": النُّزُولُ فِي اللَّيْلِ .

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی سرسبز علاقے میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین میں ان کا حق دواور جب تم کسی بخر علاقے میں سفر کرو تو نیزی سے سفر کرو ان کے تھکنے سے پہلے اس علاقے سے نکل جاؤ اور جب تم رات بسر کرو تو راستے سے اجتناب کرو کیونکہ یہ جانوروں کی گزرگاہ ہوتی ہے اور کیڑے مکوڑوں کے گزرنے کی جگہ ہے۔ (اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اونٹوں کو ان کا حق دینے کا یہ مطلب ہے کہ انہیں چلاتے ہوئے نرمی کرو تا کہ وہ چلتے بھی رہیں اور چرتے بھی رہیں۔ "نقیہا" میں ان پر زریق ساکن ہے اور یاء اس میں مشا ہے اور اس کا معنی "مغز" ہے۔ یعنی انہیں تیز چلاؤ تا کہ ست رومی کی وجہ سے اس کی طاقت اپنی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی زائل نہ ہو جائے اور "التریس" کا مطلب ہے رات کے وقت اترنا۔

(967) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ، فَعَرَسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ، وَإِذَا عَرَسَ قُبِيلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَالَ الْعُلَمَاءُ: إِنَّمَا نَصَبَ ذِرَاعَهُ لِنَلَا يَسْتَعْرِقَ فِي النَّوْمِ، فَتَقُوتَ صَلَوةُ الصُّبْحِ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ عَنْ أَوَّلِ وَقْتِهَا .

✧ حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب سفر کی حالت میں ہوتے تو جب آپ رات کے وقت پڑاؤ کرتے تو آپ دائیں پہلو کی طرف لیٹ جایا کرتے تھے اور جب آپ صبح سے کچھ دیر پہلے پڑاؤ کرتے تو آپ اپنی کلائی کو کھڑا کر کے آپ اپنا سر مبارک اپنی ہتھیلی پر رکھ لیتے تھے۔

(اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

علماء کا فرمانا ہے: آپ ہاتھ اس لئے بلند فرماتے تھے کہ نیند کے اثر کی وجہ سے کہیں صبح کی نماز ابتدائی وقت میں یا اپنے

وقت پر ادا ہونے سے رہ نہ جائے۔

(968) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَيْكُمْ بِالذَّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. "الذَّلْجَةُ": السَّيْرُ فِي اللَّيْلِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم رات کے وقت سفر کیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین کو پیٹ لیا جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

"الذَّلْجَةُ" سے مراد ہے رات کے وقت سفر کرنا۔

(969) وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا تَرَلُّوا مِنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ" فَلَمْ يَزَلُوا بَعْدَ ذَلِكَ مِنْزِلًا إِلَّا انْصَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ.

رواہ ابو داؤد یاسناد حسن۔

حضرت ابو ثعلبہ خثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں لوگ جب کسی جگہ پر آؤ کرتے تھے تو وہ گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر کر رہتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، تمہارا ان گھاٹیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے (راوی کہتے ہیں) کے بعد جہاں بھی لوگوں نے پڑاؤ کیا وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(970) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ عَمْرٍو - وَقِيلَ: سَهْلُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ الْمَعْرُوفِ بِالْأَحْظَلِيِّ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ قَوْمٍ لِحَقِّ ظَهْرِهِمْ بِطَنِهِمْ، فَقَالَ: "اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ، فَإِنَّ كِبَوتَهَا صَالِحَةٌ، وَكُلُّهَا صَالِحَةٌ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت سہل بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور ایک قول کے مطابق حضرت سہل بن ربیع بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہ ابن حظلیہ کے نام سے معروف ہیں اور یہ بیعت رضوان میں شرکت کرنے والوں میں شامل ہیں وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی کمر اس کے پیٹ کے ساتھ چپکی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا:

968 - أخرجه ابوداؤد (2571) والحاكم (1/1630)

969 - أخرجه احمد (6/17751) وابوداؤد (2628) وابن حبان (2690) والحاكم (2540) والبيهقي (152/9)

970 - أخرجه احمد (6/17642) وابوداؤد (2548) وابن حبان (545)

ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو جب یہ ٹھیک ہوں اس وقت ان پر سواری کرو اور انہیں اس وقت کھاؤ جب یہ درست ہوں (یعنی بیمار جانوروں کا گوشت نہ کھاؤ)

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(971) وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَرَدْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ، وَأَسْرَأَنِي حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَرَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ هَذَفَ أَوْ خَالِشَ نَخْلٍ. يَعْنِي: حَاطَ نَخْلٍ.

رواہ مسلم ہکذا مختصراً. وَزَادَ فِيهِ الْبَرْقَانِيُّ بِإِسْنَادٍ مُسْلِمٍ - بَعْدَ قَوْلِهِ: خَالِشَ نَخْلٍ - قَدْ خَلَّ حَاطَ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَإِذَا فِيهِ جَمَلٌ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَجَرَ وَفَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَاتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ سَرَاتَهُ - أَيْ: سِنَامَهُ - وَذَفَرَاهُ فَسَكَنَ، فَقَالَ: "مَنْ رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟" فَجَاءَ قَتْنِي مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: هَذَا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: "أَفَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَكَ اللَّهُ أَيَّاهَا؟ فَإِنَّهُ يَسْكُرُ إِلَيَّ أَلَّكَ تَجِيعُهُ وَتَذَنُّبُهُ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ كَرَوَايَةِ الْبَرْقَانِيِّ.

قَوْلُهُ "ذَفَرَاهُ": هُوَ بِكَسْرِ الدَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَاسْكَانِ الْفَاءِ، وَهُوَ لَفْظٌ مَفْرُودٌ مَوْثٌ. قَالَ أَهْلُ اللَّغَةِ: الذَّفَرِيُّ: الْمَوْضِعُ الَّذِي يَفَرُّقُ مِنَ الْغَيْرِ خَلْفُ الْأُذُنِ، وَقَوْلُهُ: "تَذَنُّبُهُ" أَيْ: تَتَبِعُهُ.

حضرت ابو جعفر عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا مجھے ایک راز کی بات بتائی جو میں کسی کو بھی نہیں بتا سکتا۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ قضاء حاجت کے لئے کسی چھوٹے نیلے کے پیچھے چلے جائیں یا کھجوروں کے باغ کے پیچھے چلے جائیں۔ راوی کہتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "حاش" کا مطلب کھجوروں کا باغ ہے۔ (اس حدیث کو مسلم بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

امام مسلم رحمہ اللہ نے اسی طرح مختصر روایت کیا ہے۔

برقانی نے امام مسلم رحمہ اللہ کی سند کے ہمراہ اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے۔

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ موجود تھا جب اس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو وہ منہ سے آواز نکالنے لگا اور اس کے آنسو نکل آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی کوہان اور کان کے پیچھے ہاتھ پھیرا تو اس کو سکون آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس اونٹ کا مالک کون ہے یہ کس کا اونٹ ہے۔ ایک انصاری نوجوان آیا اس نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ میرا اونٹ ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس جانور کے بارے میں اللہ تعالیٰ

971 - أخرجه احمد (1/1745) ومسلم (342) وابوداؤد (2549) وابن ماجه (340) وابن ابی شيبة (493/11) وابو يعلى (6787) وابن حبان (1411) وابن خزيمة (53) والدارقطني (663/3) والحاكم (2/2485) والبيهقي (94/1)

سے ڈرتے نہیں ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کلاما لک کیا ہے یہ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور تم اسے دیتے ہو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے برقانی کی طرح روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”ذقراہ“ کے لفظ میں ”ذ“ معجمہ زیر کے ساتھ اور خاء ساکن ہے یہ لفظ مفرد ہے اور مؤنث ہے۔ اہل لغت یہ کہتے کہ ”الذفری“ اونٹ کے کان کے پیچھے والا وہ حصہ جہاں پسینہ آتا ہے اور ”تدنیہ“ کا مطلب ہے کہ ”تھکا دیتے ہو“۔

(972) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا، لَا نُسَبِّحُ حَتَّى نَحُلَّ الرِّحَالَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ يَسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

وَقَوْلُهُ: ”لَا نُسَبِّحُ“: أَيْ لَا نُصَلِّي النَّافِلَةَ، وَمَعْنَاهُ: أَنَّا - مَعَ حِرْصِنَا عَلَى الصَّلَاةِ - لَا نَقْدِمُهَا عَلَى حُلِّ الرِّحَالِ وَإِرَاحَةِ الدَّوَابِّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو جب تک پالان اتار نہ لیتے تھے اس وقت تک نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

(اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط کے مطابق سند کے ہمراہ روایت کیا ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا لا نُسَبِّحُ کا مطلب یہ ہے کہ ہم نماز نفل ادا نہیں کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ہمیں نفل پڑھنے کی بڑی خواہش ہوتی تھی لیکن ہم پالان اتارنے اور جانوروں کو آرام دینے سے پہلے نفل نہیں پڑھتے تھے۔

169-بَابُ إِعَانَةِ الرَّفِيقِ

باب: ساتھی کی مدد کرنا

فِي الْبَابِ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ تَقَدَّمَتْ كَحَدِيثِ: ”وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ“ وَحَدِيثِ: ”كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ“ وَأَشْبَاهِهِمَا.

اس باب میں بہت سی احادیث ہیں جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں جیسے یہ حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اور یہ حدیث ہے کہ ہر نیکی صدقہ ہے اور ان دونوں کی مانند دوسری احادیث ہیں۔

(973) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى

972-اخرجه ابوداؤد (2551)

973-مسلم احمد ابوداؤد ابویعلی ابن حبان (جامع کبیر)

رَاحِلَةٍ لَهُ، فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيَعُدِّ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ رَادٍ فَلْيَعُدِّ بِهِ عَلَى مَنْ لَا رَادَ لَهُ“، فَلَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَهُ، حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ہم سفر میں تھے ایک شخص اپنی سواری پر سوار ہو کر آیا اور دائیں یا میں دیکھنے لگا۔ نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، جس شخص کے پاس اضافی سواری ہو وہ اپنے ساتھ اس شخص کو بٹھالے جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس شخص کے پاس اضافی سامان ہو وہ اس میں اس شخص کو شامل کر لے جس کے پاس سامان نہ ہو۔ اس کے بعد آپ نے مال کی مختلف قسموں کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ ہم نے یہ سمجھا کہ ہم میں سے کسی ایک کو اپنے اضافی مال (کو اپنے پاس رکھنے کا حق نہیں ہے)

(اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

(974) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَغْزُو، فَقَالَ: ”يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، إِنْ مِنْ أَخَوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ، وَلَا عَشِيرَةٌ، فَلْيَضْمُ أَحَدُكُمُ إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ أَوْ الثَّلَاثَةِ، فَمَا لِأَحَدِنَا مِنْ ظَهَرٍ يَحْمِلُهُ إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ“ يَعْنِي أَحَدِهِمْ، قَالَ: فَضَمَمْتُ إِلَى الثَّانِي أَوْ ثَلَاثَةً مَا لِي إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ أَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم رضی اللہ عنہ ایک جنگ میں جانے لگے۔ آپ نے فرمایا: اے مہاجرین اور انصاری گروہ! تمہارے کچھ بھائی ایسے ہیں جن کے پاس مال نہیں ہے اور خاندان بھی نہیں ہے (کہ وہ ان سے ہی مانگ لیں) تم میں سے ہر شخص اپنے ساتھ دو یا تین بھائیوں کو شامل کر لے (راوی کہتے ہیں) ہم میں سے جس کسی کے پاس جانور موجود تھا وہ اپنی باری پر اس پر سوار ہوتا تھا اور اس طرح دوسرے آدمیوں کی باری ہوتی تھی۔ راوی کہتے ہیں میں نے اپنے ساتھ دو یا تین آدمیوں کو بلا لیا تھا اور میں اپنی باری پر ہی اس پر سوار ہوتا تھا جس طرح وہ میرے اونٹ پر سوار ہوتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(975) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ، فَيُزْجِي الضَّعِيفَ، وَيُرْدِفُ وَيُدْعُو لَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ يَسْنَادٍ حَسَنٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی منقول ہے جب نبی اکرم رضی اللہ عنہ سفر میں پیچھے رہ جایا کرتے تھے آپ کمزور سواری کو ہانکتے تھے اور کسی کو اپنے پیچھے بیٹھا لیا کرتے تھے اور اس کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔

(اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے حسن اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے)

974-اخرجه ابوداؤد (2534)

975-اخرجه ابوداؤد (2639) والجامع (2/2541)

170- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ دَابَّةً لِلسَّفَرِ

باب: جب کوئی شخص سفر کے لئے سواری پر سوار ہو جائے تو کیا پڑھے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الظَّلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ لَعَسَّوْا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾ (الزحرف: 12-13)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اس نے تمہارے لئے کشتیاں اور جانور بنائے ہیں جن پر تم سوار ہوتے ہو جب تم ان کی پشت پر بیٹھ جاؤ تو پھر تم اپنے پروردگار کی نعمت کو یاد کرو جب تم ان پر سیدھی طرح بیٹھ جاؤ اور تم یہ پڑھو پاک ہے وہ اللہ جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کیا ہے ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے اور بے شک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانا ہے۔“

(976) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَىٰ عَلَىٰ بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَىٰ سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ”سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ“. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَىٰ، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَىٰ، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ. اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيقَةُ فِي الْأَهْلِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْظَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ، وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ: ”الْيُسْرَىٰ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مَعْنَى ”مُقْرِنِينَ“: مُطَقِّقِينَ. وَ”الْوَعْثَاءُ“: بَفَنَحِ الْوَاوِ وَاسْكَانِ الْعَيْنِ الْمُهِمْلَةِ وَالْفَاءِ الْمُثَلَّثَةِ بِالْمَدِّ وَهِيَ: الشِّدَّةُ. وَ”الْكَآبَةُ“ بِالْمَدِّ، وَهِيَ: تَغَيُّرُ النَّفْسِ مِنْ حُزْنٍ وَتَحْوِهِ. وَ”الْمُنْقَلَبُ“: الْمَرْجِعُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر کے لئے جاتے ہوئے اپنے اونٹ پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے تھے تب آپ تین مرتبہ بکیر کہتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے۔

”پاک ہے وہ اللہ جس نے (جانوروں) کو ہمارے لئے مسخر کیا ہم ان پر قابو پانے والے نہیں تھے اور بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جائیں گے، اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری مانگتے ہیں اور وہ عمل جس سے تو راضی ہو، اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان کر دے اور ہمارے لئے اس کی دوری کو سمیٹ دے، اے اللہ! تو سفر میں ساتھی ہے اور ہماری غیر موجودگی میں گھر والوں کا نگران ہے، اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت، خوفناک منظر اور واپسی پر اپنے مال اہل خانہ اور اولاد کے بارے میں کسی بری صورتحال سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

جب آپ واپس آتے تھے تو یہی کلمات پڑھا کرتے تھے ان میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے۔

”ہم رجوع کرنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔“

(اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”مقرنین“ سے مراد ہے طاقت رکھنے والے۔ ”الوعشا“ میں واؤ پر زبر ہے۔ عین مہملہ اور ساکن ہے جبکہ ثاء مد کے ساتھ ہے اور مثلاً ہے اور اس کا معنی ہے ”شدت“ ”الکابۃ“ یہاں پہ لفظ مد کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب ہے کہ غم رنج کی وجہ سے طبیعت میں تبدیلی آنا اور ”المنقلب“ کا مطلب ہے لوٹ جانا۔

(977) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُونِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

هَكَذَا هُوَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ: ”الْحَوْرِ بَعْدَ الْكُونِ“ بِالتَّوْنِ، وَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَيُرْوَى ”الْكُورُ“ بِالرَّاءِ، وَكِلَاهُمَا لَهُ وَجْهٌ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: وَمَعْنَاهُ بِالتَّوْنِ وَالرَّاءِ جَمِيعًا: الرَّجُوعُ مِنَ الْإِسْقَامَةِ أَوْ الزِّيَادَةِ إِلَى النَّقْصِ. قَالُوا: وَرَوَايَةُ الرَّاءِ مَا خُوذَتْ مِنْ تَكْوِيرِ الْعِمَامَةِ وَهُوَ لَفْظُهَا وَجَمْعُهَا. وَرَوَايَةُ التَّوْنِ، مِنَ الْكُونِ، مَصْدَرٌ كَانَ يَكُونُ كَوْنًا: إِذَا وُجِدَ وَاسْتَقَرَّ.

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب سفر پر جاتے تھے تو سفر کی مشقت اور واپسی پر کسی بری صورتحال اور سیدھے راستے پر چلنے کے بعد بھٹک جانے اور مظلوم کی بددعا اور گھریا مال کے بارے میں کسی بُرے منظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”الحور بعد الكون“ کے الفاظ صحیح مسلم میں ”نون“ کے ساتھ ہے۔ امام ترمذی اور نسائی نے بھی اسے ایسے ہی روایت کیا ہے جبکہ امام ترمذی نے ”الکود“، یعنی راء کے ساتھ بھی روایت کیا ہے البتہ دونوں لفظوں کا معنی ایک ہی ہے۔ علماء کے مطابق ”ن“ کے ساتھ اس لفظ سے مراد ہے کہ استقامت یا زیادتی کے ساتھ نقصان کی طرف پلٹنا ہے۔ علماء یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ لفظ اگر ”راء“ کے ساتھ ہو تو یہ ”تکویر عمامہ“ سے ماخوذ ہے اور تکویر سے مراد پگڑی کو پٹینا اور اکٹھا کرنا ہے جبکہ ”ن“ کے ساتھ یہ لفظ کان کیون کا مصدر ہے اور اس کا مطلب ہے کہ جب پایا جائے یا ٹھہر جائے۔

(978) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِبَرَكَبَهَا،

فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ، قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، ثُمَّ قَالَ: أَلْحَمْدُ لِلَّهِ، فَلَاكُم مَرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَّهُ أَكْبَرُ، فَلَاكُم مَرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: مُسْحَاكَاتِي أَنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقِيلَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مِنْ أَيْ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ كَمَا فَعَلْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مِنْ أَيْ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: "إِنَّ رَبَّكَ تَعَالَى يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ: اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ"، وَفِي بَعْضِ النُّسخِ: "حَسَنٌ صَحِيحٌ". وَهَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ.

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا تو ان کے سامنے ایک جانور لایا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوں اور جب انہوں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو بسم اللہ پڑھی اور پھر جب وہ اس کی پشت پر سیدھی طرح بیٹھ گئے تو یہ دعا پڑھی۔

”ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے ہے جس نے ہمارے لئے اس کو مسخر کیا اور ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے اور بے شک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانا ہے“ پھر انہوں نے تین مرتبہ الحمد للہ پڑھا پھر تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھا پھر یہ دعا پڑھی۔

”تو پاک ہے میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو میری مغفرت کر دے بے شک تیرے علاوہ اور کوئی بخش نہیں سکتا۔“

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرا دیئے ان سے پوچھا گیا اے امیر المؤمنین آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا جیسا میں نے کیا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے تھے میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کس بات سے مسکرائے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار اپنے اس بندے کی بات کو پسند کرتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے کہ تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے (وہ فرماتا ہے) یہ بندہ جانتا ہے میرے علاوہ کوئی اس کے گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

بعض نسخوں میں یہ روایت ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے تاہم اس حدیث کے الفاظ امام ابو داؤد رحمہ اللہ کے ہیں۔

171- بَابُ تَكْبِيرِ الْمُسَافِرِ إِذَا صَعِدَ الشَّيَا وَشَبَّهَهَا وَتَسْبِيحِهِ إِذَا هَبَطَ الْأَوْدِيَةَ

وَنَحْوَهَا وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُبَالَغَةِ بَرَفِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ وَنَحْوِهِ

باب: جب کوئی مسافر کسی گھاٹی وغیرہ پر چڑھے تو تکبیر کہے اور جب نشیب میں اترے تو

سبحان اللہ کہے تکبیر وغیرہ پڑھتے وقت زیادہ آواز کرنے کی ممانعت

(979) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم لوگ کسی بلندی پر چڑھتے تھے تو اللہ اکبر پڑھتے تھے اور جب نیچے کی طرف اترتے تھے تو سبحان اللہ پڑھتے تھے۔ (اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

(980) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِيؤُشُهُ إِذَا عَلَا الشَّيَا كَبَّرُوا، وَإِذَا هَبَطُوا سَبَّحُوا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ اور آپ کا لشکر جب کسی گھاٹی پر چڑھتے تھے تو اللہ اکبر پڑھتے تھے اور جب نیچے کی طرف اترتے تھے تو سبحان اللہ پڑھتے تھے۔

(اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ہمراہ روایت کیا ہے)

(981) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ، كَلَّمَ أَوْفَى عَلَى نَبِيَّةٍ أَوْ قَدَفِدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. آمِينَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ، وَنَصَرَ عَبْدُهُ، وَهَزَمَ الْأَخْرَابَ وَحْدَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ.

قَوْلُهُ: "أَوْفَى" أَيْ: أَرْفَعَ، وَقَوْلُهُ: "قَدَفِدٍ" هُوَ يَفْتَحُ الْقَائِمِينَ بَيْنَهُمَا دَالٌ مُهْمَلَةٌ سَاكِنَةٌ، وَالْخَوْرَةُ دَالٌ أُخْرَبِي وَهُوَ: "الْعَلِيقُ الْمُرْتَفِعُ مِنَ الْأَرْضِ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت منقول ہے جب نبی اکرم ﷺ عمرے یا حج سے واپس تشریف لاتے تھے تو جب بھی آپ کسی گھاٹی یا بلند جگہ پر چڑھتے تھے تو تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھتے تھے۔

”اللہ تعالیٰ کے لئے اور کوئی معبود نہیں ہے وہ ہی ایک معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس کی بادشاہی ہے، حمد اس کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہی سب پر قدرت رکھتا ہے، ہم رجوع کرنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچ کر دیا اور اپنے بندے کی مدد کی (اور دشمنوں کے) لشکروں کو تباہ کیا۔“

979- أخرجه البخاري (2993)

980- أخرجه أبو داود (2599)

981- أخرجه مالك (960) وأحمد (2/5295) والبخاري (1797) ومسلم (1344) وأبو داود (2770) والترمذي (952) وابن حبان (2707)

والتن أبي حمزة (361/10) وعبد الرزاق (9235) والبيهقي (259/5)

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کسی لشکر سے واپس تشریف لاتے تھے یا کسی جنگی مہم سے واپس آتے تھے یا حج یا عمرے سے واپس آتے تھے (تو ایسا ہی کیا کرتے تھے)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لفظ ”ادفی“ میں فاء پر زبر ہے اور اس کا مطلب ہے ”بلندی پر چڑھتے“ اور (دفد) دونوں میں فاء مفتوحہ اور وال دریاں میں ہو سکن اور مہمل ہو اور آخر میں ایک ”و“ اس سے مراد ہے ”سخت بلند زمین“۔

(982) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَأَوْصِنِي، قَالَ: ”عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ“ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ: ”اللَّهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا: تم پر ہمیز گاری اختیار کرنا اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہنا۔

جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے دعا کی اے اللہ! اس کے لئے دوری کو سمیٹ دے اور اس کے سفر کو آسان کر دے۔ (اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن“ ہے)

(983) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكُنَّا إِذَا اشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَلْنَا وَكَبَّرْنَا وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّهُ مَعَكُمْ، إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ”ارْبَعُوا“ بَفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ أَي: ارْقُفُوا بِأَنْفُسِكُمْ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے جب ہم کسی وادی میں اوپر کی طرف چڑھتے تھے تو لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے اور اللہ اکبر پڑھتے تھے اور ہم بلند آواز میں ایسا کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی ذات کو سکون دو تم کسی بہرے یا غیر موجود کو نہیں پکار رہے وہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ سننے والا ہے اور وہ قریب ہے، ”متفق علیہ“۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اربعوا“ ”ب“ پر زبر کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب ہے اپنے نفسوں پر زری کرو۔

172-بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ فِي السَّفَرِ

سفر کے دوران دعا کا مستحب ہونا

982- أخرجه احمد (2/8317) والترمذي (3456) وابن ماجه (2771/1) والحاكم (2/2481) وابن أبي شيبة (517/12) وابن حبان (2692)

والنسائي في الكبرى (6/10339) والبيهقي (251/5)

983- أخرجه احمد (7/19616) والبخاري (2992) ومسلم (2704) وابوداؤد (1526) والترمذي (3385) وابن ماجه (3824)

(984) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”ثَلَاثٌ دَعَوَاتٌ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ“

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“. وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: ”عَلَى وَلَدِهِ“۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی دعا اپنی اولاد کے لئے۔

(اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن“ ہے البتہ امام ابو داؤد رحمہ اللہ کی روایت میں ”اپنی اولاد کے لئے“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

173-بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا خَافَ نَاسًا أَوْ غَيْرَهُمْ

باب: جب کسی شخص کو لوگوں یا کسی اور چیز کا خوف ہو تو وہ کیا دعا پڑھے

(985) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا، قَالَ: ”اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کو جب کسی قوم کی طرف سے اندیشہ ہوتا تھا تو آپ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

”اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں“۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام نسائی رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

174-بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

جب کوئی شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے تو کیا پڑھے

(986) عَنْ خُوَلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ“

984- أخرجه احمد (3/7513) وابوداؤد (1536) والترمذي (1912) وابن ماجه (3862) والبخاري (32) وابن حبان (2699) والطحاوي (2517) والقصاصي (306)

985- أخرجه احمد (7/19740) وابوداؤد (1537) والنسائي (601) وابن حبان (4765) والحاكم (2/2629) والبيهقي (353/5)

986- أخرجه احمد (10/27190) ومسلم (2708) والترمذي (3448) والنسائي (560) وابن حبان (2700) والداري (287/2) والكلبي (1830) وابن ماجه (3547) وابن خزيمة (2566) والبيهقي (253/5)

مِنْ مَنَزِلِهِ ذَلِكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے اور پھر یہ پڑھے۔

”میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے ہر اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا ہے۔“

تو اس شخص کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ اس منزل سے کوچ کر جائے۔

(اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

(987) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ، قَالَ: ”يَا أَرْضُ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيكَ، وَشَرِّ مَا يَدْبُ عَلَيْكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ أَسَدٍ وَأَسْوَدٍ، وَمِنْ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

و”الْأَسْوَدُ“: الشَّخْصُ، قَالَ الْخَطَّابِيُّ: ”وَسَاكِنُ الْبَلَدِ“: هُمُ الْجِنُّ الَّذِينَ هُمْ سُكَّانُ الْأَرْضِ . قَالَ: وَالْبَلَدُ مِنَ الْأَرْضِ: مَا كَانَ مَأْوَى الْحَيَوَانِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ بِنَاءٌ وَمَنَازِلُ . قَالَ: وَيَحْتَمِلُ أَنَّ الْمُرَادَ: ”بِالْوَالِدِ“ إِبْلِيسُ: ”وَمَا وَلَدَ“: الشَّيَاطِينُ .

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم ﷺ سفر پر جایا کرتے تھے جب رات آجاتی تھی تو آپ دعا کیا کرتے تھے ”اے زمین! میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے میں تیرے شر سے اور جو تیرے اندر چیز موجود ہے اس کے شر سے اور جو تیرے اندر پیدا کی گئی ہے اس کے شر سے اور جو تیرے اوپر چلتی ہے اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اور میں شیر اور سیاہ چیز اور سانپ اور بچھو اور شہر میں بسنے والوں اور والد اور اس کی اولاد سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”الاسود“ کا مطلب ہے شخص۔ خطابی نے کہا کہ ”ساکن البلد“ کا مطلب ہے وہ جن جو زمین میں رہتے رہتے ہیں۔ ”بلد“ سے یہ بھی مراد ہے کہ زمین کا وہ حصہ جو حیوانات کا ٹھکانہ ہو اور وہاں مکان وغیرہ نہ ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ”والد“ سے ایلیس اور ”ولد“ سے مراد ہوں دوسرے شیطان۔

175- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ الْمَسَافِرِ الرَّجُوعِ إِلَى أَهْلِهِ إِذَا قَضَى حَاجَتَهُ

باب: مسافر کا اپنے گھر جانے میں جلدی کرنا مستحب ہے جب اس کا کام پورا ہو چکا ہو

(988) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”السَّفَرُ قِطْعَةٌ

987- أخرجه أحمد (2/6169) والبيهقي (2/2487) تهذيب الكمال (292/6)

مِنْ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ، فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ، فَلْيَعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”نَهْمَتُهُ“: مَقْصُودُهُ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو آدمی کو کھانے پینے اور سونے سے روک دیتا ہے جب کوئی شخص سفر سے متعلق اپنا کام پورا کر لے تو اسے جلدی اپنے گھر واپس آ جانا چاہئے: ”متفق علیہ“۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”نہمتہ“ سے مراد ہے: اس کا مقصد۔

176- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُدُومِ عَلَى أَهْلِهِ نَهَارًا وَكَرَاهَتِهِ فِي اللَّيْلِ لِعَبْرِ حَاجَتِهِ

باب: دن کے وقت اپنے گھر واپس آنا مستحب ہے اور رات کے وقت کسی ضرورت کے بغیر واپس آنا مکروہ ہے

(989) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا“ .

وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص طویل عرصہ غائب رہے کے بعد واپس آئے تو رات کے وقت اپنے گھر نہ جائے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص رات کے وقت اپنے گھر واپس جائے، ”متفق علیہ“۔

(990) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا، وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدُوَّةً أَوْ عَشِيَّةً . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”الَطَّرُوقُ“: الْمَجِئُ فِي اللَّيْلِ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ (طویل سفر سے واپسی پر) رات کے وقت اپنے گھر تشریف

988- أخرجه أحمد (3/7229) والبخاری (1804) ومسلم (1927) وابن ماجه (2882) وابن حبان (2708) والدارقطني (284/2) والبيهقي (259/5)

989- أخرجه البخاری (5244) ومسلم (715) والبيهقي (2777) ومسلم (715) وأحمد (5/15285) والترمذي (2712) وابن حبان (12713)

والبيهقي (2776) والطحاوي (2776) وابن أبي شيبة (523/12) والبيهقي (260/5)

990- أخرجه البخاری (1800) ومسلم (1928)

نہیں لاتے تھے۔ آپ صبح کے وقت تشریف لاتے تھے یا شام کے وقت تشریف لاتے تھے، (متفق علیہ)
امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”الطروق“ سے مراد ہے رات کے وقت واپس آنا۔

177- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ وَإِذَا رَأَى بِلَدَتَهُ

فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ فِي بَابِ تَكْبِيرِ الْمُسَافِرِ إِذَا صَعِدَ الشَّامَا .

باب: جب کوئی شخص واپس آئے یا اپنے شہر کو دیکھے تو کیا پڑھے

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے جو اس سے پہلے بلندی پر چڑھتے ہوئے مسافر کے تکبیر کہنے کے بارے میں گزر چکی ہے۔

(991) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: ”أَيُّونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ“ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس آئے جب ہم مدینہ منورہ کے سامنے پہنچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھا۔

”ہم رجوع کرنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، ہم عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔“

آپ یہی کلمات پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

178- بَابُ اسْتِحْبَابِ ابْتِدَاءِ الْقَادِمِ بِالْمَسْجِدِ الَّذِي فِي جَوَارِهِ وَصَلَاتِهِ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

باب: آنے والا شخص سب سے پہلے اس مسجد میں جائے جو اس کے پڑوس میں ہو اور وہاں دو رکعت

نماز ادا کرے ایسا کرنا مستحب ہے

(992) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَوَكَّعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو پہلے مسجد تشریف لاتے تھے اور وہاں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے، ”متفق علیہ“۔

179- بَابُ تَحْرِيمِ سَفَرِ الْمَرَأَةِ وَحَلَّهَا

باب: عورت کا تنہا سفر کرنا حرام ہے

(993) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَزُومُنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ، آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ ایک دن یا ایک رات سے زیادہ سفر تنہا کرے۔ اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم موجود ہونا چاہئے، ”متفق علیہ“۔

(994) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ“ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَةً، وَإِنِّي اكْتَسَبْتُ فِي غُرُورَةٍ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: ”انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی عورت کے پاس تنہا نہ جائے وہاں اس عورت کا کوئی محرم ضرور موجود ہونا چاہئے کوئی بھی عورت تنہا سفر نہ کرے اس کا کوئی محرم ساتھ ہونا چاہئے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیوی حج کرنے کے لئے جانا چاہتی ہے جبکہ میرا نام نکلاں جنگی مہم میں لکھا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج پر چلے جاؤ، ”متفق علیہ“۔

کتاب الفضائل

فضائل کا بیان

180-باب فضیل قراءۃ القرآن

باب: قرآن پڑھنے کی فضیلت

(995) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "أَقْرَأُوا الْقُرْآنَ؛ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قرآن پڑھو کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن شفاعت کرنے والے کے طور پر آئے گا۔ (صحیح مسلم)

(996) وَعَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِالْقُرْآنِ وَأَهْلِيهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالْأَنْعَامِ، تَحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن قرآن اپنے پڑھنے والوں کے ساتھ آئے گا جو دنیا میں اس پر عمل کیا کرتے تھے۔ اس میں آگے سورہ بقرہ، سورہ آل عمران ہوں گی اور ہر اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے بحث کریں گے۔ (صحیح مسلم)

(997) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

995-اخرجه احمد (8/22255) ومسلم (804/1) وابن حبان (116) والحاكم (1/2071) والطبرانی (7543) والبيهقي (395/2)

996-اخرجه مسلم (805) والترمذي (2892)

997-اخرجه احمد (1/412) والبخاري (5027) والترمذي (2916) والبيهقي (1452) والدارقطني (3337) وابن ماجه (212) وابن حبان (118)

وعبد الرزاق (5995) والطحاوي (73)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔

(998) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّبْقَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَسْتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قرآن پڑھے اور اسے پڑھنے میں ماہر ہو وہ معزز نیک (فرشتوں) کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن پڑھے اور اسے پڑھنے میں اٹکے اور پڑھنا اس کے لئے مشکل ہو تو اسے دو گنا اجر ملے گا۔ (متفق علیہ)

(999) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرَاجَةِ: رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ: لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرِّيحِ الْغَائِيَةِ: رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ: لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ مؤمن جو نماز پڑھتا ہو اس کی مثال ناشپاتی کی طرح ہے جسکی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جو مؤمن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ (نامی پھل) کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظلہ کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

(1000) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ يُرَفِّعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے کچھ لوگوں کو مہر بلندی عطا کرے گا اور کچھ لوگوں کو پست رہنے دے گا۔ (متفق علیہ)

998-اخرجه احمد (9/24721) والبخاري (4937) ومسلم (798) والبيهقي (1454) والترمذي (2913) وابن ماجه (3779) وعبد الرزاق (9194) وابن حبان (767) والطحاوي (3/2/2) والدارقطني (3368)

999-اخرجه احمد (7/19566) والبخاري (5020) ومسلم (797) والبيهقي (4830) والترمذي (2874) والنسائي (5053) وابن ماجه (214)

والكن حبان (770) وعبد الرزاق (20933) والطحاوي (2/2)

1000-اخرجه احمد (1/232) ومسلم (817) وابن ماجه (218) وابن حبان (772) والبيهقي (249) وعبد الرزاق (20944) والدارقطني (3365)

(1004) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ جَوْفٌ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✎ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ بھی نہ ہو اس کی مثال ایک ویران گھر کی طرح ہے۔ (اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے: وہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔)

(1005) وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمرو بن العاص رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرُؤُهَا"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✎ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں قرآن کے پڑھنے والے سے کہا جائے گا تم پڑھو اور (جنت کے درجات) پر چڑھنا شروع کرو اور اس طرح آرام سے پڑھو جیسے تم دنیا میں آرام سے پڑھا کرتے تھے۔ تمہاری منزل اس آخری آیت کے ساتھ ہوگی جسے تم پڑھو گے۔ (اسے امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

181- بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهْدِ الْقُرْآنِ وَالتَّحْذِيرِ عَنْ تَعْرِضِهِ لِلنِّسْيَانِ

باب: قرآن کا خیال رکھنا اور اسے بھولنے سے بچنے کی تلقین کرنا

(1006) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهَوُ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي غُلْبِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✎ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، قرآن کا خیال رکھو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ یہ رسی میں موجود اونٹ سے زیادہ تیزی سے (آدمی کے سینے سے) نکلتا ہے۔

(1007) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعْقَلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ"

1004- أخرجه احمد (1/1947) والترمذی (2922) والدارمی (3306) والحاکم (1/2037) والطبرانی (12619)

1005- أخرجه احمد (2/6813) والبوداؤد (1464) والترمذی (2914) وابن حبان (766) وابن ابی شیبہ (498/10)

1006- أخرجه البخاری (5033) ومسلم (791)

1007- أخرجه ماہک (472) و احمد (2/4665) والبخاری (5031) ومسلم (789) والنسائی (941) وابن حبان (764) وعبد الرزاق (5971)

وابن ابی شیبہ (500/2) وابن ماجہ (3783) والبیہقی (365/2)

(1001) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا الْفَنِينَ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَهُوَ يَنْفَقُهُ اللَّيْلُ وَآتَاءَ النَّهَارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"وَالْآتَاءُ": السَّاعَاتُ.

✎ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں (رشک) صرف دو لوگوں پر کیا جاسکتا ہے ایک جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا ہو اور وہ دن رات اسے قائم رکھتا ہو (یعنی اس کی تلاوت کرتا ہو اور اس پر عمل کرتا ہو) اور وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ رات دن اسے خرچ کرتا رہتا ہو۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الآتاء" کا مطلب ہے الساعات (گھنٹیاں)۔

(1002) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَافِرِ، وَعَيْنُ فَرَسٍ مَرْبُوطٌ بِسَطْنَيْنِ، فَتَغَشَّتُهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَذْنُو، وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: "تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنْزَلَتْ لِلْقُرْآنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"السَّكِينَةُ" يَفْتَحُ الشَّيْنُ الْمُعْجَمَةُ وَالطَّاءُ الْمُهْمَلَةُ: الْحَبْلُ.

✎ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص سورہ کہف پڑھ رہا تھا اس کے پاس دو رسیوں میں بٹھا ہوا گھوڑا موجود تھا۔ اس شخص کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا اور وہ بادل قریب آتے گئے اس شخص کا گھوڑا اچھلنے لگا جب صبح ہوئی وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: وہ سکینت تھی قرآن کی وجہ سے نازل ہو رہی تھی۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "السطن" میں شین معجم ہے اور طاء پرزبر ہے اور یہ طاء مہملہ ہے اور اس کا معنی ہے رسی۔

(1003) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَرَفًا مِنَ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ: أَلَمْ حَرْفٌ، وَلَكِنْ: أَلِفٌ حَرْفٌ، وَوَيْمٌ حَرْفٌ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✎ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ کی کتاب کا حرف پڑھے گا اسے ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا ہوتی ہے (یعنی دس نیکیاں ملیں گی) میں یہ نہیں کہتا کہ "آ لہم لام" حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے۔ لام ایک حرف ہے اور م ایک حرف ہے۔

1002- أخرجه احمد (6/18615) والبخاری (3614) ومسلم (795) والترمذی (2894) وابن حبان (769) والطبرانی (3/2)

1003- أخرجه الترمذی (2919) والدارمی (3308) والحاکم (1/2040)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قرآن پڑھنے والوں کی مثال یہ ہوئے اونٹ کی طرح ہے اگر وہ شخص اس کا خیال رکھے گا تو اسے روکے رکھے گا اور اگر چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا۔

182- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حُسْنِ الصَّوْتِ وَالِاسْتِمَاعِ لَهَا

باب: اچھی آواز میں قرآن پڑھنے کا مستحب ہونا اور اچھی آواز والے شخص سے قرأت پڑھنے کی کہنا اور اسے غور سے سنانا

(1008) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَا أَذِنَ اللَّهُ لشيءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
معنی "اِذْنُ اللَّهِ": اِئْتِ اسْتَمَعَ، وَهُوَ اِشَارَةٌ إِلَى الرِّضَاءِ وَالْقَبُولِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ بھی بات کو اتنے غور سے نہیں سنتا جتنا وہ اچھی آواز والے کو سنتا ہے۔ جب وہ اچھی آواز میں اور بلند آواز میں قرأت کرتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اِذْنُ اللَّهِ" سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کا غور سے سنانا اور یہ اشارہ ہے اس کی رضا کا اور قبول لینے کا۔

(1009) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَقَدْ أُوتِيتُ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: "لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَةِ الْبَارِحَةِ" .

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے (مجھ سے) ارشاد فرمایا ہے: تمہیں آل داود خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب میں تمہاری قرأت کو گزشتہ رات غور سے سن رہا تھا تو کاش تم اس وقت مجھے دیکھتے (مجھے کتنی خوشی ہو رہی ہے)۔

1008- اخرج البخاری (5023) ومسلم (792) وابوداؤد (1473) والاسانی (1016) وداہم (3/7674) والحمیدی (949) وابن حبان (51) والدارقطنی (350/1)

1009- اخرج البخاری (5048) ومسلم (793) والترمذی (3881) وابن حبان (7197) والحاکم (3/5966) والبیہقی (10)

(1010) وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالنِّسْنِ وَالزَّيْتُونِ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو عشاء کی نماز میں سورہ الزینہ پڑھتے ہوئے سنا میں نے اس سے اچھی آواز کبھی کسی کی نہیں سنی۔ (متفق علیہ)

(1011) وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ بَشِيرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَيْسَ مِنَّا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ .
معنی "يَتَغَنَّى": يُحَسِّنُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ .

حضرت ابولبابہ بشیر بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اچھی آواز میں قرآن نہیں پڑھتا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (اس حدیث کو امام ابوداؤد نے بہترین اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے)۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یتغنی" سے مراد ہے: نہایت اچھی آواز کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کرے۔

(1012) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ"، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقْرَأُ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ أَنْزِلَ؟ قَالَ: "إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي" فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النَّسَاءِ، حَتَّى جِئْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَكَفَيْ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ قَالَ: "حَسْبُكَ الْآنَ" فَالْتَفَتْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذَرِفَانِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے سامنے قرآن پڑھو، میں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں جبکہ آپ پر یہ نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا! میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ کسی اور سے سنوں۔ تو میں نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی جب میں اس آیت پر پہنچا "اس وقت کیا ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ کے طور پر لے آئیں گے"۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بس اتنا کافی ہے۔ پھر میں نے آپ کی طرف توجہ کی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (متفق علیہ)

183- بَابُ الْحَمْدِ عَلَى سُورٍ وَأَيَاتٍ مَخْصُوصَةٍ

باب: مخصوص سورتوں اور مخصوص آیات پڑھنے کی ترغیب دینا

1010- اخرج مالك (176) وداہم (6/18529) والبخاری (767) ومسلم (464) وابوداؤد (1221) والترمذی (310) والاسانی (999) وابن ماجہ (834) وابن حبان (1838) وابن خزيمة (522) والطحاکی (733) وعبد الرزاق (2706) وابو عوانہ (155/2) والحمیدی (726) وابن ابی حاتم (293/2)

1011- اخرج ابوداؤد (1471) (1/1476) وغيره البخاری (455)

(1013) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَافِعِ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أَعْلَمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟" فَأَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ قُلْتَ: لَا أَعْلَمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ؟ قَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُورِثْتَهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✎ حضرت ابوسعید رافع بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں قرآن کی سب سے عظیم سورہ کے بارے میں نہ بتاؤں مسجد میں نکلنے سے پہلے؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما جب ہم وہاں سے نکلے گئے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: میں تمہیں قرآن کی سب سے عظیم سورہ کے بارے میں بتاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: الحمد للہ رب العالمین (وہ سورہ ہے) یہی سب سے بڑا قرآن ہے اور وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(1014) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِي: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ". وَفِي رَوَايَةٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ: "أَيُّكُمْ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، وَقَالُوا: إِنَّا يُطْبِقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ﴾. ثُلُثُ الْقُرْآنِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✎ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے سورہ اخلاص کی قرأت کے بارے میں فرمایا ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم میں کوئی شخص رات کو ایک تہائی قرآن پڑھ سکتا ہے؟ یہ بات انہیں مشکل محسوس ہوئی۔ انہوں نے عرض کی: ہم میں سے کون سا شخص ایسا کر سکتا ہے یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: "قل هو الله احد الله الصمد" ایک تہائی قرآن ہے۔ (اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے)۔

(1015) وَعَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ بِرَدِّ ذُنُفَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✎ انہی سے یہ روایت منقول ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو قل هو الله احد پڑھتے ہوئے سنا وہ بار بار اس

1013- اخرج البخاری (4474) و ابوداؤد (1458) والتمسانی (912) وابن ماجہ (3785)

1014- اخرج البخاری (5013)

1015- اخرج احمد (4/11053) والبخاری (5015)

کی تلاوت کر رہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو وہ پہلا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ وہ پہلا شخص اس سورہ کو چھوٹی سمجھ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(1016) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِي: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾: "إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✎ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے قل هو الله هو احد کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1017) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ قَالَ: "إِنَّ حُبَّهَا أَذْخَلَكَ الْجَنَّةَ".

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ تَعْلِيْقًا.

✎ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! میں اس سورہ کو پسند کرتا ہوں۔

قل هو الله احد، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہاری اس کے ساتھ محبت تمہیں جنت میں داخل کروادے گی۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث حسن" ہے۔ امام بخاری نے اسے اپنی "صحیح" میں تعلق کے طور پر نقل کیا ہے۔

(1018) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَكْمَرُ آيَاتِ أَنْزَلَتْ هَذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يَرِ مِثْلُهَا قَطُّ؟" ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✎ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم نے ان آیتوں کو دیکھا ہے جو گزشتہ رات مجھ پر نازل ہوئیں۔ ان کی مانند آیتیں کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔

(1019) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1016- اخرج البخاری (5013)

1017- اخرج البخاری (774) وابن حبان (792) والدارمی (3435)

1018- اخرج احمد (6/17305) وسلم (814) والابوداؤد (1462) والترمذی (2911) والتمسانی (953) والدارمی (3441) و اخرج احمد

(17336) والتمسانی (952)

1019- اخرج الترمذی (2065) والتمسانی (5509) وابن ماجہ (3511)

يَتَعَوَّدُ مِنَ الْجَنِّ، وَعَيْنُ الْإِنْسَانِ، حَتَّى نَزَلَتْ الْمُعَوِّذَاتَانِ، فَلَمَّا نَزَلْنَا، أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ معوذتین نازل ہو گئیں جب یہ دونوں نازل ہو گئیں تو آپ نے ان دونوں کو اختیار کر لیا اور اس کے علاوہ دوسری دعائیں مانگنا چھوڑ دیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث حسن" ہے۔

(1020) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مِنْ الْقُرْآنِ سُورَةُ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾".
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: "تَشْفَعُ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قرآن میں ایک ایسی سورت ہے جس میں تیس آیات ہیں۔ وہ آدمی کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ آدمی کی بخشش ہو جائے گی۔ (راوی کہتے ہیں) وہ تبارک الذي الذي بيده الملك ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت "حدیث حسن" ہے۔ امام ابو داؤد کی روایت میں لفظ "تَشْفَعُ" ہے۔

(1021) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفَّاتِهِ، مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

قِيلَ: كَفَّاتُهُ الْمَكْرُوهَةُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، وَقِيلَ: كَفَّاتُهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ.

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص رات کے وقت سورت بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کرے یہ دونوں اس شخص کے لیے کافی ہوں گی۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کففاتہ" کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ رات کے وقت مکروہ چیزوں سے کفایت کریں گی اور کچھ علماء کے نزدیک قیام لیل کی جگہ کفایت کرنا ہے۔

(1022) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَجْعَلُوا

1020 - أخرجه أحمد (3/7980) وأبو داود (1400) والترمذي (2900) وابن ماجه (3786) وابن حبان (787)

1021 - أخرجه أحمد (17094) والبخاري (5008) ومسلم (807) وأبو داود (1397) والترمذي (28) والنسائي (718) وابن ماجه (1369)

والداري (240/1) وابن حبان (871) والطحاوي (10/2)

بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفَرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (اور یہ بات نوٹ کر

لو) کہ شیطان اس گھر سے دور بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1023) وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَا

الْمُنْذِرِ، أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟" قُلْتُ: "اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ" فَضَرَبَ فِي

صَدْرِي، وَقَالَ: "لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا الْمُنْذِرُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو المنذر! کیا تم جانتے ہو؟ کہ

اللہ کی کتاب کی کون سی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کی (اللہ لا الہ الا هو الحي القيوم) آپ

نے میرے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ اے ابو المنذر! تمہیں اس بات کا علم مبارک ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے

روایت کیا ہے۔

(1024) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَكَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ

زَكَاةٍ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي ابْنُ فَجْعَلٍ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَى عِيَالٍ، وَبِئْسَ حَاجَةً شَدِيدَةً، فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، شَكَا حَاجَةً

وَعِيَالًا، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. فَقَالَ: "أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ" فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ، لِقَوْلِ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَصَدْتُهُ، فَجَاءَ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ، فَقُلْتُ: لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَى عِيَالٍ لَا أَعُوذُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، شَكَا

حَاجَةً وَعِيَالًا، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. فَقَالَ: "أَنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ" فَرَصَدْتُهُ الثَّلَاثَةَ، فَجَاءَ يَحْتَوِي مِنَ

الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَاتٍ أَنَّكَ

تَزْعُمُ أَنَّكَ لَا تَعُودُ فَقَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا، قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى

فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، فَإِنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَشْرُوكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ

سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟" قُلْتُ: يَا رَسُولَ

اللَّهِ، زَعَمَ أَنَّهُ يَعْلَمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: "بِمَا هِيَ؟" قُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ

1022 - أخرجه أحمد (3/7826) ومسلم (780) والترمذي (2886) وابن حبان (782)

1023 - أخرجه مسلم (810)

1024 - أخرجه مسلم (2311)

إِلَىٰ فِرَاشِكَ فَأَقْرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّىٰ تَخْتِمَ الْآيَةَ: ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ وَقَالَ لِي: لَا يَزَالُ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَنْ يَفْرُقَكَ شَيْطَانٌ حَتَّىٰ تَصْبَحَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، نَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ يَأْأَبَا هَوَيْرَةَ؟" قُلْتُ: لَا. قَالَ: "ذَاكَ شَيْطَانٌ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ..

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) کی حفاظت پر معذور کیا۔ ایک شخص میرے پاس آیا۔ وہ غلہ اٹھانے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں نے اس سے کہا میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر کروں گا۔ وہ بولا: میں ضرورت مند ہوں۔ میرے بال بچے بھی ہیں مجھے شدید ضرورت ہے۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)؟ گزشتہ رات تمہاری قیدی کا کیا معاملہ تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے اپنے بال بچوں اور ضرورت کی شکایت کی مجھے اس پر رحم آ گیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے۔ عنقریب وہ دوبارہ آئے گا۔ اس سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ دوبارہ آئے گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا دیا ہے۔ میں اس کی گھات میں رہا وہ ہوا اور انا ج اٹھانے لگا۔ میں نے اس سے کہا: میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا تو وہ بولا: مجھے چھوڑ دیں کیونکہ میں ضرورت مند ہوں میرے بال بچے ہیں میں آئندہ نہیں آؤں گا۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا تو صبح نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)؟ گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا معاملہ ہوا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ اپنے بال بچوں اور اپنی ضرورت کی شکایت کر رہا تھا۔ مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے۔ وہ عنقریب دوبارہ آئے گا۔ میں تیسری مرتبہ اس کی گھات میں رہا۔ وہ جانے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے کہا میں تمہیں ضرور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ تم یہ کہتے ہو کہ تم یہ نہیں کرو گے لیکن تم پھر دوبارہ کرتے ہو۔ وہ بولا: آپ مجھے چھوڑ دیں میں آپ کو کچھ کلمات سکھاتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے آپ کو نفع عطا کرے گا۔ میں نے دریافت کیا وہ کون سے کلمات ہیں۔ وہ بولا: جب آپ بستر پر جائیں تو آیت الکرسی پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا آپ کے ساتھ رہے گا اور صبح تک شیطان آپ کے قریب نہیں آ سکے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا معاملہ تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے مجھے بتایا کہ وہ مجھے کچھ ایسے کلمات سکھائے گا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے گا اس وجہ سے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کون سے ہیں۔ میں نے عرض کی: اس نے مجھے بتایا کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی شروع سے لے کر آخر تک پڑھ لو۔ اس نے مجھے بتایا کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کرنے والا ہوگا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آ سکے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے یہ بات تمہارے ساتھ سچ کی ہے لیکن وہ جھوٹا ہے۔ تم جانتے ہو کہ تین دن سے تم کسے مخاطب کر رہے تھے اے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)؟ میں نے عرض کی: نہیں نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1025) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِنَ الدَّجَالِ".

وَلَمْ يَحِدِثْ رِوَايَةً: "مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ" رَوَاهُمَا مُسْلِمٌ.

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات یا آخری گ۔ وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

ایک روایت میں: سورہ کہف کی آخری (دس آیات) ہیں۔ (ان دونوں روایات کو امام مسلم نے نقل کیا ہے)۔

(1026) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: بَيْنَمَا جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَفِيسًا مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتُحِ الْيَوْمَ وَلَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ، فَقَالَ: هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلِّمْ وَقَالَ: أَبَشِّرْ بَنُوْرَيْنِ أَوْتِنَهُمَا لَمْ يُؤْتِنَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَابْحَةُ الْكِتَابِ، وَخَوَانِيْمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْكَفِيُّصُ": الصَّوْتُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، اسی دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اوپر کی جانب سے ایک آواز سنی۔ انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور بولے آسمان کا یہ دروازہ جسے آج کھولا گیا ہے۔ آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا، پھر اس میں سے ایک فرشتہ اترتا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بولے یہ جو فرشتہ زمین پر اترتا ہے۔ آج سے پہلے کبھی نہیں اترتا۔ فرشتے نے (نبی اکرم ﷺ کو) سلام کیا اور عرض کی: آپ ﷺ کو دو ایسے نوروں کی خوشخبری ہو جو آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے۔ ایک سورہ فاتحہ اور دوسرا سورہ البقرہ کی آخری آیات، آپ اس کا جو بھی حرف پڑھیں گے۔ آپ کو اس کا صدق عطا کر دیا جائے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الذَّقِصُ" سے مراد ہے "الصوت" یعنی آواز۔

184-بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاجْتِمَاعِ عَلَى الْقِرَاءَةِ

باب: قرأت کرنے کے لئے اجتماع کرنے کا مستحب ہونا

1025- اخرجه مسلم (809) وابوداؤد (4323) والترمذی (2895) والسنائی (8025)

1026- اخرجه مسلم (806) والسنائی (911) وابن حبان (778) والحاکم (1/2052) والطبرانی (12255)

کر گیا تھا یہاں تک کہ (وضو مکمل کرنے کے بعد) وہ شخص گناہوں سے مکمل طور پر پاک ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1033) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمُقْبِرَةَ، فَقَالَ: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، وَدِدْتُ أَنَا قَدْ رَأَيْتُ إِخْوَانَنَا" قَالُوا: أَوْلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ" قَالُوا: كَيْفَ نَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: "أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهْ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ خَيْلٍ ذُهُمٌ بِهِمْ، أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟" قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "فَأَنْهَمُ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ قبرستان تشریف لے گئے اور یہ دعا پڑھی۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ
(قوم مؤمنین کی بستی میں رہنے والا تم پر سلامتی نازل ہو اگر اللہ نے چاہا تو ہم عنقریب تمہیں آملیں گے)

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری یہ خواہش تھی کہ ہم اپنے دینی بھائیوں کو دیکھتے۔ حاضرین نے عرض کی: کیا آپ کے (دینی) بھائی نہیں ہیں؟ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم میرے اصحاب ہو۔ ہمارے (دینی) بھائی وہ ہوں گے ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں۔ حاضرین نے عرض کی: آپ کی امت کے جو افراد ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں آپ (قیامت کے دن) انہیں کس طرح پہچانیں گے؟ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تمہارے خیال میں اگر کسی شخص کے گھوڑے کے جسم پر نشان ہوں (یعنی اس کے ماتھے اور پاؤں پر سفید نشان ہوں) عربوں میں ایسے نشانات والا سیاہ گھوڑا بہت قیمتی سمجھا جاتا ہے) پھر وہ گھوڑا دوسرے عام سیاہ گھوڑوں میں مل جائے تو کیا وہ شخص اپنے گھوڑے کو پہچان لے گا؟ حاضرین نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: وہ لوگ (یعنی میری امت کے وہ افراد جو میرے بعد پیدا ہو گئے قیامت کے دن) انہیں حالت میں آئیں گے کہ وضو کی برکت کی وجہ سے (ان کے اعضا وضو) روشن اور چمکدار ہوں گے، میں حوض (کوثر) پر ان میزبان ہوں گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1034) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَلَا أَذَلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْنَحُو اللَّهُ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟" قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكَ الرِّبَاطُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کیا میں (ایسے عمل کی طرف) تمہاری رہنمائی نہ کروں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے؟"

کرتا ہے۔ حاضرین نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جب طبیعت وضو کرنے پر آمادہ نہ ہو ایسے وقت وضو کرنا مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کے جانا اور ایک نماز پڑھ لینے کے بعد اگلی نماز کا انتظار کرنا یہی "رباط" ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1035) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَقَدْ سَبَقَ بَطْوْلُهُ فِي بَابِ الصَّبْرِ. وَفِي بَابِ حَدِيثِ عُمَرَو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِي الْخَبَرِ بَابِ الرَّجَاءِ، وَهُوَ حَدِيثٌ عَظِيمٌ، مُشْتَمِلٌ عَلَى جَمَلٍ مِنَ الْخَيْرَاتِ.

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

یہ روایت اس سے پہلے صبر کے باب میں مکمل طور پر نقل کی جا چکی ہے۔ اس کے بارے میں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بھی حدیث نقل کی گئی ہے جو امید سے متعلق باب کے آخر میں موجود ہے اور وہ عظیم حدیث ہے جو بھلائی کے مختلف امور پر مشتمل ہے۔

(1036) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيَلْبَغُ - أَوْ فَيَسْبِغُ - الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، إِلَّا فَتُحْتَلَّ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَرَأَى التِّرْمِذِيُّ: "اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ".

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مکمل طور پر وضو کرے اور یہ پڑھے:

"میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔"

"تو اس شخص کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ وہ جس میں سے چاہے اندر داخل ہو جائے۔"

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے یہ الفاظ از سند نقل کیے ہیں۔ (یعنی دعا میں یہ الفاظ بھی پڑھے)

186- بَابُ فَضْلِ الْآذَانِ

باب: اذان کی فضیلت

(1037) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّافِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهْمُوا عَلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَا تَوَهَّمَا وَلَوْ حَبَوًّا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
"الْإِسْتِهَامُ": الْاِقْتِرَاعُ،
وَالْتَهَجِيرُ: التَّبْكِيرُ إِلَى الصَّلَاةِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر لوگوں کو اذان دینے اور پہلی میں شامل (ہو کر باجماعت نماز ادا کرنے کے اجر و ثواب کا) پتہ چل جائے تو اگر انہیں اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنی تو وہ کر لیں گے اور اگر انہیں تپتی دوپہر میں (باجماعت نماز ادا کرنے کے ثواب کا) پتہ چل جائے تو دوڑ کر آئیں اور اگر عشاء اور فجر کی نماز (باجماعت ادا کرنے کا ثواب) پتہ چل جائے تو اگر انہیں گھٹ کر بھی آنا پڑے تو وہ ان دونوں نمازوں شریک ہوں۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

"الاستہام" یعنی قرعہ اندازی اور "التہجیر" سے مراد ہے نماز کی طرف جلدی آنا۔
(1038) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ اغْنَاءًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت مؤذنین کی گروئیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1039) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لَهُ: "إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ - أَوْ بَادِيَتِكَ - فَأَذْنَتُ لِلصَّلَاةِ، فَأَرَفَعُ صَوْتِي بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ حَنْ، وَلَا نَسْ، وَلَا شَيْءَ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ" قَالَ سَعِيدٌ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

1037- آخر جہ مالک (151) و احمد (3/7230) و البخاری (615) و مسلم (437) و الترمذی (539) و ابن حبان (1659) و ابوداؤد (516) و ابوعبیدہ (391) و ابویوسف (428/1) و عبد الرزاق (2007)

1038- آخر جہ مسلم (387) و ابن ماجہ (725)

1039- آخر جہ مالک (135) و احمد (3/11305) و البخاری (609) و الترمذی (643) و ابن حبان (1661) و ابن خزيمة (389) و ابویوسف (409/1)

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوصعصعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تم بکریوں اور دیہاتی زندگی کو پسند کرتے ہو۔ جب تم اپنی بکریوں میں ہو یا دیہات میں ہو تو تم نماز کے لئے اذان دو تو اپنی آواز کو بلند کرو کیونکہ مؤذن کی آواز جو بھی سنتے ہیں چاہے وہ جن ہوں یا انسان تو وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1040) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ، أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ، وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ النَّاذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا نُوبَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِبُ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: أَذْكَرُ كَذَا وَآذْكَرُ كَذَا - لِمَا لَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَبْلُ - حَتَّى يَظْلَلَ الرَّجُلُ مَا يَذْكُرُ كَمْ صَلَّى" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
"التَّثْوِبُ": الْإِقَامَةُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیچھے پھر کر جاتا ہے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے اور وہ اتنی دور چلا جاتا ہے جہاں اس تک اذان کی آواز نہ پہنچ رہی ہو۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو پھر آ جاتا ہے۔ پھر جب نماز کے لیے تمحییب (اقامت) کہی جاتی ہے تو وہ پھر منہ پھیر کر جاتا ہے یہاں تک کہ جب تمحییب ختم ہو جاتی ہے تو پھر آ جاتا ہے اور آدمی کے ذہن میں خیالات پیدا کرنے شروع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں چیز کو یاد کرو فلاں چیز کو یاد کرو۔ ان چیزوں کے بارے میں جو اس سے پہلے اسے یاد نہیں ہوتیں۔ یہاں تک کہ آدمی اس حالت میں پہنچ جاتا ہے کہ اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1041) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ؛ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ؛ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَبْغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

1040- آخر جہ مالک (153) و احمد (3/8135) و البخاری (608) و مسلم (389) و الترمذی (669) و ابن حبان (16) و ابوداؤد (516) و ابوعبیدہ (391) و ابویوسف (428/1) و عبد الرزاق (2007)

1041- آخر جہ مالک (135) و احمد (2/6579) و البخاری (609) و الترمذی (643) و ابن حبان (1661) و ابن خزيمة (389) و ابویوسف (409/1)

ہے: جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہہ رہا ہو پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس شخص پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے ”الوسیلہ“ کی دعا مانگو۔ ”الوسیلہ“ جنت میں ایک مخصوص مقام ہے جو اللہ کے تمام بندوں میں سے صرف ایک بندے کو نصیب ہوا ہے مجھے امید ہے کہ وہ ایک بندہ میں ہوں گا جو شخص میرے لیے ”الوسیلہ“ کی دعا مانگے گا اسے میری شفاعت ضرور نصیب ہوگی اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1042) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ، فَقُولُوا كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم اذان سنو تو وہی کلمات جو مؤذن کہتا ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1043) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، اَيُّ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ، وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَعْمُوْدًا يَوْمَ الدِّيْنِ وَعَدَّتُهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے ”اے اللہ! اس مکمل دعوت اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار تو حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت فرما اور ان کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے“ تو ایسے شخص کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوگی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1044) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: «قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيَ اللَّهُ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1042- اخرجہ مالک (150) و احمد (4/11860) و البخاری (611) و مسلم (383) و ابو داؤد (522) و الترمذی (208) و النسائی (672) و ابن (720) و ابن حبان (1686) و الدارمی (272/1) و ابن خزيمة (411) و عبد الرزاق (1842) و ابن أبي حنيفة (227/1) و ابو حنيفة (337/1) 1043- اخرجہ احمد (5/14823) و البخاری (614) و ابو داؤد (529) و الترمذی (211) و ابن حبان (1689) و ابن خزيمة (420) و ابن (410/1)

1044- اخرجہ احمد (1/565) و مسلم (386) و ابو داؤد (525) و الترمذی (210) و النسائی (678) و ابن ماجہ (721) و ابن حبان (1693) و ابن خزيمة (226/10) و ابو حنيفة (340/1) و ابن خزيمة (321) و البیهقي (410/1) و ابو حنيفة (1130) و ابو یعلیٰ (722)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص مؤذن (کی اذان) سننے کے بعد یہ کلمہ پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيَ اللَّهُ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا (میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں میں اللہ کے رب ہونے حضرت محمد کے رسول ہونے اور اسلام کے دین (حق) ہونے پر راضی ہوں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (1045) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الدَّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: «حَدِيثٌ حَسَنٌ».

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ روایت ”حسن“ ہے۔

187- بَابُ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ

باب: نمازوں کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (العنکبوت: 45)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک نماز بے حیائی اور گناہوں سے روکتی ہے۔“

(1046) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ؟» قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ، قَالَ: «فَذَلِكَ مَبْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تمہارا کیا خیال ہے جس شخص کے دروازے پر ایک نہر موجود ہو وہ وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو اس کے جسم پر میل باقی رہے گا۔ لوگوں نے عرض کی: اس پر کوئی میل باقی نہیں ہو رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے اللہ تعالیٰ اس

1045- اخرجہ احمد (13356) و ابو داؤد (521) و الترمذی (212) و ابن حبان (1696) و ابن خزيمة (427) و ابن أبي حنيفة (226/10) و عبد الرزاق (1909) و البیهقي (410/1) و النسائی (9896)

1046- اخرجہ احمد (3/8933) و البخاری (528) و مسلم (667) و الترمذی (4677) و النسائی (461) و الدارمی (268/1) و ابن حبان (1726) و ابو حنيفة (226/10) و ابو یعلیٰ (361/1)

کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1047) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابٍ أَحَدُكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .
 "الْغَمْرُ" بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ: الْكَفِيرُ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ نمازوں کی مثال اس گہری نہر کی ہے جو کسی شخص کے دروازے پر بہاؤ اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔
 اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الغمر" میں "غ" پر زبر ہے اور یہ مجہ ہے اس کا معنی ہے زیادہ۔

(1048) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ أَمْرَةٍ قُبْلَةً، فَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ (هود: 114)
 فَقَالَ الرَّجُلُ أَلَيْ هَذَا؟ قَالَ: "لِحَمِيصِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک خاتون کا بوسہ لے لیا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:
 "تم دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کرو اور رات کے کچھ حصے میں بھی بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں۔"
 اس شخص نے عرض کی یہ میرے لئے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میری تمام امت کے لئے ہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1049) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ، مَا لَمْ تُغَشَّ الْكِبَايِرُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ اگلے کے درمیان کیے جانے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔
 اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1050) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ: "مَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهَا، وَخُشُوعَهَا، وَرُكُوعَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ تُؤْتِ كَبِيرَةٌ، وَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس مسلمان کے سامنے کسی فرض نماز کا وقت آ جائے اور وہ اچھی طرح سے وضو کرے اور خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرے تو یہ نماز اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے جبکہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو اور یہ (خصوصیت) ہمیشہ کے لیے ہے۔
 اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

188- بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

باب: صبح (فجر) اور عصر کی نماز کی فضیلت

(1051) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ صَلَّى الْبُرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
 "الْبُرْدَانِ": الصُّبْحُ وَالْعَصْرُ .

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (فجر اور عصر) کا قاعدگی کے ساتھ ادا کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔
 امام نووی فرماتے ہیں: "البردان" سے مراد فجر اور عصر ہیں۔

(1052) وَعَنْ أَبِي زُهَيْرٍ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَنْ يَلْجَأَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا" يَعْنِي: الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو زہیرہ عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز ادا کرتا ہو۔
 (راوی کہتے ہیں) یعنی فجر اور عصر کی نماز۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1053) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ، فَانْظُرْ يَا ابْنَ آدَمَ، لَا يَطْلُبَنَّكَ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت جنید بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو صبح کی نماز پڑھ لے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے میں ہوگا۔ اے آدم کے بیٹے! تم اس چیز کا دھیان رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنے ذمے کے بارے میں تم سے حساب لے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1054) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَنْعَاقِبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَوةِ الصُّبْحِ وَصَلَوةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ - وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ - كَيْفَ بَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: نَرَكُنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رات کے وقت کچھ فرشتے اور دن میں کچھ فرشتے باری باری تمہارے درمیان آتے ہیں فجر اور عصر کی نماز کے وقت ان کا اجتماع ہوتا ہے پھر جو فرشتے تمہارے ساتھ وقت گزار چکے ہوں وہ آسمان پر چلے جاتے ہیں تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ خود زیادہ بہتر جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں: جب ہم انہیں چھوڑ کر چلے تھے تو اس وقت وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تو اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1055) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: "إِنَّكُمْ سَعَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تَصَامُونَ فِي رُؤُوسِهِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا، فَافْعَلُوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: "فَنَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعِ عَشْرَةٍ".

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھتے ہوئے ارشاد فرمایا: عنقریب تم اپنے پروردگار کا اسی طرح دیدار کرو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور تمہیں اسے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں آ رہی لہذا تم پوری کوشش کرو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی (راوی کہتے ہیں یعنی عصر اور فجر کی) نماز کو قضا نہ ہونے دو۔ ایک روایت میں (یہ الفاظ ہیں): (نبی اکرم نے) چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا۔

(1056) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَرَكَ صَلَوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

1054- اخرجہ مالک (413) و احمد (3/10313) و البخاری (555) و مسلم (632) و النسائي (484) و ابن حبان (1736)
1055- اخرجہ احمد (19211) و البخاری (554) و مسلم (633) و ابو داؤد (4729) و الترمذی (2551) و النسائي (6/11330) و ابن حبان (7442) و ابن خزيمة (ص/168/167) و ابن مندہ (798) و الطبرانی (2227)
1056- اخرجہ احمد (9/23018) و البخاری (553) و عند احمد (10/27562) و عند احمد (2/4805) و مسلم (626) و النسائي (511)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص عصر کی نماز کو ترک کر دے تو گویا اس کا عمل ضائع ہو گیا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

189- بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت

(1057) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ، أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نَزْلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص صبح کے وقت مسجد کی طرف جائے یا شام کے وقت جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار رکھتا ہے۔ جب بھی وہ صبح یا شام کے وقت جاتا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1058) وَعَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ نَطَهَرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ مَضَى إِلَى بَيْتِ مَنْ يُّؤِنُّ اللَّهُ، لِيَقْضَى فَرِيضَةٌ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ، كَانَتْ خَطْوَاتُهُ، إِحْدَاهَا تَحُطُّ خَطْبَةً، وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ فَرَجَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے گھر میں وضو کرنے کے بعد پھر اللہ کے کسی گھر کی طرف جائے تاکہ وہاں وہ فرائض ادا کرے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کئے ہیں تو اس شخص کے قدموں میں سے ایک قدم کے ذریعے اس کا ایک گناہ معاف ہوگا اور دوسرے قدم کے ذریعے ایک درجہ بلند ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1059) وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَتْ لَا تُحِطُّهُ صَلَوةٌ، فَقِيلَ لَهُ: لَوْ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا لَتَرَكْتَهُ فِي الظُّلُمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ، قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنْ مَنَزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَشْيِي إِلَى الْمَسْجِدِ، وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1057- اخرجہ احمد (3/10613) و البخاری (6620) و مسلم (669) و ابن حبان (2037) و ابن خزيمة (1496) و الترمذی (62/3)
1058- اخرجہ مسلم (666) و ابن حبان (2044) و ابو داؤد (390/1) و الترمذی (62/3)
1059- اخرجہ احمد (21270) و مسلم (663) و ابن ابی شیبہ (208/207/2) و ابو داؤد (557) و الدارمی (294/1) و ابن ماجہ (783) و ابن حبان (2040) و ابن خزيمة (1500) و ابو داؤد (390/389/1) و الترمذی (4/3)

✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک انصاری شخص تھا، میرے علم کے مطابق اس سے زیادہ کسی اور کا گھر مسجد سے دور نہیں تھا اور وہ ہر نماز باجماعت میں شریک ہوتا تھا اس سے کہا گیا کہ اگر تم ایک گدھالے لو تا کہ تار یک رات میں یا گری کے موسم میں تم اس پر سوار ہو کر آیا کرو۔ (تو مناسب ہوگا) اس نے جواب دیا! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد کے پڑوس میں ہو۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر آنے اور ایسے جانے جب میں اپنے گھر جاؤں تو ان سب کا ثواب مجھے ملے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ان سب کو جمع کر لے گا (یعنی ان سب کا ثواب دے گا)۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1060) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَلَّتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَأَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: "بَلِّغْنِي أَنْكُمْ تَرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟" قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ. فَقَالَ: "بَنِي سَلَمَةَ دِيَارُكُمْ تَكْتَبُ الْآثَارُكُمْ، دِيَارُكُمْ تَكْتَبُ الْآثَارُكُمْ" فَقَالُوا: مَا يَسْرُنَا أَنَا كُنَّا تَحَوَّلْنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ مِنْ رِوَايَةِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مسجد نبوی کے ارد گرد کچھ جگہ خالی ہوئی تو بنو سلمہ نے مسجد کے پڑوس میں منتقل ہونے کے بارے میں سوچا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہو رہے ہو۔ تو انہوں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم ایسا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے بنو سلمہ! اپنی جگہ پر رہو۔ تمہارے قدموں کا ثواب لکھا جائے گا۔ اپنی جگہ پر رہو تمہارے قدموں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ: اب ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہم منتقل ہو جائیں۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے امام بخاری نے اسی مضمون کی حدیث حضرت انس کے حوالے سے نقل کی ہے۔ (1061) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَعْبَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْسِيًّا، فَأَبْعَدُهُمْ، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَكْثَرُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيَهَا ثُمَّ يَنَامُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کے حوالے سے لوگوں میں سب سے زیادہ اجر اس شخص کو ملے گا جو درجہ بہ درجہ زیادہ دور سے چل کر آئے گا اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ اسے امام کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ اس کا اجر اس شخص سے زیادہ ہوگا جو نماز پڑھنے کے بعد سو جاتا ہے۔

1060 - أخرجه أحمد (5/14572) ومسلم (665) وابن حبان (2042) والبيهقي (388/1) وعبد الرزاق (1982) والبخاري (64/3) وعنده البخاري (655)

1061 - أخرجه البخاري (651) ومسلم (662) وابن خزيمة (1501) والبيهقي (388/1) والبخاري (63/4)

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1062) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَشِّرُوا الْمَشَائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ النَّامِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ. ✧ حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تاریکی میں مسجد کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری ہو۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (1063) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟" قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فذلِكُمْ الرِّبَاطُ، فذلِكُمْ الرِّبَاطُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں اس چیز کی طرف تمہاری رہنمائی کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے؟۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ ہو تو اچھی طرح وضو کرنا، مسجد کی طرف دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی تیاری ہے یہی تیاری ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1064) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ، قَالَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّمَا يَغْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ الْآيَةُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ". ✧ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی شخص کو دیکھو گے وہ باقاعدگی سے مسجد میں آتا ہے تو تم اس کے حق میں ایمان کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔"

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

190-بَابُ فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت

1062 - أخرجه أبو داود (561) والترمذي (223) وابن ماجه (781) وعنده أحمد (1/769) وعنده البخاري (1/768)

1064 - أخرجه أحمد (4/11651) والترمذي (2626) وابن حبان (1721) وابن خزيمة (1502) والحاكم (2/3280)

(1065) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحِبُّهُ، لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر شخص اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ نماز کی وجہ سے رکا رہے۔ نماز کے علاوہ اور کوئی چیز اسے اپنے گھر جانے سے نہیں روکتی۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1066) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فرشتے تم میں سے کسی ایک شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس جگہ پر موجود رہتا ہے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی۔ جب تک وہ سب وضو نہ ہو جائے۔ فرشتے یہ کہتے ہیں اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے۔ اے اللہ! اس پر رحم کر۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1067) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ لَيْلَةَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلَّى، فَقَالَ: "صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا، وَلَمْ تَزَلُوا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَضَرْتُمُوهَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز کو نصف رات تک موخر کیا۔ نماز پڑھ لینے کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو بھی چکے ہیں اور تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کر رہے تھے نماز کی حالت میں شمار ہوئے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

191- بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

باب: باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت

(1068) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "صَلَاةُ

1065- أخرجه البخاری (659) ومسلم (275/649)

1066- البخاری (659) ومسلم (649) والبوداؤد (559) وابن حبان (786)

1067- أخرجه البخاری (572)

1068- أخرجه البخاری (645) ومسلم (650) والنسائی (836)

الْجَمَاعَةُ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَلْدِ بِسَبْعٍ وَعَشْرِينَ دَرَجَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: باجماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، تنہا نماز پڑھنے پر سترائیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1069) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَضَعُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعَشْرِينَ ضِعْفًا، وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ، لَا يَخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُولُ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلَا يَزَالُ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا اس کے گھریبازار میں نماز ادا کرنے پر پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ وہ یوں کہ جب آدمی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کی طرف جائے۔ وہ صرف نماز کے لیے (گھر سے) نکلے۔ تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ آدمی جب تک جائے نماز (مسجد) میں موجود رہتا ہے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ شخص بے وضو نہیں ہوتا۔ فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس پر رحمت نازل کر۔ اے اللہ! اس پر رحم کر۔ آدمی جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔ تاہم یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

(1070) وَعَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمَى، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقْدُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَخَّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ، فَرَخَّصَ لَهُ، فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ: "هَلْ تَسْمَعُ الْبِدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟" قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: "فَاجِبٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے ایک نابینا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے مسجد تک ساتھ لے کر آنے والا کوئی نہیں ہے۔ اس نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ اسے رخصت عطا کریں کہ وہ اپنے گھر میں نماز ادا کر لیا کرے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے رخصت عطا کی۔ وہ مڑ کر جانے لگا تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: کیا تم نماز کے لیے اذان سنتے ہو۔ اس نے عرض کی: جی ہاں! پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے جواب دو (یعنی باجماعت نماز پڑھا کر دو)۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

1069- أخرجه البخاری (3/7434) والبخاری (176) ومسلم (649) والبوداؤد (559) والترمذی (603) وابن ماجہ (281) وابن حبان (2043)

1070- أخرجه البخاری (2412) وابن خزيمة (1490) والبوداؤد (388/1) والبيهقي (61/3)

1070- أخرجه مسلم (653) والنسائی (849)

(1071) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ - وَقِيلَ: عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ - الْمَعْرُوفُ بِإِبْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْمُؤَدِّنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسْمَعُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، فَحَبِّهَا"، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. وَمَعْنَى "حَبِّهَا": تَعَالَ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور ایک قول کے مطابق عمرو بن قیس جو ابن ام مکتوم مؤذن کے نام سے مشہور ہیں بیان کرتے ہیں، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت زیادہ ہوتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم صبح کی صلوٰۃ اور صبح کی الفلاح کی آواز سنو تو نماز کے لئے آ جاؤ۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے "حسن" سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حبہا" کا معنی ہے "تعال" یعنی آؤ۔ (1072) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمِرَ بِحَطَبٍ فَيُحْتَطَبُ، ثُمَّ أُمِرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَدَّنُ لَهَا، ثُمَّ أُمِرَ رَجُلًا فَيُؤَمُّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفُ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں لکڑیوں کے بارے میں حکم دوں انہیں اکٹھا کیا جائے۔ پھر میں نماز کے لیے حکم دوں تو اس کے لیے اذان دی جائے تو پھر میں کسی شخص سے یہ کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوئے) ان سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1073) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيَحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يَنَادِي بِهِنَّ، فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى، وَأَنْتَهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى

1071- أخرجه ابوداؤد (553) والنسائي (850) والحاكم (1/901) وأخرج أحمد (5/15491) وأخرج الحاكم (1/902) وابن حبان (2063)

1072- أخرجه مالك (292) وأحمد (3/7332) والبخاري (644) ومسلم (651) وأبو داؤد (549) والترمذي (217) والنسائي (847) وابن ماجه (791) وابن حبان (2096) وابن خزيمة (1481) والدارقطني (292/1) وأبو عيسى (5/2) وعبد الرزاق (1984) والبخاري (956) والبيهقي (56/55/3)

1073- أخرجه مسلم (257/654) وأبو داؤد (550) والنسائي (484) وأحمد (2/3623)

بِهِ، يَهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَقَامَ فِي الصَّفِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى؛ وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَدَّنُ فِيهِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو شخص یہ چاہتا ہو کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو وہ مسلمان ہو تو اسے چاہئے کہ ان پانچوں نمازوں کی حفاظت کرے جب ان کیلئے اذان دی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کیلئے ہدایت والی سنتیں شروع کی ہیں اور یہ عمل ہدایت والی سنتوں میں سے ایک ہے۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے ہو جس طرح پیچھے گھر میں رہ جانے والا شخص نماز ادا کرتا ہے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیتے ہو تو تم اپنے نبی کے طریقے کو ترک کر دیتے ہو تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ ہم کو اپنے بارے میں اچھی طرح یہ بات یاد ہے کہ (ہمارے زمانے میں باجماعت نماز میں) وہی شخص پیچھے رہتا تھا جس کا منافق ہونا معلوم ہو۔ بعض کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان گھسیٹ کر سہارا دے کر لایا جاتا تھا اور صف میں کھڑا کیا جاتا تھا۔

انہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود یہ ارشاد فرماتے ہیں نبی اکرم نے ہمیں "سنن ہدیٰ" کی تعلیم دی ہے۔ اور سنن ہدیٰ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس مسجد میں (باجماعت) نماز ادا کی جائے جہاں اذان ہوتی ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1074) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ، وَلَا بَدْوٍ، لَا تَقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ. فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّمَا يَكْتُمُ الذَّنْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةَ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کی بستی میں یا جنگل میں تین لوگ رہتے ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو شیطان ان لوگوں پر غالب آ جاتا ہے۔ تم جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ بھیڑ یا اس بکری کو کھاجاتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہوتی ہے۔ اس کو امام ابوداؤد نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

192- بَابُ الْحَبِّ عَلَى حُضُورِ الْجَمَاعَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ

باب: صبح اور عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہونے کی ترغیب دینا

(1075) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

1074- أخرجه أحمد (8/2769) وأبو داؤد (547) والنسائي (846) وابن حبان (2101) والحاكم (965) وابن خزيمة (1476) والبيهقي (54/3)

بَقُولُ: "مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ، فَكَأَنَّمَا قَامَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ، فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ:

"مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ، كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ" قَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص عشاء نماز باجماعت ادا کرے۔ اس نے نصف رات تک نوافل ادا کئے اور جو شخص صبح کی نماز (بھی) باجماعت ادا کرے گویا اس رات بھر نوافل ادا کئے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

ترمذی کی ایک روایت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص عشاء کی نماز میں باجماعت شریک ہو گویا اس نے نصف رات قیام کیا اور جو شخص عشاء اور فجر دونوں کی نماز میں باجماعت میں شریک ہو گویا اس نے رات بھر نوافل ادا کئے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(1076) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "وَلَوْ بَعَلْتُمَا مَا فِي الْعَنَمَةِ وَالصُّبْحَ لَا تَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَقَدْ سَبَقَ بِطَوَّلِهِ.

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب کتنا ہے تو وہ اس میں شریک ہوں۔ اگر چہ گھسٹتے ہوئے آئیں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اس سے پہلے یہ حدیث طوالت کے ساتھ گزر چکی ہے۔

(1077) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَبَسَ صَلَاةُ أَثْقَلٍ عَلَى الْمُتَأَنِّفِينَ صَلَاةُ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ بَعَلْتُمَا مَا فِيهِمَا لَا تَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فجر اور عشاء کی سے زیادہ متأنفین کیلئے مشکل اور کوئی نماز نہیں ہے اور اگر انہیں ان دونوں کو (باجماعت ادا کرنے کے) اجر و ثواب کا پتہ

1075- أخرجه مالك (297) وأحمد (1/491/409/408) ومسلم (565) والبيهقي (463/1) وابن جرير (2058) وابن خزيمة (1473) والطبري (403) والبيهقي (4/2) والبيهقي (463/1)

1077- أخرجه البخاري (687) ومسلم (252/651) بقر (1080)

جائے تو یہ ان دونوں نمازوں میں شریک ہوں اگر چہ گھسٹتے ہوئے آئیں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

193- بَابُ الْأَمْرِ بِالمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ وَالنَّهْيِ الْأَكِيدِ وَالْوَعِيدِ الشَّدِيدِ فِي تَرْكِهِنَّ

باب: فرض نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے کی ہدایت اور اس بارے میں شدید تاکید اور انہیں ترک کرنے کے بارے میں شدید وعید

قال الله تعالى: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ (البقرة: 238)،

♦♦ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "نمازوں کی حفاظت کرو (بطور خاص) درمیانی نماز کی۔

وقال الله تعالى: ﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ﴾ (التوبة: 5).

♦♦ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو تم ان کے راستے کو چھوڑ دو۔"

(1078) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "الصَّلَاةُ عَلَى وَفَّيْهَا" فُلْتُ: ثُمَّ أَيْ؟ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِدَيْنِ" فُلْتُ: ثُمَّ أَيْ؟ قَالَ:

"الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا

ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کو وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کی: پھر کون سا۔ آپ نے فرمایا: والدین کی فرمانبرداری

کرنا۔ میں نے عرض کی: پھر کون سا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1079) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامَ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمَ رَمَضَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس

بات کی گواہی دینا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا،

بیت اللہ کاج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1080) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا

1079- أخرجه أحمد (2/6309) والبخاري (8) ومسلم (16) والترمذي (2609) والبيهقي (5016) والبيهقي (703) وابن حبان (158) والطبراني

(132203) وابن خزيمة (309) والبيهقي (367/3)

أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، مَتَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ، إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس بات گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کرتا رہوں۔ یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم رکھیں، زکوٰۃ ادا کریں۔ جب وہ ایسا کریں گے تو وہ مجھ سے اور اموال کو محفوظ کر لیں گے۔ البتہ اسلام کا حق باقی رہے گا اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1081) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: "إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَأَذْغُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَأَطَاعُوا لِلذَّلِكِ، فَأَعْلَمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَذَلِكَ، فَأَعْلَمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقَرَائِهِمْ، فَإِنْ أَطَاعُوا لَذَلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكِرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ عَلَيْهِ.

☆☆☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا (تو بھیجے وقت ارشاد فرمایا) تم ان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی طرف جا رہے ہو۔ انہیں اس بات کی گواہی کی طرف دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ تم پر پانچ فرض کی ہیں۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض کیا ہے جو تمہارے امیر لوگوں لے کر غریب لوگوں کو دی جاتی ہے۔ اگر وہ تمہاری بات بھی مان لیں تو تم ان کے اچھے اعمال سے بچنا اور مظلوم کی بد نیچے کی کوشش کرنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1082) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ الرَّجُلَ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكَفْرِ، تَرَكَ الصَّلَاةَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆☆ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انسان اگر شُرک کے درمیان فرق نماز ترک کرنا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1083) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَ

1082- أخرجه احمد (5/15185) ومسلم (82) وابوداؤد (4678) والترمذی (2627) والنسائی (463) وابن حبان (463) والدارقطنی (366/3)

ابن شہیہ (24/11) والطبرانی (14/2) والبیہقی (366/3)

وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

☆☆☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، ہمارے اور ان کے درمیان بنیادی فرق نماز ہے جس نے اس کو ترک کیا تو گویا اس نے کفر کیا۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ”حدیث حسن صحیح“ ہے۔

(1084) وَعَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّابِغِيِّ الْمُتَّفَقِ عَلَى جَلَالَتِهِ وَرَحْمَةِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرَكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

☆☆☆ حضرت شقیق بن عبد اللہ السابغی رضی اللہ عنہ جن کی جلالت کے اوپر سب کا اتفاق ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اعمال میں سے کسی بھی عمل کے ترک کرنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ وہ صرف نماز کے بارے میں ایسا سمجھتے تھے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے کتاب الایمان میں صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1085) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلَحَتْ، فَقَدْ أَفْلَحَ وَآلَجَ، وَإِنْ فَسَدَتْ، فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنْ انْقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ - عَزَّ وَجَلَّ -: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ، فَيُكَمَّلُ مِنْهَا مَا انْقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ؟ ثُمَّ تَكُونُ سَائِرُ أَعْمَالِهِ عَلَى هَذَا".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

☆☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا، اگر وہ ٹھیک ہوگا تو وہ آدمی فلاح پائے گا اور کامیاب ہو جائے گا اور اگر خراب ہوگا تو وہ رسوا ہوگا اور خسارے کا شکار ہوگا۔ اگر اس کے فریضے میں کوئی کمی ہوگی تو رب تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر میرے سے کی کوئی نقلی عبادت ہے تو اس کے ساتھ اس کے فرائض کو پورا کر دو پھر باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ روایت ”حسن“ ہے۔

1084- أخرجه احمد (9/22998) والترمذی (2630) والنسائی (262) وابن ماجه (1079) والحاكم (1/11) وابن حبان (1454) وابن شہیہ (24/11) والدارقطنی (52/2) والبیہقی (366/3)

1085- أخرجه احمد (1/12) والحاكم (2631) والترمذی (2631) والنسائی (413) وابن ماجه (1425) وابوداؤد (866) وابن حبان (1426)

1086- أخرجه احمد (3/9499) وابوداؤد (864) والترمذی (413) وابن ماجه (1425) وابوداؤد (866) وابن حبان (1426)

194- بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْأَمْرِ

بِاتِّمَامِ الصُّفُوفِ الْأَوَّلِ وَتَسْوِيَّتِهَا وَالتَّرَاصُّ فِيهَا

باب: پہلی صف کی فضیلت اور صفوں کو مکمل کرنے کی ہدایت اور انہیں درست رکھنا اور مل کر کھڑے

(1086) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟" فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ؟ قَالَ: "يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأَوَّلَ، وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صفیں باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اس طرح تم صفیں کیوں نہیں باندھتے؟

ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کیسے صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: پہلی صف مکمل کرتے ہیں اور صف میں مل جل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1087) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَدَأِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لاسْتَهْمُوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ (پہلی صف) میں شریک ہونے کا کیا اجر و ثواب ہے اور پھر انہیں صرف قرعہ اندازی کے ذریعے (اس کا موقع

کے لیے) قرعہ اندازی بھی کر لیں۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1088) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ صُفُوفٍ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفٍ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں کی بہترین صف ان کی سب سے پہلی صف ہے اور سب سے کم بہتر صف سب سے آخری صف ہے اور عورتوں کی بہترین صف ان کی سب سے آخری صف ہے اور سب سے کم بہتر ان کی سب سے پہلی صف ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

1086- أخرجه احمد (209/16) ومسلم (430) والبيهقي (4823) والنسائي (815) وابن ماجه (992) وابن أبي شيبة (486/2) والترمذي (223/2) والبيهقي (280/2)

1088- أخرجه احمد (3/1029+4) ومسلم (440) والبيهقي (678) والترمذي (224) والنسائي (819) وابن ماجه (1000) والبيهقي (2179) وابن أبي شيبة (98/3)

(1089) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخَّرًا، فَقَالَ لَهُمْ: "تَقَدَّمُوا فَاتَّمُوا بِي، وَلِيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (نماز باجماعت کے وقت) اپنے کسی ساتھی کو پیچھے ہٹتے دیکھا تو فرمایا آگے بڑھو اور میری پیروی کرو تمہارے بعد تمہاری بھی پیروی کی جائے گی جو لوگ پیچھے ہٹتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اور پیچھے کر دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1090) وَعَنْ أَبِي مُسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْسَحُ مَسَاحَتَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَيَقُولُ: "اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، لِيَلْبِسَنِي مِنْكُمْ أَوْلُو الْأَخْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ نماز (باجماعت) کے وقت ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ہدایت کرتے کہ برابر کھڑے ہو اور اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل اختلاف کا شکار ہو جائیں گے۔ (نماز باجماعت کے دوران) میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہیں جو مجھ اور تجربہ کار ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے کم ہوں پھر وہ جو ان کے بعد ہوں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1091) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفی رواية للبخاری: "فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صفوں کو درست رکھو کیونکہ صفوں کو درست رکھنا نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

بخاری رحمہ اللہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: صفیں درست رکھنا اقامت نماز کا حصہ ہے۔

(1092) وَعَنْهُ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: "سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

1089- أخرجه احمد (4/11292) ومسلم (438) والبيهقي (4823) والنسائي (794) وابن ماجه (978) والترمذي (187/1) والبيهقي (103/3)

1090- أخرجه مسلم (432) والبيهقي (4823) والنسائي (806) وابن ماجه (976) والترمذي (18454/6) وابن خزيمة (1542) وابن حبان (351/1) والطيحاوي (612) وابن حبان (3172) وابن الجارود (315) والبيهقي (587/17) والترمذي (97/3) والبيهقي (456) وعبد الرزاق (2430) والدارقطني (290/1)

1091- أخرجه احمد (3/12814) والبخاري (723) ومسلم (433) والبيهقي (668) وابن ماجه (993) وابن حبان (2171) وابن خزيمة (1543) وعبد الرزاق (2462) والدارقطني (289/1) والبيهقي (2997) والترمذي (100/99/3)

1086- أخرجه احمد (209/16) ومسلم (430) والبيهقي (4823) والنسائي (815) وابن ماجه (992) وابن أبي شيبة (486/2) والترمذي (223/2) والبيهقي (280/2)

1088- أخرجه احمد (3/1029+4) ومسلم (440) والبيهقي (678) والترمذي (224) والنسائي (819) وابن ماجه (1000) والبيهقي (2179) وابن أبي شيبة (98/3)

”أَقْبِمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي“
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهِ، وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مِنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ ایک مرتبہ نماز ادا کی گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا: تم اپنی صفیں سیدھی کرو اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں اپنے پیچھے بھی تمہیں دیکھ لیتا ہوں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے جبکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس مفہوم کی روایت نقل کی ہے بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ تم میں سے ہر شخص اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ ملائے پاؤں اپنے ساتھی کے پاؤں کے ساتھ ملائے۔

(1093) وَعَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”لَتُسَوَّيَنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيَخَالَفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا، حَتَّى كَانَمَا يَمُوتُ بِهَا الْفِدَا حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكْبِرُ، فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرًا الصَّفِّ، فَقَالَ: ”عِبَادَ اللَّهِ، لَتُسَوَّيَنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيَخَالَفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ“.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے صفوں کو درست رکھو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان مخالفت پیدا کرے گا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں الفاظ ہیں، نبی اکرم ﷺ ہماری صفیں درست کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ تیرہ ذریعے ہمیں درست کیا کرتے تھے ہمیں سیدھا کیا کرتے تھے۔ جب آپ نے دیکھا ہمیں اس کی سمجھ آگئی ہے تو ایک تشریف لائے اور کھڑے ہوئے۔ ابھی آپ تکبیر کہنے والے ہی تھے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ جس کا سینہ سب نکلا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! یا تو تم اپنی صفیں سیدھی رکھو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا گا۔

(1094) وَعَنِ الْبُرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْخَلُّ الصَّفَّ مِنْ تَاجِبَةٍ إِلَى تَاجِبَةٍ، بِمَسْحِ صُدُورِنَا وَمَنَاكِبِنَا، وَيَقُولُ: ”لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ“.

1092- أخرجه احمد (3/12011) والبخاري (718) ومسلم (834) والنسائي (812) وابن حبان (2173) والبيهقي (3291) والابو حنيفة (2) وابن ابی حنيفة (351/1) وعبد الرزاق (2427) والبيهقي (100/3)

1093- أخرجه احمد (6/18462) والبخاري (717/1) ومسلم (436) والابو داود (663) والترمذي (227) وابن ماجه (994) والطحاوي (1) واهم (18457) والنسائي (809) وعبد الرزاق (2429) والابو حنيفة (40/2) وابن ابی حنيفة (351/1) وابن حبان (2165) والبيهقي (100/3)

وَكَانَ يَقُولُ: ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُولِ“
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ صفوں کو درست کرنے کے لئے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک صفیں سیدھی کرنے جایا کرتے تھے۔ آپ ہمارے سینوں اور کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے تم اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا۔

آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے یہ شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے پہلی صفوں والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد نے ”حسن“ سند کے ہمراہ کیا ہے۔

(1095) وَعَنِ ابْنِ عُصْمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”أَقْبِمُوا الصُّفُوفَ، وَحَادُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، وَلْيُتَوَّأَ بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ“
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صفیں قائم کرو اور کندھوں کے ساتھ کندھا ملاؤ اور خالی جگہ کو پر کرو تم میں سے ہر شخص اپنے ساتھی کے لئے نرمی اختیار کرے اور شیطان کے لئے جگہ کشادہ نہ کرو اور جو شخص صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو شخص صف کو کاٹ دے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1096) وَعَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”رُصُّوا صُفُوفَكُمْ، وَقَارِبُوا بَيْنَهُمَا، وَحَادُوا بِالْأَعْنَاقِ؛ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ، كَانَتْهَا الْحَدَفُ“ حَدِيثٌ صَحِيحٌ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”الْحَدَفُ“ بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ وَذَالٍ مُعْجَمَةٍ مَقْبُوعَتَيْنِ ثُمَّ قَاءٌ وَهْي: عَنْهُمْ سُوءٌ صَغِيرٌ تَكُونُ بِالْبَيْنِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صفوں میں مل کر کھڑے ہو اور ایک دوسرے کے قریب رہو اور گردنیں برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں شیطان کو تمہاری

1094- أخرجه احمد (6/18644) والابو داود (664) وابن ماجه (997) وابن حبان (2157) وابن الجارود (316) وابن خزيمة (1551) والدارقطني (289/1) والطحاوي (741) وابن ابی حنيفة (378/1) والبيهقي (103/3)

1095- أخرجه احمد (2/5728) والابو داود (666) والنسائي (817) وابن خزيمة (1549) والحاكم (1/774)

1096- أخرجه احمد (4/3737) والابو داود (667) والنسائي (814) وابن حبان (166) وابن خزيمة (1545) والبيهقي (100/3)

صفوں کے درمیان داخل ہوتا ہوا دیکھتا ہوں جیسے وہ بکری کا بچہ ہو۔

یہ حدیث ”صحیح“ ہے اسے امام ابو داؤد نے امام مسلم کی شرط کے مطابق نقل کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”الحذف“ میں حاء مہملۃ ہے اور ”ذ“ جمعۃ ہے اور یہ دونوں زبر کے ساتھ ہیں اور پھر ہے۔ اس سے مراد ہے چھوٹی سیاہ ہیں جو یمن میں ہوتی ہیں۔

(1097) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”اتِمُّوا الصَّغْفَةَ الْمُقَدَّمَةَ، ثُمَّ الْيَدِئِ يَلِيَّهَا، فَمَا تَكَانَ مِنْ تَقْصِصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّغْفَةِ الْمُؤَخَّرَةِ“
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

انہی سے یہ بھی روایت منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پہلی صف کو مکمل کرو اور پھر اس کے بعد دوسری کو جو کی ہوگی وہ آخری صف میں ہونی چاہئے۔

اس روایت کو امام ابو داؤد نے ”حسن“ سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

(1098) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَّامِنِ الصُّفُوفِ“

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَفِيهِ رَجُلٌ مُخْتَلَفٌ فِي تَوْثِيقِهِ .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی طرف دائیں طرف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

اس حدیث کو امام داؤد نے امام مسلم کی شرط کے مطابق نقل کیا ہے۔ اس میں ایک راوی ایسا ہے جس کی توثیق کے بارے میں اختلاف ہے۔

(1099) وَعَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ، يُقْبَلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ”رَبِّ قَسِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَتْ - أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو دائیں طرف کھڑے ہونے کو پسند کرتے تھے ایک مرتبہ آپ نے ہماری طرف چہرہ مبارک پھیرا تو میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

1097 - أخرجه أحمد (2/5728) وأبو داود (817) والنسائي (671) وابن ماجه (1005) وابن حبان (2155) وابن خزيمة (1546) والبيهقي (102/3)

1098 - أخرجه أبو داود (676) وابن ماجه (1005) وابن حبان (1260) والبيهقي (103/3)

1099 - أخرجه مسلم (709) وأبو داود (615) والنسائي (821) وابن ماجه (1006)

سنا ہے۔

”اے میرے پروردگار! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا“ جس دن تو (لوگوں کو) زندہ کرے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے بندوں کو اکٹھا کرے گا۔“ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1100) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”وَسَطُوا الْأَمَامَ، وَسَدُّوا الْخَلَلَ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: امام کو اپنے درمیان میں رکھو اور شکاف کو بند کرو۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

195- بَابُ فَضْلِ السَّنَنِ الرَّائِيَةِ مَعَ الْفَرَائِضِ وَبَيَانِ أَقْلِيهَا وَأَكْمَلِيهَا وَمَا بَيْنَهُمَا

باب: فرائض کے ہمراہ سنت مؤکدہ ادا کرنے کی فضیلت ان کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار

اور ان کی درمیانی مقدار کا بیان

(1101) وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ حَبِيبَةَ رَمْلَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ تَعَالَى كُلَّ يَوْمٍ عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ تَطَوُّعًا غَيْرَ الْفَرِيضَةِ، إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، أَوْ إِلَّا بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں جو مسلمان روزانہ اللہ کی رضا کے لئے فرض نمازوں کے علاوہ بارہ نفل (سنت) رکعات ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ (اور ایک روایت کے مطابق) اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1102) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کی ہیں اور ظہر

1100 - أخرجه أبو داود (681) والبيهقي (104/3)

1101 - أخرجه أحمد (10/26837) ومسلم (728) وأبو داود (1250) وابن حبان (2451) وابن خزيمة (1185) وأبو عروبة (262/261/2) الترمذي (415) والنسائي (1800) وابن ماجه (1141)

1102 - أخرجه مالك (400) وأحمد (2/4506) والبخاري (937) ومسلم (729) وأبو داود (1252) والترمذي (425) والطحاوي (277) والنسائي (872) وابن حبان (2554) وابن خزيمة (1197) وأبو عروبة (263/2) وعبد الرزق (4811) والبيهقي (471/2)

کے بعد بھی دو رکعت ادا کی ہیں۔ مغرب کے بعد دو رکعت ادا کی ہیں۔ عشاء کے بعد دو رکعت ادا کی ہیں۔

(1103) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَ كُلِّ آدَانَيْنِ صَلَوةٌ، بَيْنَ كُلِّ آدَانَيْنِ صَلَوةٌ، بَيْنَ كُلِّ آدَانَيْنِ صَلَوةٌ" قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: "لِمَنْ شَاءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْمُرَادُ بِالْآدَانَيْنِ: الْآدَانُ وَالْإِقَامَةُ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو آذانوں کے درمیان ایک نماز ہوتی ہے ہر دو آذانوں کے درمیان ایک نماز ہوتی ہے۔ دو آذانوں کے درمیان ایک نماز ہوتی ہے۔ تیسری مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے لئے جو چاہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں: دو آذانوں سے مراد آذان اور اقامت ہیں۔

196-باب تَاكِيدُ رَكَعَتَيْ سُنَّةِ الصُّبْحِ

باب: صبح کی نماز میں دو رکعت سنت نماز کی تاکید

(1104) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدْعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْعِدَاةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز سے پہلے کی چار رکعت اور فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعت کبھی نہیں ترک کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1105) وَعَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُداً تَعَاهُداً عَلَى رَكَعَتَيْ الْفَجْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعت نماز سے زیادہ اور کسی نفل نماز میں باقاعدگی اہتمام نہیں کرتے تھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1106) وَعَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "رَكَعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1103 - أخرجه احمد (7/20567) والبخاري (624) ومسلم (838) والبوداؤد (1283) والترمذي (185) والنسائي (780) وابن ماجه (1162) والبيهقي (474/2)

1104 - أخرجه البخاري (1182) والبوداؤد (1253) والنسائي (872)

1105 - أخرجه احمد (9/24325) والبخاري (1169) ومسلم (724) والبوداؤد (1254) وابن حبان (2456) وابن خزيمة (1109) والبيهقي (470/2)

وَفِي رِوَايَةٍ: "لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا".

انہی سے یہ بھی روایت منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، فجر کی دو رکعت دنیا میں موجود ہر چیز سے بہتر ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ میرے نزدیک دنیا میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

(1107) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مُؤَدِّنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ اتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيُؤَدِّنَهُ بِصَلَاةِ الْعِدَاةِ، فَشَعَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالًا بِأَمْرِ سَأَلَتْهُ عَنْهُ، حَتَّى أَصْبَحَ جِدًّا، فَقَامَ بِلَالٌ فَادَّيْنَهُ بِالصَّلَاةِ، وَتَابَعَ آدَانَهُ، فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا خَرَجَ صَلَّى بِالنَّاسِ، فَخَبَّرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ شَعَلَتْهُ بِأَمْرِ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى أَصْبَحَ جِدًّا، وَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوجِ، فَقَالَ - يَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "إِنِّي كُنْتُ رَكَعْتُ رَكَعَتَيْ الْفَجْرِ" فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ أَصْبَحْتَ جِدًّا؟ فَقَالَ: "لَوْ أَصْبَحْتُ أَكْثَرَ مِمَّا أَصْبَحْتُ، لَرَكَعْتُهُمَا، وَأَحْسَنْتُهُمَا، وَأَجْمَلْتُهُمَا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

حضرت ابو عبداللہ بلال بن رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے مؤذن ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ انہیں صبح کی نماز کے لئے اطلاع دیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کسی کام میں مشغول کر دیا جو انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا تھا یہاں تک کہ صبح زیادہ ہوگئی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ دوبارہ کھڑے ہوئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے لئے دعوت دی۔ انہوں نے پھر آپ کو اطلاع دی نبی اکرم ﷺ باہر نہ نکلے جب آپ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو بتایا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو کسی کام میں مشغول کر دیا تھا جس کی ہدایت انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کی تھی یہاں تک کہ صبح زیادہ ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ کو آنے میں بھی تاخیر ہوگئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں فجر کی دو رکعت ادا کر رہا تھا انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے خاصی صبح کر دی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس سے بھی زیادہ صبح ہوگئی ہوتی تو پھر بھی میں فجر کی دو رکعت ضرور ادا کرتا اور اچھے طریقے اور خوبصورتی سے ادا کرتا۔

اس روایت کو امام ابو داؤد نے "حسن" اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

197-باب تَخْفِيفِ رَكَعَتَيْ الْفَجْرِ وَبَيَانِ مَا يَقْرَأُ فِيهِمَا وَبَيَانِ وَقْتِهِمَا

باب: فجر کی دو رکعت مختصر ادا کرنا ان میں جو قرأت کی جائے گی اس کا بیان اور ان کے وقت کا بیان

1106 - أخرجه احمد (9/24296) ومسلم (725) والترمذي (416) والنسائي (1758) وابن حبان (2458) وابن خزيمة (1107) والبيهقي (273/2) والحاكم (1/1151) وابن أبي شيبة (241/2) والبيهقي (470/2) والطحاوي (1498)

1107 - أخرجه ابو داؤد (1257) و احمد (9/23966) تہذیب المتہذیب (14/7)

(1108) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النَّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَوةِ الصُّبْحِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَيُخَفِّفُهُمَا حَتَّى يَقُولَ: هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا - وَفِي رِوَايَةٍ: إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ -

✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز میں اذان اور اقامت کے درمیان دو مختصر رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ دو رکعات ادا کرتے تھے۔ آپ انہیں مختصر ادا کرتے تھے یہاں تک کہ میں یہ سوچتی تھی کہ آپ نے اس میں سورۃ فاتحہ بھی پڑھی ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جب آپ اذان کی آواز سن لیتے تھے تو فجر کی نماز میں دو رکعات ادا کیا کرتے تھے اور انہیں مختصر پڑھتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جب صبح صادق ہو جاتی تھی (اس وقت پڑھتے تھے)۔

(1109) وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى الْمُؤَدَّ لِلصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحَ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ -

✧ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب مؤذن صبح کی نماز کے لیے اذان دے دیتا تھا اور صبح (صادق کے آثار) ظاہر ہو جاتے تھے تو نبی اکرم ﷺ دو مختصر رکعات ادا کر لیتے تھے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جب صبح صادق ہو جاتی تھی تو نبی اکرم ﷺ اس وقت صرف دو مختصر رکعات ادا کر لیتے تھے۔

(1110) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَشْيَ مَشْيٍ، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعَدَاةِ، وَكَانَ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

1108 - اخرج البخاری (1170) و مسلم (724) وقد تقدم بحججه (1112)

1109 - اخرج البخاری (618) و مسلم (823) والترمذی (433) والنسائی (582) وابن ماجه (1145)

1110 - اخرج البخاری (995) و مسلم (157/749) والترمذی (460) وابن ماجه (1144)

✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ رات کی نماز دو دو کر کے ادا کرتے تھے اور رات کے آخری حصے میں ایک رکعت کے ذریعے اسے طاق کر لیتے تھے۔ آپ صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔ گویا اذان ابھی آپ کے کانوں میں ہوتی تھی (یعنی فوراً ادا کر لیتے تھے)۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1111) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا: ﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا﴾ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ، وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا: ﴿آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ وَفِي رِوَايَةٍ: وَفِي الْآخِرَةِ الَّتِي لِي آلِ عِمْرَانَ: ﴿تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعت میں پہلی دو رکعت میں یہ آیت پڑھتے تھے۔

”قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ“

یہ وہ آیتیں ہیں جو سورہ بقرہ میں ہیں اور دوسری رکعت میں یہ آیات پڑھا کرتے تھے۔

”آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں آپ دوسری رکعت سورہ آل عمران کی یہ آیت پڑھا کرتے تھے۔

”تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ“

(1112) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فجر کی سنتوں میں سورہ الکافرون اور سورہ الاخلاص پڑھی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1113) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ -

✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں ایک مہینے تک نبی اکرم ﷺ کی نماز کا جائزہ لیتا رہا آپ فجر کے پہلے کی دو رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور قل هو اللہ احد پڑھا کرتے تھے۔

1111 - اخرج مسلم (727) و ابو داود (1256) و النسائی (943) وابن ماجه (1148)

1112 - اخرج مسلم (726) و ابو داود (1256) و النسائی (944) وابن ماجه (1148)

1113 - اخرج احمد (2/5695) و الترمذی (417) و النسائی (991) وابن ماجه (1149) و عبد الرزاق (4790)

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

198۔ بابُ اسْتِحْبَابِ الْأَصْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ وَالْحَمْدُ

عَلَيْهِ سَوَاءٌ كَانَ تَهَجَّدَ بِاللَّيْلِ أَمْ لَا

باب: فجر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد دائیں پہلو لیٹ جانا مستحب ہے

اور اس بارے میں ترغیب و نیا خواہ تہجد کی نماز ادا کی ہو یا نہ کی ہو

(1114) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيْ

الْفَجْرِ، أَصْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد دائیں پہلو کے بل جایا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(1115) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَقْرَأَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ

إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُؤَيِّرُ بِوَاحِدَةٍ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَكَبَّرَ لَهُ الْفَجْرُ، وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ أَصْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ هَكَذَا حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

قَوْلُهَا: ”يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ“ هَكَذَا هُوَ فِي مُسْلِمٍ وَمَعْنَاهُ: بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ -

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے سے

صبح صادق تک درمیان میں گیارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور پھر ایک رکعت ذریعہ انہیں طاق کر لیتے تھے۔ جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہوتا اور صبح صادق ہو جاتی تو مؤذن آپ کے پاس تو آپ دو مختصر رکعت ادا کرتے اور دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے اور اسی طرح رہتے یہاں تک کہ اقامت کیلئے مؤذن آ جاتا اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

سیدہ عائشہ کا یہ بیان آپ دو رکعت کے درمیان سلام پھیرا کرتے تھے۔ مسلم میں اس طرح منقول ہے تو اس کا

ہے: آپ دو رکعت کے بعد سلام پھیر لیا کرتے تھے۔

(1116) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِذَا صَلَّى

1114 - أخرجه أحمد (9/5063) والبخاري (226) ومسلم (736) والبيهقي (1335) والترمذي (440) والنسائي (1761) والدارقطني (37/1)

وابن حبان (2767) والبيهقي (44/3)

1115 - أخرجه أحمد (9/24515) ومسلم (9/736) والبيهقي (1336) والنسائي (684)

أَخَذْتُكُمْ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ، فَلْيُصْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحَةٍ، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ -

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص فجر کی دو رکعت ادا کرے تو وہ دائیں پہلو کی طرف لیٹ جائے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے ”صحیح اسانید“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

199۔ بابُ سُنَّةِ الظُّهْرِ

باب: ظہر کی سنتوں کا بیان

(1117) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ

الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ظہر سے پہلے اور اس کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کی ہیں۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1118) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدْعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعت کبھی بھی ترک نہیں کیا کرتے تھے۔

(1119) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، ثُمَّ يُخْرُجُ، فَيُصَلِّيُ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيُ رَكْعَتَيْنِ - وَكَانَ يُصَلِّيُ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيُ رَكْعَتَيْنِ، وَيُصَلِّيُ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، وَيَدْخُلُ فَيُصَلِّيُ رَكْعَتَيْنِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ پھر آپ تشریف لے جاتے تھے لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ پھر اندر تشریف لاتے تھے اور دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے کے بعد میرے ہاں تشریف لاتے تھے اور دو رکعت (سنت) ادا کر لیتے تھے۔ پھر لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے تھے اور پھر میرے گھر میں داخل ہو کر دو رکعات (سنت) ادا کر لیتے تھے۔ اس حدیث کو

1116 - أخرجه أحمد (3/9379) والبيهقي (1261) والترمذي (420) وابن حبان (2468) وابن خزيمة (1120) والبيهقي (45/3)

1119 - أخرجه أحمد (9/24074) ومسلم (730) والبيهقي (1251) والترمذي (375) وابن حبان (2475)

امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1120) وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعَ بَعْدَهَا، حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد چار رکعات (سنت) باقاعدگی سے پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد و ترمذی نے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(1121) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَقَالَ: "إِنَّهَا سَاعَةٌ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَأَحِبُّ أَنْ يُصْبَعَ فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ظہر (کے فرض پڑھنے سے) پہلے اور سورج ڈھل جانے کے بعد چار رکعت ادا کرتے تھے اور فرماتے تھے: یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں مجھے یہ پسند ہے اس میں میری طرف سے نیک اعمال اوپر جائے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے یہ روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث حسن" ہے۔

(1122) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا الظُّهْرِ، صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا نہیں کر پاتے تھے تو انہیں کے بعد ادا کر لیتے تھے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

200- بَابُ سُنَّةِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی سنتوں کا بیان

1120- اخرج ابوداؤد (1269) والتِّرْمِذِيُّ (427) والسنائي (1811) والحاكم (1/1175) وابن ماجه (1161)

1121- اخرج التِّرْمِذِيُّ (477) اخرج احمد (9/23610) وابوداؤد (1270) وابن ماجه (1157)

1122- اخرج التِّرْمِذِيُّ (426) وابن ماجه (1158)

(1123) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، يَفْضُلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اور ان کے درمیان میں سلام پھیر کر وقفہ کرتے تھے۔ آپ مقرب فرشتوں اور ان کی پیروی کرنے والے مسلمانوں پر سلام بھیجتے تھے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(1124) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "رَحِمَ اللَّهُ أَمْرًا صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اور امام ترمذی نے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(1125) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكَعَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

201- بَابُ سُنَّةِ الْمَغْرِبِ بَعْدَهَا وَقَبْلَهَا

باب: مغرب سے پہلے اور اس کے بعد سنتیں ادا کرنا

تَقَدَّمَ فِي هَذِهِ الْأَبْوَابِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ، وَهُمَا صَحِيحَانِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ.

اس سے پہلے ان ابواب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے احادیث گزر چکی ہیں اور یہ دونوں

1123- اخرج احمد (1/650) والتِّرْمِذِيُّ (429) وابن ماجه (1161) وابوداؤد (622)

1124- اخرج احمد (2/5987) وابوداؤد (1271) والتِّرْمِذِيُّ (430) وابن حبان (2453) وابن خزيمة (1193) والطحاesi (1936) والبيهقي (473/2)

1125- اخرج ابوداؤد (12722)

احادیث صحیح ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مغرب کے بعد دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔

(1126) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "صَلَاةُ الْمَغْرِبِ" قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ: "لِمَنْ شَاءَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں مغرب سے پہلے نماز ادا کیا کرنے نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا (یہ حکم) اس کے لیے ہے جو یہ چاہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1127) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ، يَتَذَكَّرُونَ السَّوَارِيَّ عِنْدَ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے اکابر صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ مغرب کے وقت سے ستونوں کی طرف جاتے تھے (اس کے فرض سے پہلے نوافل ادا کر لیں)۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1128) وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَصَلِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الشَّمْسِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَقِيلَ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا؟ قَالَ: كَانَ يَرَانَا نَصَلِّي قَلَمَ يَأْمُرُنَا وَلَمْ يَنْهَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج غروب ہونے کے مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ بھی یہ دو رکعت کرتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: آپ نے ہمیں یہ ادا کرتے ہوئے دیکھا تو نہ تو آپ نے ہمیں اس کی ہدایت کی اور نہ سے منع کیا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1129) وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ إِذَا ذُنُ الْمُؤَذِّنِ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَّ، فَكَرَّ رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى إِذَا الرَّجُلُ الْغَرِيبُ كَيْدُ خُلِّ الْمَسْجِدِ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صَلَّيْتُ مِنْ يَصْلِيَهُمَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ ہم لوگ مدینہ منورہ میں ہوتے ہیں۔ جب مؤذن مغرب کی نماز

1126 - اخرجہ احمد (7/20575) والبخاری (1183) والیوداؤد (1281)

1127 - اخرجہ احمد (4/13985) والبخاری (503) ومسلم (837) والدارمی (336/1) وابن حبان (2489) وابن خزيمة (1206) (281) والبیہقی (475/2)

1128 - اخرجہ مسلم (836) والیوداؤد (1282)

1129 - اخرجہ مسلم (837)

اذان دیتا تھا تو لوگ جلدی سے ستونوں کی طرف پلکتے تھے اور دو رکعت ادا کر لیتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک اجنبی شخص مسجد میں داخل ہوتا تو وہ یہ گمان کرتا کہ نماز پڑھی جا چکی ہے کیونکہ اتنی زیادہ تعداد میں لوگ ان دو رکعت کو ادا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

202- بَابُ سُنَّةِ الْعِشَاءِ بَعْدَهَا وَقَبْلَهَا

باب: عشاء (کی فرض نماز) سے پہلے اور بعد میں سنتیں ادا کرنا

(1130) فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقِ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ: "بَيْنَ كُلِّ آدَانَيْنِ صَلَاةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. كَمَا سَبَقَ.

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ہے جو پہلے گزر چکی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں عشاء کے بعد دو رکعت ادا کی ہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے: ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز پڑھی جائے گی۔ (متفق علیہ) جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

203- بَابُ سُنَّةِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی سنت کا بیان

فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقِ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ہے جو پہلے گزر چکی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کی تھیں۔ (متفق علیہ)

(1131) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا صَلَّي أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ، فَلْيَصِلْ بَعْدَهَا آرِبَعًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کی نماز ادا کرے تو اسے اس کے بعد چار رکعت ادا کر لینی چاہئے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1132) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1131 - اخرجہ احمد (3/10491) ومسلم (881) والیوداؤد (1131) والتمسانی (1425) وابن حبان (2477) والبیہقی (239/3) واخرجہ ابن حبان (2485)

1132 - اخرجہ مسلم (71/882) والترمذی (522) وابن ماجہ (1130) وابن حبان (2479)

کے گھر میں بہتری پیدا کرے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1136) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ: أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ بِسَأَلِهِ عَنْ شَيْءٍ رَأَاهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ، قُمْتُ فِي مَقَامِي، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَقَالَ: لَا تَعْدُ لِمَا فَعَلْتَ. إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصَلِّهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ؛ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذَلِكَ، أَنْ لَا نُؤْصَلَ صَلَاةُ بِصَلَاةٍ حَتَّى تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عمر بن عطاء بیان کرتے ہیں، حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ نے ان کو حضرت سائب رحمہ اللہ کے پاس بھیجا جو ”نمر“ کے بھانجے ہیں انہوں نے ان سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جو انہوں نے نماز کے بارے میں حضرت معاویہ رحمہ اللہ کو کرتے ہوئے دیکھا تھا تو انہوں نے جواب دیا: ہاں! میں نے ان کے ہمراہ جمعہ کی نماز مقصورہ میں ادا کی تھی اور جب امام نے سلام پھیر دیا تو میں اسی جگہ کھڑا ہوا اور میں نے بقیہ نماز ادا کر لی بعد میں جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے مجھے بلایا اور فرمایا: آئندہ ایسا نہیں کرنا جب تم جمعہ کی نماز ادا کر لو تو اس کے ساتھ اور کوئی نماز اس وقت تک نہ پڑھنا جب تک پہلے کوئی کلام نہ کر لیا اس جگہ سے نکل نہ جاؤ۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات کی ہدایت کی ہے کہ ہم ایک نماز کو دوسری نماز کے ساتھ نہ ملائیں درمیان میں کلام کر لیں یا ہٹ کر کسی اور جگہ ہو جائیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

205- بَابُ الْحَثِّ عَلَى صَلَاةِ الْوُتْرِ وَبَيَانِ أَنَّهُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وَبَيَانِ وَقْتِهِ

باب: وتر کی نماز پڑھنے کی ترغیب اور اس بات کا بیان کہ یہ سنتِ موکدہ ہے

اور ان کے وقت کا بیان

(1137) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: الْوُتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاةِ الْمَكْنُونَةِ، وَلَكِنْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ وَتَرْتُ يُحِبُّ الْوُتْرَ، فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”عَدِيدٌ حَسَنٌ“.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وتر فرض نمازوں کی طرح لازمی نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے انہیں مسنون قرار دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ اے اہل قرآن تم بھی وتر ادا کرو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ ”حدیث حسن“ ہے۔

1136- آخر جہ مسلم (883) وابوداؤد (1129)

1137- آخر جہ احمد (1/877) وابوداؤد (1416) والترمذی (453) والنسائی (1674) وابن ماجہ (1169) والدارقطنی (1580)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جمعہ کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک آپ واپس (گھر) جاتے تو گھر میں دو رکعات ادا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

204- بَابُ اسْتِحْبَابِ جَعْلِ النَّوَافِلِ فِي الْبَيْتِ سِوَاءِ الرَّائِبَةِ وَغَيْرِهَا وَالْأَمْرُ

بِالتَّحْوِيلِ لِلنَّافِلَةِ مِنْ مَوْضِعِ الْقَرِيبَةِ أَوْ الْفَصْلِ بَيْنَهُمَا بِكَلَامٍ

باب: نوافل کو گھر میں ادا کرنا مستحب ہے خواہ وہ سنتِ موکدہ ہو یا اس کے علاوہ دیگر ہوں اور نوافل کرنے کے بعد فرض ادا کی جانے والی جگہ سے منتقل ہونے یا فرضوں اور نوافل کے درمیان کلام

کے ذریعے فصل پیدا کرنے کی ہدایت

(1133) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”صَلُّوا أَبْهَاءَ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْنُونَةَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگو! اپنے گھروں میں نماز کرو کیونکہ آدمی کی سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والی نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے سوائے فرض نماز کے (کیونکہ باجماعت ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے)۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1134) وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ، وَلَا تَتَخَذُوا قُبُورًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اپنے گھروں میں کچھ (نفل) نمازیں ادا کیا انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1135) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِذَا أَحْبَبْتُمْ صَلَاتَكُمْ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِسِتِّهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ؛ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ“.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص مسجد میں (فرض) کرے تو اپنی (نفل) نماز کا کچھ حصہ گھر کے لئے بھی رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ (گھر میں ادا کی جانے والی) اس نماز کی وجہ سے

1133- آخر جہ احمد (8/21638) والبخاری (731) ومسلم (781) وابوداؤد (1447) والترمذی (450) والنسائی (1598) وابن ماجہ (2491) وابن خزيمة (1203) والبیہقی (109/3)

1134- آخر جہ البخاری (432) ومسلم (777) وابوداؤد (1043) وابن ماجہ (1377) واحمد (2/4653) والک (404) وابن خزيمة (205)

1135- آخر جہ احمد (4/11567) ومسلم (778) وابن ماجہ (1376) وابن حبان (2490) وابن خزيمة (1206) والبیہقی (189/2)

(1138) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ، مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَمِنْ أَوْسَطِهِ، وَمِنْ آخِرِهِ، وَانْتَهَى وَتَوَرَّ إِلَى السَّحَرِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ رات کے کسی بھی حصے میں وتر ادا کیا کرتے تھے آپ کی وتر کی انتہائی وقت صحر (صبح صادق) تھا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1139) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اجْعَلُوا صَلَوتَكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَوَرَّ" - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات کی نماز کے آخر میں وتر ادا کرو۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1140) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَوْتَرْتُ قَبْلَ أَنْ تَصْبَحُوا" - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: صبح ہونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لو۔ حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1141) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ صَلَوتَهُ بِالْجُمُعَةِ مَعْتَرِضَةً بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِذَا بَقِيَ الْوُتْرُ، أَقْبَضَهَا فَأَوْتَرَتْ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے عاتشہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھیں۔ جب آپ کی وتر کی نماز باقی رہ جاتی تھی تو آپ عاتشہ رضی اللہ عنہا کو بیدار کر دیتے تھے تو وہ وتر ادا کر لیتی تھیں۔ اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب وتر باقی رہ جاتے تھے تو آپ فرماتے تھے: اٹھو اور وتر ادا کرو! عاتشہ رضی اللہ عنہا

(1142) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَادِرُوا بِالْوُتْرِ" - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" -

1138- آخر جہد (10/25752) والبخاری (996) و مسلم (745) وابو داؤد (1435) والتِّرْمِذِيُّ (456) والنسائی (1680) والبیہقی (1185) وابن حبان (2443) وابن ابی حنیہ (286/2) والحمیدی (188) وعبدالرزاق (4624) والدارمی (1587) والبیہقی (35/3)

1139- آخر جہد مسلم (751) والنسائی (1681)

1140- آخر جہد احمد (4/11907) و مسلم (754) والتِّرْمِذِيُّ (468) والنسائی (1682) وابن ماجہ (1189) والحاکم (1122) وعبد بن حماد (4589) وابن خزيمة (1089) والبیہقی (478/2) والطحاوی (2163) ابن حبان (2408) والدارمی (1588)

1141- آخر جہد احمد (9/5239) و مسلم (744) وعبدالرزاق (1614)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صبح ہونے سے پہلے وتر ادا کر لیا کرو۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

(1143) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ، فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلَوتَ آخِرِ اللَّيْلِ مُشْهُودَةٌ، وَذَلِكَ أَفْضَلُ" - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس اندیشے کا شکار ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا۔ وہ ابتدائی حصے میں ہی وتر پڑھ لے اور جو شخص آخری حصے میں اٹھنے کا عادی ہو وہ رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرے کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتے موجود ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

206- بَابُ فَضْلِ صَلَوتِ الضُّحَى وَبَيَانِ أَقْلِيهَا وَآكْثَرِهَا وَأَوْسَطِهَا، وَالْحَثِّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

باب: چاشت کی نماز کی فضیلت اور اس کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ اور درمیانی مقدار کا بیان اور ان کو باقاعدگی سے ادا کرنے کی ترغیب

(1144) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكَعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ أَوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

وَالْإِيتَارُ قَبْلَ النَّوْمِ إِنَّمَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ لَا يَتَّقُ بِالْأَسْبَاطِ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنْ وَفَّقَ، فَأَخِرُ اللَّيْلِ أَفْضَلُ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے خلیل رضی اللہ عنہ نے مجھے تین اعمال سرانجام دینے کی خاص ہدایت کی تھی۔ ایک ہر مہینے میں تین روزے رکھنا؛ دوسرا چاشت کے دو نوافل ادا کرنا اور تیسرا سونے سے پہلے وتر کی نماز ادا کرنا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(امام نووی فرماتے ہیں) سونے سے پہلے وتر ادا کر لینا اس شخص کے لیے مستحب ہے جسے رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کا یقین نہ ہو اگر اس کا یقین ہو تو رات کے آخری حصے میں (وتر پڑھنا) زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

1142- آخر جہد احمد (2/4952) و مسلم (750) وابو داؤد (1436) والتِّرْمِذِيُّ (466) وابن حبان (2445) وابن خزيمة (1088) والطحاوی (13362) وابو یونس (332/2) والحاکم (1124) والبیہقی (478/2)

1143- آخر جہد مسلم (755) والتِّرْمِذِيُّ (455) وابن ماجہ (1187)

1144- آخر جہد احمد (3/924) والبخاری (1178) و مسلم (742) والنسائی (1677) والتِّرْمِذِيُّ (760) والدارمی (1745) وابن حبان (2536) وابن خزيمة (1222) والطحاوی (2392) والبیہقی (36/3) والدارمی (1432)

(1145) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُصْبِحُ عَلَى سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيَجْزِيءُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الصُّحَى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: انسان پر لازم ہے: وہ روزانہ اپنے تمام جوڑوں کی صدقہ ادا کرے۔ "سبحان اللہ" کہنا صدقہ ہے۔ "الحمد للہ" کہنا صدقہ ہے۔ "لا الہ الا اللہ" کہنا صدقہ ہے۔ "اللہ اکبر" کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ (اور ان تمام جوڑوں کو صدقہ کی ادائیگی) کے لئے ہی کافی ہے کہ چاشت کے وقت دو نوافل ادا کر لئے جائیں۔

(1146) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّحْرَ أَرْبَعًا، وَيُرِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ (عام طور پر) چاشت کی نماز میں چار رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ تاہم (کبھی کبھار) اس سے زیادہ رکعت بھی ادا کر لیتے تھے۔ جتنی اللہ کی مرضی ہوتی تھی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ روایت کیا ہے۔

(1147) وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ فَاخْتَبَتْ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، صَلَّى ثَمَانِيَّ رَكَعَاتٍ، وَذَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا مُخْتَصَرُ لَفْظِ إِحْدَى رَوَايَاتِ مُسْلِمٍ.

✧ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں فتح مکہ کے موقع پر میں نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو کرتے ہوئے پایا غسل سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے آٹھ رکعت نماز ادا کی۔ یہ چاشت کا وقت تھا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔ اور یہ الفاظ مسلم کی روایات میں سے ایک روایت کا اختصار ہیں۔

207-بَابُ تَجْوِيزِ صَلَاةِ الصُّحْرِ مِنْ ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ إِلَى زَوَالِهَا وَالْأَفْضَلُ أَنْ تُصَلَّى عِنْدَ اشْتِدَادِ الْحَرِّ وَارْتِفَاعِ الصُّحْرِ

باب: چاشت کی نماز جب سورج بلند ہو جانے سے لے کر سورج کے ڈھل جانے تک ادا کرنا جائز ہے

1145-باب (13-1)

1146-اخرجه احمد (6/2529) ومسلم (719) والترمذی (282) والسنائی (1/479) وابن ماجہ (1381) وابن حبان (2529) وعبید الرزاق (3853) والطحاوی (1571) والبیہقی (267/2) والبخاری (47/3).

1147-اخرجه البخاری (280) ومسلم (336)

ہے اور افضل یہ ہے: اسے شدید گرمی اور تیز دھوپ کے وقت ادا کیا جائے

(1148) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الصُّحَى، فَقَالَ: أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ خَيْرٌ تَرْمِضُ الْفَصَالَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"تَرْمِضُ" يَفْتَحُ النَّاءُ وَالْيَمِيمُ وَالضَّادُ الْمُعْجَمَةُ، يَعْنِي: شِلَّةُ الْحَرِّ. وَالْفَصَالُ "جَمْعُ فَصِيلٍ وَهُوَ: الصَّغِيرُ مِنَ الْإِبِلِ".

✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمانے لگے یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت کی بجائے ایک اور وقت میں نوافل ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: توبہ کرنے والوں کی (نفل) نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ترمض" میم ضاء کے ساتھ ہے اور اس میں تاء اور م پر زبر ہے۔ اس کا مطلب ہے سخت گرمی۔ "فصال" جمع ہے اس کا واحد فصیل ہے اور اس سے مراد ہے اونٹ کا بچہ۔

208-بَابُ الْحَثِّ عَلَى صَلَاةِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكَعَتَيْنِ وَكَرَاهَةِ الْجُلُوسِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ فِي أَيِّ وَقْتٍ دَخَلَ وَسَوَاءٌ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ نِيَّةَ التَّحِيَّةِ أَوْ صَلَاةِ فَرِيضَةٍ أَوْ سُنَّةٍ رَاتِبَةٍ أَوْ غَيْرِهَا

باب: تحیۃ المسجد پڑھنے کی ترغیب اور دو رکعت ادا کرنے سے پہلے بیٹھنے کا مکروہ ہونا خواہ کوئی بھی وقت ہو جب بھی آدمی مسجد میں داخل ہو برابر ہے: وہ دو رکعت تحیۃ المسجد کی نیت سے کرے یا فرض نماز کی نیت سے کرے یا سنت موکدہ یا غیر موکدہ کے طور پر پڑھے

(1149) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ، فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے

1148-اخرجه احمد (19284) ومسلم (748) وابن حبان (2539) وابن خزيمة (1227) والطحاوی (687) والطبرانی (155) والکبیر (5113/5108) والبیہقی (271/2) والبخاری (49/3).

1149-اخرجه مالک (388) واهم (8/22586) والبخاری (444) ومسلم (714) والبیہقی (467) والترمذی (316) والسنائی (729) وابن ماجہ (1013) وعبید الرزاق (1673) وابن حبان (2495) وابن خزيمة (1827)

دورکعت (نوافل یعنی تحیۃ المسبح) ادا کر لے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1150) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: ”صَلِّ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ“.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت مسجد تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا: تم دو رکعات ادا کر لو۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

209- بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

باب: وضو کرنے کے بعد دو رکعات ادا کرنا مستحب ہے

(1151) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ: ”يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ ذَكَرَ نَعْلِكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ“ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا لِي أَنْ أَصَلِّيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”الذِّفُّ“ بِالْفَاءِ: صَوْتُ النَّعْلِ وَحَرَكَتُهُ عَلَى الْأَرْضِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے بلال! تم بتاؤ کہ تم نے اسلام لانے کے بعد کون سا ایسا عمل کیا ہے؟ جس کے ثواب کی تمہیں زیادہ امید ہے؟ کیونکہ میں نے جنت اپنے آگے تمہارے جوتوں کی چاپ سنی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے جو بھی عمل کئے ہیں ان میں سے مجھے سب زیادہ امید اس بات کی ہے کہ میں جب بھی وضو کرتا ہوں خواہ کوئی بھی گھڑی ہو دن ہو یا رات ہو اس وضو کے ہمراہ اتنی نماز ادا لیتا ہوں جتنی میرے مقدر میں ہو۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ ویسے الفاظ ”بخاری شریف“ کی روایت کے ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”الذف“ فاء کے ساتھ اس کا مطلب ہے: جوتوں کی آواز یا زمین پر ان کے حرکت کر کے کی آواز۔

210- بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَوُجُوبِهَا وَالْإِغْتِسَالِ لَهَا وَالطَّيِّبِ وَالتَّبَكُّيرِ إِلَيْهَا

وَالدُّعَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ بَيَانُ سَاعَةِ

1150- أخرجه احمد (5/14199) وابن ماجه (443) ومسلم (375/1) والبيهقي (3347) والسنائي (4604)

1151- أخرجه احمد (3/8411) وابن ماجه (149) ومسلم (2458) والسنائي (132) وابن حبان (7085)

الْإِجَابَةِ وَاسْتِحْبَابِ اكْتِنَارِ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کی فضیلت اس کا وجوب اس کے لئے غسل کرنا، خوشبو لگانا اس کے لئے جلدی جانا، جمعہ کے دن دعا کرنا، نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا اور اس میں موجود مخصوص گھڑی جس میں دعا قبول ہوتی ہے اور جمعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ، وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ، وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (الجمعة: 10).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب تم نماز مکمل کر لو تو زمین میں پھیل جاؤ اللہ کے فضل کو تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو تا کہ تم فلاح حاصل کرو۔“

(1152) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔ اسی دن جنت میں داخل کیا گیا اور اس دن وہاں سے نکالا گیا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1153) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى، فَقَدْ لَغَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور جمعہ کے لئے آئے اور پھر خطبہ کو غور سے سنے اور خاموش رہے تو اس کے اس جمعے سے لے کر اگلے جمعے تک کے اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شخص کنکریوں کے ساتھ کھیلے اس نے فضول کام کیا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1154) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”الصَّلَاةُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكْفَرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبْتَ الْكَبَائِرَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1152- أخرجه احمد (3/9218) ومسلم (854) والترمذي (488) والسنائي (1271) واخرجه مالك (243) واحمد (1037) والبوداودي (1046)

والترمذي (491) وابن حبان (2772)

1153- أخرجه احمد (3/9489) ومسلم (857) والبوداودي (1050) والترمذي (498) وابن ماجه (1090) وابن حبان (2779)

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”پانچ نمازیں ایک جمعہ دوسرے جمعہ اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان میں (صادر ہونے والے تمام صغیرہ گناہوں) کا کفارہ ہوتے ہیں لیکن اس وقت جب کبیرہ گناہ کرنے سے گریز کیا جائے۔“ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1155) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَغْوَادٍ مِنْهُمْ: ”لَيْتَهُنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونَنَّ الْغَافِلِينَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ انہی سے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے یہ دونوں بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے منبر پر کر یہ ارشاد فرمایا: یا تو لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور پھر اس کے بغیر غافل لوگوں میں ہو جائیں گے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1156) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِذَا أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص جمعہ پڑھنے کے لئے آ تو وہ غسل کرے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1157) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر لازم ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

الْمُرَادُ بِالْمُحْتَلِمِ: الْبَالِغُ. وَالْمُرَادُ بِالْوُجُوبِ اخْتِيَارٌ، كَقَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ: حَقِّكَ وَاجِبٌ عَلَيَّ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

✧ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر لازم ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

1155 - أخرجه احمد (2132) ومسلم (865) والنسائي (1369) وابن ماجه (794) وابن حبان (2785) وابن خزيمة (1855)

1156 - أخرجه مالك (231) ولاحقه (2/4466) والبخاري (877) ومسلم (844) والابوداؤد (340) والترمذي (492) والنسائي (1375) وابن ماجه (1088) والداري (1536)

1157 - أخرجه احمد (4/1578) ومالك (230) والبخاري (858) ومسلم (846) والابوداؤد (341) والنسائي (1376) وابن ماجه (1089) وابن حبان (1228) وابن خزيمة (1742) والداري (1537) وابن الجارود (284) وابن أبي شيبة (92/2) وعبد الرزاق (5307) والحميدي (736) والبيهقي (294/1)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”محتملہ“ سے مراد بالغ آدمی ہے اور وجوب کا مطلب ہے: وجوب میں اختیار کا ہونا۔ جیسا کہ کوئی آدمی اپنے ساتھی سے کہتا تھا راحق مجھ پر واجب ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(1158) وَعَنْ سُمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ“

✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو یہ مناسب ہے اور ٹھیک ہے لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ جمعہ کے دن غسل کیا جائے کیونکہ یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں): یہ ”حدیث حسن“ ہے۔

(1159) وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَبْتَطِرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ، وَيَكْهِنُ مِنْ دُخَانِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبٍ بَيْنَهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يَنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جمعہ کے دن جو بھی شخص غسل کرتا ہے پھر اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر تیل لگاتا ہے پھر خوشبو لگاتا ہے جو اس کے گھر میں موجود ہو پھر وہ نکلتا ہے تو دو آدمیوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتا پھر جو اس کے مقدر میں ہو وہ (سنت یا نفل) نماز ادا کرتا ہے پھر جب امام کلام کرے تو وہ خاموش ہو جاتا ہے تو اس شخص کے اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1160) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُولَى فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالثَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ نَاقَةً“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر لازم ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

1158 - أخرجه احمد (7/20110) والابوداؤد (354) والترمذي (497) والنسائي (1379) والکبری (1/1684) وابن ماجه (1083) والداري (1540) وابن خزيمة (1757)

1159 - تقدم بخبري باب آداب المجلس والجلوس

1160 - أخرجه مالك (227) ولاحقه (3/9933) والبخاري (881) ومسلم (850) والابوداؤد (531) والترمذي (499) والنسائي (1386) وابن حبان (2775)

روایت کیا ہے۔

(1163) وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ

الْفَضْلِ آبَاءَكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَكَثُرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنْ صَلَوْتُمْ مَعْرُوضَةً عَلَيَّ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے دنوں میں سے سب سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

(امام نووی فرماتے ہیں) اس حدیث کو امام ابو داؤد نے "صحیح اسناد" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

211- بَابُ اسْتِحْبَابِ سُجُودِ الشُّكْرِ عِنْدَ حُصُولِ نِعْمَةٍ ظَاهِرَةٍ أَوْ انْدِفَاعِ يَلِيَّةٍ ظَاهِرَةٍ

باب: کسی ظاہری نعمت کے حصول کے وقت یا کسی ظاہری بلا

ختم ہونے کے وقت سجدہ شکر ادا کرنا مستحب ہے

(1164) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْرَجَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نُرِيدُ الْمَدِينَةَ، فَلَمَّا كُنَّا قَرِيبًا مِنْ عَزْرَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللَّهَ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، فَمَكَتْ طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا - فَعَلَهُ ثَلَاثًا - وَقَالَ: "إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي، وَشَفَعْتُ لَأُمِّي، فَأَعْطَانِي ثَلَاثَ أُمِّي، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي، فَسَأَلْتُ رَبِّي لَأُمِّي، فَأَعْطَانِي ثَلَاثَ أُمِّي، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي، فَسَأَلْتُ رَبِّي لَأُمِّي، فَأَعْطَانِي الثَّلَاثَ الْآخِرَ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے ہمارا ارادہ مدینہ منورہ جانے کا تھا۔ جب ہم "عزراء" پہنچے تو وہاں نبی اکرم ﷺ نے پڑاؤ کیا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے پھر اللہ تعالیٰ سے کچھ دیر کے لئے دعا مانگی۔ پھر آپ سجدے میں چلے گئے اور کافی دیر سجدے میں رہے پھر آپ کھڑے ہوئے، آپ نے دونوں ہاتھ ایک گھڑی کے لئے بلند کئے پھر آپ سجدے میں چلے گئے۔ ایسا آپ نے تین مرتبہ کیا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے مانگا اور اپنی امت کے لئے شفاعت کی تو اس نے مجھے پوری ایک تہائی امت عطا کر دی۔ پھر

1163- اخرجہ احمد (5/16162) و ابوداؤد (1047) والسنائی (1373) وابن ماجہ (1085) والاکم (1/1029) وابن حبان (910) ابن خزيمة

(1733) والطبرانی (589) وابن ابی شیبہ (516/2) والبیہقی (248/3)

1164- اخرجہ ابوداؤد (2775) والبیہقی (370/2) اخرجہ احمد (7/20477) والترمذی (1578) وابن ماجہ (194) زاد المعاد

(271/270/1)

فَكَانَ مَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ، حَطَّ الْمَلِكُ بَسْمِعُونَ الذِّكْرَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: "غُسْلُ الْجَنَابَةِ" أَيْ غُسْلًا كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ فِي الصَّفَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعے کے دن غسل کرے جنابت کا غسل کرتا ہے پھر وہ جلدی چلا جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی۔ جو شخص دوسری گھڑی میں جائے تو گویا اس نے ایک گائے کی قربانی کی اور جو شخص تیسری گھڑی میں جائے تو گویا اس نے بیٹنگوں والے دسبے کی قربانی کی۔ جو شخص گھڑی میں جائے تو گویا اس نے مرغی کی قربانی کی اور جو شخص پانچویں گھڑی میں جائے تو گویا اس نے ایک ائدہ اللہ کی راہ اور پھر جب امام آجائے تو فرشتے حاضر ہو جاتے ہیں اور پھر غور سے خطبہ سنتے ہیں۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں "غسل الجنابة" سے مراد یہ ہے: غسل جنابت کی طرح کا غسل کرنا۔

(1161) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: "فِيهَا سَاعَةٌ لَا يُولَا عِبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ" وَأَشَارَ بِيَدِهِ بِقَلْبِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک ایسی موجود ہے بندہ مسلم اس گھڑی میں کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو تو اس دوران وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے دے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا کہ یہ مختصر گھڑی ہوتی ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1162) وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: سَمِعْتُ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ إِلَى الْإِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا، کیا تم نے اپنے کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جمعہ کے دن کی مخصوص گھڑی کے بارے میں کچھ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرمایا ہوئے سنا ہے: یہ امام کے (منبر پر) بیٹھنے سے لے کر نماز کے مکمل ہونے تک ہوتی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ

1161- اخرجہ مالک (242) و احمد (10306) والبخاری (935) ومسلم (852) والسنائی (1431) وابن ماجہ (1137) ابن حبان (2773)

الرزاق (5571)

1162- اخرجہ مسلم (853) و ابوداؤد (1049) وابن خزيمة (1779) والہب (63/63/10)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”طَرَقَهُ“ : آتَاهُ لَيْلًا .

✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت ان کے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا: تم لوگوں نے نماز نہیں پڑھی؟ (یعنی نفل نماز)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”طرقہ“ سے مراد ہے: وہ رات کے وقت آئے۔

(1167) وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ، لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ“ قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُعَلِّمُ ذَلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عبد اللہ اچھا آدمی ہے اگر وہ رات کو نوافل پڑھے تو (یہ مناسب ہے)۔

✧ حضرت سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت بہت تھوڑا سویا کرتے تھے۔ (یعنی زیادہ تر نوافل ادا کرتے رہتے تھے) یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1168) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمرو بن العاص رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَا عَبْدُ اللَّهِ، لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ ؛ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے عبد اللہ! تم فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا جو پہلے رات کے وقت نفل ادا کیا کرتا تھا پھر اس نے رات کے قیام کو ترک کر دیا۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1169) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ، قَالَ: ”ذَاكَ رَجُلٌ بَالُ الشَّيْطَانِ فِي أُرْثِهِ“ أَوْ قَالَ: ”فِي أُذُنِهِ“ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جو رات کے وقت سوتا رہتا تھا۔

1166- أخرجه احمد (9/571) والبخاری (1127) ومسلم (775) والنسائي (161011) وابن حبان (2566) ابن خزيمة (1139) والبيهقي (503) والرواية (292/2) والبيهقي (500/2)

1167- أخرجه احمد (2/6338) والبخاری (1121) ومسلم (2479) وابن حبان (7070) والترمذي (127/2) والبيهقي (501/2) وابن ماجه (3919)

1168- أخرجه البخاری (1152) ومسلم (185/1159) والنسائي (1762) وابن ماجه (1331)

1169- أخرجه احمد (2/4059) والبخاری (1144) ومسلم (774) والنسائي (1608) وابن ماجه (1330) وابن حبان (2562) والبيهقي (15/3)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

212- بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾

(بنی اسرائیل)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور رات کے کچھ حصے میں نفل ادا کرو یہ تمہارے لئے اضافی ہوگا اور غفور پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ (السجدة: 16) الآية،

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”ان کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ (الذاریات: 17) .

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”وہ رات کے وقت بہت کم سوتے ہیں۔“

(1165) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ تَسْفِطَرُ قَدَمَاهُ، فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هَذَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟

”أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ نَحْوَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کرتے رہتے تھے یہاں آپ کے پاؤں مبارک ورم آلود ہو جاتے تھے۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ یا رسول اللہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مانند روایت منقول ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1166) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةُ لَيْلًا، فَقَالَ:

ہے اور صبح تک سویا رہتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایسا آدمی ہے کہ شیطان نے اس کے دونوں کانوں میں (راوی) ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے ایک کان میں پیشاب کر دیا ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1170) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ، إِذَا هُوَ نَامَ، ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَبْلٌ فَأَرْقُدْ، فَإِنْ اسْتَيْقَذَ، فَذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ نَوَّحَا، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى، انْحَلَّتْ كُلُّهَا، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. “قَافِيَةُ الرَّأْسِ”: الْخِرَّةُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان آدمی کی گدی پاس جب آدمی سویا ہوا ہوتا ہے۔ پھر وہ تین گرہ لگاتا ہے ہر گرہ پر یہ کہتا ہے: یہ بڑی لمبی رات ہے تم سوئے رہو۔ جب آدمی جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس میں سے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر کرے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور آدمی خوش باش اور تازہ دم ہوتا ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو آدمی بد مزاج ہوتا ہے کا شکار ہوتا ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں ”قافیۃ الرأس“ سے مراد سر کی چوٹی ہے۔ (1171) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: “أَيُّهَا أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعُمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامًا، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ” رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: “حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ”.

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، تم سلام کو پھیلاؤ، کھا رات کے وقت نوافل ادا کرو، جب لوگ سو رہے ہوں اور تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث حسن صحیح“ ہے۔

(1172) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: “أَفْضَلُ

1170- أخرجه مالك (426) وأحمد (3/7312) والبخاری (1142) ومسلم (776) وأبو داود (1306) والسنائي (1606) وابن حبان (1615/3) وابن خزيمة (1131) والبيهقي (16/15/3)

1171- تقدم خرجه في باب فضل السلام-

1172- أخرجه أحمد (3/8542) ومسلم (1163) وأبو داود (2429) والترمذي (438) والسنائي (1612) وابن ماجه (1642) وابن خزيمة (3636) وابن خزيمة (2076) والدارقطني (1707) والبيهقي (291/290/4)

بَعْدَ رَمَضَانَ: شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ: صَلَاةُ اللَّيْلِ “رَوَاهُ مُسْلِمٌ”.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کے نوافل ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1173) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: “صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَلَّتِ الصُّبْحُ فَأَوْتِرُوا بِوَاحِدَةٍ” مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور اگر صبح (قریب ہونے) کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ذریعے اسے طاق کر لو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1174) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَيُؤْتِرُ بِوَاحِدَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ رات کی نماز دو دو کر کے ادا کرتے تھے اور ایک رکعت کے ذریعے اسے طاق کر لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

(1175) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطُرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظْنَ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظْنَ أَنْ لَا يَقْطُرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا نَشَاءَ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَابِعَةً، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَابِعَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کسی مہینے میں نقلی روزے نہیں رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ آپ اس مہینے میں کوئی بھی روزہ نہیں رکھیں گے اور کبھی آپ مسلسل روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اب آپ کوئی بھی روزہ نہیں چھوڑیں گے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے کہ آپ کو رات کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے دیکھو تو تم آپ ﷺ کو اس حالت میں بھی دیکھ سکتے تھے اور اگر تم یہ چاہتے کہ آپ ﷺ کو سوئے ہوئے دیکھو تو اس حالت میں بھی دیکھ سکتے تھے۔

1173- أخرجه مالك (279) والبخاری (990) ومسلم (147/749) وأبو داود (1326) والسنائي (1693) وابن ماجه (1320) والحميدي (631) وابن حبان (2426) والبيهقي (22/21/3)

1174- في باب تحفيف ركعتي الفجر

1175- أخرجه أحمد (4/12012) والبخاری (1141) والترمذي (769) والسنائي (292) والسنائي (1626) وابن حبان (2613) والبيهقي (17/3)

(1176) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَشْرَةَ رَكَعَةً - تَعْنِي فِي اللَّيْلِ - يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ رَأْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلَاةِ الْبُخَارِيُّ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں آپ ان میں سے ایک سجدہ اتنا لیا کرتے تھے کہ تم میں سے کوئی شخص 50 آیات پڑھ سکتا ہے اٹھانے سے پہلے ایسا کیا کرتے تھے۔ پھر آپ فجر کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ پھر دائیں پہلو کے بل کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مؤذن آپ کو نماز کے لئے بلائے آجاتا تھا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا۔ (1177) وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ - فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ - عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً: يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا - فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَمَامٌ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ، إِنْ تَمَامَانَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینے میں یا اس کے علاوہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ آپ نے پہلے چار رکعات ادا کیں تم ان کی خوبصورتی اور ان کی طوالت کے بارے میں پوچھو۔ پھر آپ نے چار رکعات ادا کیں۔ تم ان کی خوبصورتی اور ان کی طوالت کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر آپ رکعات ادا کیں۔ میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! آپ وتر ادا کیے بغیر سونے لگے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: (بخاری) امیری دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ (متفق علیہ)

(1178) وَعَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَيَقُومُ الْخَوْرَةَ فَيُصَلِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں سو جایا کرتے تھے اور آخری اٹھ کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

1176 - أخرجه احمد (9/25063) والبخاری (626) ومسلم (736) وابوداؤد (1335) والترمذی (440) والک (264) والدارقطنی (1) وابن حبان (2467) والبیہقی (44/3)

1177 - أخرجه مالک (265) والبخاری (9/24128) ومسلم (738) وابوداؤد (1341) والترمذی (439) والبیہقی (1) والک (372/371/1)

1178 - أخرجه احمد (26216) والبخاری (1146) ومسلم (739) وابن ماجه (1365) والنسائی (1639) وابن حبان (2589)

(1179) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوءٍ! قِيلَ: مَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدْعَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ مسلسل قیام کی حالت میں رہے یہاں تک کہ میں نے یہ خیال کیا کہ میں بیٹھ جاتا ہوں اور آپ ﷺ کو (قیام کی حالت) میں چھوڑ دیتا ہوں۔ (1180) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْفَتَحَ الْبَقَرَةُ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ الْمُنَةِ، ثُمَّ مَضَى، فَقُلْتُ: يُصَلِّي بِهَا فِي رَكَعَةٍ فَمَضَى، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ انْفَتَحَ النَّسَاءُ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ انْفَتَحَ الْإِمْرَانُ فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَوَسِّلًا: إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعْوِذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ، ثُمَّ قَالَ: "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، فَقَالَ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" فَكَانَ سَجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے سورۃ بقرہ پڑھنی شروع کی۔ میں نے سوچا آپ سو آیات پڑھ کر رکوع میں چلے جائیں گے لیکن آپ مسلسل پڑھتے رہے۔ پھر میں نے سوچا کہ آپ ایک رکعت میں پوری سورت پڑھ لیں گے لیکن آپ مسلسل پڑھتے رہے۔ میں نے سوچا اب آپ رکوع کر لیں گے لیکن پھر آپ نے سورۃ نساء پڑھنی شروع کر دی اور اسے بھی تلاوت کر لیا۔ پھر آپ نے سورۃ آل عمران پڑھنی شروع کر دی اسے بھی تلاوت کر لیا۔ آپ اسے آرام آرام سے پڑھ رہے تھے۔ جب بھی آپ کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں (اللہ تعالیٰ کی) پاکی کا تذکرہ ہوتا تھا تو آپ اس کی پاکی بیان کرتے جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں کوئی چیز مانگنے کا ذکر ہوتا تو آپ اس چیز کو مانگتے تھے جب آپ کسی ایسی آیت کو پڑھتے جس میں کسی چیز سے پناہ مانگنے کا ذکر ہوتا تھا تو آپ پناہ مانگتے تھے۔ پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور آپ نے سبحان اللہ ربی العظیم پڑھنا شروع کیا۔ آپ کا رکوع بھی آپ کے قیام جتنا طویل تھا۔ پھر آپ نے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھا۔ پھر طویل قیام کیا جو آپ کے رکوع جتنا تھا۔ پھر آپ سجدے میں چلے گئے اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے رہے۔ آپ کا سجدہ بھی تقریباً آپ کے قیام جتنا تھا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1181) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "طَوَّلُ الْقُنُوتِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1179 - أخرجه احمد (2/3646) والبخاری (1135) ومسلم (773) وابن ماجه (1418)

1180 - سبق في باب في المجاهدة

الْمَرَادُ "بِالْقُنُوتِ": الْقِيَامُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سی نماز افضل ہے؟ آپ جس میں قیام لیا ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔
امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "قنوت" سے مراد قیام ہے۔

(1182) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ اللَّيْلَ وَيَقُومُ ثَلَاثَةً وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطِرُ يَوْمًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے سب سے پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ سب سے پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے ہیں۔ وہ نصف راتے سوتے رہتے تھے اور ایک تہائی رات قیام کرتے تھے اور رات کے چھٹے حصے میں سو جاتے تھے۔ دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1183) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "اللَّيْلُ لَسَاعَةٍ، لَا يُؤْفِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى خَيْرًا مِمَّنْ أَمَرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَفِي لَيْلَةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: رات گھڑی ایسی ہے جس میں اگر بندہ مومن اس مخصوص وقت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت سے متعلق جو بھی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دے گا اور یہ ہر رات میں ہوتی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1184) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا قَامَ أَحَدُ اللَّيْلِ فَلْيَقْتَبِصِ الصَّلَاةَ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1181- اخرجہ احمد (5/14375) ومسلم (756) والترمذی (387) وابن ماجہ (1412) والطيالسي (1777) والبيهقي (1276) وابن عساکر (1758) والبيهقي (8/3) والبيهقي (1325)

1182- اخرجہ احمد (2/6501) والبخاری (1131) ومسلم (189/1159) والبيهقي (2448) والبيهقي (1629) وابن ماجہ (712) وابن عساکر (352) وعبد الرزاق (7864) والدارقطني (20/2) والبيهقي (296/295/4)

1183- اخرجہ احمد (5/14361) ومسلم (757) والبيهقي (289/2) وابن عساکر (2561) والبيهقي (1911)

1184- اخرجہ احمد (3/7752) ومسلم (768) والبيهقي (1323) والترمذی (265) وابن عساکر (2606) والبيهقي (304/2) وابن عساکر (273/2) والبيهقي (6/3)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص رات کے وقت کھڑا ہو تو اسے آغاز میں دو مختصر رکعات پڑھنی چاہئے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1185) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لئے اٹھتے تو سب سے پہلے دو مختصر رکعات ادا کرتے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1186) وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ کے نوافل: جب کسی تکلیف یا وجہ سے رہ جاتے تھے تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1187) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ نَامَ عَنْ حُزْبِهِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنا کوئی وظیفہ یا کوئی عمل پورا نہ کر سکے تو اسے فجر سے لے کر ظہر کے درمیان ادا کر لے تو یہ بھی اس کے نامہ اعمال میں اسی لکھا جائے گا جیسے اس نے رات کے وقت اسے پڑھا تھا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1188) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلَّى وَاقْبَضَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلَّتْ وَاقْبَضَتْ زَوْجَهَا، فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

1185- اخرجہ احمد (9/24072) ومسلم (767)

1186- اخرجہ مسلم (140/846) والبيهقي (1408) والترمذی (445) والبيهقي (1788) وابن عساکر (2421) وابن عساکر (1169) وعبد الرزاق (4714) والبيهقي (321/2)

1187- اخرجہ مسلم (747) وابن عساکر (2643) والترمذی (851) والبيهقي (1789) وابن ماجہ (1343) وابن عساکر (2643) والبيهقي (271/2) والدارقطني (346/1) والبيهقي (848/2)

1188- اخرجہ احمد (3/7414) والبيهقي (1308) والبيهقي (1609) وابن ماجہ (1336) وابن عساکر (2567) وابن عساکر (1148) والبيهقي (501/2)

چاہئے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

213- بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيحُ

باب: رمضان کے قیام یعنی تراویح کا مستحب ہونا

(1192) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ: جو شخص رمضان کے مہینے میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کرے (یعنی نماز تراویح ادا کرے) تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1193) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ، يَقُولُ: "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (صحابہ کرام کو) رمضان کے قیام (یعنی نماز تراویح) کا تاکید حکم نہیں دیتے تھے، لیکن اس کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو شخص رمضان کے مہینے میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کرے گا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک یہ معاملہ اسی طرح رہا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں یہ معاملہ اسی طرح رہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی حصے میں بھی یہ معاملہ اسی طرح رہا۔ (یعنی لوگ تنہا نماز تراویح ادا کیا کرتے تھے۔ بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح کے باجماعت اہتمام کی روایت قائم کی) اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

214- بَابُ فَضْلِ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَبَيَانِ أَرْجَى لَيْلِهَا

باب: شب قدر میں نوافل ادا کرنے کی فضیلت اور اس کی عبادت کا بیان

رمضان کی راتوں میں کون سی شب قدر ہو سکتی ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ (القدر: 1) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ﴾ (الدخان: 3) الْآيَاتِ.

1192- اخراج مالک (251) و احمد (3/8584) و البخاری (2009) و طبرانی (35) و مسلم (759) و ابوداؤد (1371) و الترمذی (808) و النسائی

(1601) و ابن ماجہ (1362) و ابن حبان (2546) و ابن خزيمة (2203) و الدارمی (26/2) و البیہقی (492/2)

1193- اخراج مسلم (174/759)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرنے

کے وقت کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی جگاتا ہے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے اور اس عورت پر بھی رحم کرے جو رات کے وقت اٹھ کر نماز ادا کرتی اور اپنے شوہر کو بھی جگاتی ہے اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتی ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام ابوداؤد نے اس روایت کو "صحیح" اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(1189) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْقِ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلُّوا - أَوْ صَلُّوا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا، كُنَّا فِي الدَّائِرَةِ وَالذَّائِرَةِ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے یہ دونوں بیان کرتے

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو رات کے وقت اٹھائے اور وہ دونوں نماز ادا کریں تو ان کا کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام ابوداؤد نے اس کو "صحیح" اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(1190) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا نَعَسَ أَحَدُ الصَّلَاةِ، فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ، لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ

نَفْسَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران جائے تو وہ سو جائے یہاں تک کہ اس کی نیند پوری ہو جائے کیونکہ اگر کوئی شخص غنودگی کی کیفیت کے دوران نماز پڑھتا

ممكن ہے کہ اپنی طرف سے وہ استغفار پڑھ رہا ہو اور حقیقت خود کو برا بھلا کہہ رہا ہو۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1191) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَاسْتَعِجِمِ الْقُرْآنَ عَلَى لِسَانِهِ، فَلَمْ يَذَرْ مَا يَقُولُ، فَلْيَضْطَجِعْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص رات کے وقت اس کے لیے قرآن کی تلاوت مشکل ہو (نیند کی شدت کی وجہ سے) اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟ تو اسے

1189- اخراج ابوداؤد (1309) و ابن ماجہ (1335) و ابن حبان (2568) و ابویعلیٰ (1112) و الحاکم (1/1189) و النسائی (310) و البیہقی (501/2)

1190- اخراج مالک (259) و احمد (10/25719) و البخاری (212) و مسلم (786) و الدارمی (321) و ابوعوانہ (297/2) و الحمیدی و عبد الرزاق (4222) و الدارمی (321/1) و البیہقی (16/3)

1191- اخراج احمد (3/8238) و مسلم (787) و ابوداؤد (1311) و ابن حبان (2595) و عبد الرزاق (4221) و البیہقی (297/2) (16/3)

﴿ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک اسے ہم نے برکت والی رات میں نازل کیا ہے۔“

(1194) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ قَامَ لَيْلَةَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص شب قدر میں ایمان کی حالت کی امید سے قیام کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائیگا۔

(1195) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْآخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَرَى رُؤْيَا تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْآخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيًا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْآخِرِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب کو خواب میں یہ دکھایا کہ (شب قدر) رمضان کی آخری سات راتوں میں سے کسی ایک رات میں ہوگی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے (شب قدر) رمضان کی آخری سات راتوں میں سے کسی ایک رات میں ہونے کے بارے میں تم سب کے خواب اس لیے جو شخص اسے تلاش کرنا چاہتا ہو وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1196) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّقُ الْعُشْرَ الْآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، وَيَقُولُ: ”تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعُشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے: شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1197) وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْوَتْرِ مِنَ الْعُشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

﴿ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شب قدر کو آخری عشرے کی تلاش میں تلاش کرو۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(1198) وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْوَتْرَ

1194- اخرج البخاری (25) و مسلم (760)

1195- اخرج البخاری (1158) و مسلم (1165)

1196- اخرج البخاری (2017) و مسلم (1169)

1197- اخرج البخاری (2020)

1198- اخرج احمد (9/24186) و البخاری (2024) و مسلم (1174) و ابو داؤد (1376) و الترمذی (1638) و ابن ماجہ (1768)

(3437) و ابن خزيمة (2214) و المعجم (313/4)

الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، أَحْيَا اللَّيْلَ، وَأَيَّظَ أَهْلَهُ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمُنْتَزَرَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی اکرم ﷺ ساری رات عبادت کرتے رہتے تھے اور گھروالوں کو بھی بیدار رکھتے تھے۔ آپ عبادت کے لیے مکمل طور پر تیار ہو جاتے تھے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1199) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي رَمَضَانَ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ، وَفِي الْعُشْرِ الْآخِرِ مِنْهُ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینے میں (نفل عبادت کا) جتنا اہتمام کرتے تھے اتنا اور کسی مہینے میں نہیں کرتے تھے اور آپ اس کے آخری عشرے میں جتنا اہتمام کرتے تھے آپ بقیہ دنوں میں اتنا نہیں کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(1200) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيْ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: ”قُولِي: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي“

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ .

﴿ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر مجھے یہ پتہ چل جائے کہ کون سی رات شب قدر ہے تو میں اس میں کیا پڑھوں؟ تو آپ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف کر دے۔“

امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

215- بَابُ فَضْلِ السَّوَاكِ وَخِصَالِ الْفِطْرَةِ

باب: مسواک کرنے کی فضیلت اور فطری عادتوں کا بیان

(1201) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي - أَوْ عَلَى النَّاسِ - لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

1199- اخرج احمد (10/26248) و مسلم (1175) و الترمذی (796) و ابن ماجہ (1767)

1200- اخرج الترمذی (3524) و ابن ماجہ (3850) و النسائي (878)

1201- اخرج مالك (147) و احمد (3/7343) و البخاری (887) و مسلم (252) و ابو داؤد (46) و الترمذی (22) و النسائي (533) و ابن ماجہ (690) و ابن حبان (1068) و ابو عروبة (191/1) و الدارمی (683)

اگر مجھے اہل ایمان کی مشقت کا خیال نہ ہوتا (اور ایک روایت کے مطابق) اپنی امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1202) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنْ يَشْوَصُ فَأَهَ بِالسَّوَاكِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. "الشَّوْصُ": الدَّلْكُ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب آپ تہجد کی نماز پڑھنے کیلئے ہوتے تو مسواک کے ذریعے اپنا منہ صاف کرتے تھے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”شوص“ سے یہاں مراد ہے ”لانا“

(1203) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنَّا نَعْدُو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّ وَطَهُورَهُ، فَيَعْنُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَنْسَوُكُ، وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے جس وقت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیدار کرنا ہوتا تو آپ کو بیدار کر دیتا پھر آپ مسواک کرتے اور وضو کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1204) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْثَرُ عِلَّةٍ فِي السَّوَاكِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں تمہیں مسواک کرنے کی بکثرت کرتا ہوں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1205) وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، قَالَ: فُلْتُ لَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسَّوَاكِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

شرح ابن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لائے کے بعد سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: مسواک کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

1202 - أخرجه احمد (10/23475) والبخاري (245) ومسلم (255) والبوداؤد (55) والنسائي (1620) وابن ماجه (286) والداري (685) وابن (1072) وابن خزيمة (136) وابن أبي شيبة (168/1) والطحاوي (48/1) والبيهقي (38/1)

1203 - أخرجه احمد (9/24323) ومسلم (746) والبوداؤد (1342) وابن حبان (2441) وابن خزيمة (1078) والبوداؤد (324/323/2) والبيهقي (34/1)

1204 - أخرجه احمد (4/12461) والبخاري (888) والنسائي (6) والداري (9681) وابن حبان (1067) والبيهقي (35/1)

1205 - أخرجه احمد (9/24849) ومسلم (253) والبوداؤد (51) والنسائي (8) وابن ماجه (290) وابن حبان (1074) وابن خزيمة (134) والبيهقي (168/1) (34/1)

نے روایت کیا ہے۔

(1206) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَفَ السَّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مسواک کا ایک سرا آپ کی زبان پر تھا (یعنی آپ مسواک کر رہے تھے)

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ تاہم اس کے الفاظ ”صحیح مسلم“ کے ہیں۔

(1207) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "السَّوَاكُ مَطَهْرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاءٌ لِلرَّبِّ"

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُرَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ بِأَسَانِيدٍ صَحِيحَةٍ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کو راضی کرتی ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام نسائی نے (اپنی ”سنن“ میں) اور امام ابن خزمیہ نے اپنی ”صحیح“ میں مستند اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1208) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِثَانُ، وَالْإِسْنِخْدَادُ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَفْثُ الْإِبْطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْإِسْنِخْدَادُ": حَلْقُ الْعَانَةِ، وَهُوَ حَلْقُ الشَّعْرِ الَّذِي حَوْلَ الْفَرْجِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پانچ کام فطری ہیں: ختنہ کرنا (موئے زیر ناف) صاف کرنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ کے بال چھوئے کرنا"

1206 - أخرجه احمد (7/19758) والبخاري (244) ومسلم (254) والبوداؤد (49) والنسائي (3) وابن حبان (1073) وابن خزيمة (141) والبيهقي (35/1)

1207 - أخرجه احمد (9/24258) والبخاري (27) والنسائي (5) وابن ماجه (289) وابن حبان (1067) وابن خزيمة (135) والداري (684) والبيهقي (34/1)

1208 - أخرجه احمد (3/7142) والبخاري (5998) ومسلم (257) والبوداؤد (4198) والترمذي (2756) والنسائي (9) وابن ماجه (295) وابن حبان (4579) والبوداؤد (901/1) والبيهقي (194/1)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الاستحداد" سے مراد ہے: شرمگاہ کے ارد گرد کے بال صاف کرنا۔

(1209) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَشْرُ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللَّحْيَةِ، وَالسَّوَالِكِ، وَاسْتِئْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَأِ، وَتَشْفُ الْأَبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ"

قَالَ السَّوَالِي: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمُضَةُ. قَالَ وَكَيْفَ - وَهُوَ أَحَدُ رَوَاتِهِ - انْتِقَاصُ الْمَاءِ: يَعْنِي الِاسْتِجَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْبَرَأَجِمُ" بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَالْجِيمِ: وَهِيَ عُقْدُ الْأَصَابِعِ، وَ"إِعْفَاءُ اللَّحْيَةِ" مَعْنَاهُ: لَا يَقْصُ شَيْئًا.

حضرت عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں "دس کام فطرت کا حصہ ہیں، مونچھ کے بال تراش کے رکھنا، داڑھی بڑی رہنے دینا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، جوڑوں کا دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھوں کے زیر ناف صاف کرنا اور پانی کے ذریعے استنجاء کرنا۔"

(اس روایت کے راوی) مصعب کہتے ہیں: دسویں چیز میں بھول گیا ہوں، لیکن وہ "کلی کرنا" ہوگی۔ اس حدیث مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(امام مسلم فرماتے ہیں) کعب فرماتے ہیں: "انتقاص الماء" کا مطلب پانی کے ذریعے استنجاء کرنا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "البراجم" جیم کے ساتھ ہے اور اس میں باء موحده ہے اور اس کا معنی ہے "انگیٹا جوڑ" اور "اعفاء اللحية" سے مراد ہے: داڑھی کے بالوں میں کچھ نہ کاٹے۔

(1210) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "عَشْرُ الشَّوَارِبِ وَأَعْفُوا اللَّحْيَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ مونچھوں کو ہلکا رکھو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

216- بَابُ تَأْكِيدِ الْجُوبِ الزَّكَاةَ وَبَيَانِ فَضْلِهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

زکوٰۃ کی فرضیت کی تاکید اس کی فضیلت اور اس سے متعلق دیگر احکام کا بیان

1209- آخر جہ مسلم (261) و ابوداؤد (53) والترمذی (2766) والسنائی (5055) وابن ماجہ (293) و احمد (9/25114)

1210- آخر جہ احمد (2/5135) و البخاری (5892) و آخر جہ مالک (1764) و ابوداؤد (4199) والترمذی (2773) وابن حبان (5475) و

(1891)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾ (البقرة: 43).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ﴾ (البينة: 5)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ عقیدے کے اعتبار سے خالص ہو کر صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں صحیح دین پر گامزن رہتے ہوئے اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، یہی درست دین ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا﴾ (الزينة: 103).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم ان کے مال میں سے صدقہ وصول کرو تم انہیں پاک کرو اور اس کے ذریعے ان کا تزکیہ کرو۔"

(1211) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةَ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةَ، وَحُجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کی علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1212) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ نَائِرُ الرَّأْسِ نَسَمَعُ دَوَى صَوْتِهِ، وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ" قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: "لَا، إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ" فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ" قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: "لَا، إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ" قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: "لَا، إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ" فَأَذْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ خبر سے تعلق

1211- سبق باب الامر بالمعروف

1212- آخر جہ مالک (425) و احمد (1/1390) و البخاری (46) و مسلم (11) و ابوداؤد (391) والسنائی (457) وابن حبان (1724) وابن خزيمة (306) وابن الجارود (144) والدارقطني (1578) والبيهقي (466/2)

﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کرتا رہوں۔ جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں جب وہ ایسا کر لیں گے تو وہ اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے۔ البتہ اسلام کا حق باقی رہے گا اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(1215) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَاتَلَهَا فَقَدْ قَتَلَ نَفْسِي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ" فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لَا أَقَاتِلُنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ - وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَقْلًا كَانُوا يُؤْذُونَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْفِتْنَةِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو عربوں میں سے کچھ لوگ کافر ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کریں گے جبکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ یہ اعتراف نہ کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ جب وہ یہ کہہ دیں گے تو وہ اپنی جان اور اموال کو مجھ سے بچالیں گے البتہ ان کا حق باقی رہے گا اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس شخص کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا۔ زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر وہ مجھے کوئی ایسی رسی دینے سے بھی انکار کریں جسے وہ نبی اکرم ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو میں ان کے ساتھ اس انکار کرنے کی وجہ سے بھی جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میرا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کے بارے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا کیا تھا اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہی بات درست ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1216) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ: "تَعْبُدُ اللَّهَ، وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتَقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

1215 - أخرجه البخاري (1399) ومسلم (20) وابوداود (1556) والترمذي (2607) والنسائي (2442).

1216 - أخرجه احمد (9/23609) والبخاري (1396) ومسلم (13) والنسائي (467) وابن حبان (3245) والطبراني (3924).

رکھتا تھا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہمیں اس کی آواز کی جھنجھناہٹ سنائی دے رہی تھی لیکن جو وہ کہہ رہا تھا وہ ہمیں نہیں آرہا تھا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوا تو وہ آپ سے اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنا۔ اس نے دریافت کیا کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی نماز لازم ہے۔ آپ نے فرمایا: البتہ اگر تم نفل (نماز) ادا کرنا چاہو تو یہ بہتر ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے ہیں؟ اس نے فرمایا: کہ کیا ان کے علاوہ کوئی اور روزے بھی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! اگر تم نفل روزے رکھنا چاہو تو یہ بہتر ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا تو اس نے دریافت کیا کہ کیا اس کے علاوہ اور ادائیگی بھی لازم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم نفل ادائیگی کرنا چاہو تو یہ بہتر ہے۔ وہ شخص چلا گیا جاتے ہوئے وہ یہ کہہ رہا تھا: اللہ کی قسم! میں اس میں کوئی اضافہ کروں گا اور کوئی کمی نہیں کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ ٹھیک کہہ رہا ہے تو یہ کامیاب ہو گیا۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1213) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ

إِلَى الْيَمَنِ،

فَقَالَ: "ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَاتَّبَعُوا اللَّهَ تَعَالَى، افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلَمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُوْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ، وَتُرَوَّطُ فُقَرَائِهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور فرمایا: تم ان اس بات کی گواہی کی طرف دعوت دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں اور اگر وہ اس بات میں تمہاری اطاعت کر لیں تم انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اگر اس بات میں بھی وہ تمہاری بات مان لیں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے امراء سے لے کر غریب کو دی جائے گی۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1214) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَيَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

1213 - سبق في باب تحريم الظلم

1214 - باب اجراء احكام الناس على الظاهر

♦♦ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور تم نماز ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھو۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1217) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ، دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: "تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ" قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا، فَلَمَّا وَلَّى، النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے کہ میں اسے سرانجام دوں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان روزے رکھو۔ اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں اس میں کوئی اضافہ کروں گا اور جب وہ مڑ کر جانے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کی طرف دیکھے۔ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1218) وَعَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلَاةِ، وَابْتِئَاءِ الزَّكَاةِ، وَالتَّصَحُّحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ♦♦ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی اختیار کرنے کی بیعت کی تھی۔

(1219) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَاحِبَ ذَهَبٍ، وَلَا فِضَّةٍ، لَا يُؤْدِي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ، فَأُتِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيَكْوَى بِهَا جَنْبَهُ، وَجَبِينَهُ، وَظَهْرَهُ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ شِدَّةُ الْحَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ" قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَالْإِبِلُ؟ قَالَ: "وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤْدِي مِنْهَا حَقَّهَا، وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وَرْدِهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ بَطَّحَ لَهَا بِقَاعِ قَرْقَرٍ أَوْ قَرَمَا كَانَتْ، لَا يَقْفِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا، تَطْوُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَعْصُهُ بِأَفْوَاهِهَا، كُلَّمَا

مَرَّ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا، رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرَى سَبِيلُهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ" قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: "وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤْدِي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ، بَطَّحَ لَهَا بِقَاعِ قَرْقَرٍ، لَا يَقْفِدُ مِنْهَا شَيْئًا، لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءٌ، وَلَا جَلْحَاءٌ، وَلَا عُضْبَاءٌ، تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، وَتَطْوُهُ بِأَخْلَافِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا، رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرَى سَبِيلُهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ" قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: "الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وَرُذٌّ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سَيِّئٍ، وَهِيَ لِرَجُلٍ آجِرٍ. فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهْ وَرُذٍّ فَهِيَ رَجُلٌ رِبَطَهَا رِيَاءٌ وَفَخْرًا وَنَوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَهِيَ لَهُ وَرُذٌّ، وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهْ سَيِّئٍ، فَهِيَ رَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي ظَهْرِهَا، وَلَا رِقَابِهَا، فَهِيَ لَهُ سَيِّئٌ، وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهْ آجِرٍ، فَهِيَ رَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرَجٍ، أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدُ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدُ أَرْوَائِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٍ، وَلَا تَقْطَعُ طَوْلُهَا فَاسْتَنْتَ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدُ أَقَارِهَا، وَأَرْوَائِهَا حَسَنَاتٍ، وَلَا مَرَبَّهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ، وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدُ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ" قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَالْحُمْرُ؟ قَالَ: "مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى فِي الْحُمْرِ شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْفَاضَّةُ الْجَامِعَةُ: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سونے اور چاندی کا مالک جو شخص ان کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا قیامت کے دن اس (سونے یا چاندی) کو آگ کے ٹکڑوں میں تبدیل کیا جائے گا اور انہیں جہنم کی آگ میں اچھی طرح گرم کیا جائے گا اور پھر ان کے ذریعے اس شخص کے پہلو، پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا۔ وہ دن جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ اس دن یہ عمل بار بار کیا جاتا رہے گا۔ یہاں تک کہ جب تمام لوگوں کا حساب ہو جائے گا تو اس شخص کو اس کا راستہ دکھایا جائے گا۔ جو یا تو جنت کی طرف ہو گا یا جہنم کی طرف ہو گا۔

عرض کی گئی یا رسول اللہ! اونٹ (کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے مالک کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: اونٹ کا جو مالک اس کا حق ادا نہیں کرے گا۔ اونٹ کا حق یہ ہے جس دن اسے پانی پلایا جائے اس دن (اونٹنیوں کا) دودھ دوہ لیا جائے، تو اس شخص کو قیامت کے دن ایک چٹیل زمین پر لٹا دیا جائے گا اور وہ سب اونٹ آئیں گے، جن میں کوئی ایک بچہ بھی کم نہیں ہوگا، وہ خوب موٹے تازے ہوں گے وہ اسے رو دے لیں گے۔ اور اسے کاٹیں گے ان میں سے جب ایک گڑ جائے گا تو دوسرا آ جائے گا، وہ دن جو پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ اس پورے دن میں یہ عمل ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ جب سب لوگوں کا حساب ہو جائے گا۔

جائے گا تو اس شخص کو اس کا راستہ دکھا دیا جائے گا خواہ جنت کی طرف ہو یا جہنم کی طرف ہو۔

عرض کی گئی گائے اور بکریوں (کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے مالک کا کیا انجام ہوگا؟) آپ نے فرمایا: گائے اور بکری جو مالک ان کا حق ادا نہیں کرے گا۔ قیامت کے دن اسے ایک چٹیل زمین پر لٹا دیا جائے گا اور وہ سب گائے بکریاں موند گی، ان میں کوئی اٹنے بیٹنگوں والی، ٹوٹے ہوئے بیٹنگوں والی یا بیٹنگوں کے بغیر، نہیں ہوگی۔ وہ سب اسے اپنے بیٹنگوں ذریعے ماریں گی۔ اور پیروں کے ذریعے روند ڈالیں گی۔ ایک گز رے گی تو دوسری آجائے گی۔ وہ دن جس کی مقدار ہزار سال کے برابر ہے۔ (اس پر رے دن میں بھی عمل بار بار ہوتا رہے گا۔) یہاں تک کہ جب سب لوگوں کا حساب ہوگا تو اس شخص کو اس کا راستہ دکھا دیا جائے گا جو جنت کی طرف ہوگا یا جہنم کی طرف ہوگا۔

عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! گھوڑوں (کی زکوٰۃ نہ دینے والے مالک کا کیا انجام ہوگا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: تین طرح کے ہوتے ہیں یا تو گھوڑا اپنے مالک کے لیے بوجھ ہوگا یا انسان کے لیے ”رکاوٹ“ ہوگا۔ یا اس کے لیے اجر گھوڑا انسان کے لیے بوجھ ہوگا اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جسے ریا کاری، بڑائی کے اظہار اور اہل اسلام کو تکلیف پہنچانے کے لیے رکھا گیا ہو۔ وہ اپنے مالک کے لیے بوجھ ہوگا۔ جو گھوڑا ”رکاوٹ“ ہوگا اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جسے اللہ تعالیٰ کی دینے کے لیے تیار کیا گیا ہو۔ اور اس کے حقوق، جو اس کی پشت اور گردن سے متعلق ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی خیال رکھا گیا ہو۔ اور جو گھوڑا اجر ہوگا اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اہل اسلام کے لیے تیار کیا گیا اسے کسی چراگاہ میں رکھا گیا ہو یا باغ میں رکھا گیا ہو۔ یہ اس چراگاہ یا باغ میں سے جو کچھ کھائیں گے۔ اس کی مقدار اس مالک کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور ان کی لید اور پیشاب کے عوض میں بھی نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور اگر وہ ایک یا دو ٹیلوں کا چکر بھی لگا آئیں تو ان کے قدموں اور لید کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے نیکیاں لکھے گا۔ مالک ان کے ہمراہ کسی دریا کے پاس سے گزرے اور یہاں سے پانی پی لیں۔ اگر چہ مالک کا ارادہ انہیں پانی پلانے کا تو بھی اللہ تعالیٰ اس پانی کی تعداد کے برابر اس شخص کے لیے نیکیاں لکھے گا۔

عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! گدھوں (کے مالک کے بارے میں کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: گدھوں کے بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔ البتہ یہ جامع آیت (قرآن میں) موجود ہے۔

”جو شخص ڈرے کے برابر (چھوٹی چیونٹی) بھی نیکی کرے گا وہ اس کے اجر کو دیکھ (پا) لے گا اور جو ڈرے (چھوٹی چیونٹی) کے برابر برائی کرے گا وہ اس (کے عذاب) کو دیکھ (پا) لے گا۔“
یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ یہ الفاظ ”صحیح مسلم“ کے ہیں۔

217- بَابُ وَجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَبَيَانِ فَضْلِ الصِّيَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ

باب: رمضان کے روزوں کا واجب ہونا، روزہ رکھنے کی فضیلت، اس کے متعلقات کا بیان
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر

کیا گیا تھا۔“

إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرة: 183-185)

یہ آیت یہاں تک ہے: ”رمضان کا وہ مہینہ جس میں قرآن نازل کیا گیا، لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت کی واضح نشانیاں ہیں اور یہ فرق کرنے والا ہے تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے وہ اس میں روزہ رکھے اور جو بیمار ہو جائے یا سفر کی حالت میں ہو تو وہ ان کی گنتی دوسرے دنوں میں پوری کر لے۔“

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَقَدْ تَقَدَّمَتْ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَهُ .

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو اس میں سے کچھ گزشتہ باب میں گزر چکی ہیں۔

(1220) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”قَالَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَضْحَكْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ. وَاللَّهُ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ مِنْ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمُسْكِ. لِلصَّائِمِ قَرَحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَفَى رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ .

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ”يَتْرُكُ طَعَامَهُ، وَشَرَابَهُ، وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِ الصَّيَامِ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا“ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ”كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يَضَاعَفُ، الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ، يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِ الصَّيَامِ. لِلصَّائِمِ قَرَحَتَانِ: فَرَحُهُ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرَحُهُ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ. وَلَخُلُوفٌ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمُسْكِ“ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”آدم کے بیٹے کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے صرف روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔“

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) روزہ ڈھال ہے جب کسی شخص نے روزہ رکھا ہو تو وہ بدزبانی کا مظاہرہ نہ کرے اور شور نہ مچائے اور جو شخص اسے برا کہے یا اس سے لڑنے کی کوشش کرے تو وہ یہ کہہ دے: میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے

1220 - أخرجه احمد (3/3493) والبخاری (1894) ومسلم (1151) والناشي (2215) وابن ماجه (1638) وابن حبان (3422) وابن خزيمة

(1896) والهيثمى (2485) وعبد الرزاق (7891) ومالك (698) والبيهقي (304/4)

ذات اقدس میں محمد کی جان ہے روزہ دار کی منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک یہ کہ جس وقت وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور پھر جب وہ (کے دن) اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ یہ بخاری رحمہ اللہ کی روایت کے الفاظ ہیں۔

بخاری رحمہ اللہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ شخص اپنا کھانا اور پینا اور اپنی خواہش نفس کو میری وجہ سے چھوڑ دے روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور نیکی کا بدلہ دے گا۔ اسے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس آدم کے عمل (کا بدلہ) کئی گنا ہوتا ہے نیک (کا اجر) دس گنا سے ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ما سوائے روزہ کے“ کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا وہ شخص اپنی شہوت اپنے کھانے کو چھوڑتا ہے روزہ دار کو دو خوشیاں ملیں گی ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی (قیامت کے دن) اپنے پروردگار کے ملاقات کے وقت اور روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

ملاقات کے وقت اور روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

(1221) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ أَنْفَقَ رَوْحَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ“ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ فَقَالَ: ”نَعَمْ، وَأَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1224) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1225) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ، فَبُحِثَ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِقَتِ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصِفَّتِ الشَّيَاطِينُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1222) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ: الرِّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: آيَنَ الصَّائِمُونَ؟ يَقُولُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1228) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ أَحْيَا اللَّيْلَ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں: رمضان کے آخری عشرے میں نبی اکرم ﷺ خود بھی رات بھر عبادت کرتے تھے اور اپنے اہل خانہ کو بھی جگاتے تھے غرضیکہ آپ (ان دنوں میں) بھرپور عبادت کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

219- بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقْدُّمِ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ بَعْدَ نِصْفِ شَعْبَانَ إِلَّا لِمَنْ وَصَلَهُ بِمَا قَبْلَهُ أَوْ وَافَقَ عَادَةً لَهُ بِأَنْ كَانَ عَادَتُهُ صَوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَوَافَقَهُ

باب: رمضان سے پہلے اور نصف شعبان کے بعد ایک دن روزہ رکھنے کی ممانعت، ماسوائے اس شخص کے جو مسلسل اس سے پہلے رکھتا آ رہا ہو یا وہ روزہ اس کے کسی اور معمول کے مطابق آجائے یعنی اس کی عادت جمعہ یا پیر کے دن رکھنے کی ہو تو اس دن وہ دن آجائے

(1229) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَبْقَدَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ، فَلَبِصُمَ ذَلِكَ الْيَوْمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کوئی بھی شخص رمضان سے پہلے ایک یا دو دن روزہ نہ رکھے ماسوائے اس شخص کے جو ایسے روزہ رکھتا ہو (تو اس موافقت میں) وہ اس دن کا روزہ رکھ لے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1230) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ، صَوْمُوا لِرُؤْيَيْهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ، فَإِنْ حَالَكَ دُونَهُ غِيَابَةٌ فَاصْكُمُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

”الغباية“ بالغين المعجمة وبالياء المثناة من تحت المكسرة، وهي: السحابة.

1228- سبق ترجمہ فی الباب فضل قیام لیلۃ القدر

1229- أخرجه احمد (7204) والبخاری (1914) ومسلم (1082) والابوداؤد (2335) والترمذی (685) والنسائی (2171) وابن ماجه (1650)

والن حبان (3586) وعبد الرزاق (7315) والدارمی (1689) وابن ابی حنیہ (23/3) والطحاوی (2361) والبیہقی (207/4)

1230- أخرجه الترمذی (688) والابوداؤد (2327) والنسائی (2128) والدارمی (1985) والطحاوی (2671) وابن ابی حنیہ (20/3) وابن حبان

(3590) وابن خزيمة (1912) والدارمی (10686)

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب رمضان آجاتا ہے تو جو روزے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1226) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا".

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (چاند کو) دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر (عید الفطر) کرو اور اگر تم پر بادل چھا جائے تو شعبان کے تیس دن کی تعداد پوری کرو۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ یہ بخاری رحمہ اللہ کی روایت کے الفاظ ہیں مسلم کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: اگر تم پر بادل جائیں تو تم تیس دن روزے رکھو۔

218- بَابُ الْجُودِ وَفِعْلِ الْمَعْرُوفِ وَالْإِكْتِسَارِ مِنَ الْخَيْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَالزِّيَادَةِ ذَلِكَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْهُ

باب: رمضان کے مہینے میں سخاوت، نیکی کا کام کثرت سے کرنا اور آخری عشرے میں اس میں مزید اضافہ کرنا

(1227) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ قَبْلَ أَرْسِهِ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الْيَوْمِ الْمُرْسَلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ بخشنے والے تھے اور جب آپ رمضان کے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آیا کرتے تھے تو آپ اور زیادہ بخشنے والے ہو جایا کرتے تھے رمضان کے مہینے میں جبرائیل علیہ السلام روزانہ رات کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ کے ساتھ قرآن کا ”دور“ کیا کرتے تھے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو نبی اکرم ﷺ بھلائی کے کام میں چلتی ہو اسے زیادہ بخشنے والے تھے۔

1226- أخرجه احمد (9860) والبخاری (1909) ومسلم (1081) والنسائی (2116) وابن حبان (3442) والدارمی (1685) والطحاوی

(2481) وابن الجارود (376) والدارمی (2153) والبیہقی (205/4)

1227- أخرجه احمد (1/2616) والبخاری (6) ومسلم (2308) وابن حبان (6370) والبیہقی (326/1)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو۔ کو دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند کو دیکھ کر ہی عید النضر کرو اگر تمہارے درمیان بادل ہو جو کائنات میں تو تیس کی تعداد پوری کر لو۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث حسن صحیح“ ہے۔

(1231) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نُصِفَتْ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا»

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: «حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب شعبان کا نصف جائے تو (زیادہ نفلی روزہ) نہ رکھو۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث حسن صحیح“ ہے۔

(1232) وَعَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ عَمَّا رِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: «حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ».

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص اس دن روزہ رکھے جس میں شک ہو تو اس نے ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

220- بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب: (پہلی کے) چاند کو دیکھ کر کیا پڑھا جائے؟

(1233) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ،

قَالَ: «اللَّهُمَّ أَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبَّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ، هَلَالٌ رُشِيدٌ وَخَيْرٌ

1231- أخرجه أحمد (9713) وأبو داود (2337) والترمذي (738) وأخرجه ابن ماجه (1651) وابن حبان (3589) وعبد الرزاق (7325) وابن عديم (21/3) والبيهقي (209/4) والدارقطني (1740)

1232- أخرجه البخاري تعليقا في الصوم باب (911) وأبو داود (2334) والترمذي (686) وابن حبان (3585) وابن خزيمة (1914) والدارقطني (1682) والدارقطني (157/2)

1233- أخرجه أحمد (1/1397) والترمذي (3462) والدارقطني (1688) وعبد بن حميد (103) وأبو داود (109/2) والبيهقي (661) والدارقطني (7767)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: «حَدِيثٌ حَسَنٌ».

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے: ”اے اللہ! اے ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی اور اسلام والا چاند بنانا (اے چاند) میرا اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے (اللہ کرے) یہ ہدایت اور بھلائی کا چاند ہو۔“

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

221- بَابُ فَضْلِ السُّحُورِ وَتَأْخِيرِهِ مَا لَمْ يُخْشَ طُلُوعُ الْفَجْرِ

باب: سحری کی فضیلت اس میں تاخیر کرنا جب تک صبح صادق کا وقت نمودار نہ ہو

(1234) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَسَحَّرُوا؛ فَإِنَّ فِي

السُّحُورِ بَرَكَهٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1235) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ. قِيلَ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سحری کھائی اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے

(یعنی نماز ادا کی، راوی کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ تو انہوں نے فرمایا ”پچاس آیات“ (کی تلاوت کے برابر وقت تھا)

(1236) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْذَنَانِ:

بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ بِلَالًا يُوذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى

يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ» قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَرْفَعِيَ هَذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے دو موزن تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ام مکتوم رضی اللہ عنہا جو

ٹاپتا تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے (ایک مرتبہ) ارشاد فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ رات میں ہی اذان دے دیتا ہے لہذا تم اس وقت تک کھا پی سکتے ہو

1234- أخرجه أحمد (4/1950) وأبو داود (1923) ومسلم (1095) والترمذي (708) والنسائي (2134) والدارقطني (1696) وابن حبان (3466) وابن الجارود (383) وابن خزيمة (1937) وابن ماجه (1692) والبيهقي (4848) وعبد الرزاق (7598) وابن أبي عمير (8/3) والهيثم (976) والطبراني (60) والبيهقي (236/4)

1235- أخرجه البخاري (575) ومسلم (1097) والترمذي (703) والنسائي (2154) وابن ماجه (1694)

1236- أخرجه أحمد (2/4551) وأبو داود (1092) ومسلم (617) والترمذي (203) والنسائي

جب ابن ام مکتومؓ اذان دیتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں) دونوں اذانوں کے درمیان صرف اتنا فرق تھا: یہ (اذان دینے کے لیے منارے پر) چڑھ رہے تھے۔

اور وہ (اذان دینے کے بعد) اتر رہے ہوتے تھے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1237) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

مَا بَيْنَ صَبَامِنَا وَصَبَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَكَلَةُ السَّخِيرِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، ہمارے اور ان

لوگوں کے (روزہ رکھنے کے طریقے) درمیان (بنیادی) فرق سحری کھانا ہے۔

222- بَابُ فَضْلِ تَعْجِيلِ الْفِطْرِ وَمَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ، وَمَا يَقُولُهُ بَعْدَ الْإِفْطَارِ

باب: افطار میں جلدی کرنا، افطار میں جلدی کرنے کی فضیلت

کس چیز سے افطاری کی جائے؟ افطار کے بعد کیا پڑھا جائے

(1238) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا

النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سہل بن سعدؓ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: لوگ جب تک افطاری میں جلدی کرتے رہیں

بھلائی (پرگامزن) رہیں گے۔ (یعنی ایسا کرنا نیک کام ہے) یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1239) وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَا

مَسْرُوقٌ: رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كِلَاهُمَا لَا يَأْكُلُو عَنِ الْخَيْرِ؛ أَحَدُهُمَا

الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ؟ فَقَالَتْ: مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ؟ قَالَ:

اللَّهُ - يَعْنِي: ابْنُ مَسْعُودٍ - فَقَالَتْ: هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَصْنَعُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: «لَا يَأْكُلُو» أَيْ: لَا يَقْصِرُ فِي الْخَيْرِ.

حضرت ابو عطیہؓ بیان کرتے ہیں: میں اور مسروقؓ سیدہ عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے مسروقؓ

ان سے کہا: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے دو اصحاب ہیں یہ دونوں کسی بھی بھلائی کے کام میں دیر نہیں کرتے۔ ان میں

1237- اخرجه احمد (6/17817) ومسلم (1096) والترمذی (709) والنسائی (2165) والدارمی (1697) وابن حبان (3477) وابن

(1940) وابن ابی حشیمہ (8/3) والبوداؤد (2343)

1238- اخرجه مالك (638) و احمد (8/22868) والبخاری (1957) ومسلم (1098) والترمذی (699) وابن ماجه (1697) وابن

(3502) والطبرانی (5981) والبيهقي (237/4) والدارمی (1699)

1239- اخرجه مسلم (1099) والبوداؤد (2353) والترمذی (702) والنسائی (2157)

ایک مغرب کی نماز جلدی ادا کرتے ہیں اور افطاری بھی جلدی کر لیتے ہیں اور دوسرے مغرب کی نماز میں تاخیر کرتے ہیں اور افطاری میں بھی تاخیر کرتے ہیں۔

سیدہ عائشہؓ نے دریافت کیا، مغرب کی نماز اور افطاری میں جلدی کرنے والے کون صاحب ہیں؟ انہوں نے جواب

دیا: حضرت عبداللہؓ، یعنی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تو سیدہ عائشہؓ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے

تھے۔ اس حدیث کو امام مسلمؒ نے روایت کیا ہے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں: قول ”لایالوا“ سے مراد ہے: وہ نیکی میں کچھ کمی نہیں کرتے تھے۔

(1240) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَالَ اللَّهُ -

عَزَّ وَجَلَّ - : أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعَجَّلَهُمْ فِطْرًا»

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: «حَدِيثٌ حَسَنٌ».

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”میرے نزدیک میرے بندوں میں سے مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو افطاری جلدی کرے۔“

امام نوویؒ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث حسن“ ہے۔

(1241) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا

أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا، وَأَذْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّالِمُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب رات اس طرف سے آئے

اور دن اس طرف سے چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطاری کرے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1242) وَعَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ: «يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجِدْ لَنَا،

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَمْسَيْتُ؟ قَالَ: «انْزِلْ فَاجِدْ لَنَا» قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: «انْزِلْ فَاجِدْ لَنَا»

قَالَ: فَانْزَلْ فَاجِدْ لَنَا، فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ

هَاهُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّالِمُ» وَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

1240- اخرجه احمد (3/8368) والترمذی (700) وابن حبان (3507) والبيهقي (237/4)

1241- اخرجه احمد (192) والبخاری (1954) ومسلم (1100) والبوداؤد (2351) والترمذی (698) والنسائی (3310) والدارمی (1700) وابن

حبان (3513) وابن خزيمة (2058) وابن الجارود (393) والحميدي (20) وابن ابی حشیمہ (11/3) وعبد الرزاق (7595) والبيهقي (216/4)

1242- اخرجه احمد (19412) والبخاری (1941) ومسلم (1101) والبوداؤد (2352) وابن حبان (3511) وعبد الرزاق (7594) وابن ابی حشیمہ

(11/3) والبيهقي (216/4)

قَوْلُهُ: "اجْدَحْ" بِجِيمٍ ثُمَّ ذَالٍ ثُمَّ حَاءٍ مُهْمَلَتَيْنِ، أَيْ: أَخْلِطَ السَّوِيقَ بِالْمَاءِ .

﴿ حضرت ابن ابی اوفیؓ بیان کرتے ہیں ہم ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ جب سورج گیا تو آپ نے ایک صاحب کو حکم دیا "اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو" انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! شام (اندھیرا) دیں آپ نے فرمایا: اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو (راوی کہتے ہیں) اس وقت ابھی دن (یعنی روشنی) باقی تھا۔ وہ صاحب انہوں نے ستو گھول کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیے آپ نے انہیں پی لینے کے بعد ارشاد فرمایا: "جب تم رات کو اس سے آتی ہوئی دیکھو تو روزہ دار افطاری کر لے۔" (راوی کہتے ہیں) آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ فرمایا۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں: یہ قول "اجدح" جیم کے ساتھ ہے اور اس میں "ذ" اور "ہا" مہملہ ہیں۔ اس کا مطلب ستوپانی میں ملاؤ۔

(1243) وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَفْطِرْ عَلَى تَمَرٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ، فَلْيَفْطِرْ عَلَى مَاءٍ؛ فَإِنَّهُ طَهُورٌ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

﴿ حضرت سلمان بن عامرؓ جو صحابی رسول ہیں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص کرے تو کھجور کے ساتھ افطاری کرے اگر وہ نہ ملے تو پانی کے ساتھ کر لے کیونکہ یہ بھی پاکیزگی کا باعث ہے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(1244) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتَمِيرَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَمِيرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

﴿ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے سے پہلے تازہ کھجوروں کے ذریعے افطار کرتے تھے اگر وہ نہ ہوتی تھیں تو خشک کھجوروں کے ذریعے کر لیا کرتے تھے اگر وہ بھی نہ ہوتیں تو آپ پانی کے چند گھونٹ کرتے تھے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

1243- أخرجه احمد (16225) والبوداؤد (2355) والترمذی (658) والسنائی (3319) وابن ماجه (1699) وابن حبان (3514) والدارقطنی (7/2) وابن خزيمة (2067) وعبد الرزاق (7587) والطحاوی (1181) والحمیدی (823) وابن ابی حشیم (107/2) والطبرانی (6193) والبیہقی (1574) (4)

1244- أخرجه احمد (4/12676) والبوداؤد (2356) والترمذی (696) والحاکم (1576) والدارقطنی (185/2) والبیہقی (239/4)

(امام ترمذی) فرماتے ہیں: یہ "حدیث حسن" ہے۔

223- بَابُ أَمْرِ الصَّائِمِ بِحِفْظِ لِسَانِهِ وَجَوَارِحِهِ

عَنِ الْمُخَالَفَاتِ وَالْمُشَاتِمَةِ وَنَحْوِهَا

باب: روزہ دار کو یہ ہدایت کہ وہ اپنی زبان اور اعضاء کی حفاظت کرے

اور لڑائی جھگڑے کا لگ بھگ سے بھی بچے

(1245) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمُ أَحَدِكُمْ، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَاءَتْهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص نے روزہ رکھا ہو تو وہ بد زبانی کا مظاہرہ نہ کرے اور چیخ چلائے نہیں اگر کوئی شخص اسے برا کہے یا اس سے لڑنے کی کوشش کرے تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1246) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

﴿ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: جو شخص (روزے کی حالت میں) جھوٹی بات اور اس پر عمل کرنے کو ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔ اس حدیث کو امام بخاریؒ نے روایت کیا ہے۔

224- بَابُ فِي مَسَائِلِ مِنَ الصَّوْمِ

باب: روزے کے مسائل کا بیان

(1247) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ، فَكَلَّ، أَوْ شَرِبَ، فَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص روزہ دار ہو اور بھول کر کچھ کھالے لے تو اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

1246- أخرجه احمد (3/9846) والبخاری (1903) والبوداؤد (2362) والترمذی (707) والسنائی (3345) وابن ماجه (1689) وابن حبان (3480) وابن خزيمة (270/4)

1247- أخرجه احمد (3/10352) والبخاری (1933) ومسلم (1155) والبوداؤد (2398) والترمذی (721) وابن ماجه (1673) وابن حبان (3519) وابن خزيمة (1989) وابن الجارود (390) والدارقطنی (179/2) والبیہقی (229/4)

(1248) وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي عَنِ النَّبِيِّ (ﷺ) قَالَ: "أَسْبَغَ الْوُضُوءَ، وَخَلَّلَ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالَغَ فِي الْاسْتِشْقَاقِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے وضو کے بار بتائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور ناک میں اچھی طرح پانی البتہ اگر تم روزہ کی حالت میں ہو (تو ایسا زیادہ اہتمام نہ کرو)۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ابو داؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(1249) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِجُ نَفْسَهُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ صبح صادق صاویق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے پھر آپ غسل کر لیتے تھے اور روزہ رکھ لیتے تھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1250) وَعَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ، ثُمَّ يَصُومُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی احتلام کے بغیر صبح کے وقت جنابت میں ہوتے تھے پھر آپ روزہ رکھ لیتے تھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

225- بَابُ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ وَشَعْبَانَ وَالْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

باب: محرم، شعبان اور حرمت والے مہینے میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان

(1251) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الصَّيَّامُ بَعْدَ رَمَضَانَ: شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ: صَلَاةُ اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے بعد سب سے فضیلت والا روزہ اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے فضیلت والی رات کی نماز ہے۔ اس

1248- أخرجه احمد (13680) و ابوداؤد (2366) و الترمذی (788) و النسائی (87) و ابن ماجہ (407) و ابن ابی شیبہ (1) و الطیالسی (2/1) الزرقانی (79) و ابن خزيمة (150) و البیہقی (76/1)

1249- أخرجه احمد (643) و البخاری (1925) و مسلم (1109) و ابوداؤد (2388) و الترمذی (779) و احمد (10/25869)

1251- تقدم تخریجی باب فضل قیام اللیل۔

کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1252) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ شَهْرِ أَكْثَرِ مِنْ شَعْبَانَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ. وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ شعبان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ شعبان میں کچھ دنوں کو چھوڑ کر (اکثر روزہ رکھا کرتے تھے) یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1253) وَعَنْ مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ، عَنْ أَبِيهَا أَوْ عَمِّهَا: أَنَّ أُمَّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَاتَّاهُ بَعْدَ سَنَةٍ - وَقَدْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَهَيْئَتُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَا تَعْرِفُنِي؟ قَالَ: "وَمَنْ أَنْتَ؟"

قَالَ: أَنَا الْبَاهِلِيُّ الَّذِي جِئْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ. قَالَ: "فَمَا غَيْرُكَ، وَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ الْهَيْئَةِ؟" قَالَ: مَا أَكَلْتُ طَعَامًا مُنْذُ فَارَقْتُكَ إِلَّا بَلْبَلًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَذَّبْتَ نَفْسَكَ؟" ثُمَّ قَالَ: "صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ، وَيَوْمًا مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ" قَالَ: زِدْنِي، فَإِنِّي بِي قُوَّةٍ، قَالَ: "صُمْ يَوْمَيْنِ" قَالَ: زِدْنِي، قَالَ: "صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ" قَالَ: زِدْنِي، قَالَ: "صُمْ مِنَ الْحُرْمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرْمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرْمِ وَاتْرُكْ" وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ فَضَمَّهَا، ثُمَّ أَرْسَلَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

و "شَهْرُ الصَّبْرِ": رَمَضَانَ.

حضرت مجیبہ باہلیہ رضی اللہ عنہا اپنے والد یا اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر وہ چلے گئے اور پھر ایک سال بعد وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی حالت اور ہیئت تبدیل ہو چکی تھی۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے مجھے پہچانا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کون ہو، انہوں نے عرض کی! میں باہلی ہوں جو ایک سال پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تمہیں کس چیز نے بدل دیا؟ تم تو ظاہری طور پر اچھی حالت میں تھے۔ انہوں نے عرض کی! جب سے میں آپ سے جدا ہوا ہوں میں صرف رات کے وقت کھانا کھاتا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: صبر والے مہینے کے روزے رکھو اور ہر مہینے میں ایک دن روزہ رکھ لیا کرو۔ انہوں نے عرض کی! آپ مجھے زیادہ کی اجازت دیں کیونکہ میرے اندر قوت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (ہر مہینے میں) دو (نفل) روزے رکھ لیا کرو۔ انہوں نے عرض کی: آپ زیادہ کی اجازت دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (ہر مہینے میں) تین دن (نفل) روزہ رکھ لیا کرنا۔

1252- أخرجه البخاری (1969) و مسلم (782) و الترمذی (768) و النسائی (2175)

1253- أخرجه ابوداؤد (2428)

پھر آپ نے مزید مجھے یہ فرمایا: حرمت والے مہینے میں کچھ روزے رکھ لیا کرو اور کچھ چھوڑ دیا کرو۔ حرمت والے کچھ روزے رکھ لیا کرو اور کچھ چھوڑ دیا کرو حرمت والے مہینے میں کچھ روزے رکھ لیا کرو اور کچھ چھوڑ دیا کرو۔

راوی نے اپنی انگلیوں کے ذریعے تین کا اشارہ کر کے انہیں بند کر کے بتایا اور پھر انہیں کھول دیا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”شہر الصبر“ سے مراد ہے: رمضان المبارک کا مہینہ۔

226- بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ وَغَيْرِهِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

باب: ذوالحج کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنے اس کے علاوہ دیگر کام کرنے کی افضلیت کا بیان

(1254) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا

الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ“ يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَا الْجِهَادُ فِي

اللَّهِ؟ قَالَ: ”وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ“ رَوَاهُ

حُضْرَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيَانِ كَرْتِے ہيں نبي اكرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، ان دنوں کے علاوہ کسی اور دن

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک عمل کرنا (ان سے) زیادہ پسند نہیں ہیں۔

راوی کہتے ہیں نبي اكرم ﷺ کی مراد ذوالحج کا پہلا عشرہ ہے۔

لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: سوائے اس شخص کے جو جان

لے کر جائے اور ان میں سے کوئی بھی چیز واپس نہ لائے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

227- بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَتَّاسُوعَاءَ

باب: عرفہ، عاشورہ اور محرم کی نویں تاریخ کو روزہ رکھنے کی فضیلت

(1255) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ

عَرَفَةَ، قَالَ: ”يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حُضْرَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيَانِ كَرْتِے ہيں نبي اكرم ﷺ سے ”عرفہ“ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت

کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

1254- أخرجه احمد (1/1968) والبخاری (969) وابو داؤد (2438) والترمذی (757) وابن ماجه (1727) والدارمی (25/2) وابن

کثیر (424) والطحاوی (2631) والبیہقی (284/4)

1255- مسلم (1162) وابو داؤد (2425) والترمذی (749) والنسائی (2382) وابن ماجه (1713) واحمد (8/22684) وعبد

الرحمن (7826) وابن حبان (3631) وابن خزيمة (2087) والبیہقی (286/4)

ہے۔

(1256) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمَ

عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حُضْرَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيَانِ كَرْتِے ہيں نبي اكرم ﷺ نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا ہے اور اس دن روزہ رکھنے

کی تلقین کی ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1257) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ

عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: ”يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حُضْرَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيَانِ كَرْتِے ہيں نبي اكرم ﷺ سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا

گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ گزشتہ سال کے گناہوں کو ختم کرویتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1258) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَنْ يَبْقِيَ

إِلَى قَابِلٍ لَصُومٌ مِنَ النَّاسِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حُضْرَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيَانِ كَرْتِے ہيں نبي اكرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو (محرم

کی) کو تاریخ کو بھی روزہ رکھوں گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

228- بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

باب: شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھنے کا استحباب

(1259) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ صَامَ

رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حُضْرَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيَانِ كَرْتِے ہيں نبي اكرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رمضان کے مہینے میں

روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھے تو گویا اس نے پورا سال روزے رکھے۔ اس حدیث کو امام

مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

1256- أخرجه احمد (1/1644) والبخاری (2004) ومسلم (1130) وابو داؤد (2444) وابن ماجه (1734) والدارمی (22/2) وابن حبان

(3625) وعبد الرحمن (7434) وابن ابی خزيمة (56/3) والطبرانی (12362) والبیہقی (287/4)

1257- أخرجه مسلم (197/1162)

1258- أخرجه مسلم (1134) وابو داؤد (2445)

1259- أخرجه احمد (9/23592) ومسلم (1164) وابو داؤد (2433) والترمذی (759) وابن ماجه (1716) والطحاوی (594) وابن

کثیر (3634) وابن خزيمة (2114) وعبد الرحمن (7918) وابن ابی خزيمة (79/3)

229- بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

باب: سوموار اور جمعرات کے دن روزے رکھنے کا استحباب

(1260) عَنْ أَبِي قَنَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ، فَقَالَ: "ذَلِكَ يَوْمٌ وَلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ، أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت تو آپ نے فرمایا: اسی دن میں پیدا ہوا تھا اور اسی دن مجھ پر (پہلی) وحی نازل ہوئی تھی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے کیا ہے۔

(1261) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَاحْبَبْ أَنْ تَعْرِضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ"، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِغَيْرِ ذِكْرِ الصَّوْمِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پیار اور جمعرات کے دن لوگوں کے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) کئے جاتے ہیں اسی لئے مجھے یہ پسند ہے کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے تو میں روزہ کی حالت اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ "حدیث حسن" ہے اس حدیث کو امام مسلم روایت کیا ہے مگر اس میں روزے کا ذکر نہیں ہے۔

(1262) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَرِي الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سوموار اور جمعرات کے دن روزے کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

230- بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

باب: ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کا مستحب ہونا

1260- اخرجہ مسلم (197/1162)

1261- اخرجہ الترمذی (747) احمد (8/21803) النسائی (2365) مسلم (2565)

1262- اخرجہ الترمذی (745) والنسائی (2186) وابن ماجہ (1736) وابن حبان (3643) وادامہ (24562)

وَالْأَفْضَلُ صَوْمُهَا فِي الْأَيَّامِ الْبَيْضِ وَهِيَ الثَّلَاثُ عَشْرَ وَالرَّابِعَ عَشْرَ وَالْخَامِسَ عَشْرَ، وَقِيلَ: الثَّانِي عَشْرَ، وَالثَّلَاثُ عَشْرَ، وَالرَّابِعَ عَشْرَ، وَالصَّحِيحُ الْمَشْهُورُ هُوَ الْأَوَّلُ.

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں افضل یہ ہے ہر مہینے کے بیچ میں روزے رکھیں جائیں اور یہ تیرا، چودہ اور پندرہ تاریخ ہے۔

ایک قول کے مطابق بارہ، تیرہ اور چودہ تاریخ ہے۔

تاہم پہلا قول زیادہ مشہور ہے اور درست ہے۔

(1263) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَلَاحِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَضَعَتِي الضُّحَى، وَأَنْ أُؤَيِّرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے ان تین باتوں کی تلقین کی تھی: ہر مہینے میں تین روزہ رکھنا، چاشت کی دو رکعت ادا کرنا اور سونے سے پہلے وتر ادا کر لینا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1264) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِي حَبِيبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَلَاحِ لَنْ دَعْنُ مَا عَشْتُ: بِصَبَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلْوَةِ الضُّحَى، وَبِأَنْ لَا أَنَامَ حَتَّى أُؤَيِّرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے محبوب نے مجھے تین باتوں کی ہدایت کی تھی: جب تک میں زندہ ہوں انہیں نہ چھوڑوں، ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا، چاشت کی نماز ادا کرنا اور سونے سے پہلے وتر ادا کر لینا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1265) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1266) وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ: أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: مِنْ أَيِّ الشُّهُرِ كَانَ يَصُومُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَايِلُنِي

1263- سبق تخریجہ باب بیان فضل صلوٰۃ الضحیٰ

1264- اخرجہ مسلم (722) وابوداؤد (1433)

1265- اخرجہ البخاری (1131) و مسلم (1159)

1266- اخرجہ احمد (9/25181) و مسلم (1160) وابوداؤد (2453) والترمذی (763) وابن ماجہ (1709) وابن حبان (3654) وابن خزيمة

(2130) والطحاوی (1572) والبیہقی (295/4)

231- بَابُ فَضْلِ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا وَفَضْلِ الصَّائِمِ الَّذِي

يُؤْكُلُ عِنْدَهُ وَدُعَاءِ الْاَكِلِ لِلْمَاكُولِ عِنْدَهُ

باب: اس شخص کی فضیلت جو کسی روزہ دار کو افطاری کرواتے اس روزہ دار کی فضیلت جس کی موجودگی میں

کچھ کھایا جائے کھانے والے شخص کا اس کے لیے دعا کرنا جس کے ہاں کچھ کھایا جائے

(1270) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ فَطَرَ صَائِمًا، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُنْقِصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ"
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کرواتے اسے اس روزہ دار کی مانند اجر ملے گا اور اس روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(1271) وَعَنْ أُمِّ عَمَارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَلَمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ: "كُلِي" فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الصَّائِمَ تَصَلَّى عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أَكَلَ أَكَلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يَقْرَعُوا" وَرَبَّمَا قَالَ: "حَتَّى يَشَبَعُوا"
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے۔ انہوں نے کھانا نبی اکرم ﷺ کے قریب کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، تم بھی کھاؤ۔ انہوں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزہ دار کے لئے فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں جب اس کی موجودگی میں کچھ کھایا جائے اور اس وقت تک کہتے رہتے ہیں جب تک لوگ کھانا کھا کر فارغ نہیں ہو جاتے۔

(راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) جب تک لوگ سیر نہ ہو جائیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

(1272) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ

1270- أخرجه احمد (6/17030) والترمذی (807) وابن ماجه (1746) وابن حبان (2429) وابن خزيمة (2064) وعبد الرزاق (7905) والدارقطني (1702) والطبرانی (5273)

1271- أخرجه احمد (10/27542) والترمذی (784) والنسائي (2/267) وابن حبان (3430) وعبد الرزاق (7911) والدارقطني (1738) وابن أبي عمير (76/3)

مِنْ آتَى الشَّهْرَ يَصُومُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ تین دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا آپ ﷺ مہینے کے حصے میں روزہ رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا: آپ اس چیز کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ مہینے کا کون سا حصہ ہے۔ اس حدیث مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1267) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا صُمَّ الشَّهْرُ ثَلَاثًا، فَصُمَّ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةٍ، وَخَمْسَ عَشْرَةٍ"
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم نے مہینے میں روزے رکھے ہوں تو تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزے رکھو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

(1268) وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ أَيَّامِ الْبَيْضِ: ثَلَاثَ عَشْرَةٍ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةٍ، وَخَمْسَ عَشْرَةٍ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ہمیں ایام بیض کے روزے رکھنے کی تلقین فرماتے تھے، وہ تیرا، چودہ اور پندرہ تاریخ ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(1269) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْبَيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ حضر یا سفر کے دوران کسی بھی حالت میں ایام بیض کے روزے ترک نہیں کرتے تھے۔

امام نسائی نے اس روایت کو "حسن" سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

1267- أخرجه الترمذی (761) والنسائي (2423) وابن حبان (3655) وعبد الرزاق (7874) واهم (8/21408) والدارقطني (294/4)

1268- أخرجه ابو داود (2449) والنسائي (2429) وابن ماجه (1707) وابن حبان (3651) والطبرانی (1225) والطبرانی (8/19) (80338) والبيهقي (294/4)

1269- أخرجه النسائي (2344)

اللَّهُ عَنْهُ فَجَاءَ بَغِيزٍ وَزَيْتٍ، فَأَكَلَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْطَرُ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ طَعَامَكُمْ الْإِبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے۔ کھانا اور زیتون کا تیل آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے اسے کھالیا تو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں روزہ داروں نے کھانا کھایا ہے۔ تمہارے ساتھ نیک لوگوں نے کھانا کھایا ہے فرشتے تمہارے لئے دعائے مغفرت رہے ہیں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے "صحیح اسناد" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

کِتَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

232- بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي رَمَضَانَ

باب: رمضان میں اعتکاف کرنا

(1273) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشَرَ الْوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1274) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشَرَ الْوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى، ثُمَّ اغْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج بھی (رمضان کے آخری عشرے میں) اعتکاف کیا کرتی ہیں۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1275) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اغْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ .

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے جب وہ سال آیا جس میں آپ کی روح قبض ہوئی تو آپ نے اس میں بیس دن اعتکاف کیا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

1273- أخرجه البخاری (2025) و مسلم (1171) و ابوداؤد (2465) و ابن ماجہ (1773)

1274- أخرجه البخاری (2027) و مسلم (5/1172) و ابوداؤد (2462)

1275- أخرجه البخاری (2044)

1272- أخرجه احمد (4/12409) و ابوداؤد (3854) و عبد الرزاق (19452) و الترمذی (287/7) و ابن السنی (482) و النسائی (296)

ابن السنی (483) و ابن ماجہ (1747) و ابن حبان (5296)

بَشَىءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْنَاهُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَقَدْ عَوْهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ تم لوگ حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے۔ نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ اس شخص نے تین دفعہ سوال دہرایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں جواب میں ”ہاں“ کہہ دیتا تو یہ فرض ہو جاتا اور تم اس کی استطاعت نہ رکھتے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں جس حال میں رہنے دوں اسی میں رہو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ بکثرت سوال کرنے اور انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے۔ جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں۔ جہاں تک تم سے ہو سکے عمل کرو اور جس چیز سے منع کروں اس کو ترک کر دو۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

(1278) وَعَنْهُ، قَالَ: سُنِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْعَمَلِ أَفْضَلَ؟ قَالَ: "إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ" قَبِلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" قَبِلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "حَجٌّ مُبْرُورٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. "الْمُبْرُورُ" هُوَ: الَّذِي لَا يَزْنِيكَبُ صَاحِبُهُ فِيهِ مَغْصِبَةٌ.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: اللہ پر ایمان رکھنا۔ پوچھا گیا اس کے بعد کون سا ہے؟ آپ نے جواب دیا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: مقبول حج۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”المبرور“ وہ حج جس میں حج کرنے والے نے کسی بھی قسم کے گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو۔ (1279) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ حَجَّ، فَلَمْ يَزِفْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اس گھر (بیت اللہ) تک آئے اور اس دوران کوئی بیہودہ بات نہ کرے کوئی گناہ نہ کرے تو وہ اس حالت میں (گناہوں سے پاک ہو کر) واپس لوٹتا ہے جیسے (اس دن تھا) جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1280) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، فَالْهَذَا ثَلَاثًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ، وَلَكِنَّا اسْتَطَعْنَاهُمْ" ثُمَّ قَالَ: "فَدَرُونِي مَا تَرَكْتُمْ؟ فَإِنَّمَا هَلَكٌ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَفَرَةٍ سَوَالِهِمْ، وَاجْتِلَاءِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُ

1278- أخرجه احمد (3/7693) والبخاري (26) ومسلم (83) والترمذي (1658) والسنائي (5000) والدارقطني (201/2) وابن حبان (153) والبيهقي (62/61/1) والبيهقي (157/9)

1279- أخرجه احمد (7139) والبخاري (1521) ومسلم (1350) والترمذي (811) والدارقطني (1796) والبيهقي (1004) والطحاوي (2519) وابن حبان (3794) وابن خزيمة (2514) والدارقطني (284/2) والبيهقي (262/5)

1280- أخرجه مالك (776) واحمد (9955) والبخاري (1773) ومسلم (1349) والترمذي (933) والسنائي (2628) وابن ماجه (2888) وابن حبان (3696) وابن خزيمة (2513) وعبد الرزاق (8799) والبيهقي (343/4)

کتاب الحج

حج کا بیان

233- بَابُ وَجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ

حج کا وجوب اور اس کی فرضیت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ الْعَازِمِينَ﴾ (آل عمران: 97).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے جو شخص وہاں تک جا استطاعت رکھتا ہو اور جو شخص انکار کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔“

(1276) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِسْلَامٌ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ"

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1277) وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ الْحَجَّ فَحُجُّوا" فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ، فَقَالَ ثَلَاثًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ، وَلَكِنَّا اسْتَطَعْنَاهُمْ" ثُمَّ قَالَ: "فَدَرُونِي مَا تَرَكْتُمْ؟ فَإِنَّمَا هَلَكٌ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَفَرَةٍ سَوَالِهِمْ، وَاجْتِلَاءِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُ

1276- سبق في باب الأمر بالحج والعمرة على الصلوة.

1277- أخرجه احمد (3/10612) ومسلم (1337) والسنائي (2618) وابن حبان (3704) والدارقطني (281/2) والبخاري (7288) وابن حبان (21-18)

وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج ”مبرور“ کا بدلہ صرف جنت ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1281) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ نَجَاهًا؟ فَقَالَ: «لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ: حَجٌّ مَبْرُورٌ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم جہاد کو سب سے افضل عمل ہیں تو کیا ہم (خواتین) جہاد میں شریک نہ ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! سب سے افضل جہاد ”مبرور حج“ ہے۔ حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1282) وَعَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يَعْنُقَ اللَّهُ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے زیادہ تعداد میں جہنم سے آزاد کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1283) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «عُمُرُ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً - أَوْ حَجَّةً مَعِيَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا برابر ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1284) وَعَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ، أَذْرَكَتْ شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَاحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے ایک خاتون نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے معاملے میں جو فرض عائد کیا ہے وہ میرے عمر رسیدہ والد پر لازم ہو چکا ہے لیکن وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان طرف سے حج کر لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

1281- أخرجه احمد (9/24476) والبخاری (1520) والنسائي (2627) وابن ماجه (2901) وابن حبان (3702) وعبد الرزاق (811) والبيهقي (321/4)

1282- أخرجه مسلم (1384) والنسائي (3003) وابن ماجه (3014) وابن خزيمة (2827) والحاكم (1/1705) والدارقطني (2766)

1283- أخرجه احمد (1/2025) والبخاری (1782) وابن حبان (3700) وابن خزيمة (3077) والطبرانی (1291)

1284- أخرجه مالك (806) واهم (3238) والبخاری (1513) ومسلم (1334) وابو داود (1809) والترمذی (928) والنسائي (633)

والدارمی (1831) وابن حبان (3989) وابن خزيمة (3031) وابن ماجه (2909) والطبرانی (7231/18)

(1285) وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ، لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ، وَلَا الْعُمْرَةَ، وَلَا الظُّعْنَ؟ قَالَ: «حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: «حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ» .

✧ حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی! میرے والد عمر رسیدہ ہو چکے ہیں وہ حج کے لئے نہیں جاسکتے اور عمرے کے لئے بھی نہیں جاسکتے وہ سواری پر بیٹھ ہی نہیں سکتے۔

✧ حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی! میرے والد عمر رسیدہ ہو چکے ہیں وہ حج کے لئے نہیں جاسکتے اور عمرے کے لئے بھی نہیں جاسکتے وہ سواری پر بیٹھ ہی نہیں سکتے۔

✧ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو اور عمرہ بھی کر لو۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

(1286) وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے لئے لے جایا گیا میری عمر اس وقت سات سال تھی۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1287) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَجُلًا بِالرُّوحَاءِ، فَقَالَ: «مَنِ الْقَوْمُ؟» قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ. قَالَ: «مَنْ أَنْتَ؟» قَالَ: «رَسُولُ اللَّهِ». فَرَفَعَتْ امْرَأَةً صَبِيًا، فَقَالَتْ: أَلِهَذَا حُجَّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ”روحاء“ کے مقام پر چند سواروں کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ آپ نے دریافت کیا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا: مسلمان ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟

نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ کا رسول ہوں۔ ایک خاتون نے بچے کو اوپر اٹھایا اور بولی: کیا اسے حج (کا ثواب ملے) گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1288) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ 1285- أخرجه احمد (16184) وابو داود (1810) والترمذی (931) والنسائي (2636) وابن ماجه (2906) وابن حبان (3991) وابن خزيمة (2040) والحاكم (1/1768) والطبرانی (457/19) وابن لا جارود (500) والبيهقي (329/4)

1286- أخرجه احمد (1858) والترمذی (926)

1287- أخرجه مالك (961) واهم (1898) ومسلم (1336) وابو داود (1736) والترمذی (925) والنسائي (2636) وابن حبان (144) وابن خزيمة (3049) وابن الجارود (411) والطبرانی (2707) والبيهقي (504) وابو يعلى (2400) والبيهقي (155/5)

1288- أخرجه البخاری (1517)

زَامِلَةً . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (سامان رکھنے) کے پالان پر سوار ہو کر (یعنی آپ کے نیچے کوئی زین نہیں تھی) اور آپ کی وہی اونٹنی آپ کے سامان کی اونٹنی بھی تھی۔ اس حدیث کو امام بخاری روایت کیا ہے۔

(1289) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ عَكَظُ، وَمَجْنَةُ، وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَأَ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَاتُوا أَنْ يَتَجَرُّوا فِي الْمَوَاسِمِ، فَتَزَلَّتْ: «كُنْ بِكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رِزْقِ الْبَقَرَةِ: (198) فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں عکاظ، مجنہ اور ذوالجواز زمانہ جاہلیت کے بازار تھے لوگوں نے حج پران میں تجارت کرنے کو گناہ سمجھا تو یہ آیت نازل ہوئی۔
”تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرو“
اس سے مراد ”حج کے موقع پر“ ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

كِتَابُ الْجِهَادِ

جہاد کا بیان

234- بَابُ وَجُوبِ الْجِهَادِ وَفَضْلِ الْعُدُوَّةِ وَالرُّوحَةِ

باب: جہاد کی فرضیت، صبح و شام (جہاد کے لیے جانے) کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ﴾

(التوبة: 36)

♦♦ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور تم سب مشرکین کے ساتھ جنگ کرو جیسے وہ سب تمہارے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور یہ بات جان لو اللہ تعالیٰ پر ہیزگار لوگوں کے ساتھ ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿كُنْ بِكُمْ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهُ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ (البقرة: 216)

♦♦ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم لوگوں پر قتال فرض کیا گیا ہے اور یہ تمہارے نزدیک ناپسندیدہ ہے اور ایسا ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسندیدہ سمجھتے ہو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے بری ہو اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم لوگ علم نہیں رکھتے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿انْقَرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ (التوبة: 41)

♦♦ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”نکل کھڑے ہو ہلکے پھلکے اور بوجھل ہو کر اور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِيُقَاتِلُوا وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (التوبة: 111)

♦♦ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں اس کے عوض میں کہ انہیں جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال کرتے ہیں وہ قتل کرتے ہیں اور خود بھی قتل ہو

جہاد کی فضیلت کے بارے میں جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ بھی حدود شمار سے زیادہ ہیں ان میں سے چند ایک یہ

(1290) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ

أَفْضَلُ؟ قَالَ: "إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ" قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "حَجُّ

بُيُوتٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا، کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔
 آپ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ پھر عرض کی گئی کون سا؟ آپ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی

گئی پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: حج مبرور۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔
 (1291) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ

عَالِي؟ قَالَ: "الصَّلَاةُ عَلَى وَفَّيْهَا" قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِدَيْنِ" قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: "الْجِهَادُ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے پوچھا، سب سے افضل عمل

کون سا ہے؟ آپ نے جواب دیا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے پوچھا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ
 جہاں سلوک کرنا میں نے پوچھا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔
 (1292) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "الْإِيمَانُ

بِاللَّهِ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
 حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔
 امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(1293) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَعَذْوَةٌ فِي سَبِيلِ

اللَّهِ، أَوْ رَوْحَةٌ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
 حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے لیے) صبح

وقت جانا یا شام کے وقت جانا، دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔

1292- آخر جہاد (8/21389) والبخاری (2518) و مسلم (84) والدارمی (307/2) وابن حبان (152) و عبد الرزاق (20299) وابن الجارود

(969) والنسائی (3129) والبیہقی (81/6)

1293- آخر جہاد (4/12352) والبخاری (2792) و مسلم (1880) وابن ماجہ (2757) وابن حبان (4602)

جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ وعدہ ہے اور حق ہے یہ بات جو تورات میں، انجیل میں اور قرآن پاک میں ذکر کی
 شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے اپنے عہد کو پورا کرے گا، تو تم خوشخبری حاصل کرو اس سودے کی جو تم نے اس کے
 ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ

بِمَاؤِ اللَّهِ وَأَنفُسِهِمْ فَطَمَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكَلَّا

الْحُسْنَى وَقَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ قَبْلَهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَ

عَفْوَ رَاحِمًا﴾ (النساء: 95-96)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اہل ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ جنہیں کوئی "ضرر" نہ ہو اور اللہ تعالیٰ

میں اپنے اموال اور جانوں کے ہمراہ جہاد کرنے والے لوگ برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اموال اور جانوں کے

جہاد کرنے والوں کو بیٹھے ہوئے پر ایک درجے کی فضیلت دی ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے ساتھ اچھائی کا وعدہ

لیکن اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو اپنی طرف سے (خاص) درجات، مغفرت اور رحمت عطا کئے ہیں اور اللہ تعالیٰ

کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ تَقُولُونَ

وَرَسُولُهُ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ يَعْقِلُونَ

ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلُكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

وَأُخْرَى تَحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِيرِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الصف: 13-10)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اے ایمان والو! کیا میں تمہاری رہنمائی کسی ایسی تجارت کی طرف کروں

در دناک عذاب سے نجات دے؟ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنے اموال اور جانوں کے ہمراہ اللہ تعالیٰ

راہ میں جہاد کرو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے کہ تم علم رکھتے ہو وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں

کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور پاکیزہ گھروں میں داخل کرے گا جو "جنت عدن" میں ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی

ہے اور ایک اور نعمت یہ ہوگی جسے تم پسند کرو گے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی مدد ہے اور قریب آنے والی فتح ہے اور

ایمان کو خوشخبری دے دو۔

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَبْهُورَةٌ .

اس بارے میں آیات بہت زیادہ اور مشہور ہیں۔

وَأَمَّا الْأَخَادِيثُ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ فَكَثَرَتْ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ، فَمَنْ ذَلِكَ :

(1294) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" قَالَ: ثُمَّ "مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا اور اسے کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلے اور لوگوں کو اس نے دریافت کیا: پھر کون سا، آپ نے فرمایا: وہ مومن جو کسی گھائی میں جائے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو شر سے محفوظ رکھے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1295) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَوْمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَالرُّوحَةِ يَرْوُحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى، أَوْ الْغَدَاةِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ".

♦♦ حضرت کہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرنا دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے اور حجت میں کسی شخص کے کوڑے کو رکھنے کی جگہ نہ ہے۔ میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے اور شام کے وقت بندے کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقت بسر کرنا یا صبح کا وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقت بسر کرنا دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1296) وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 "رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ، وَأُجْرُ
 رِزْقِهِ، وَأَمِنَ الْفِتَنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

♦♦ حضرت سلمانؓ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرمؐ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک دن رات پہرہ دینا ایک مہینے کے فطری روزے رکھنے اور فطری قیام کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور اگر کوئی شخص اس حالت میں جائے تو اسے اس کا عمل جاری رہے گا جو وہ عمل کرتا تھا اور اس اجر کے مطابق اسے رزق دیا جائے گا اور وہ (آخرت) سے محفوظ رہے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1297) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

1295 - اخر جہا احمد (8/22935) و البخاری (2794) و مسلم (1881) و الترمذی (1654)

1296-أخوه أحمد (23788) ومسلم (1913) والترمذي (1671) والنسائي (3167) وابن حبان (4623) والحاكم (2422)

(6077) والتمسقي (38/9)

يُنْبِتُ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ، وَيُؤْمَنُ فَتَسَدُّ الْقَبْرِ“
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ -

﴿﴾ حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر میت کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے (یعنی وہ ختم ہو جاتا ہے) ماسوائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ وینے والے شخص کے کیونکہ اس کے عمل میں ترقی ہوتی رہتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی اور وہ شخص قبر کی آزمائش سے محفوظ رہتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

(1298) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ.“
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ .

♦♦ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا، اس کے علاوہ دیگر مقامات پر ایک ہزار دن گزارنے سے بہتر ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

(1299) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يَخْرُجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي، وَإِيمَانًا بِي، وَتَصَدِيقًا بِرُسُلِي، فَهُوَ عَلَى ضَامِنٍ: أَوْ أَفْعَلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ أَرْجَعَهُ إِلَى مَنْزِلِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ، أَوْ غَنِيمَةٍ - وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ،

لَمَّا مِنْ كُلِّكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ كَلِمٍ؛ لَوْ نُفِيَ لَوْنُ دَمٍ، وَرِيحُهُ رِيحُ مِسْكِ .
وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ لَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا،
وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً، وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي . وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ

وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ -

1297- آخره احمد (9/24006) والحمد لله

(17362) or (174)

(17365) 174124

141- استخراج احمد (1/442) والترمذی

129- اخرجہ مالک (973) و احمد (0)

بجای (39/9) و ابی و اورد (2494)

”الْكَلَمُ“: الْجَوْحُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن

اس کی راہ میں نکلتا ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ صرف میری راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلا ہے مجھ پر ایمان رکھنے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے کی وجہ سے نکلا ہے تو میں اس بات کا ضامن ہوتا ہوں کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔ اس کے گھر اسے اجر اور غنیمت کے ہمراہ واپس لاؤں گا جہاں سے وہ نکلا تھا۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اللہ تعالیٰ کی بھی آنے والا رُخ ہے قیامت کے دن وہ شخص اسی حالت میں آئے گا جب وہ زخمی ہوا تھا اس کا رنگ خون کے رنگ لیکن اس کی خوشبو مشک کی خوشبو جیسی ہوگی۔

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر مسلمانوں کے لئے یہ بات مشقت کا ہوتی تو میں کسی بھی جنگی مہم میں کبھی پیچھے نہ رہتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کی گئی ہو۔ لیکن میرے پاس گنجائش نہیں ہے سب کو سواری کے لئے جانوروں اور ان لوگوں کے پاس بھی یہ گنجائش نہیں ہے اور ان کے لئے یہ بات بھی مشکل کا ہے کہ یہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں۔

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے میری یہ خواہش ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں حصہ لوں اور پھر مجھے شہید کر دیا جائے میں پھر جنگ میں حصہ لوں پھر شہید کر دیا جائے پھر میں جنگ میں حصہ لوں پھر شہید کر دیا جائے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کا روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”الْكَلَمُ“ سے مراد ہے زخم۔

(1300) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا مِنْ مَكْلُومٍ يَكْلِمُ فِي سَبِيلِ بَإَاءِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَكَلَمُهُ يَدْمِي: اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرَّيْحُ رِيحُ مِسْكِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس بھی زخمی شخص کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگایا گیا ہو جو بہرہ رہا ہو تو (قیامت کے دن) اس کا رنگ خون کے رنگ جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1301) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ

1300- اخرج مالك (1001) و احمد (3/7306) والبخاري (237) ومسلم (1876) وابن حبان (4652) والترمذي (663) والبيهقي (3147) (164/9)

مَنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقٍ نَاقَةٍ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جَرَحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نُكِبَتْ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَحِيءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَأَعْزَرَ مَا كَانَتْ: لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ، وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ“

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو مسلمان شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اونٹنی کے دوسرے دودھ لینے کے درمیانی وقت جتنا عرصہ جہاد کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی زخم آجائے یا کوئی چوٹ آجائے تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس سے زیادہ تازہ حالت میں ہوگا جو پہلے تھی۔ اس کا رنگ زعفران جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

(1302) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِشَعْبٍ فِيهِ عَيِّنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ، فَأَعْجَبَتْهُ، فَقَالَ: لَوْ اغْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشَّعْبِ، وَلَكِنْ أَعْلَلْتُ حَتَّى أَسْتَاذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ”لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَواتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا، أَلَا تَحِبُّونَ أَنْ يُغْفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، وَيُدْخِلَكُمْ الْجَنَّةَ؟ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقٍ نَاقَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

و”الْفَوَاقِ“: مَا بَيْنَ الْحَلَبَتَيْنِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کا گزرا ایک گھاٹی سے ہوا جس میں ایک چھوٹا سا چشمہ تھا جو میٹھے پانی کا تھا انہیں وہ جگہ بہت پسند آئی انہوں نے سوچا اگر میں لوگوں سے جدا ہو کر اس گھاٹی میں آ کر قیام کروں (تو مناسب ہوگا) لیکن میں ایسا اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں اجازت نہ لوں۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

تم ایسا نہ کرو کیونکہ تم میں سے کسی ایک شخص کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھڑے ہونا اس کے اپنے گھر میں ستر برس تک نماز ادا کرنے سے افضل ہے کیا تم لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے اور تمہیں جنت میں داخل کرے تم لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرو جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اتنی دیر جنگ کرے جتنی دیر میں کسی اونٹنی کا دودھ دوسرے دودھ لیا

1301- اخرج احمد (8/22075) وابو داؤد (92541) والترمذي (1662) والسياتي (3141) وابن ماجه (2792) وابن حبان (4618)

والبخاري (201/2) وعبد الرزاق (9543) والطبراني (203020) والبيهقي (701/9) 1302- اخرج احمد (3/10790) والترمذي (1656)

جاتا ہے تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”فواق“ کا مطلب دو مرتبہ دودھ دہونے کا درمیان وقفہ ہے۔

(1303) وَعَنْهُ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يَعْدِلُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: ”لَا تَسْتَعَاذُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: ”لَا تَسْتَطِيعُونَهُ“ ثُمَّ قَالَ: ”مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ، وَلَا صَلَوةٍ، حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُتَّقٍ عَلَيْهِ،

وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ. وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذُلِّي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ قَالَ: ”لَا أَجِدُهُ“ ثُمَّ قَالَ: ”هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَقُومَ وَلَا تَفْطِرَ؟“ فَقَالَ: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے لوگوں نے یہی سوال دو یا شاید تین مرتبہ کیا۔ ہر مرتبہ آپ نے فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔

پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال اس روزہ دار اور نوافل ادا کرنے والے ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور اس میں کوئی وقفہ نہیں کرتا۔ یہ مسلم کے الفاظ ہیں بخاری رحمہ اللہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کریں جو جہاد کے برابر ہو۔ فرمایا: مجھے ایسا کوئی عمل نہیں ملتا۔ پھر آپ نے دریافت کیا! کیا تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو کہ جب مجاہد (سے) نکلے تو تم مسجد میں داخل ہو جاؤ اور مسلسل قیام کی حالت میں رہو قیام کو ختم نہ کرو اور مسلسل نفلی روزے رکھتے رہو روزہ نہ چھوڑو۔ اس نے عرض کی (یا شاید نبی اکرم ﷺ نے خود ہی فرمایا) اگون اس کی استطاعت رکھتا ہے؟

(1304) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ خَيْرَ مَعَاشٍ النَّاسِ مَنْ مَسِكَ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ، كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَخْتَرِقُ الْمَوْتَ مَطَّانَهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذَا الشَّعْفِ، أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنَ الْأَوْدِيَةِ الصَّلَوةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ، كَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1303- اخراجہ بخاری (2790) و مسلم (4612) والنسائی (3128) وابن حبان (4637) والبیہقی (158/9)

1304- اخراجہ مسلم (1889)

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین زندگی گزارنے والا آدمی وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جائے وہ اس کی پشت پر سوار ہو جب بھی اسے کوئی شور یا ہیبت ناک آواز سنائی دے تو وہ اس کی پشت پر جائے اور جنگ کے لئے جائے یا موت کا شکار ہونے کے لئے جائے جس کا اسے گمان ہو یا پھر وہ شخص ہے جو اپنی چند کمزریاں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر چلا جائے یا کسی وادی کے دامن میں چلا جائے وہاں وہ نماز ادا کرتا رہے، زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہے یہاں تک کہ اسے موت آجائے تو لوگوں کو اس کی طرف سے بھلائی ہی ملے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1305) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِثَّةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کیلئے تیار کیا ہے اس میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1306) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ“، فَعَجَبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ، فَقَالَ: أَعَدَّهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ”وَأُخْرَى يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا الْعَبْدَ مِثَّةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ“ قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ”الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو اس پر جنت واجب ہو جائے گی یہ بات حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو پسند آئی۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے سامنے اسے دوبارہ بیان کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے اسے دوبارہ بیان کیا۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ایک اور کام ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بندے کے سو درجات کو جنت میں بلند کر دے گا۔ ان میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ انہوں نے دریافت کیا وہ کون سا عمل

1305- اخراجہ بخاری (2790) و مسلم (4612) والنسائی (3128) وابن حبان (4612) والبیہقی (158/9)

1306- اخراجہ احمد (4/1102) و مسلم (4612) والنسائی (3131) وابن حبان (4612) والبیہقی (158/9)

ہے؟ یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1307) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ بِالْعَدُوِّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلِّ الشَّيْطَانِ" فَقَامَ رَجُلٌ الْهَيْئَةَ، فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسَى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: قَرَّبَ جَمْعَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْفَاهُ، ثُمَّ مَسَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْقَتْلِ، فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ دشمن کے مقابلہ میں موجود تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت کے دروازے تلواروں کے نیچے ہیں۔ ایک شخص جس کی ظاہری حالت اچھی نہیں تھی اس نے کہا: اے ابو موسیٰ! کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! (راوی کہتے ہیں) وہ ساتھیوں کے پاس گیا اور بولا! میں تمہیں سلام کرتا ہوں پھر اس نے اپنی تلوار کی میان کو توڑ دیا اور تلوار اٹھا کر دشمن کے میں چل پڑا۔ اس کے ساتھ لڑائی کرتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1308) وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا غَبَرَتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَنَمَسَهُ النَّارُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوبصیر عبد الرحمن بن جبر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس بندہ دونوں پاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود ہوں اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1309) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "النَّارُ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَبْعُثَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلَى عَبْدٍ غَبَرٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَذُحَانُ جَهَنَّمَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا

1307- أخرجه احمد (7/19555) ومسلم (1902) والترمذی (1665) وابن حبان (4617) والحاكم (2/2388) والبيهقي (317/2)

(44/9)

1308- أخرجه احمد (5/15395) والبخاری (907) والترمذی (1638) والنسائي (3116) وابن حبان (4605) والبيهقي (162/9)

تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے روئے اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک دودھ دو بارہ تھنوں میں نہیں چلا جاتا (یعنی یہ ناممکن ہے) اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں آنے والا غبار اور جہنم کا دھواں کسی ایک شخص پر اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ (1310) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحُوسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دو طرح کی آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے رو پڑے اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات بھر جاگتی رہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔ (1311) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بِمَنْ جَهَّزَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَارِيًّا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرنے والے کسی غازی کو سامان فراہم کرے تو گویا اس نے بھی جنگ میں حصہ لیا اور جو شخص کسی غازی کے اہل خانہ کا اچھے طریقے سے خیال رکھے گا گویا اس نے بھی جنگ میں حصہ لیا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1312) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَتَبِعَةٌ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ طَرُوقَةٌ فَخْلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین صدقہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیمے کا سایہ فراہم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی خادم کو دینا ہے یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی نوجوان کو دینا ہے (تاکہ اس کے ذریعے جہاد کے گھوڑوں کی افزائش ہو سکے)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ (1313) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ فَتًى مِّنْ أَهْلِ اللَّهِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ الْغَزَا وَلَكِنِّي مَعِيَ مَا أَجْهَئُ بِهِ، قَالَ: "أَلَيْتَ فَلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجْهَرُ فَمَرَضَ" فَأَنَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

1310- أخرجه الترمذی (1645) والنسائي (15/6) والدارقطني (203/2) والحاكم (83/2)

1312- أخرجه الترمذی (1632)

پہلے اسلام قبول کرو پھر جنگ میں حصہ لو۔ اس نے پہلے اسلام قبول کیا پھر جنگ میں حصہ لیا اور پھر شہید ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، اس نے تھوڑا عمل کیا ہے لیکن اسے زیادہ اجر ملے گا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ یہ الفاظ بخاری شریف کے ہیں۔
(1316) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ، يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا، فَيَقْتُلَ عَشْرَ مَرَاتٍ؛ لِمَا يَرَى مِنَ الْكِرَامَةِ»۔

وَفِي رِوَايَةٍ: «لِمَا يَرَى مِنَ فَضْلِ الشَّهَادَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں داخل ہونے والا کوئی بھی شخص یہ آرزو نہیں کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا میں جائے اگرچہ اسے دنیا میں موجود ہر چیز مل جائے، ماسوائے شہید شخص کے وہ یہ آرزو کرے گا کہ وہ واپس دنیا میں جائے اور اسے دس مرتبہ شہید کیا جائے یہ اس وجہ سے ہوگا کیونکہ وہ شہادت کی عظمت کو دیکھ لے گا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ شہادت کی فضیلت کو دیکھ لے گا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1317) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «يَغْفِرُ اللَّهُ لِلشَّهِيدِ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدِّينَ»۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدِّينَ»۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ شہید کے ہر گناہ کو معاف کر دے گا صرف قرض کو نہیں کرے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونا ہر گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے ماسوائے قرض کے۔

(1318) وَعَنْ أَبِي قَدَاصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ، أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَتُكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ، إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَيْفَ قُلْتُمْ؟» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَتُكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، إِلَّا الدِّينَ فَإِنَّ جَبْرِيلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - قَالَ لِي ذَلِكَ»۔

1316- أخرجه احمد (4/12275) والبخاری (2795) ومسلم (1877) والترمذی (1646) والنسائی (3151) وابن حبان (4662)

1317- أخرجه مسلم (1886)

1318- أخرجه مالك (1003) وراحمہ (8/22648) ومسلم (1885) والترمذی (1712) والنسائی (3156) والدارمی (207/2) وابن حبان (4654) وسعيد بن منصور (2553)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِرُّكَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ: أَعْطَيْتِي الَّذِي تَحْتَرِّتُ بِهِ - قَالَ: يَا فُلَانَةُ، أَعْطَيْتِي الَّذِي كُنْتُ تَحْتَرِّتُ بِهِ، وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا، فَوَاللَّهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيَسَارَكَ لَكَ فِيهِ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”اسلم“ قبیلے کا ایک نوجوان اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں جس میں حصہ لینا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس ایسا سامان نہیں ہے جو میں ساتھ لے جا سکوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے پاس جاؤ! کیونکہ اس نے سامان تیار کیا تھا لیکن وہ بیمار ہو گیا وہ نوجوان اس شخص کے پاس آیا اور بولا: نبی اکرم ﷺ! تمہیں سلام بھیجا ہے اور آپ نے یہ فرمایا ہے: تم نے جو سامان جنگ کے لئے تیار کیا تھا وہ مجھے دے دو! اس نے (اپنی بیوی) سے کہا اے فلاں عورت! اس شخص کو وہ سامان دے دو جو میں نے جنگ کے لئے تیار کیا تھا اور تم ان میں سے کوئی نہیں روکنا۔ اللہ کی قسم! تم اس میں سے جو بھی چیز روکوگی اس میں تمہارے لئے کوئی برکت نہیں ہوگی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1314) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ نَبِيَّ لَحْيَانَ، فَقَالَ: «لَيَسْبَعَنَّ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا، وَالْآجُرُ بَيْنَهُمَا» - رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «لَيُخْرَجَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ» ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: «أَيْكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ يَصِفُ آجِرَ الْخَارِجِ»۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ”بنو لحيان“ کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا: سے ہر دو میں سے ایک شخص جہاد کے لئے جائے (دوسرا گھر والوں کا خیال رکھے) اگر دونوں کو ملے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: دو میں سے ایک آدمی جائے پھر آپ نے بیٹھے ہوئے شخص سے فرمایا: جو شخص جانے والے کے اہل خانہ اور مال کا اچھے طریقے سے خیال رکھے گا اسے جانے والے کے اجر کا نصف ملے گا۔

(1315) وَعَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُتَّقِعٌ بِالْحَدِّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقَاتِلْ أَوْ أَسْلِمْ؟ قَالَ: «أَسْلِمْ، ثُمَّ قَاتِلْ» - فَاسْلَمَ، ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَمِلَ قَلِيلًا وَأَجَرَ كَثِيرًا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔
وَهَذَا لَفْظُ الْبَحَارِيِّ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نے فرمایا: لو ہے کا ”خود“ لیا ہوا تھا اس نے عرض کی! میں پہلے جنگ میں حصہ لوں یا پہلے اسلام قبول کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

1314- أخرجه احمد (4/11301) ومسلم (1896) والبوداؤد (2501) وابن حبان (3729) والطحاوی (2204) والبيهقي (40/9)

1315- أخرجه البخاری (2808) ومسلم (1900) وابن حبان (4601)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی جہاد کرنے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا: یہ سب سے افضل عمل ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عمر یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیا جائے تو کیا میری تمام خطا میں معاف جائیں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیا جائے اور تم صبر کرنے والے ہو تو ثواب رکھنے والے ہو، آگے بڑھنے والے ہو، منہ پھیرنے والے نہ ہو۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا سوال کیا تھا؟ اس نے عرض کی! آپ کا کیا خیال ہے؟ مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کر دیا جائے تو کیا میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: ہاں! اگر تم صبر کرنے والے ثواب کی امید رکھنے والے ہو، آگے بڑھنے والے ہو، پیٹھ پھیرنے والے نہ ہو البتہ قرض معاف نہیں ہوگا۔ جبرائیل یہی بات بتاتی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1319) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: آيِنَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ، فَأَلْقَى تَمْرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں شہید ہو جاتا ہوں کہاں ہوں گا؟ آپ نے جواب دیا، جنت میں! اس نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجوریں ایک طرف رکھیں اور پھر شریک ہو گیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1320) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَفْدَمَنَّ مِنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتَّى أَكُونَ أَنَا دُوتُهُ". فَلَمَّا الْاُمُشْرِكُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ قُتِلَ إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ" قَالَ: يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ؟ قَالَ: "نَعَمْ" قَالَ: بَخٍ بَخٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ؟" قَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا رَجَاءُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا، قَالَ: "فِي مَنْ أَهْلِهَا" فَأَخْرَجَ تَمْرَاتٍ مِنْ قَرْنِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: لَيْنَ أَنَا حَيِّتُ حَتَّى أَكُلَ تَمْرَاتِي هَذِهِ

1319 - أخرجه أحمد (5/14318) والبخاری (4046) ومسلم (1899) والنسائی (3154) وابن حبان (4653) والبيهقي (43/9)

1320 - أخرجه أحمد (4/12401) ومسلم (1901) وأبو داود (2618)

لِحَيَاةٍ طَوِيلَةٍ، فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"الْقُرْنُ" بَفَتْحِ الْقَافِ وَالرَّاءِ: هُوَ جُعْبَةُ النَّشَابِ .

﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب روانہ ہوئے یہاں تک کہ یہ مشرکین سے پہلے بدر تک پہنچ گئے پھر مشرکین بھی وہاں پہنچ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص میری ہدایت کے بغیر آگے نہ بڑھے۔ پھر مشرکین قریب ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی طرف اٹھ کھڑے ہو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے۔

راوی کہتے ہیں: عیمر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: ہاں! اس نے کہا: بہت خوب، بہت خوب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت خوب، بہت خوب کیوں کہا ہے اس نے جواب دیا: جیسے۔ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! میں نے صرف یہ اس امید پر کہا ہے کہ میں بھی اہل جنت میں سے ہوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اہل جنت میں سے ہو گے۔

اس نے اپنے تھیلے میں سے کھجوریں نکالی اور انہیں کھانا شروع کیا پھر وہ بولا! اگر میں زندہ رہا اور ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہا تو پھر تو یہ بہت لمبی زندگی ہو جائے گی۔ اس نے اپنے پاس موجود کھجوریں ایک طرف رکھیں اور پھر دشمنوں کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گیا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لفظ "القرن" میں ق پر زبر ہے اور راء کے ساتھ ہے اس کا مطلب ہے: وہ تھیلا جس میں تیر رکھے جاتے ہیں۔

(1321) وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ: الْقُرَاءُ، فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، وَيَتَدَارَسُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ، وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِئُونَ بِالْمَاءِ، فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ، وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ، وَلِلْفُقَرَاءِ، فَبِعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَّضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَلْغُوا الْمَكَانَ، فَقَالُوا: أَللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيَتْ عَنَّا، وَآتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ، فَطَعَنَهُ بِرُمَحٍ حَتَّى أَلْقَاهُ، فَقَالَ حَرَامٌ: فُرْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا: أَللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيَتْ عَنَّا"

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ .

1321 - أخرجه البخاری (1001) ومسلم (3/1511)

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں میرے چچا حضرت انس بن نصر رضی اللہ عنہ بدر کی جنگ میں شریک تھے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس سب سے پہلی جنگ میں شریک نہیں ہو سکا جو آپ نے شرکین کے ساتھ کی تھی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اب مجھے شرکین کے ساتھ جنگ کرنے کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو ظاہر کر دے جو میں کر دوں گا۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب غزوہ احد کا موقع آیا اور مسلمانوں کی حالت خراب ہوئی تو حضرت انس بن رضی اللہ عنہ نے دعا کی۔ اے اللہ! ان لوگوں نے یعنی ان کے ساتھیوں نے جو کیا ہے میں اس کے حوالے سے تیری بارگاہ میں عذر کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں اس سے بری الذمہ ہوں جو انہوں نے کیا ہے یعنی شرکین نے جو کیا ہے۔

پھر وہ آگے بڑھے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سامنا ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے سعد بن معاذ! جنت نصر کے دروازے کی قسم! مجھے احد پہاڑ کے دوسری طرف سے اس کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بعد میں بتایا یا رسول اللہ! اس نے جو کیا میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے ان کے جسم پر تلوار کے اور نیزے اور تیروں کے 80 سے زیادہ زخم پائے۔ ہم انہیں اس عالم میں پایا کہ وہ قتل ہو چکے تھے اور شرکین نے ان کی لاش کی بے حرمتی کی تھی۔ انہیں صرف ان کی بہن پچپان دیکھی ان کی انگلیوں کے پوروں کی وجہ سے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم یہ سمجھتے تھے: یہ آیت ان کے اور ان جیسے دیگر حضرات کے بارے میں نازل ہوئی

”ایمان والوں میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھایا۔ ان میں سے لوگ اپنی نذر پوری کر چکے ہیں۔“

یہ آیت آخر تک ہے۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے پہلے یہ مجاہدہ کے باب میں گزر چکی ہے۔

(1323) وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ آتِيَانِي، فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَذْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ، لَمْ أَرِ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، قَالَا: أَمَّا هَلِ هُوَ فَقَدَارُ الشَّهَدَاءِ“

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَهُوَ بَعْضُ مَنْ حَدَّثَ طَوِيلَ فِيهِ أَنْوَاعٌ مِنَ الْعِلْمِ سَيَأْتِي فِي بَابِ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے: کچھ لوگ نبی اکرم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ ہمارے کچھ لوگوں کو بھیجیں تاکہ وہ ہمیں قرآن و سنت کی تعلیم دیں۔ نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے ان کے ہمراہ ستر انصاریوں کو بھیجا جنہیں کہا جاتا تھا ان میں میرے ماموں حضرت ”حرام رضی اللہ عنہ“ بھی تھے یہ حضرات قرآن کی قرأت کیا کرتے تھے اور ایک دوسرے قرآن پاک کا درس دیتے تھے رات کو یہ اس کا علم حاصل کرتے تھے دن کے وقت یہ پانی کے پاس آتے تھے اور اسے لاکھوں میں رکھا کرتے تھے یہ لوگ کڑیاں اکٹھی کر کے انہیں فروخت کیا کرتے تھے۔ ان کے ذریعے اہل صفہ کے لئے اناج کرتے تھے اور غریبوں کے لئے بھی۔

نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو بھیج دیا دشمن ان کے سامنے آیا اور ان کو شہید کر دیا اس سے پہلے کہ یہ اس جگہ تک (جہاں یہ گئے تھے) انہوں نے دعا کی

”اے اللہ! ہماری طرف سے (نبی اکرم رضی اللہ عنہ کو ہماری صورت حال کی) اطلاع پہنچا دے۔“

ایک شخص حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں حضرت حرام رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے پیچھے کی طرف سے آیا اور انہیں نیزہ مارا تک کہ وہ ان کے جسم کے پار ہو گیا تو حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے کہا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔

نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بھائیوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ دعا کی تھی:

”اے اللہ! ہمارے طرف سے ہمارے نبی رضی اللہ عنہ تک یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔“

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں۔

(1322) وَعَنْهُ، قَالَ: غَابَ عَمِّيَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتُ الْمُشْرِكِينَ، لَعِنَ اللَّهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَبِيقَ اللَّهِ مَا أَصْنَعُ. فَلَمَّا يَوْمَ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي اعْتَدِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ - يَعْنِي: أَصْحَابَهُ - وَإِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ - يَعْنِي: الْمُشْرِكِينَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، أَلَمْ يَكُنْ وَرَبِّ السَّيْفِ، إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ فَقَالَ سَعْدُ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعَ أَقَالَ أَنَسُ: فَوَجَدْنَا بِهِ بَضْعًا وَتَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ، أَوْ طَعْنَةً بِرُمَحٍ أَوْ رَمِيَةً بِسَهْمٍ، وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَلَ الْمُشْرِكُونَ، فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أَخَاهُ بَنَاتِهِ. قَالَ أَنَسُ: كُنَّا نَرَى - أَوْ نَظُنُّ - أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَلَمْ

أَشْبَاهِهِ: ﴿مَنْ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ﴾ (الأنزاب: 23) إِلَىٰ الْخَيْرِهَا - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

♦♦ حضرت سرہ اللہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے گزشتہ رات دو آدمیوں میرے پاس آئے اور مجھے ساتھ لے کر درخت پر چڑھ گئے پھر انہوں نے مجھے ایک گھر میں داخل کیا جو سب سے بڑا گھر تھا۔ میں نے اس سے عمدہ گھر کبھی نہیں دیکھا ان دونوں نے بتایا: یہ گھر شہداء کا گھر ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک طویل حدیث کا کچھ حصہ ہے جس میں علم کی بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں جو "جھوٹ کے حرام ہونے کے باب" میں ذکر کی جائیں گی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

(1324) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أُمَّ الرَّبِيعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَّاقَةَ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ - وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ - أَنَّهَا جَنَّتْ فِي الْجَنَّةِ صَبْرًا، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ، فَقَالَ: "يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جَنَّتْ فِي الْجَنَّةِ أَصَابَ الْفَزْدُوسَ الْأَعْلَى" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیدہ ام ربیع بنت براء جو حارثہ بن سراقہ کی والدہ ہیں وہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے حارثہ کے انجام کے بارے میں بتانا صاحب غزوہ بدر کے موقع پر شہید ہو گئے تھے اگر وہ جنت میں ہو تو میں صبر سے کام لوں اور اگر اس کے برعکس صورت میں غم اچھی طرح رو لوں۔ نبی اکرم ﷺ کے فرمایا: اے ام حارثہ! جنت کی کئی قسمیں ہیں اور تمہارا بیٹا فردوسِ اعلیٰ میں ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1325) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جِئْتُ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى وَسَلَّمَ، قَدْ مَثَلَ بِهِ، فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ؛ فَذَهَبَتْ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَتَهَانَنِي قَوْمِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى وَسَلَّمَ: "مَا زِلْتَ الْمَلَائِكَةُ تَطْلُغُ بِأَجْنَحَيْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میرے والد (کی میت) کو نبی اکرم ﷺ کے سامنے لایا جس کے کھڑے کھڑے گئے تھے۔ اسے نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا۔ میں ان کے چہرے سے کپڑا لوگوں نے مجھے منع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرشتوں نے اپنے پروں کے ذریعے اس پر سایہ کیا ہوا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1326) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حَنيفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ

الشَّهَادَةَ بِصِدْقِ بَلَاغَةِ اللَّهِ مَنَازِلَ الشَّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فَرَاشِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مرتبے پر فائز کرے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر فوت ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1327) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ كَمْ تُصِيبُهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سچے دل سے شہادت طلب کرے گا وہ دی جائے گی اگرچہ اسے بظاہر نصیب نہ ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1328) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شہید آدمی قتل ہونے سے اتنی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسے کوئی شخص چیونٹی کے کاٹنے سے کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(1329) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آيَاتِهِ النَّبِيُّ لَقِيَ فِيهَا أَلْعَلُّوْ أَنْتَظَرُ حَتَّى مَالَتْ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَتَمَنَّوْا أَلْعَلُّوْ، وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا؛ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ الشُّيُوفِ" ثُمَّ قَالَ: "اللَّهُمَّ مَنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرَى السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَجْزَابِ، أَهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک جنگ کے دوران انتظار کیا یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو جب تم دشمن کے سامنے آ جاؤ تو صبر سے کام لو اور یہ بات جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے نیچے ہے پھر آپ نے دعا کی۔

1324- آخر جہاد (1908)

1325- آخر جہاد (3/7985) والترمذی (1674) والبیہقی (3161) وابن ماجہ (2802) والدارمی (2408) وابن حبان (4655) والبیہقی (264/8)

1324- آخر جہاد (212254) والبخاری (2809) والحاکم (3/4930) وابن حبان (958) وابن سعد (510/3)

1325- آخر جہاد (5/14190) والبخاری (1244) ومسلم (2471) والبیہقی (1841) وعبد الرزاق (6693) وابن سعد (561/3)

(7021) والبیہقی (1711) والبیہقی (407/3)

”اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، دشمنوں کو پسپا کرنے والے، ان لوگوں کو روک دے اور ان کے خلاف ہماری مدد کر۔“ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1330) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَدَّانَ، أَوْ قَلَمًا تَرَدَّانَ: الدُّعَاءُ عِنْدَ التَّدَايِ وَعِنْدَ الْبَاسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو طرح کی دعائیں ہوتیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) بہت کم مسترد ہوتی ہیں ایک اذان کے وقت کی جانے والی دعا اور دوسرے وقت جب لوگ ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ”صحیح سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔
(1331) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَارَبَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضْدِي وَنَصِيرِي، بِكَ أَحْوَلُ، وَبِكَ أَصْوَلُ، وَبِكَ أَقَاتِلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب جنگ میں شریک ہوتے تو یہ دعا کرتے تھے۔
”اے اللہ! تو میرا سہارا ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے تیری ہی مدد سے میں ادھر ادھر ہوتا ہوں تیری ہی مدد سے قوت حاصل کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جنگ میں حصہ لیتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

(1332) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَارَبَ قَالَ: ”اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب کسی قوم کی طرف سے کچھ اندیشہ ہوتا تھا تو آپ ﷺ کیا کرتے تھے۔

”اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔“

1330- أخرجه مالك (155) وأبو داود (2540) والدارمي (1200) وابن حبان (1720) والحاكم (1/712) والطبراني (5756)

(1065) وابن أبي شيبة (224/10) والبيهقي (410/1)

1331- أخرجه أحمد (12908) وأبو داود (2632) والترمذي (3584) والنسائي (204) وابن حبان (4761)

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ”صحیح سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1333) وَعَنْ ابْنِ عُصَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”الْحَيْلُ مُعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1334) وَعَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”الْحَيْلُ مُعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ: الْأَجْرُ، وَالْمَغْنَمُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عروہ باریقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت کے لمحے کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے وہ اجرا اور مالِ غنیمت ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1335) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ اخْتَبَسَ سَافِيَ سَبِيلِ اللَّهِ، إِيْمَانًا بِاللَّهِ، وَتَصَدِيقًا بِوَعْدِهِ، فَإِنَّ شِبَعَهُ، وَرِيَّةَ وَرَوْنَهُ، وَيَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی گھوڑے کو باندھے گا تو اس گھوڑے کا کھانا، پینا، لید کرنا، تاب کرنا یہ سب قیامت کے دن اس کے نامہ اعمال میں وزن کے طور پر شمار ہوں گے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1336) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَةٍ مَطُومَةٍ فَقَالَ: هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ سَبْعُمِئَةِ نَاقَةٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لگام والی اونٹنی لے کر آیا اور عرض

1330- أخرجه مالك (1016) وأحمد (2/3616) والبخاري (2849) ومسلم (1871) والنسائي (3575) وابن ماجه (2787) وابن حبان (4668) والطبراني (1844) وأبو يعلى (2642) والقضائي (221) والبيهقي (392/6)

1331- أخرجه أحمد (7/19372) والبخاري (2850) ومسلم (1873) والترمذي (1694) والنسائي (3576) وابن ماجه (2305) والدارمي (242)

1330- أخرجه مالك (155) وأبو داود (2540) والدارمي (1200) وابن حبان (1720) والحاكم (1/712) والطبراني (5756)

(1065) وابن أبي شيبة (224/10) والبيهقي (410/1)

1331- أخرجه أحمد (12908) وأبو داود (2632) والترمذي (3584) والنسائي (204) وابن حبان (4761)

1330- أخرجه مالك (155) وأبو داود (2540) والدارمي (1200) وابن حبان (1720) والحاكم (1/712) والطبراني (5756)

(1065) وابن أبي شيبة (224/10) والبيهقي (410/1)

کی! یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے لئے ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس کے عوض میں سات سواؤں ملنا چاہئے۔ میں سے ہر ایک میں لگام موجود ہوگی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1337) وَعَنْ أَبِي حَمَّادٍ - وَيُقَالُ: أَبُو سَعَادَةَ، وَيُقَالُ: أَبُو أُسَيْدٍ، وَيُقَالُ: أَبُو عَامِرٍ، عَمْرٍو، وَيُقَالُ: أَبُو الْأَسْوَدِ، وَيُقَالُ: أَبُو عَبْسٍ - عَقْبَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُولُ: «وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو حماد رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق ابوسعاد اور ایک قول کے مطابق ابواسید اور ایک قول کے مطابق ابو عامر اور ایک قول کے مطابق ابو عمرو اور ایک قول کے مطابق ابواسود اور ایک قول کے مطابق ابو عبس، عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ اس وقت منبر پر موجود تھے آپ پڑھی۔

”اور ان کے لئے جہاں تک تم سے ہو سکے قوت تیار کرو“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ قوت تیر اندازی ہے، یہ قوت تیر اندازی ہے، یہ قوت تیر اندازی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1338) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ وَيُكَفِّكُمْ اللَّهُ، فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تمہارے لئے کچھ علاقے فتح ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہوگا تم میں سے کوئی بھی شخص اس کو تباہی نہ کرے کہ وہ اپنے تیروں سے کھیلتا رہے۔ (یعنی تیر اندازی کی مشق کرتا رہے)

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1338) وَعَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ عَلَّمَ الرَّمْيَ، ثُمَّ تَرَكَهُ مِنْهُ، أَوْ فَقَدَ عَصِيَّ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1337- أخرجه احمد (6/17437) ومسلم (1917) والبيهقي (2514) وابن ماجه (2813) والدارقطني (2404) وابن حبان (709) والترمذي (1127225) والحاكم (2/3267) والبيهقي (13/10) 1338- أخرجه احمد (17438) ومسلم (1918) والترمذي (3094) وابن حبان (4697) والبيهقي (912/17) والترمذي (13/10) 1339- أخرجه مسلم (1919) أخرجه احمد (6/17339)

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو تیر اندازی سکھائی گئی پھر اس نے اسے ترک کر دیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے نافرمانی کی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1340) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: صَانِعُهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَمُنْبِلُهُ. وَأَرْزَمُوا كِبْرًا، وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا. وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلَّمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا» قَالَ: «كَفَرَهَا» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ تیر بنانے والا، جو اسے بنانے میں بھلائی کا امیدوار ہو اور اسے پھینکنے والا اور اسے پکڑنے والا۔ تم لوگ تیر اندازی کرو اور سواری کرو اور تمہارا تیر اندازی کرنا میرے نزدیک تمہارے سواری کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد اسے ترک کر دے گا اس سے اعراض کرتے ہوئے تو گویا اس نے ایک نکتہ کو ترک کر دیا۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے کفران نعمت کیا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(1341) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ يَمْشُونَ، فَقَالَ: «أَرْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے اسماعیل کی اولاد! تیر اندازی جاری رکھو تمہارے جد امجد بھی تیر انداز تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1342) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ عِدْلُ مُحَرَّرَةٍ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: «حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ».

1340- أخرجه احمد (17337) والبيهقي (2513) والحاكم (2/2467) والترمذي (3146) وابن ماجه (2811) والدارقطني (2405) 1341- أخرجه احمد (528) والبيهقي (5/1) والبخاري (2899) وابن ماجه (2815) والطبراني (6991) والحاكم (2465) وابن حبان (4693) والبيهقي (14702) والترمذي (1710) 1342- أخرجه احمد (617) والترمذي (1644) والبيهقي (1644) والترمذي (3965) والبيهقي (3142) وابن ماجه (2812) والحاكم (2469) وابن حبان (4615) والبيهقي (10/272)

(1346) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَاتَ وَلَمْ يُغْزِ، وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ، مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنَ الْبِفَاقِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس نے کسی جنگ میں حصہ نہ لیا ہو اور اس نے کسی جنگ میں حصہ لینے کا ارادہ بھی نہ کیا ہو تو وہ نفاق کی صورت پر مرے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1347) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي غَزَاةٍ فَقَالَ: "إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرَجُلًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ، حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ". وَفِي رِوَايَةٍ: "حَبَسَهُمُ الْعَذْرُ".

وَفِي رِوَايَةٍ: "إِلَّا شَرَكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ رِوَايَةِ أَنَسٍ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ جَابِرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم نے جو بھی سفر کیا جس بھی وادی سے گزرے وہ لوگ تمہارے ساتھ تھے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں بیماری نے روک رکھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو عذر کی وجہ سے نہیں آ سکے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ اجر میں تمہارے شریک ہوں گے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اس حدیث کے الفاظ امام مسلم رحمہ اللہ کے ہیں۔

(1348) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِبُذْكَرٍ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرى مَكَانَهُ؟ وَفِي رِوَايَةٍ: يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً.

وَفِي رِوَايَةٍ: يُقَاتِلُ غَضَبًا، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: "مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! ایک شخص مال غنیمت کے لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے۔ ایک شخص اس لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے تاکہ اس

1348- اخرج احمد (7/1910) والبخاری (123) ومسلم (1904) والبوداؤد (2517) والترمذی (1652) والنسائی (3136) وابن ماجه (2783) وابن حبان (4636) والطحاوی (387) والبیہقی (168/9)

✧ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر پھینکنے کا وہ اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ صحیح ہے۔

(1343) وَعَنْ أَبِي يَحْيَى خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ: "مَنْ اتَّفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَ لَهُ سَبْعُ مِائَةٍ ضِعْفٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

✧ حضرت ابو یحییٰ خرم بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص میں کچھ بھی خرچ کرے گا اس کے نامہ اعمال میں وہ سات سو گنا لکھا جائے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

(1344) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی شخص اللہ کی راہ کے دوران ایک دن روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کی وجہ سے اسے جہنم سے ستر برس کی مسافت کے فاصلے پر لے گا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1345) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ صَا سَبِيلَ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✧ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق حائل کر دے گا جو آسمان اور زمین کے درمیان جتنی چوڑی ہوگی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

1343- اخرج احمد (19058) والترمذی (1631) والنسائی (3186) الکبری (3/4395) وابن حبان (4647) والحاکم (2441/4155)

1345- اخرج الترمذی (1630)

1346- اخرج احمد (3/8874) ومسلم (1910) والبوداؤد (2502) والنسائی (3097)

کا ذکر کیا جائے، ایک شخص اس لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے تاکہ اس کی حیثیت کا پتہ چلے

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وہ بہادری کے لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے اور حیت کی وجہ سے جنگ میں حصہ لیتا ہے

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ ذاتی ناراضگی کی وجہ سے جنگ میں حصہ لیتا ہے

تو ان میں سے کون اللہ کی راہ میں شمار ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس لئے جنگ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کا کلمہ (یعنی دین) سر بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1349) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمرو بن العاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَةٍ نَغْزُو، فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ، إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثَلَاثِي أَجُورَهُمْ، وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَةٍ نَخْشِقُ وَنَصَابُ إِلَّا تَمَّ لَهُمْ أَجُورُهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی راہ میں بڑا بڑا چھوٹا جو بھی لشکر ہو اور وہ مال غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو ان کے اجر میں سے دو تہائی انہیں جلدی مل گیا اور جو بڑا بڑا چھوٹا لشکر غنیمت میں سے کچھ حاصل نہ کرے اور انہیں کوئی مصیبت لاحق ہو (یعنی وہ شہید ہو جائیں) تو ان کا اجر (آخرت میں) انہیں مکمل ملے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1350) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَنْ لِي فِي السِّيَاحَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ سِيَاحَةَ أَمْنِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ .

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے سیاحت کی اجازت دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کی سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ”جید سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1351) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمرو بن العاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ .

”القفلة“: الرجوع، والمُراد: الرجوع من الغزو بعد فراغه، ومعناه: أنه يثأب في رجوعه بعد فراغه من الغزو .

1349 - أخرجه احمد (2/65588) ومسلم (1906) وابوداؤد (2497) والنسائي (3125) وابن ماجه (2785)

1350 - أخرجه ابوداؤد (2486) والحاكم (1/2398)

1351 - أخرجه احمد (2/6636) وابوداؤد (2487) والحاكم (2/2399)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: (جنگ سے) واپسی بھی جنگ میں حصہ لینے کی طرح ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ”جید سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”القفلة“ سے مراد ہے واپسی یعنی رجوع اور یہاں مراد یہ ہے: جہاد سے فارغ ہو جانے کے بعد واپس آنے تک جہاد کا ثواب ملتا رہتا ہے۔

(1352) وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ بَرْيَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ، فَتَلَقَّبْنَاهُ مَعَ الصَّبْيَانِ عَلَى ثِيَابِ الْوَدَاعِ .

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ بِهَذَا اللَّفْظِ . وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ: ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ الصَّبْيَانِ إِلَى ثِيَابِ الْوَدَاعِ .

حضرت سائب بن بريد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو کچھ لوگوں نے آپ کا استقبال کیا، میں بھی بچوں کے ہمراہ آپ کا استقبال کرنے کے لئے ”ثیاب الوداع“ گیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے ”صحیح سند“ کے ہمراہ ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔

اسی حدیث کو امام بخاری نے (ان الفاظ میں روایت کیا ہے، حضرت سائب) فرماتے ہیں:

ہم لوگوں نے بچوں کے ہمراہ ثیاب الوداع میں نبی اکرم ﷺ کا استقبال کیا۔

(1353) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ لَمْ يَغْزُ، أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا، أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارَعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَمَةِ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص جنگ میں حصہ نہ لے یا کسی غائب کو سامان نہ دے اور غازی کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کا اچھی طرح خیال نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اسے سخت مصیبت میں مبتلا کرے گا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ”صحیح سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1354) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ“

1352 - أخرجه احمد (2/65588) ومسلم (1906) وابوداؤد (2497) والنسائي (3125) وابن ماجه (2785)

1353 - أخرجه ابوداؤد (2486) والحاكم (1/2398)

1354 - أخرجه احمد (2/6636) وابوداؤد (2487) والحاكم (2/2399)

1355 - أخرجه احمد (2/6636) وابوداؤد (2487) والحاكم (2/2399)

1356 - أخرجه احمد (2/6636) وابوداؤد (2487) والحاكم (2/2399)

1357 - أخرجه احمد (2/6636) وابوداؤد (2487) والحاكم (2/2399)

بِأَمْرِ الْكُفَرِ وَأَنْفُسِكُمْ وَالْأَسْتَبَاحُ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے اموال، جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1355) وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو - وَيُقَالُ: أَبُو حَكِيمٍ - السُّعْمَانُ بْنُ مَقْرَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا لَمْ يُقَاتَلْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ، وَالرِّيحُ، وَيَنْزِلَ النَّصْرُ .

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" .

♦♦ حضرت ابو عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اور ایک قول کے مطابق حضرت ابو حکیم نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہا ہوں۔ آپ دن کے ابتدائی حصے میں اگر جنگ شروع نہیں کرتے تھے تو جنگ کو موخر کرتے یہاں تک کہ جب سورج ڈھل جاتا تھا اور ہوائیں چلنا شروع ہو جاتی تھیں اور مدد نازل ہونے لگتی تھی (اس وقت آغاز کرتے تھے)

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

(1356) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرو اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، لیکن جب اس سے سامنا ہو جائے تو صبر سے کام لو۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1357) وَعَنْهُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْعَدُوُّ خَذَعَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

1355- أخرجه احمد (7/23805) وابو داؤد (2655) والتِّرْمِذِيُّ (1619) وابن حبان (4757) وابن أبي شيبة (368/12) (153/9) أخرجه البخاري (3160)

1357- أخرجه احمد (5/14181) والبخاري (3030) ومسلم (1739) وابو داؤد (2636) وابو داؤد (2636) والتِّرْمِذِيُّ (1681) وابن أبي شيبة (1698) وابن أبي شيبة (530/12) والبيهقي (1826) واللبني (40/7)

235- بَابُ بَيَانِ جَمَاعَةٍ مِنَ الشَّهَدَاءِ فِي ثَوَابِ الْآخِرَةِ يُغْسَلُونَ

وَيُصَلَّى عَلَيْهِمْ بِخِلَافِ الْقَتِيلِ فِي حَرْبِ الْكُفَّارِ

باب: شہداء کا آخرت میں ثواب، انہیں غسل دیا جائے گا، ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی، البتہ جو شخص کفار کیساتھ جنگ کے دوران مارا گیا ہو اس کا حکم برعکس ہوگا

(1358) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلشَّهَدَاءُ عَشْرَةٌ: الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: شہداء کی پانچ قسمیں ہیں: طاعون کی وجہ سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، طبع کے نیچے آ کر مرنے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔ (یہ سب شہداء ہوں گے) یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1359) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا تَعْلُونَ الشَّهَدَاءَ فَيَكُمُ؟" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. قَالَ: "إِنَّ شَهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيتُ إِذَا لَقِيتُ" قَالُوا: فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ اپنے درمیان کس کو شہید سمجھتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے (یعنی مارا جائے) وہ شہید ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے۔ لوگوں نے دریافت کیا پھر کون (شہید) شمار ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہوگا اور جو شخص اللہ کی راہ میں فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہوگا اور جو طاعون کی وجہ سے فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہوگا۔ پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا بھی شہید ہوگا۔ ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1360) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمرو بن العاص رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

1358- أخرجه مالك (295) واحمد (3/10898) والبخاري (652) ومسلم (1914) والتِّرْمِذِيُّ (1965) وابن ماجه (3682) والبيهقي (1134) وابن حبان (536)

1359- أخرجه احمد (3/10766) ومسلم (1915) وعبد الرزاق (9574) وابن ماجه (2804) وابن أبي شيبة (332/5) وابن حبان (3186) 1360- أخرجه احمد (2/6533) والبخاري (2480) ومسلم (141) وابو داؤد (3771) والتِّرْمِذِيُّ (1424) والبيهقي (4095)

236- بَابُ فَضْلِ الْعَتَقِ

باب: غلام آزاد کرنے کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكٌ رَقِيبٌ﴾ (البقرة: 131)

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”وہ گھائی میں داخل نہیں ہوا تمہیں کیا معلوم کہ وہ گھائی کیا ہے وہ غلام کو آزاد کرنا ہے۔“﴾

(1363) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ، عَضْوًا مِنْهُ فِي النَّارِ، حَتَّى يَفْرَجَهُ بِفَرْجِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان غلام یا کنیز کو آزاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس (غلام یا کنیز) کے ہر ایک عضو کے عوض میں اس (آزاد کرنے والے) کے عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا یہاں تک کہ اس کی شرم گاہ کے عوض میں اس کی شرم گاہ کو آزاد کر دے گا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔﴾

(1364) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ”الْإِيمَانُ بِاللَّهِ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ”أَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا، وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: کون سا غلام (آزاد کرنے کے لیے) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مالک کے نزدیک سب سے نفیس ہو اور جس کی قیمت سب سے زیادہ ہو۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔﴾

237- بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْمَمْلُوكِ

باب: غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِالْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ (النساء: 36)

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، قریبی 1363- اخرجہ احمد (3/9780) والبخاری (2517) ومسلم (1509) والترمذی (1546) والانسائی (4874) وابن حبان (4308) وابن الجارود (968) والبیہقی (271/10)

﴿حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہوگا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔﴾

(1361) وَعَنْ أَبِي الْأَعْوَرِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ أَخْبَرَ الْعَشْرَةَ الْمَشْهُودَ لَهُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ .

﴿حضرت ابو اعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہوگا۔ جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہوگا۔ جو شخص اپنے اہل خانہ کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہوگا۔﴾

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

(1362) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخَذَ مَالِي؟ قَالَ: ”فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ“ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: ”فَأَنْتَ شَهِيدٌ“ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتَنِي؟ قَالَ: ”أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتَنِي؟ قَالَ: ”هُوَ فِي النَّارِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: اللہ (ﷺ)! آپ کا کیا خیال ہے ایک شخص میرے مال پر اپنا قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے اس نے عرض کی! آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ میرے ساتھ جھگڑا کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بھی اسکے ساتھ کرو۔ اس نے عرض کی! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر اس نے مجھے قتل کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم شہید ہو گے۔ اس نے عرض کی! آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اسے قتل کر دوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔﴾

1361- اخرجہ احمد (1/1652) وابو داؤد (3772) والترمذی (1462) والانسائی (4102) وابن ماجہ (2580) واطیالسی (233) وابن

(3194) وابو یعلیٰ (949) والقصائی (341) والبیہقی (266/3)

1362- اخرجہ مسلم (140)

رشتے داروں کے ساتھ، یتیموں، محتاجوں اور قریب کے پڑوسی کے ساتھ، دور کے پڑوسی کے ساتھ اور اس کے ساتھ اور ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور جو تمہارے زیر ملکیت ہیں ان کے ساتھ (سب کے ساتھ اچھا سلوک کرو)۔

(1365) وَعَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى يَدَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ أَيْدِيَكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تَكْلِفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ كَلَفَتْهُمْ فَأَعْيَنُوهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت معرور بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان پر ایک "حلہ" کے "حلے" کی مانند ان کے غلام پر بھی ایک "حلہ" تھا۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے یہ بتایا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک (غلام) شخص کو برا کہا اور اس کی ماں کے حوالے سے اسے عار دلائی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک ایسے شخص ہو جس میں جاہلیت موجود ہے۔ یہ تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کیا ہے تو جس شخص کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو اسے وہی کھلائے جو وہ خود کھاتا اور وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہو۔ تم ان کو ایسی بات کا پابند نہ کرو جو انہیں مغلوب کر دے اور اگر تم انہیں کسی مشکل میں مبتلا کرو تو ان کی مدد کرو۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1366) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أَتَى أَحَدُ خَادِمِهِ بِطَعَامِهِ، فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ، فَلْيَسْأَلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ؛ فَإِنَّهُ وَلِيُّ عِلَاجَةٍ" الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کسی شخص کا خادم کھانا لے کر اس کے پاس آئے اگر وہ اسے اپنے ساتھ بٹھا نہیں سکتا تو ایک یا دو لقمے اسے دے کیونکہ اس نے (کھانا پکانے) کی مشقت برداشت کی ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الاکلة" میں ہمزہ پیش کے ساتھ ہے اور اس کا معنی ہے "لقمة"۔

238-بَابُ فَضْلِ الْمَمْلُوكِ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ

باب: اس غلام کی فضیلت جو اللہ تعالیٰ کے حق کو اور اپنے آقا کے حق کو ادا کرے

1365- أخرجه احمد (8/21388) وابن البخاري (30) ومسلم (1661) والبيهقي (3690) والترمذي (1952) وابن ماجه (3690)

1366- أخرجه احمد (3/7810) وابن البخاري (2557) ومسلم (1662) والبيهقي (3846)

(1367) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا خَلَعَ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھے طریقے سے کرے تو اسے دو گنا اجر ملے گا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1368) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِلْعَبْدِ مَمْلُوكٍ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ"، وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَيَّجُّ، وَبِرُّ أُمِّي، لَكَيْتُ أَنِّي أَمُوتُ وَأَنَا مَمْلُوكٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اصلاح کرنے والے غلام کے لئے خدا کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد، حج اور میری والدہ کی بھرپوری خدمت نہ ہوتے تو میں آرزو کرتا کہ میں اس حالت میں مروں کہ میں غلام ہوتا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1369) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِلْعَبْدِ مَمْلُوكٍ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، وَالنَّصِيحَةِ، وَالطَّاعَةِ، لَهُ أَجْرَانِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو غلام اپنے پروردگار کی عبادت کے لئے اور اپنے آقا کے فرائض کو اچھے طریقے سے سرانجام دے اور خیر خواہی و فرمانبرداری سے کام کرے تو اس کے لئے دو گنا اجر ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1370) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ كِتَابٍ آمَنَ بِنَبِيِّهِ، وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا آدَى حَقَّ اللَّهِ، وَحَقَّ مَوْلَاهُ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَاعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا؛ فَلَهُ أَجْرَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

1369- أخرجه البخاري (2546) ومسلم (1663) والبيهقي (5169)

1370- أخرجه البخاري (5248) ومسلم (1665)

1371- أخرجه البخاري (2551)

1372- أخرجه البخاري (2544) ومسلم (154) والبيهقي (1119) والترمذي (3344) وابن ماجه (1965) والطبراني (444) والبيهقي (128/7)

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَيَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمَكِّيَّالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ﴾ (هود: 85)

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اے لوگو! ماپ تول پورا کرو و انصاف کے ساتھ اور لوگوں کو ان کی چیزوں میں

کوئی کمی نہ دو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلِلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ

يَسِرُّونَ وَلَا يَظُنُّونَ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (المطففين: 1-5)

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جو جب لوگوں سے تول کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں

اور جب ان کو تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں اور جب وہ وزن کر کے دیتے ہیں تو اس میں کمی کر کے دیتے ہیں کیا وہ یہ گمان

ہیں کرتے کہ انہیں عظیم دن دوبارہ زندہ کیا جائے گا جب لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے۔“

(1372) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ

لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”دَعُوهُ، فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا“ ثُمَّ قَالَ:

”أَعْطُوهُ سِنًا مِثْلَ سِنِيهِ“ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَا نَجِدُ إِلَّا أَمْتًا مِثْلَ سِنِيهِ، قَالَ: ”أَعْطُوهُ، فَإِنَّ خَيْرَكُمْ

حَسَنُكُمْ قَضَاءً“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ سے تقاضا

کیا اور سخت زبانی کا مظاہرہ کیا نبی اکرم ﷺ کے ساتھی اس کی طرف بڑھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو! کیونکہ

تقدار کو بات کرنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اسے اس کے اونٹ کی مانند ایک اونٹ دے دو۔ لوگوں نے عرض کی

رسول اللہ ﷺ! ہمیں اس کے اونٹ سے زیادہ بہتر اونٹ مل رہا ہے تو آپ نے فرمایا: وہی اسے دے دو! کیونکہ تم میں سے

سب سے اچھا شخص وہی ہے جو اچھے طریقے سے قرض ادا کرے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1373) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا

عَسَا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

﴿حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے نرم

دل شخص پر رحم کرتا ہے جو فروخت کرتے ہوئے خریدتے ہوئے تقاضا کرتے ہوئے نرمی کا مظاہرہ کرے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

1371- أخرجه احمد (3/9399) والبخاری (2305) ومسلم (1601) والترمذی (1320) والنسائی (4632) وابن ماجہ (2423)

1372- أخرجه احمد (3/14664) والبخاری (2076) والترمذی (1324) وابن ماجہ (2203) وابن حبان (4903) والطبرانی (672) والبیہقی

(357/5)

﴿انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں تین طرح کے لوگوں کو دو گنا اجر ملے گا۔

تعلق رکھنے والا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا۔ پھر حضرت محمد ﷺ پر ایمان لائے وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے

آقا کا حق ادا کرے اور وہ شخص جس کی کوئی کنیز ہو اور وہ اسے ادب دکھائے اور اچھی طرح سے ادب سکھائے اسے

اچھی طرح سے تعلیم تربیت کرے اور پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کرے۔ اس شخص کو بھی دو گنا اجر ملے

”متفق علیہ“ ہے۔

239- بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرَجِ وَهُوَ: الْإِخْتِلَاطُ وَالْفِتْنُ وَنَحْوُ

بَاب: ”ہرج“ کے دوران عبادت کرنے کی فضیلت

اس سے مراد لوگوں کا گھل مل جانا اور فتنے میں مبتلا ہونا ہے

(1371) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”الْهَرَجُ كَهَجْرَةِ الْي“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”ہرج“ کے دوران

میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

240- بَابُ فَضْلِ السَّمَاخَةِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْأَخْذِ وَالْعِطَاءِ وَحُسْنِ

وَالْتَقَاضِي وَارْجَاحِ الْمَكِّيَّالِ وَالْمِيزَانِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّطْفِيفِ وَفَضْلِ انْظَانِ

الْمُعْسِرِ وَالْوَضْعِ عَنْهُ

باب: خرید و فروخت، لین دین میں نرمی سے کام لینے، اچھے طریقے سے ادائیگی یا تقاضا

ماپنے، تولنے میں زیادہ دینے کی فضیلت، کم تولنے کی ممانعت، خوشحال اور تنگ دست

دینے یا اس کا قرض معاف کر دینے کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (البقرة: 215)

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور تم جو بھی بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے واقف ہوگا۔“

1371- أخرجه احمد (7/20320) ومسلم (2948) والترمذی (2208) وابن ماجہ (3985) والطبرانی (488/20) وابن حبان

والطحاوی (932) وابن ابی عمیر (19146)

(1374) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "سَرَّهُ أَنْ يَنْجِيَهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، فَلْيَنْقِسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سختیوں سے نجات دلائے تو وہ تنگ دست شخص کو مہلت دے یا اس کو (قرض یا ادائیگی) کر دے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1375) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ، وَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا آتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْكَ، فَلَقِيَ اللَّهَ عَنَّا مُتَّقٍ عَلَيْهِ."

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک شخص لوگوں کو قرض دینے اپنے ملازموں سے کہتا تھا: جب تم کسی تنگ دست شخص کے پاس جاؤ تو اسے درگزر کرنا ہو سکتا ہے کہ (اس کی وجہ سے) ہم سے بھی درگزر کرے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1376) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يَوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ وَكَانَ يَأْمُرُ عِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنْ الْمُعْسِرِ. قَالَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ: تَجَاوَزُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ."

﴿﴾ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص سے حساب لیا گیا اس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکی نہیں تھی بس یہ تھا: وہ لوگوں سے لین دین کرتا تھا وہ خوشحال اپنے ملازموں کو یہ ہدایت کرتا تھا کہ وہ تنگ دست شخص سے درگزر کریں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم اس بات کے اس شخص سے زیادہ حقدار ہیں تم (اے فرشتو!) اس سے درگزر کرو۔

1374 - اخراج مسلم (1563) والبیہقی (357/5)

1375 - اخراج احمد (3/7582) والبخاری (2078) ومسلم (1562) والنسائی (4709) وابن حبان (5042) وابن ابی عیینہ (96/8) (356/5)

1376 - اخراج احمد (6/17082) ومسلم (1561) والترمذی (1307) وابن حبان (5047) والطبرانی (537/17) والبیہقی (56/5) (2/2226)

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1377) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى اللَّهَ تَعَالَى بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ أَنَا اللَّهُ مَا لَا، فَقَالَ لَهُ: مَاذَا جِئْتَنِي فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: "وَلَا يَكْفُرُونَ اللَّهَ حَدِيثًا" قَالَ: يَا رَبِّ أَتَيْتَنِي مَالَكَ، فَكُنْتُ أَتَابِعُ النَّاسَ، وَكَانَ خُلُقِي الْجَوَازُ، فَكُنْتُ أَتَبَسُّ عَلَى الْمُؤْسِرِ مَوْأَنِيظُرُ الْمُعْسِرِ. فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ فَتَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي" فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، وَأَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو اس کی بارگاہ میں لایا گیا جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا کہ تم نے دنیا میں کیا عمل کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: اور اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپائی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے۔ اس نے جواب دیا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے مال دیا تھا۔ میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کیا کرتا تھا میرا طرز عمل نرمی کا تھا۔ میں تنگ دست شخص کو آسانی فراہم کرتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دیا کرتا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس بات کا تم سے زیادہ حقدار ہوں (اے فرشتو!) میرے بندے سے درگزر کرو۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی اسی طرح سنا ہے۔ (1378) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا، أَوْ وَضَعَ لَهُ، أَظْلَمَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص تنگ دست شخص کو مہلت دے گا یا اس کے قرض کو معاف کر دے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے کے نیچے رکھے گا۔ جب اس (عرش) کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(1379) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اشْتَرَى مِنْهُ بَعِيرًا، فَوَزَنَ لَهُ وَجْعًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

1377 - اخراج مسلم (29/1560) واخراج احمد (9/23444) والبخاری (2077) وابن ماجہ (2420)

1378 - اخراج احمد (3/8719) والترمذی (1310)

1379 - اخراج البخاری (443) ومسلم (715) واخراج احمد (5/14199) وابوداؤد (3505) والترمذی (1253) والنسائی (4651)

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خرید لیا اور انہیں (قیمت) ہوئے زیادہ ادائیگی کی۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1380) وَعَنْ أَبِي صَفْوَانَ سُوَيْدِ بْنِ قَبِيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَسْتُ أَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِ هَجْرَ، فَجَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاوَهُمَا بِسَرَاوِيلَ، وَعِنْدِي وَرَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَرَّانِ: "زَيْنٌ وَأَرْجَبُ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت ابو صفوان سوید بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اور مخرمہ عبدی نے ”ہجر“ کے مقام خرید۔ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ہمارے ساتھ ایک پاجامے کا سودا کیا۔ میرے پاس موجود تھا نبی اکرم ﷺ نے اس وزن کرنے والے سے فرمایا: تم وزن کرو اور زیادہ تولنا۔ (یعنی اسے زیادہ دینا) اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

کِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

241-بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ تَعْلِمًا وَتَعْلِيمًا لِلَّهِ

باب: علم اللہ تعالیٰ کے لیے علم حاصل کرنے اور اس کی تعلیم دینے کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ (طہ: 114)،

♦♦ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور تم دعا کرو! اے میرے پروردگار میرے علم میں اضافہ کر۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الزمر: 9)،

♦♦ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم فرما دو کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ (المجادلة: 11)،

♦♦ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”وہ لوگ جو تم میں سے ایمان لائے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا اللہ تعالیٰ نے ان کے

ت کو بلند کیا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ (فاطر: 28)

♦♦ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے اس سے اہل علم ہی ڈرتے ہیں۔“

(1381) وَعَنْ معاوية رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ

الْبُقْعَةَ فِي الدِّينِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ".

♦♦ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں

دینی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1382) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَدَ

1380-خرج مالک (1667) واصلح (6/16842) والبخاری (71) ومسلم (1037) والترمذی (2647) وابن ماجہ (220) والدارمی (224)

ابن ماجہ (89) والطبرانی (18/2) الکبیر (729/19) والقصائی (346)

1380-خرج احمد (7/19120) وابوداؤد (3336) والترمذی (1309) والبیہقی (4606) والدارمی (2585) والحاکم (2230)

(5138) وابن الجارود (559) والطحاوی (1192) والطبرانی (7402) وابن ماجہ (2220) والبیہقی (32/6)

إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ، فَهَدَاهُ وَيُعَلِّمُهَا“۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَالْمُرَادُ بِالْحَسَدِ: الْبَغْضَةُ، وَهُوَ أَنْ يَتَمَنَّى مِثْلَهُ۔

♦♦ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رشک صرف دو طرح پر کیا جاتا ہے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور اسے حق کے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق دی ہو اور جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں حسد کا مطلب ہے رشک کرنا یعنی دوسرے جیسا بننے کی آرزو کرنا۔

(1383) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: “مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةً قِيلَتْ الْمَاءُ طَائِفَةٌ وَالْعُشْبُ الْكَثِيرُ، وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكْتَ الْمَاءَ، فَفَنَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا، وَأَصَابَ طَائِفَةٌ مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قَيْحَانٌ؛ لَا تُمَسِّكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلًّا، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقَهُ فِي نَفْعِهِ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ إِلَيْهِ“۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

♦♦ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے جس کو ہدایت و علم عطا کیا ہے اس کی مثال اس بادل کی طرح ہے جو کسی زمین پر برستا ہے تو زمین کا ایک حصہ پاکیزہ پانی کو قبول کر لیتا ہے وہاں پر گھاس اور بہت زیادہ چارہ اگ جاتا ہے۔ زمین کا کچھ حصہ سخت ہوتا ہے وہ پانی کو رد کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ خود اس پانی کو پیتے ہیں اور جانوروں کو پلاتے ہیں۔ (باغات سیراب کرتے ہیں زمین کا ایک حصہ وہ ہوتا ہے جو دلدلی ہوتا ہے وہ پانی کو نہ روکتا ہے اور نہ ہی وہاں پر گھاس وغیرہ اگتا ہے اس شخص کی مثال ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے دین کا علم حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ اسے اس چیز کے ہمراہ نفع دے جس سے مجھے مبعوث کیا ہے۔ یہ اس کا علم حاصل کرے لوگوں کو اس کی تعلیم دے اور جو شخص اس کی طرف سرٹھا کر نہ دیکھے اور ہدایت کو قبول نہ کرے جس کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا گیا ہے (تو اس کی مثال اس دلدلی جگہ کی طرح ہے۔) یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1384) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: “قَالَ اللَّهُ لَإِنِّي يَهْدِي اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ“۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

♦♦ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اگر

میری وجہ سے کسی ایک شخص کو بھی ہدایت نصیب کرے تو یہ تمہارے لئے (سرخ اونٹوں کا مالک ہونے) سے زیادہ بہتر ہوگا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1385) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: “تَلَفُوا عَيْنِي وَلَوْ آتَا، وَخَلَدُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّخِذْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ“۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

♦♦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری طرف سے تلخ کر دو! خواہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل کے حوالے سے روایت بیان کر دیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو شخص جان کر کوئی جھوٹی بات میری طرف منسوب کرے گا وہ جہنم میں اپنی جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1386) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: “وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی راستے پر علم کے حصول کیلئے چلے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کر دے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1387) وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: “مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى لَمْ يَكُنْ مِنَ الْآجِرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی ہدایت کی طرف دعوت دے تو اسے ان لوگوں کے اجر میں حصہ ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1388) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: “إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب آدم کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل قطع ہو جاتا ہے ماسوائے تین چیزوں کے صدقہ جاریہ، وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے اور وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1389) وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، فِيهَا إِلَّا ذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى، وَمَا وَالَاهُ، وَعَالَمًا، أَوْ مُتَعَلِّمًا". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ". قَوْلُهُ: "وَمَا وَالَاهُ": أَيْ طَاعَةُ اللَّهِ.

☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ دنیا ملعون ہے اور اس میں ملعون ہے ماسوائے اللہ کے ذکر کے جو اس ذکر پر کاربند رہے عالم کے اور طالب علم کے (یہ ملعون نہیں ہیں) امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ قول کہ "وما والاه" سے مراد ہے: اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

(1390) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص علم کی طلب میں نکلے وہ میں شمار ہوگا تب تک جب تک وہ واپس نہ آجائے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔ (1391) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُسَبِّحُ مُؤْمِنٌ مِّنْ خَيْرٍ حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مومن بھلائی سے کبھی بھی ہوتا یہاں تک کہ اس کی آخری منزل جنت ہوتی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔ (1392) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "فَضْلُ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَذْنَاكُمْ" ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةِ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتِ لَيَصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِي النَّاسِ الْخَيْرِ".

1390 - اخرج الترمذی (2656) ابن ماجہ (227)

1391 - اخرج الترمذی (2695) ابن حبان (903)

1392 - اخرج الترمذی (2694)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عالم شخص کو عبادت گزار شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے جو میری تم میں سے ادنیٰ شخص پر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے، آسمان اور زمین میں رہنے والی سب مخلوقات یہاں تک کہ اپنے بل میں موجود چیونٹی یہاں تک کہ مچھلیاں بھی لوگوں کو بھلائی دینے والے شخص کے لئے دعائے رحمت کرتی رہتی ہیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔ (1393) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنَاحَهَا لَطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ، وَإِنَّ الْعَالَمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْخَيْثَانُ فِي الْمَاءِ، وَلَيُفْضَلَ الْعَالِمُ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يَبْرُكُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَانَّمَا وَرَثَتُهُمُ الْعِلْمُ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطِّ وَافِرٍ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور فرشتے علم کے طلب گار کے عمل سے راضی ہو کر اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں اور عالم شخص کے لئے آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز یہاں تک کہ پانی میں موجود مچھلیاں بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم شخص کو عبادت گزار شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے جو چودھویں کے چاند کو تمام ستاروں پر حاصل ہے اور بے شک علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ انبیاء وراثت میں دینار یا درہم نہیں چھوڑتے بلکہ وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں۔ جو شخص اس کو حاصل کر لے اس نے بہت بڑے حصے کو حاصل کر لیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (1394) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "نَضَّرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا، فَبَلَغَهُ كَمَا سَمِعَهُ، قُرِبَ مُبَلِّغٍ أَوْ عُلِيَ مِنْ سَامِعٍ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو خوش رکھے جو ہم سے کوئی بات سن کر اس کی تبلیغ کر دے اسی طرح جس طرح اس نے سنی ہے کیونکہ بعض اوقات جس شخص تک تبلیغ کی گئی ہو وہ براہ راست سننے والوں سے زیادہ بہتر طور پر اسے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

1393 - اخرج جامع (8/21774) ابوداؤد (3641) والترمذی (2691) وابن ماجہ (223) والدارقطنی (342) وابن حبان (88) الفتح (160/1)

1394 - اخرج جامع (2/4157) والترمذی (2666) وابن ماجہ (232) وابن حبان (66) والبیہقي (331/7)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔
(1395) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ عَمِلَ فِكْمَةً، أَلْجَمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ“.
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص سے کوئی علم کی بات جائے اور وہ اس سے چھپالے تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔
اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہے۔

(1396) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يَنْتَفَعِي بِهِ وَاعْتَزَّوَجَلَّ - لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ“ يَعْنِي: رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی حاصل کرے جسے اللہ کی رضا کے لیے حاصل کیا جاتا ہو لیکن وہ شخص اسے دنیاوی فائدے کے حصول کے لیے حاصل کرے شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں پر لفظ ”عرف“ سے مراد خوشبو ہے۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ”صحیح سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1397) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، إِذَا لَمْ يَبْقِ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ زُؤُسًا جُهَالًا، فَسُئِلُوا فَأَمَتُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تک اللہ تعالیٰ اس علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں کے درمیان میں سے ہی اٹھالے گا بلکہ وہ اس علم کو اٹھانے کے ذریعے اٹھائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کسی عالم کو باقی نہیں رہنے دے گا۔ تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے ان سے دریافت کئے جائیں گے وہ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

1395- اخرجہ احمد (3/7574) والترمذی (2658) والبوداؤد (3658) وابن ماجہ (266)

1396- اخرجہ احمد (3/8475) والبوداؤد (3664) وابن ماجہ (252) وابن حبان (78) والحاکم (1/288)

1397- اخرجہ احمد (2/6521) والبخاری (100) ومسلم (2673) والترمذی (2661) وابن ماجہ (52) والدارمی (239) والبیہقی (581)

حبان (4571) والخطیبی (2292)

کِتَابُ حَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى وَشُكْرِهِ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے شکر کا بیان

242- بَابُ وَجُوبِ الشُّكْرِ

باب: شکر کا واجب ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَإِذْ تُكْرَوْنَ أَذْكُرْتُمْ أَشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونَ﴾ (البقرة: 152)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا تم میرا شکر کرونا شکر ہی نہ کرو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ (ابراہیم: 7)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ عطا کروں گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ (بنی اسرائیل: 111)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم کہو! ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِخْرُجُوا لَهُمْ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (یونس: 10)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور ان کی آخری دعا یہ ہوگی: ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام

جہانوں کا پروردگار ہے۔“

(1398) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أُتِيَ كَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ بِقَدْحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ. فَقَالَ جَبْرِيلُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا لَهُ الْفُطْرَةُ لَوْ

أَخَذَتِ الْخَمْرُ غَوْتَ أُمَّتِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس رات مجھے معراج کروائی گئی اس

رات دو پیالے میرے سامنے لائے گئے ایک شراب کا تھا اور ایک دودھ کا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی طرف دیکھا اور

1398- اخرجہ احمد (3/10652) والبخاری (3394) ومسلم (168) والترمذی (3141) والنسائی (5673) وابن حبان (52) وابن منذہ (728)

وابوداؤد (129/1) وصحاح الرازق (9719) والبیہقی (387/2)

پھر دودھ کے پیالے کو پکڑ لیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے آپ کی طرف رہنمائی کی۔ اگر آپ شراب پکڑتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1399) وَعَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يَبْدَأُ فِيهِ إِلَّا بِاللَّهِ فَهَوَ أَقْطَعُ". حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر اہم کام جس کے شروع میں "اللہ" نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہوتا ہے۔

(1400) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ وَلَدَ الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ: قَبِضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: أَلَيْسَ فَوَادِهِ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمْدَكَ وَاسْتَرْجَع، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِعَبْدِي بَيْنَا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی شخص کا بچہ فوت ہو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: جی ہاں! اللہ دریافت کرتا ہے تم نے اس کے لخت جگر کو قبض کیا ہے۔ وہ جواب دیتے ہیں جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پھر میرے بندے کیا کہا؟ وہ جواب دیتے ہیں، اس نے تیری حمد بیان کی اور "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔ (1401) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ لَيُبْرِئُ عَنِ الْعَبْدِ يَأْكُلُ الْأَكْلَةَ، فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا، وَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ، فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے راضی ہے جو کچھ کھاتا ہے تو اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہے اور جب کچھ پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

کتاب الصلوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا بیان

243- بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَفَضْلِهَا وَبَعْضِ صَيِّغِهَا

باب: نبی اکرم پر درود بھیجنے کا حکم اس کی فضیلت اس کے بعض صیغوں کا بیان
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (الاحزاب: 56).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور اچھی طرح سے سلام بھیجو۔"

(1402) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَوةٍ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (1403) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَوَّلَى النَّاسِ بِنَبِيِّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَوةٍ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

(1404) وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَكثُرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَواتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ، وَكَيْفَ تُعَرَّضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ؟ قَالَ: يَقُولُ بَلَيْتُ. قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ جَرَّ الْأَرْضَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ“. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے دنوں میں زیادہ فضیلت والا دن جمعہ کا ہے اس دن مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے پیش کیا جائے گا؟ جب آپ کی ہڈیاں ختم ہو چکی ہوں اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کے لئے یہ بات حرام کی ہے کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے یا خراب کرے۔ (1405) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”رَجُلٍ ذُكِرْتُ عَنْهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ“. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایسے شخص کی ناک خاک کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

(1406) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا تَجْعَلُوا عِيْدًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَواتَكُمْ تَبْلَغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ“. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، میری قبر کو عید نہ بنالینا اور بھیجنا۔ تمہارا درود مجھ تک پہنچے گا خواہ تم جہاں کہیں بھی ہو۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے ”صحیح سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1407) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ رُوحِي حَتَّى آرَدَ عَلَيْهِ السَّلَامَ“. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے میری روح کو میری طرف واپس بھیج دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

1405 - اخرجہ احمد (3/5865) والترمذی (3556) وابن حبان (908)

1406 - اخرجہ احمد (3/8812) والیو داؤد (2042).

1407 - اخرجہ احمد (10827) والیو داؤد (2041)

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے ”صحیح سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1408) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْبَحِيلُ مَنْ كَثُرَتْ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ“.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص کنجوس ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

(1409) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَجُلًا يَذْغُو فِي صَلَواتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللَّهَ تَعَالَى، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”عَجَلْ هَذَا“ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ: ”أَوْ لَعَنِيهِ“. إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدَكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ رَبِّهِ

وَالشَّاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَذْغُو بَعْدَ بِمَا شَاءَ“.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“.

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا: جس نے دعا مانگتے ہوئے نہ تو اللہ کی بزرگی کا تذکرہ کیا اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے۔ پھر آپ نے اسے بلایا اور اسے فرمایا: (راوی کو شک ہے شاید اس کی جگہ کسی اور سے فرمایا) جب تم میں سے کوئی ایک شخص دعا مانگنے لگے تو پہلے اپنے پروردگار کی حمد بیان کرے پھر اس کی ثناء بیان کرے پھر اپنے نبی علیہ السلام پر درود بھیجے پھر اس کے بعد وہ جو چاہے دعا مانگے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

(1410) وَعَنْ أَبِي مُسْحَدٍ كَعْبِ بْنِ عُبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ:

1408 - اخرجہ احمد (1/1736) والترمذی (3557) والسنائی (8100) وابن حبان (909) والیو داؤد (6776) والبیہقی (1565)

1409 - اخرجہ احمد (9/23992) والیو داؤد (1481) والترمذی (3487) وابن حبان (1960) وابن خریزہ (709) والحاکم (1/840) والطنبرانی (791/18)

1410 - اخرجہ احمد (6/18127) والبخاری (3370) ومسلم (406) والیو داؤد (976) والترمذی (483) والسنائی (1287) وابن ماجہ (409)

والترمذی (711) وابن حبان (912) وابن الجارود (206) والطنطاوی (1061) وابن ابی حنیہ (507/2) والدارمی (1342)

”قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّتَقَفٌّ عَلَيْهِ۔“

♦♦ حضرت ابو محمد کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ پر سلام کیسے بھیجا ہے یہ تو ہم جان چکے ہیں! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ نبی اکرم ﷺ فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر! جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل کیا ہے۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔“

اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی ہے۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1411) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللَّهُ تَعَالَى أَنْ نَصَلِّيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَكَيْفَ نَصَلِّيُ عَلَيْكَ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى تَمْتَنِينَا أَنَّهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّتَقَفٌّ عَلَيْهِ۔“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

♦♦ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں تھے، نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے تو ہم آپ کی خدمت میں کس طرح ہدیہ درود پیش کریں؟ نبی اکرم ﷺ فرمایا: یہاں تک کہ ہم لوگوں نے یہ آرزو کی: کاش! بشیر بن سعد نے آپ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا، لیکن کچھ دیر بعد آپ نے تم اس طرح (درود تشریف) پڑھو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّتَقَفٌّ

(”اے اللہ! تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر رحمت

1411- اخرجہ احمد (8/22415) و مسلم (405) و ابوداؤد (980) و الترمذی (3231) و النسائی (1284) و الکبریٰ (6/11423) و

نازل کی اور حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل کر جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل کی ہے۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔“

(پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز میں تشہد کے دوران) سلام پڑھنے کا طریقہ تمہیں معلوم ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1412) وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَصَلِّيُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: ”قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّتَقَفٌّ عَلَيْهِ۔“

♦♦ حضرت ابو حمید ساعدی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّتَقَفٌّ عَلَيْهِ۔“

”اے اللہ! تو حضرت محمد ان کی ازواج کی ذریت پر درود نازل کر جیسے تو نے آل ابراہیم پر درود نازل کیا اور تو حضرت محمد ان کی ازواج اور ان کی ذریت پر برکت نازل کر جیسے تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی ہے۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

♦♦ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں تھے، نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے تو ہم آپ کی خدمت میں کس طرح ہدیہ درود پیش کریں؟ نبی اکرم ﷺ فرمایا: یہاں تک کہ ہم لوگوں نے یہ آرزو کی: کاش! بشیر بن سعد نے آپ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا، لیکن کچھ دیر بعد آپ نے تم اس طرح (درود تشریف) پڑھو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّتَقَفٌّ

(”اے اللہ! تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر رحمت

1411- اخرجہ احمد (8/22415) و مسلم (405) و ابوداؤد (980) و الترمذی (3231) و النسائی (1284) و الکبریٰ (6/11423) و

(الاحزاب: 42-41) الآية.

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرو۔“ وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ. اس بارے میں آیات بہت زیادہ اور معلوم ہیں۔ (1413) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”كَلِمَتَانِ يَنْفَعَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَظِيمٍ.“ متفق علیہ.

﴿حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو کلمات زبان پر بہت آسان ہیں لیکن اعمال میں بہت بھاری ہوں گے رحمن کو بہت محبوب ہیں (وہ یہ ہیں) سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ. یہ ”متفق علیہ“ ہے۔

(1414) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا أَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَحْمَدُ لِلَّهِ؛ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ﴿انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: میرا یہ کہنا ”سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ یہ میرے نزدیک ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہو (یعنی دنیا اور اس میں موجود ہر چیز بہتر ہے)

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (1415) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ؛ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدَلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، وَمُحِيتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِزًّا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمِيسَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ مِمَّنْ جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ“. وَقَالَ: ”مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدٍ الْخَمْرِ“. متفق علیہ.

14-1-1- أخرجه احمد (7/7170) والبخاري (6406) ومسلم (2694) والترمذي (3479) والسنائي (830) وابن ماجه (3806) وابن أبي شيبة (288/1) وابن حبان (831) والبيهقي (ض/499)

14-1-2- أخرجه مسلم (2695) والترمذي (3608) والسنائي (835) وابن حبان (834) وابن أبي شيبة (295/10)

14-1-3- أخرجه مالك (486) واحمد (3/8014) والبخاري (3393) ومسلم (2691) والترمذي (3479) والسنائي (25) وابن ماجه (3798)

ابن (3/849)

کتاب الاذکار

اذکار کا بیان

244- باب فضل الذکر والحث علیہ

باب: ذکر کی فضیلت اور اس کی ترغیب

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلِدِكُمُ اللَّهُ أَكْبَرُ﴾ (العنکبوت: 45)،

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ (البقرة: 152)،

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَذُؤْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِاسْمِهِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾ (الأعراف: 205)،

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم اپنے پروردگار کو اپنے دل میں بلند آواز کے بغیر گریہ و زاری ہمراہ صبح شام یاد کرو اور غفلوں میں سے نہ ہو جاؤ۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (الجمعة: 10)،

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ﴾ ...

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں۔“

إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ (الاحزاب: 10) ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾

﴿یہ آیت یہاں تک ہے ”اور اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں ان کیلئے مغفرت اور عظیم اجر تیار کیا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص یہ پڑھے۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، صرف وہی معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کی بادشاہی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“

جو شخص روزانہ ”سُو“ مرتبہ اسے پڑھ لے تو یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اس کے نامہ نیکیاں لکھی جائیں گی اور یہ اس دن شیطان سے اس کے بچاؤ کے لئے رکاوٹ بن جائے گا یہاں تک کہ شام ہو جائے دن اس شخص کے عمل سے زیادہ فضل کسی نے عمل نہیں کیا ہوگا، اس لئے اس شخص کے جو اس سے زیادہ مرتبہ اس کلمے کو نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: جو شخص روزانہ سو مرتبہ سبحان اللہ و بحمدہ پڑھ لے اس کے معاف ہو جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1416) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ كَمَنْ أَتَقَى أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ. متفق علیہ۔

☆☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص یہ پڑھے: ”اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے، حمد اس کے ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“

جو شخص اسے دس مرتبہ پڑھ لے تو یہ اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرے گا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1417) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ؟ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کلام کے بارے میں بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلام سُبْحَانَ اللَّهِ ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1418) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَطْهَرُ شَطْرٍ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْإِيمَانَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْإِيمَانَ“ أَوْ تَمْلَأُ

1416 - اخرجہ احمد (9/23605) والبخاری (6404) ومسلم (2693) والترمذی (3564)

1417 - اخرجہ مسلم (85/2631) والترمذی (3604)

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْأَرْضِ“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت ابومالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”طہارت نصف ایمان ہے۔ الحمد للہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھنا زمین و آسمان میں موجود جگہ کو (نیکیوں سے) بھر دیتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1419) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَلِّمْنِي كَلِمًا أَقُولُهَا. قَالَ: ”قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ“ قَالَ: فَهَوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ: ”قُلْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے نبی کی آپ مجھے ایسے کلمے کے بارے میں بتائیں جسے میں پڑھ لیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے بہت زیادہ اللہ پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور اللہ تعالیٰ جو غالب اور حکمت والا ہے اس کی حمد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔“

اس دیہاتی نے دریافت کیا: یہ تو میرے پروردگار کے لئے ہوا، میرے لئے (کیا دعا ہوگی) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ دعا کرو۔

”اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت نصیب کر اور مجھے رزق عطا کر۔“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1420) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: ”اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ قِيلَ لِلْأَوَّلِ: عَمِي - وَهُوَ أَحَدُ رَوَاةِ الْحَدِيثِ -: كَيْفَ الاسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: يَقُولُ: اسْتَغْفِرُ اللَّهَ، اسْتَغْفِرُ اللَّهَ، اسْتَغْفِرُ اللَّهَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا آپ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ

14 - اخرجہ مسلم (2696)

1416 - اخرجہ احمد (8/22428) ومسلم (591) والبخاری (1513) والترمذی (300) والانسائی (1336) وابن ماجہ (928) والدارمی (1348)

1417 - اخرجہ احمد (2003) وابن جریر (737) والبخاری (242/2) والترمذی (183/2)

استغفار پڑھا کرتے تھے اور یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

”اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے، تجھی سے سلامتی (حاصل ہوتی ہے) اسے جلال و اکرام والی تویر ہے۔“

(اس حدیث کے راوی) ولید کہتے ہیں میں نے (اپنے استاد) امام اوزاعی سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ

پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(1421) وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى

قَدِيرٍ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ“ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا مانگا کرتے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ

أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے وہ ایک (ہی معبود) ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے

تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو جو عطا کرنا چاہے اسے کوئی روک

نہیں ہے اور جسے تو نہ دینا چاہے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیری (شیت) کے مقابلے میں کسی کوشش

والے کی کوشش کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔“ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1422) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذُبُرَ كُلِّ

يُسَلِّمُ: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . لَا

قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ الْبَقَاءُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ“ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَيْنَ ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے:

1421- أخرجه احمد (6/18182) والبخاری (844) ومسلم (893) وابو داود (1505) والنسائي (1340) والدارمي (349)

(244/2) وابن حبان (2005) وعبد الرزاق (4224) والطبرانی (9061/20) وابن أبي شيبة (231/10)

1422- أخرجه احمد (5/16105) ومسلم (594) وابو داود (1507) والنسائي (1338) وابن حبان (2008) وابن خزيمة (31)

(24502) ابن أبي شيبة (332/10) والبيهقي (185/2)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ الْبَقَاءُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ

الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ .

”اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ تمام بادشاہی اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے

لیے ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ ہم

صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں نعمت اسی کی (عطا) ہے اور فضل اسی کا ہے اور اچھی تعریف اسی کے لیے ہے۔ اللہ

کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ خالص دین اسی کے لیے ہے اگرچہ یہ کفار کو کتنا ہی ناپسند ہو۔“

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(1423) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ اتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالْذَّرَجَاتِ الْعُلَى، وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا

نُصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِّنْ أَمْوَالٍ، يَحْجُونَ، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ . فَقَالَ: ”أَلَا أَعْلَمُكُمْ شَيْئًا

يَكُونُ بِهِ مَن سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَن بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَن صَنَعَ مِثْلَ مَا

سَعَيْتُمْ؟“ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ”مُسَبِّحُونَ، وَتَحْمَدُونَ، وَتُكَبِّرُونَ، خَلَفَ كُلِّي صَلَاةٍ ثَلَاثًا

الْأَوَّلِينَ“ قَالَ أَبُو صَالِحٍ الرَّائِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، لَمَّا سُئِلَ عَنْ كَيْفِيَّةِ ذِكْرِهِنَّ قَالَ: يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ،

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، حَتَّى يَكُونَ مِنْهُنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَرَأَى مُسْلِمٌ فِي رِوَايَتِهِ: فَرَجَعَ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: سَمِعَ

نَوَاتِنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ

مَن يَشَاءُ“ .

”الدُّنْيَا“ جَمْعُ ذَنْبٍ . يَفْتَحُ الدَّالِ وَأَسْكَانِ الشَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ . وَهُوَ: الْمَالُ الْكَثِيرُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غریب مہاجرین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے

فرمایا: صاحب حیثیت لوگ زیادہ درجات اور جنت حاصل کر گئے ہیں کیونکہ وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جیسے ہم نماز ادا

کرتے ہیں اور اسی طرح روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس اضافی مال موجود ہے اس لیے وہ حج کر

تے ہیں عمرہ کر لیتے ہیں جہاد کرتے ہیں صدقہ کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کی تعلیم دوں جس

کے نتیجے میں تم اس شخص تک پہنچ جاؤ جو تم سے آگے گزر چکا ہو اور اس سے آگے نکل جاؤ جو تم سے پیچھے ہو اور تم سے کوئی بھی شخص

انہیں فضیلت نہیں رکھے سوائے اس شخص کے جو تمہارے اس عمل جیسا عمل کرے؟

انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 اور 33 مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔

ابوصالح نامی راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: جب ان سے ذکر کی کیفیت میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر۔ ان میں سے 33 بار پڑھا جائے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

مسلم نے اپنی روایت میں اس بات کو اضافی نقل کیا ہے۔ دوبارہ غریب مہاجرین نبی اکرم ﷺ کی خدمت ہوئے اور انہوں نے عرض کی: ہمارے صاحب حیثیت بھائیوں نے اس چیز کے بارے میں جان لیا ہے جو ہم پر عمل اور وہ بھی اس عمل کو کرنے لگ گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کر دیتا ہے۔

(1424) وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَقَالَ تَعَالَى الْمِنَّةُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ". رَوَاهُ

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہر نماز کے بعد 30 مرتبہ 33 مرتبہ الحمد للہ 33 مرتبہ اللہ اکبر اور 100 ویں مرتبہ یہ کلمہ پڑھے۔

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کی بادشاہی ہے حمد مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔"

تو اس شخص کی تمام خطائیں معاف ہو جائیں گی اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ جتنی ہوں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1425) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا تَشَهَّدْتَ بِأَنَّ اللَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَوْ قَالَهُنَّ - دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بعض کلمات ایسے ہیں جنہیں ہر فرض پڑھنے والا کبھی محروم نہیں رہتا 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ 34 مرتبہ اللہ اکبر

1424 - أخرجه احمد (3/8842) مسلم (597) والنسائي (143) وابن حبان (2013) وابن خزيمة (570) والبيهقي (7/2) (187/2)

1425 - أخرجه مسلم (596) والبخاري (622) والترمذي (3423) والنسائي (1348) ابن حبان (2019) وابن أبي شيبة (28/10) (1060) والبيهقي (247/2) والطبراني (259/19) والهيثمی (187/2)

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1426) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ دُبُرَ الصَّلَاةِ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَالْبَخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگا کرتے تھے۔

"اے اللہ! میں بزدلی اور سنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے سٹھیا جانے والی عمر تک لے جایا جائے اور میں دنیا کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1427) وَعَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخَذَ بِيَدِهِ، وَقَالَ: "يَا مُعَاذُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَجُحُّكَ" فَقَالَ: "أَوْصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدْعَنِي فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَتَشْكُرُكَ، وَتُحْسِنُ عِبَادَتَكَ".

رواہ ابو داؤد بإسناد صحيح.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کا ہاتھ تھاما آپ نے فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں پھر آپ نے ارشاد فرمایا ہے: اے معاذ! میں تمہیں تلقین کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد یہ پڑھنا نہ چھوڑنا۔

"اے اللہ! تو اپنے ذکر اپنے شکر اور اپنی اچھے طریقے سے عبادت کے لئے میری مدد کر۔"

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1428) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا تَشَهَّدْتَ أَحَدَكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَغْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1426 - أخرجه احمد (1/1585) والبخاري (2822) والترمذي (3578) والنسائي (5460) وابن حبان (1004) وابن أبي شيبة (188/10) (716)

1427 - أخرجه احمد (8/22180) والبيهقي (570) والنسائي (1522) والنسائي (1302) والحاكم (1010) والطبراني (20) وابن حبان (2020) وابن خزيمة (751)

1428 - أخرجه احمد (3/7241) ومسلم (855) والبيهقي (721) وابن خزيمة (235/2) والهيثمی (153/2)

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص تشہد میں چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور یہ کہے:

”اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح و جال کے بے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1429) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا صَلَّى الصَّلَاةَ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّسْلِيمِ: ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ تشہد پھیرنے کے درمیان سب سے آخر میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

”اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے جو میں پہلے کرچکا ہوں یا جو بعد میں کروں گا جو میں نے خفیہ طور پر کئے اور طور پر کئے جو میں نے قی کی اور جس چیز کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے تو ہی آگے لانے والا ہے تو ہی پچھلے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1430) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ أَنْ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن کے حکم پر عمل کر بکثرت یہ تسبیح پڑھا کرتے تھے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

(اے اللہ تو پاک ہے اے ہمارے پروردگار! تیری ہی ذات حمد کے لائق ہے۔ اے اللہ! تو مجھے بخش دے)

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1431) وَعَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ:

1429 - أخرجه مسلم (771) والترمذي (2433) وابن حبان (1966) والبيهقي (335/2) (32/2)

1430 - أخرجه أحمد (9/24218) والبخاري (794) ومسلم (484) والبيهقي (877) والسنائي (1046) وابن ماجه (889) وابن حبان

وابن خزيمة (605) والبيهقي (186/2) (86/2)

”سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ“ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رکوع اور سجدے میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

(نہایت پاک اور انتہائی پاکیزہ (ہے تمام) فرشتوں اور روح (الائیں) کا پروردگار۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1432) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

”قَامَا الرُّكُوعُ فَقَظَّمُوا فِيهِ الرَّبَّ - عَزَّ وَجَلَّ -، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَبِهْتُمَا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنَ أَنْ

يَسْتَجَابَ لَكُمْ“ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جہاں تک رکوع کا تعلق ہے تو اس

میں تم اپنے پروردگار کی عظمت کا تذکرہ کرو اور سجدے کی حالت میں خوب اچھی طرح سے دعا مانگا کرو یہ اس بات کے لائق ہے

کہ تمہاری دعا قبول ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1433) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”أَقْرَبُ مَا

يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَاكْثِرُوا الدُّعَاءَ“ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انسان اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب

وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہوتا ہے لہذا تم سجدے کی حالت میں کثرت سے دعا مانگو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1434) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ:

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ، دِقَّةً وَجِلَّةً، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَةً وَسِرَّةً“ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سجدے کی حالت میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:

1431 - أخرجه أحمد (9/25663) ومسلم (487) والبيهقي (872) والسنائي (1047) وابن حبان (1899) وابن خزيمة (606) والبيهقي (87/2)

1432 - أخرجه أحمد (1/1900) ومسلم (479) والبيهقي (876) والسنائي (1044) والترمذي (7623) وابن ماجه (3899) وابن حبان (1896)

وابن خزيمة (548) وعبد الرزاق (2839) والحميدي (489) والبيهقي (2387) والبيهقي (170/2) وابن أبي شيبة (248/1) والدارقطني (132/2)

(87/2)

1433 - أخرجه أحمد (9/452) ومسلم (482) والبيهقي (875)

1434 - أخرجه مسلم (483) والبيهقي (878) وابن حبان (1931) والبيهقي (185/2) والبيهقي (224/1)

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّةَ وَجِلَّتْ وَأَوَّلَهُ وَأَخْرَهُ وَعَلَانِيَةً وَسِرَّةً

(اے اللہ! تو میرے چھپے ہوئے اور بڑے پہلے اور بعد والے علانیہ اور خفیہ ذنب بخش دے)۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1435) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاتَ

فَتْحَسَسْتُ، فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ - أَوْ سَاجِدٌ - يَقُولُ: "سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ" وَفِي

فَوْقَ عَيْنَيْ يَدَيَّ عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ

مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمَعْفَاةِكَ مِنْ عَفْوَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُخْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ

نَفْسِكَ" - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک رات (میں نیند سے بیدار ہوئی) تو مجھے محسوس ہوا کہ نبی

بستر پر موجود نہیں ہیں (گھپ اندھیرا تھا) میں نے آپ کو تلاش کرنے کی کوشش کی آپ اس وقت رکوع یا شاید سجدے

میں تھے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا آپ اس وقت سجدے کی حالت میں تھے

دونوں پاؤں کھڑے ہوئے تھے آپ یہ دعا مانگ رہے تھے:

اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمَعْفَاةِكَ مِنْ عَفْوَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُخْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ

أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

"اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری رضا اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری (گرفت

سے بچنے کے لیے) تیری پناہ میں آتا ہوں میں اس طرح تعریف نہیں کر سکتا جیسے تو نے خود اپنی کی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1436) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَبْعِجْزُ أَحَدَكُمْ أَنْ يَكْسِبَ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟" فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ:

بِكَيْسِبُ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: "يُسَبِّحُ مِائَةَ نَسْبِيجَةٍ فَيَكْتُبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ، أَوْ يُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ" -

رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

قَالَ الْحَمِيدِيُّ: كَذَّاهُو فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ: "أَوْ يُحِطُّ" قَالَ الْبَرْقَانِيُّ: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَأَبُو

وَيْحَى الْقَطَّانُ، عَنْ مُوسَى الَّذِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ جِهَتِهِ فَقَالُوا: "وَيُحِطُّ" بِغَيْرِ أَلْفٍ -

1435 - أخرجه احمد (9/25233) ومسلم (485) والنسائي (1130)

1436 - أخرجه احمد (1/1496) ومسلم (2698) والترمذي (3474) والنسائي (152) وابن حبان (825) والطبرانی (702) والهيثمی (829) وابن أبي شيبة (294/10) وعبد بن حميد (134) والبيهقي (537) وابن حبان (83/1)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے آپ نے فرمایا: کیا تم

میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمائے تو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک شخص

نے دریافت کیا کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکیاں کیسے کماسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے تو اس کے نامہ

اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے ایک ہزار گناہ معاف ہو جائیں

گے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

حمیدی نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے اور مسلم رحمہ اللہ کی کتاب میں اسی طرح ہے کہ انہیں مٹا دیا جائے گا۔

برقانی کہتے ہیں اس کو شعبہ نے اور ابو عوانہ نے اور یحییٰ قطان نے موسیٰ کے حوالے سے روایت کیا ہے جس کے حوالے

سے امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حوالے سے روایت کیا ہے ان کے الفاظ میں لفظ "وَيُحِطُّ" ہے جو "الف" کے بغیر ہے۔

(1437) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُضْبَحُ عَلَى كُلِّ

سَلَامَتِي مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ: فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ نَحْمِدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ

تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيَجْزُءُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنْ

الضُّحَى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انسان پر لازم ہے کہ وہ روزانہ اپنے تمام جوڑوں کا

مصدقہ ادا کرے۔ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا

حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ (اور ان تمام جوڑوں کو صدقے کی ادائیگی) کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ

چاشت کے وقت دونوں ادا کر لئے جائیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1438) وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ جُورِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ الصُّبْحِ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَصْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ:

"مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الْبُيِّنِ فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا؟" قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ قُلْتُ

بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وَزَنْتَ بِمَا قُلْتَ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنْتَهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ

خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ" -

رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

1438 - أخرجه احمد (10/26820) ومسلم (2726) والترمذي (3577) وابو داود (1503) والنسائي (1351) واليوم والطبرانی (161) وابن ماجه (3808) وابن حبان (828)

وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُ: "سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ، اللَّهُ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ"۔

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: "أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُنَّهَا؟ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ؛ سُبْحَانَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ"۔

✽ ام المومنین سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت جب آپ نماز ادا تھے ان کے ہاں سے تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت اپنی جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ چاشت کے وقت آپ واپس لائے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا جب میں گیا تھا تم اس وقت سے اس حالت میں (مسلل تنج پڑھ رہی ہو) سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے (پاس سے جانے بعد میں نے چار کلمات تین مرتبہ پڑھے۔ اگر ان کا وزن اس چیز کے ساتھ کیا جائے جو تم نے صبح سے لے کر اب تک پڑھا وہ کلمات زیادہ وزنی ہونگے۔) (وہ یہ ہیں)۔

"پاک ہے اللہ کی ذات۔ حمد اس کے لیے مخصوص ہے۔ اس کی مخلوق کی تعداد کے حساب سے اس کی ذات کی حساب سے اس کے عرش کے وزن کے حساب سے اور اس کے کلمات کی سیاہی کے حساب سے"۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

انہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

"پاک ہے اللہ کی ذات اس کی مخلوق کی تعداد کے حساب سے پاک ہے اللہ کی ذات۔ اس کی ذات کی رضا کے سے پاک ہے۔ اللہ کی ذات اس کے عرش کے وزن کے حساب سے پاک ہے اللہ کی ذات۔ اس کے کلمات کی سیاہی کے حساب سے"۔

ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں "کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ تم انہیں پڑھ لیا کرو"۔

"پاک ہے اللہ کی ذات اس کی مخلوق کی تعداد کے حساب سے"۔

(نبی اکرم ﷺ نے اس جملہ کو تین مرتبہ پڑھا) پاک ہے اللہ کی ذات اپنی رضا کے حساب سے۔ پاک ہے اللہ کی اپنے عرش کے وزن کے حساب سے اور پاک ہے اللہ کی ذات اپنے کلمات کی سیاہی کے حساب سے۔ (آپ نے ان مرتبہ دہرایا)۔

(1439) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ"۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فَقَالَ: "مَثَلُ الْيَتِيمِ الَّذِي يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ، وَالْيَتِيمِ الَّذِي لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ"۔

✽ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے ان کی مثال زندہ اور مردہ (شخص) کی طرح ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں روایت کیا ہے: جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہوتا ہو اس کی مثال زندہ اور مردہ شخص کی طرح ہے۔

(1440) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان زبان کے مطابق ہو جاتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے جب وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے من میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ محفل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر محفل اس کا ذکر کرتا ہوں"۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1441) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَبَقَ الْمُفْرِدُونَ" قَالُوا: وَمَا ذُوْنُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: "الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ"۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وَرَوَى: "الْمُفْرِدُونَ" بِتَشْدِيدِ الرَّاءِ وَتَخْفِيفِهَا وَالْمَشْهُورُ الَّذِي قَالَهُ الْجُمْهُورُ: التَّشْدِيدُ۔

✽ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "مفردون" سبقت لے گئے لوگوں نے یافت کیا "مفردون" کون ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔

امام نووی فرماتے ہیں: لفظ "مفردون" میں "ز" پر شد بھی پڑھی جاسکتی ہے اور اس کو "شد" کے بغیر بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1442) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ الذِّكْرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب "لا الہ الا اللہ" ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

(1443) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ شَرَّ أَعْيُنٍ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبِّهُ بِهِ قَالَ: "لَا يَزَالُ لِسَالِكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! میرے تعلیمات بہت زیادہ ہیں مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جسے میں لازم پکڑ لوں۔ آپ نے فرمایا: تمہاری اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہنی چاہئے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

(1444) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سبحان اللہ و بحمدہ کے لئے جنت میں کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

(1445) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِبْرَاهِيمُ لَيْلَةً أُسْرِيَ بِهِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَقْرَىءُ أَمْتَكَ مَتَى السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ النَّارِ الْمَاءِ، وَأَنَّهَا قِبَعَانٌ وَأَنَّ غُرَاسَهَا: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ".

1442 - اخرج الترمذی (3394) والنسائی (837) وابن ماجہ (3800) وابن حبان (846) والاحم (1/1852) والبیہقی (5/128/2)

1443 - اخرج احمد (6/17714) والترمذی (3386) وابن ماجہ (3793) وابن حبان (814) والحاکم (1/1822)

1444 - اخرج الترمذی (3475) والنسائی (827) والحاکم (1/1847) وابن حبان (826) وابن الجعفی (190/10) احمد (5645)

شمیہ (296/10) الترمذی (2473)

1445 - اخرج الترمذی (3473)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: جس رات مجھے معراج کروائی گئی میری آنکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: اے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہہ دیں اور انہیں بتادیں کہ کی مٹی پاکیزہ ہے اس کا پانی میٹھا ہے اور یہ چٹیل زمین ہے جس میں درخت لگانے کا طریقہ "سبحان اللہ والحمد للہ" ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

(1446) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُكْمُ بِخَيْرٍ أَعْمَالِكُمْ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِكِكُمْ، وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ انْفَاقِ الدَّهَبِ الْفِضَّةُ، وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟" قَالُوا: بَلَى، قَالَ: "ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں تمہارے سب سے بہتر عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پاکیزہ ہو اور تمہارے درجات کو بلند کرنے سے بہتر ہو اور تمہارے لئے سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور تمہارے لئے اس بات سے زیادہ ہو کہ تم دشمن کا سامنا کرو تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ لوگوں نے عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم ابو عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے۔

(1447) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَى - أَوْ حَصَى - تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ: "أَخْبِرْكِ بِمَا هُوَ أَبْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هَذَا - أَوْ أَفْضَلُ". فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ؛ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ آپ کی ایک زوجہ محترمہ کے ہاں گئے

1444 - اخرج احمد (10/27595) والترمذی (3388) وابن ماجہ (3790) والحاکم (1/1825)

1445 - اخرج ابو داود (1500) والترمذی (3579) وابن حبان (738) والحاکم (1/2009)

(1449) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم ﷺ نے روایت کیا ہے۔

(1450) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ بَجِيتْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَبَّ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْتَنَا، فَقَضَى بَيْنَهُمَا وَلَدٌ، لَمْ يَضُرَّهُ." مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ محبت کرنے لگے تو (یہ دعا) پڑھے۔

"اللہ کے نام سے آغاز کرتا ہوں، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا کرے گا اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔"

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں، اگر اس صحبت کی وجہ سے) ان دونوں کا بچہ پیدا ہوتا ہو تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

246- بَابُ مَا يَقُولُهُ عِنْدَ نَوْمِهِ وَاسْتَيْقَظِهِ

باب: آدمی سوتے اور بیدار ہوتے وقت کیا پڑھے؟

(1451) عَنْ حُذَيْفَةَ، وَابْنِ دُرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْيَوْمَ فَرَّاشَهُ، قَالَ: "بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَحْيَا وَأَمُوتُ" وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے "اے اللہ! میں تیرے اسم سے برکت حاصل کرتا ہوں میں زندہ ہوتا (بیدار ہوتا) اور مرتا (سوتا) ہوں"۔

144- اخرج احمد (10/26436) وابو داؤد (18) والترمذی (3395) وابن ماجہ (302) وابن حبان (801) والبیہقی (217/1) وابن خزيمة (203) والبیہقی (90/1)

145- اخرج احمد (1/1867) والبخاری (141) ومسلم (1434) وابو داؤد (2161) والنسائی (6/110) وابن ماجہ (1919) والطبرانی (12195) الدرعاہ (941) وابن حبان (983) والطيالسي (2705) وابن أبي شيبة (394/10)

146- اخرج احمد (9/23429) والبخاری (6312) وابو داؤد (5094) والترمذی (3417) والنسائی (847) وابن ماجہ (3880) وابن حبان (555) وابو شيبة (167/ص) وابن أبي شيبة (71/9)

ان خاتون کے ہاں گھٹلیاں یا شاید کنکریاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا تمہیں اس سے زیادہ آسان عمل کے بارے میں نہ بتاؤں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جو زیادہ فضیلت رکھتا ہو۔

"اللہ تعالیٰ پاک ہے اس تعداد کے حساب سے جسے اس نے آسمان میں پیدا کیا، اللہ تعالیٰ پاک ہے اس تعداد کے حساب سے جسے اس نے زمین میں پیدا کیا، اللہ تعالیٰ پاک ہے اس تعداد کے حساب سے جسے وہ پیدا کرے گا۔"

(راوی کہتے ہیں) اس کے بعد اللہ اکبر کے بعد اسی طرح کے کلمات پڑھیں اور پھر اس کے بعد الحمد للہ کے کلمات پڑھیں اور پھر لا الہ کے ساتھ بھی اسی طرح کے کلمات پڑھیں اور پھر اس کے بعد لا حول ولا قوۃ کے کلمات پڑھیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

(1448) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَذْكَكَ عَلَى كَنْزٍ مِّنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟" فَقُلْتُ: "بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں جنت کے طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں۔ میں نے عرض کی جی ہاں، یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: وہ خزانہ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

245- بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى قَائِمًا أَوْ قَاعِدًا وَمُضْطَجِعًا وَمُحْدِثًا وَجُنُبًا وَحَالَاتٍ الْقُرْآنَ فَلَا يَحِلُّ لَجُنُبٍ وَلَا حَائِضٍ

باب: قیام کی حالت میں بیٹھ کر لیٹ کر بے وضو حالت میں جنابت کی حالت میں حیض کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، البتہ قرآن کا حکم مختلف ہے، جنبی شخص اور حائضہ عورت اس کی تلاوت نہیں کر سکتیں۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ﴾ (آل عمران: 190، 191).

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق رات اور دن کے اختلاف میں عقل مندوں کی یاد دہانی ہے جو قیام کی حالت میں بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔"

1448- اخرج احمد (7/19616) والبخاری (4205) ومسلم (2704) وابو داؤد (1526) والنسائی (538) وابن ماجہ (3824) وابن حبان (804)

جب آپ بیدار ہوتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے۔

”ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہمیں موت (نیند) دینے کے بعد زندگی (بیداری) کی طرف لوٹ کر جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

247- بَابُ فَضْلِ حَلْقِ الذِّكْرِ وَالنَّدْبِ إِلَى مُلَازِمَتِهَا وَالنَّهْيِ عَنْ مُفَارِقَتِهَا

باب: ذکر کے حلقوں کی فضیلت ان انہیں میں شامل رہنے کا مستحب ہونا

اور کسی عذر کے بغیر ان سے الگ ہونے کی ممانعت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهًا عَيْنًا عَنْهُمْ﴾ (الكهف: 28).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روک کر رکھو جو صبح و شام اپنے عبادت کرتے ہیں وہ اس کی رضا چاہتے ہیں تم اپنی لگا ہوں کو ان سے نہ پھیرو۔“

(1452) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَالَى مَلَائِكَةُ يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ، فَيَحْفَرُونَ لَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُ - وَهُوَ يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ، وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيُحَمِّدُونَكَ، وَيُتَعَذِّدُونَكَ - فَيَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ. فَيَقُولُونَ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ وَأَشَدَّ لَكَ تَمَجُّدًا، وَأَكْثَرُ لَكَ تَسْبِيحًا. فَيَقُولُونَ: فَمَاذَا يَسْأَلُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: يَسْأَلُونَكَ يَقُولُونَ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا. قَالَ: يَقُولُونَ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً. قَالَ: فَيَمُتُّ يَتَعَوَّذُ يَقُولُونَ: يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ؛ قَالَ: فَيَقُولُونَ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْهَا. فَيَقُولُونَ: رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا هَرَاسًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً. قَالَ: فَيَقُولُونَ: فَأَشَدُّ عَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فَلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمْ أَلَّا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ. - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

وَلَا تَكُنْ سَيَّارَةً فَضْلًا يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ، قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلُكُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعَدُوا إِلَى السَّمَاءِ، يَسْأَلُهُمُ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - - وَهُوَ أَعْلَمُ - : مَنْ آيَنَ جِسْمُ؟ فَيَقُولُونَ: جِسْمًا مِنْ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ: يُسَبِّحُونَكَ، وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيُحَمِّدُونَكَ، وَيَسْأَلُونَكَ. قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُونِي؟ قَالُوا: يَسْأَلُونَكَ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْا جِسْمِي؟ قَالَ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْا جِسْمِي؟ قَالَ: وَمَنْ يَسْتَجِيرُونِي؟ قَالُوا: مَنْ نَارِكَ يَا رَبِّ. قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَغْفِرُونَكَ؟ فَيَقُولُونَ: قَدْ غَفَرْتَ لَهُمْ، وَأَعْظَمْتَ لَهُمْ مَا سَأَلُوا، وَأَجْرْتَهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا. قَالَ: فَيَقُولُونَ: رَبِّ فِيهِمْ فَلَانٌ عَبْدٌ خَطَاؤًا إِنَّمَا مَرَّ، فَجَلَسَ مَعَهُمْ. فَيَقُولُونَ: وَلَكِنَّ غَفَرْتَ، هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ. -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص فرشتے ہیں جو راستوں میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور وہ ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں جب انہیں کچھ لوگ مل جاتے ہیں جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں تو وہ ایک دوسرے کو بلاتے ہیں اپنے مقصد کی طرف آ جاؤ۔ پھر وہ آسمان دنیا تک ان لوگوں کو اپنے پوتے پروں سے لٹکایا لیتے ہیں (پھر جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں) تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ خود زیادہ بہتر جانتا ہے۔ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ تیری تسبیح بیان کر رہے تھے تیری گہریائی۔ تیری حمد اور تیری بزرگی کا ذکر کر رہے تھے۔ وہ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں۔ اللہ کی قسم! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ وہ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیا کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ فرشتے جواب دیتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ تیری زیادہ شدت سے عبادت بزرگی اور پاکی بیان کریں گے۔ پروردگار فرماتا ہے: وہ کیا مانگ رہے تھے؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: فرشتے جواب دیتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگ رہے تھے۔ پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! انہوں نے اسے نہیں دیکھا! اے ہمارے پروردگار! پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: فرشتے جواب دیتے ہیں اگر وہ اسے (جنت کو) دیکھ لیں تو وہ اس کی زیادہ طلب لالچ اور زیادہ دلچسپی لیں گے۔ پروردگار فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔ پروردگار فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے زیادہ دور بھاگیں گے اور اس سے زیادہ ڈریں گے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پروردگار فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ یہ کہتا ہے ان

لوگوں میں فلاں شخص ایسا تھا جو درحقیقت ان میں سے نہیں تھا۔ وہ اپنے کسی کام سے آیا تھا تو پروردگار فرماتا ہے وہ ہونے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھا ہوا شخص بد بخت نہیں رہتا (یعنی محروم نہیں رہتا)۔
یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ مخصوص فرشتے ہیں جو چلتے پھرتے رہتے ہیں یہ اضافی ہوتے ہیں (یعنی ان کی اور کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی) یہ تلاش کرتے ہیں۔ جب انہیں کوئی ایسی محفل مل جائے جس میں ذکر ہو رہا ہو تو یہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ اپنے پرروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں۔ پھر جب وہ لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو فرشتے اوپر آسمان پر چڑھ جاتے تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کہاں سے آئے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں: تیرے بندوں کے پاس سے آ رہے ہیں جو تیری تکبیر تیری کبریائی اور تیری معبودیت کا اقرار کرتے ہیں۔ تیری حمد ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں۔ پروردگار فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے جواب دیتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے۔ وہ جواب دیتے ہیں نہیں اے ہمارے پروردگار فرماتا ہے اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں تو کیا ہوگا۔ فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ مانگتے ہیں۔ پروردگار کہتا ہے وہ میری پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں جہنم سے۔ اے ہمارے پروردگار! پروردگار فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے کو دیکھا ہے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں نہیں۔ پروردگار فرماتا ہے اگر وہ میری جہنم کو دیکھ لیں تو کیا ہوگا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے میں نے ان کی مغفرت کر دی اور جو وہ مانگتے ہیں میں نے انہیں جس چیز سے وہ پناہ مانگتے ہیں میں نے انہیں پناہ عطا کر دی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! ان میں فلاں بندہ ایسا تھا جو بہت گناہوں سے گزر رہا تھا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا تو پروردگار فرماتا ہے اس کو بھی میں نے بخش دیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ شخص محروم نہیں رہتا۔

(1453) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - إِلَّا حَفَنَتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے یہ دونوں بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ دیتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1454) وَعَنْ أَبِي وَقِيدٍ السَّحَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَالنَّاسُ مَعَهُ، إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَهَبَ وَاحِدٌ؛ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلَقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الثَّالِثُ فَادْبَرَ ذَاهِبًا. فَلَمَّا قَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ: أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوْبَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ إِلَيْهِ. وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى لِمَسْتَحْيَى اللَّهِ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ، فَأَعْرَضَ، فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ." مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو واقد حارث بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی موجود تھے تین آدمی آئے ان میں سے دو آدمی نبی اکرم ﷺ کی طرف آئے اور ایک چلا گیا۔ وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر ٹھہر گئے ان میں سے ایک نے حلقے کے درمیان گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا جبکہ دوسرا شخص لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا تیسرا شخص منہ پھیر کر چلا گیا۔ جب نبی اکرم ﷺ اپنی گفتگو سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا میں ان تین لوگوں کے بارے میں تمہیں نہ بتاؤں جہاں تک اس پہلے شخص کا تعلق ہے تو وہ اللہ کی پناہ میں آیا ہے اور اللہ نے اسے پناہ دی، دوسرے نے حیاء کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے بارے میں حیاء کی اور تیسرا شخص اس نے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض کیا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1455) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ السَّحَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى حَلَقَةٍ لِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا أَجَلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ. قَالَ: اللَّهُ مَا أَجَلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: مَا أَجَلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ جَدِيًّا مَنِيًّا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلَقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: "مَا أَجَلَسَكُمْ؟" قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ؛ وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا. قَالَ: "اللَّهُ مَا أَجَلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟" قَالُوا: وَاللَّهِ مَا أَجَلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ. قَالَ: "أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ، وَلَكِنَّهُ لِي جَبْرِيْلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ." رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں موجود ایک حلقے میں آئے اور دریافت کیا تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا: ہم لوگ یہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

1454- أخرجه مالك (1791) واصله (8/21966) والبخاري (66) ومسلم (2176) والترمذي (2733) والنسائي (5/59015900) وابن ماجه (86)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم اٹھا کر کہو کہ کیا تم لوگ یہاں اسی وجہ سے بیٹھے ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا ہم صرف سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آپ کو قسم اس لئے نہیں دی کہ میں آپ پر الزام لگا رہا ہوں اکرم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کم احادیث بیان کرنے میں کوئی بھی شخص میری مانند نہیں ہے۔

ایک مرتبہ نبی اکرم رضی اللہ عنہ حلقے میں موجود اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا تم لوگ کیوں ہوئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کی حمد بیان کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔ اس بات پر کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور اس کے ذریعے ہم پناہ حاصل کیا۔ نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے کیا تم لوگ اللہ کی قسم اٹھا کر کہو کہ تم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو۔ انہوں نے عرض کی اللہ کی قسم ہم لوگ صرف اسی بیٹھے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تم پر الزام لگانے کے لئے قسم نہیں لی بلکہ جبرائیل میرے پاس آئے نے مجھے بتایا: اللہ تعالیٰ تمہارے حوالے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کر رہا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

248-باب الذکر عند الصباح والمساء

باب: صبح اور شام کے وقت ذکر کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَادْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآخِرِ مِنَ الْغَائِلِينَ﴾ (الاعراف: 205)

قَالَ أَهْلُ اللَّغَةِ: "الْأَصَالُ": جَمْعُ أَصِيلٍ، وَهُوَ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور تم اپنے پروردگار کو دل میں بلند آواز کے بغیر صبح و شام گریہ و زاری کے ہمراہ یاد کرو اور غافلوں میں سے نہ ہونا۔"

اہل لغت فرماتے ہیں لفظ "الاصال" یہ لفظ "اصیل" کی جمع ہے اور یہ عصر اور مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں۔ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ (طہ: 130)۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ پاکی بیان کرو سورج طلوع ہونے سے اس کے غروب ہونے سے پہلے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعِشِيِّ وَالْإِبْكَارِ﴾ (الزمر: 55)،

قَالَ أَهْلُ اللَّغَةِ "الْعِشِيُّ": مَا بَيْنَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَغُرُوبِهَا.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ پاکی بیان کرو شام کے وقت اور صبح کے اہل لغت کہتے ہیں "عشی" سورج کے ڈھل جانے سے لے کر اس کے غروب ہونے کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فِي بُيُوتٍ إِذْنُ اللَّهِ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ﴾ (النور: 36-37)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "ان گھروں میں جن میں اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت دی ہے کہ اس کا نام بلند آواز میں لیا جائے اور اس کے نام کا تذکرہ کیا جائے۔ وہ ان میں صبح و شام اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعِشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ﴾ (ص: 18)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک ہم نے پہاڑوں کو ان کے ہمراہ مقرر کیا ہے وہ شام کے وقت اور اشراق (صبح) کے وقت اس کے ہمراہ تسبیح کیا کرتے تھے۔"

(1456) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ حِينَ بَضِيعٍ وَحِينَ يُمَسِّي: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، مِثَّةَ مَرَّةٍ، لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص صبح اور شام کے وقت سو مرتبہ یہ پڑھے "سبحان اللہ وبحمدہ" تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے زیادہ افضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ ماسوائے اس شخص کے جس نے یہی وظیفہ پڑھا ہو اور اس سے زیادہ مرتبہ اس کلمے کو پڑھا ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1457) وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقَرٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ: "أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ: لَمْ تَضُرَّكَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے ایک شخص نبی اکرم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھے بچھو کی طرف سے بڑی تکلیف ہوئی۔ اس نے گزشتہ رات مجھے کاٹ لیا۔ نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے شام کے وقت یہ پڑھا ہوتا تو وہ تمہیں نقصان نہ پہنچاتا۔

"میں اللہ تعالیٰ کے ان مکمل کلمات کے ذریعے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا ہے۔"

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1458) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ: "اللَّهُمَّ بَكَ أَصْبَحْنَا،

”ہے۔“

(1460) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَلَ قَالَ: ”أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ“ قَالَ الرَّاَوِيُّ: أَرَاهُ قَالَ فِيهِمْ: ”لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَسُوءِ الْيَكْبَرِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ“، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا ”أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ“ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ شام کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ ”شام ہوگئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں بھی شام ہوگئی ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔“

راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں: ”اسی کی بادشاہی ہے حماسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اس رات میں موجود بھلائی اور اس کے بعد آنے والی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس رات میں موجود شر اور اس کے بعد آنے والے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے پروردگار! میں کاہلی، بڑھاپے کی بری حالت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ صبح کے وقت بھی آپ یہی کلمات پڑھا کرتے تھے (تاہم شروع میں یہ پڑھتے تھے) ”ہم نے صبح کر لی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں بھی صبح ہوگئی ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (1461) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُثَيْبٍ - بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُعْجَمَةِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اقْرَأْ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ، فَلَا تَمْرَاتُ تُكَفِّيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ“ .

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ . حضرت عبد اللہ بن حثیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم شام اور صبح کے وقت تین مرتبہ سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ الناس پڑھا کرو یہ تمہارے لئے اور ہر شے کے حوالے سے کافی ہوں گے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“

وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ“ . وَإِذَا أَمْسَلَ قَالَ: ”اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا نَحْيًا، وَبِكَ نَمُوتُ . وَإِلَيْكَ النُّشُورُ“ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت یہ پڑھا کرتے تھے ”اے اللہ! تیری مدد کی وجہ سے ہم صبح کرتے ہیں شام کرتے ہیں زندہ رہتے ہیں اور مرے گے اور تیری ہی طرف اکٹھے ہونا ہے۔“

جب شام ہوتی تھی تو آپ یہ پڑھا کرتے تھے: ”اے اللہ! تیری مدد سے ہم شام کرتے ہیں تیری ہی مدد سے زندہ ہوتے ہیں اور تیری ہی مدد سے مرتے ہیں (موتے ہوتے ہیں اور سوتے ہیں) اور تیرے ہی طرف لوٹنا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

(1459) وَعَنْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ هِ الصَّدِيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ، قَالَ: ”قُلْ: اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبِّ كُلِّ مَلِيكَةٍ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّ كِبَرٍ“ قَالَ: ”قُلْ أَصْبَحْتُ، وَإِذَا أَمْسَيْتُ، وَإِذَا أَخَذْتُ مَضَجَعَكَ“ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے ایسے کلمات کے بارے میں بتائیں جو میں صبح و شام پڑھا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

”اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے غیب اور ظاہر چیزوں کا علم رکھنے والے ہر شے کے پروردگار اور مالک میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے، میں اپنی ذات کے شر سے شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم صبح و شام اور سوتے وقت ان کلمات کو پڑھا کرو۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“

صحیح ہے۔

(1462) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَبْدٌ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، إِلَّا لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی بندہ صبح و شام تین مرتبہ

"اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جس کے اسم (کی برکت کی) موجودگی میں کوئی چیز زمین میں اور میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔" تو ایسے شخص کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

249- بَابُ مَا يَقُولُهُ عِنْدَ النَّوْمِ

باب: سوتے وقت کیا پڑھے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَإِنْ فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَالاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ﴾ (آل عمران: 190-191) الْآيَاتِ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق رات اور دن کے پیدائش میں عقل کے لئے نشانیاں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو قیام کی حالت میں بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں۔"

(1463) وَعَنْ حُذَيْفَةَ، وَأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلَىٰ إِلَىٰ فِرَاشِهِ، قَالَ: "بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ أَحْيَا وَأَمُوتُ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

1462- آخر جہد (1/446) و ابوداؤد (5088) و الترمذی (3399) و ابن ماجہ (3869) و ابن حبان (852) و الحاکم (1/1895) و ابن

(238/10) و المعز (357) و ابن السنی (44)

1463- باب ذکر اللہ تعالیٰ قائما و قاعدا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے "اے اللہ! تیرے اسم" (سے برکت حاصل کرتے ہوئے) میں زندہ ہوتا (بیدار ہوتا) اور مرتا (سوتا) ہوں۔

(1464) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ وَلِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَىٰ فِرَاشِكُمَا - أَوْ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا - فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ" وَفِي رِوَايَةٍ: التَّسْبِيحُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَفِي رِوَايَةٍ: التَّكْبِيرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے اور بی بی فاطمہ سے یہ فرمایا تھا: "جب تم دونوں اپنے بستر پر جاؤ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب تم اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ اللہ اکبر اور 33 مرتبہ الحمد للہ پڑھو۔"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سبحان اللہ 34 مرتبہ پڑھو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1465) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَوَيْتُمْ إِلَىٰ فِرَاشِكُمْ فَلْيَنْقُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلِهِ إِزَارَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذُرُّ مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتَ جَنبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا، وَإِنْ أَرْسَلَتْهَا، فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو اسے اپنے تہ بند کے اندرونی حصے سے بستر کو جھاڑ لینا چاہئے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے اس بستر پر کیا آیا تھا۔ پھر وہ یہ پڑھے:

"اے میرے پروردگار! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اپنا پہلو اس پر رکھتا ہوں اور تیری ہی مدد سے اس سے اٹھوں گا اگر تو میری جان کو روک لے تو اس پر رحم کرنا اور اگر تو اسے واپس بھیج دے (یعنی زندہ رہنے دے) تو اس کی حفاظت کرنا" اس چیز کے ہمراہ جس چیز کے ہمراہ تو اپنے نیک لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔"

1464- آخر جہد (1/604) و البخاری (3113) و مسلم (2727) و ابوداؤد (5062) و الترمذی (3408) و النسائی (9172)

1465- آخر جہد (3/7816) و البخاری (6320) و مسلم (2714) و ابوداؤد (5050) و النسائی (791) و الترمذی (2401) و الدارمی (2684)

ابن حبان (5534) و عبد الرزاق (19830) و ابن ابی شیبہ (73/9) و البیہقی (1/125)

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1466) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا أَخَذَ نَفْتًا فِي يَدَيْهِ، وَقَرَأَ بِالْمَعَوَّذَاتِ، وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ نَفْتًا فِيهِمَا فَكَّرَا فِيهِمَا: ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ ثُمَّ مَسَحَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ، وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلَيْهِ.

قَالَ أَهْلُ اللَّغَةِ: ”النَّفْتُ“ نَفْخٌ لَطِيفٌ بِلَا رِيقٍ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تھے تو اپنے ہاتھوں پر تین مہر اخلاص اور معوذتین پڑھ کر دم کرتے تھے۔ اور وہ دونوں ہاتھ اپنے پورے جسم مبارک پر پھیر لیتے تھے۔

بخاری رحمہ اللہ اور مسلم رحمہ اللہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر آپ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور پھر دونوں پر دم کرتے سورہ اخلاص اور سورہ قلن سورہ الناس پڑھتے تھے۔ پھر اپنے جہاں تک ہو سکتا اپنے ہاتھوں کو پھیر لیتے آپ اپنے سر اور چہرے سے آغاز کرتے تھے پھر جسم کے آگے والے حصے پر پڑھتے تھے۔ آپ ایسا تین مرتبہ کیا کرتے تھے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل لغت فرماتے ہیں نفث اس پھونک کو کہتے ہیں جو ہلکی ہو اور اس میں تھوک شامل ہو۔ (1467) وَعَنِ الْبَوَّاءِ بْنِ عَزَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آتَيْتَ مَضْجِعَكَ فَتَوَضَّأَ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اسْلُمْنِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَقَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَالْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا وَلَا مَسْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ، فَاِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى مَا جَعَلْتُمْ اٰخِرَ مَا تَقُولُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ (پہلے) نماز کے وضو کی طرف وضو کر لو پھر تم اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹو اور یہ پڑھو:

”اے اللہ! میں اپنی ذات کو تیرے سپرد کرتا ہوں میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا ہے میں نے اپنا معاملہ تیرے دیا ہے میں نے اپنی پشت تیری طرف لگالی ہے تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے تیرے علاوہ اور

1466- أخرجه البخاري (5017) والبيهقي (5056) والترمذي (3413) والنسائي (793) وابن ماجه (3875) وابن حبان (5543) (4439)

نہیں ہے تیرے علاوہ اور کہیں سے نجات نہیں مل سکتی صرف تیری طرف آیا جاسکتا ہے میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا ہے تو نے نازل کیا ہے اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا۔“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اگر تم (اس رات) فوت ہو گئے تو فطرت اسلام پر فوت ہو گے (سونے سے پہلے) تم ان کلمات کو اپنے آخری الفاظ بناؤ۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1468) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكُم مِّمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيْ“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب بستر پر جایا کرتے تھے یہ پڑھا کرتے تھے:

”ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا ہے اور جس نے ہمیں پلایا ہے اور وہی ہمارے لئے کافی ہے اور اسی نے ہمیں پناہ دی ہے کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کی کفایت کرنے والا کوئی نہیں ہے اور انہیں ٹھکانہ دینے والا کوئی نہیں ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (1469) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ، رَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: ”اَللّٰهُمَّ فِىْ غَدَاكَ يَوْمَ تَبْعُثُ عِبَادَكَ“. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ؛ مِنْ رِوَايَةِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا؛ وَفِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب سونے لگتے تھے تو آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے تھے اور پھر یہ پڑھا کرتے تھے:

”اے اللہ! جس دن تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔“ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ تین مرتبہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اسی روایت کو امام ابوداؤد نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس روایت میں یہ بات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

1468- أخرجه احمد (12553) ومسلم (2715) والبيهقي (5053) والترمذي (3407) والنسائي (803) وابن حبان (5540) (5522)

1469- أخرجه الترمذي (3409) وابن ماجه (3875) وابن حبان (5543) (4439)

(1471) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ الدُّعَاءِ، وَيَدْعُ مَا سِوَى ذَلِكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جامعہ دعاؤں کو پسند کیا کرتے تھے اور ان کے علاوہ دعائیں کر دیتے تھے۔

(1472) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ إِنَّا اللَّهُنَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

زاد مسلم فی روائہ قال: وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دُعَائِهَا، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دُعَائِهَا فِيهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے۔
”اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچائے۔“

مسلم نے اپنی روایت میں اس بات کا اضافہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جب دعا مانگی ہوتی تھی تو یہی دعا کیا کرتے تھے جب بطور خاص کوئی اور دعا مانگتے تھے تو اس کے ساتھ اسے بھی شامل کر لیتے تھے۔

(1473) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي لَكَ الْهَلْدَى، وَالنَّفَى، وَالْعَفَافُ، وَالْغَنَى". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔
”اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری پاک دامن اور خوشحالی کا سوال کرتا ہوں۔“

(1474) وَعَنْ طَارِقِ بْنِ أَشْبَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وفی روایۃ لہ عن طارق: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: "قُلِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي، فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ".

1471- أخرجه احمد (9/25205) والبوداؤد (1482) وابن حبان (867) والطحاوي (1491) وابن أبي شيبة (199/10) والحاكم (1/1978)

1472- أخرجه البخاري (4522) ومسلم (2690) والبوداؤد (1519)

1473- أخرجه مسلم (2721) والبوداؤد (2/3904) والترمذي (3500) والبخاري (674) وابن ماجه (3832) وابن حبان (900)

1474- أخرجه مسلم (2697) وابن ماجه (3845)

کتاب الدعوات

دعاؤں کا بیان

250- بَابُ الْأَمْرِ بِاللُّدْعَاءِ وَفَضْلِهِ وَبَيَانُ جَمَلٍ مِّنْ أَدْعِيَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب: دعا کی ہدایت کرنا، اس کی فضیلت، مسنون دعاؤں کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المؤمن: 60).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور تمہارا پروردگار فرماتا ہے: تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يَحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ (الاعراف: 55).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم اپنے پروردگار سے گڑگڑاتے ہوئے اور آہستہ آواز میں مانگو“

سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾ (البقرہ: 186).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں دریافت کریں (تو) میں قریب ہوں اور دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے مانگتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾ (النمل: 62).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”کون ہے جو ضرورت مند کی دعا کو سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے“

تکلیف کو دور کرتا ہے۔“

(1470) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

”الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ“. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما، عن النبی ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں یہ دعا ہی عبادت ہے۔

1470- أخرجه احمد (6/18380) والبوداؤد (1479) والبخاري (714) والترمذي (3258) وابن ماجه (3828) وابن حبان (890)

(801) وابن أبي شيبة (200/10) والحاكم (1/1802)

♦♦ حضرت طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اسے طریقہ سکھایا کرتے تھے اور پھر اسے ہدایت کرتے تھے کہ وہ ان کلمات کے ذریعے دعا کرے۔

”اے اللہ! میری بخشش کر دے مجھ پر رحم کر مجھے عافیت عطا کر مجھے عطا کر اور مجھے رزق عطا کر۔“
مسلم ہی کی روایت میں حضرت طارق کے حوالے سے یہ بات منقول ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بلا کی خدمت میں آیا تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! جب میں اپنے رب سے مانگوں تو میں کیا پڑھوں نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

”اے اللہ میری مغفرت کر دے مجھ پر رحم کر دے مجھے عافیت عطا کر مجھے رزق عطا کر۔“
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات تمہارے لئے دنیا و آخرت (اس کی تمام نعمتیں اکٹھی کر دیں گے)۔
(1475) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔
♦♦ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دعا کی۔
”اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی فرمانبرداری کی طرف موڑ دے۔“

(1476) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”تَعَوَّذُوا بِهَذِهِ الْبَلَاءِ، وَذَكَرِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔
وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ سُفْيَانُ: أَشْكُ أَنْ يَزِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا۔
♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”سخت پشقت، بدبختی اور بڑی تقدیر دشمن کے مذاق سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔“ ایک روایت میں یہ ابوسفیان کہتے ہیں مجھے شک ہے اس میں ایک بات اضافہ کیا ہے۔

(1477) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي عِصْمَةَ امْرَأِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي، وَاجْعَلْ لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔
♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

1475- أخرجه احمد (2/6580) ومسلم (2654) وابن حبان (902) وابن أبي عاصم (100/1) والبيهقي (147/ص)

1476- أخرجه احمد (3/7359) والبخاري (6347) والمفرد (669) ومسلم (2707) والسنائي (5507) والحميدي (972) وابن

وابن حبان (1016)

1477- أخرجه مسلم (2720)

”اے اللہ! میرے دین کے معاملے میں میری اصلاح کر دے جو میرے معاملے کا بچاؤ ہے اور میری دنیا کے معاملے اصلاح کر دے جس میں زندگی گزارنے کا طریقہ اور میری آخرت کو بہتر کر دے جو میرا انجام ہے اور میری زندگی کو بہر بھلائی معاملے میں زیادہ کر دے اور موت کو میرے لئے ہر برائی سے بچنے کی صورت بنا دے۔“

(1478) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”قُلْ: اللَّهُمَّ وَسِّدْ ذُنُوبِي“۔

وَفِي رِوَايَةٍ: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالْتَّسَادَا“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔
♦♦ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم یہ پڑھو۔

”اے اللہ! مجھ ہدایت نصیحت کر اور سیدھے راستے پر چلا۔“
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور سیدھے راستے کا سوال کرتا ہوں۔

(1479) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”اللَّهُمَّ إِنِّي ذَلِكُ مِنَ الْعَجْزِ، وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ، وَالْهَرَمِ، وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ“۔

وَفِي رِوَايَةٍ: ”وَصَلِّحِ الدِّينَ، وَعَلَيْهِ الرِّجَالِ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔
♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ”اے اللہ! میں عاجزی سے سستی سے

سے بڑھاپے سے اور کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور میں زندگی اور موت کے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں قرض کی شدت اور لوگوں کے غلبے سے (تیری پناہ مانگتا ہوں)
(1488) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”دُعَاءٌ أَذْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: ”قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَفِي رِوَايَةٍ: ”وَفِي بَيْتِي“ وَرَوَى: ”ظُلْمًا كَثِيرًا“ وَرَوَى: ”كَبِيرًا“ بِالنَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالنَّاءِ الْمُوَحَّدَةِ؛

1- أخرجه مسلم (2725) والبيهقي (4225) والسنائي (5227)

1- أخرجه احمد (4/12114) والبخاري (2823) ومسلم (2706) والبيهقي (1540) والسنائي (5463) والبخاري (272) وابن أبي عمير

(190/ص) وابن حبان (1009)

1- أخرجه احمد (1/8) والبخاري (834) ومسلم (2705) والترمذي (3531) والسنائي (1301) وابن ماجه (3835) وابن حبان (1976)

1- أخرجه احمد (745) وابن جرير (29) وابن أبي عمير (269/10) والبيهقي (153/2)

فَيَنْبَغِي أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا قِيَالٌ: كَثِيرًا كَبِيرًا۔

﴿ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔ ”اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے علاوہ کوئی نہیں بخش سکتا اور تو اپنی بارگاہِ مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر دے بے شک تو مغفرت کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔“

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں جو دعائیں اپنے گھر میں مانگا کروں۔

اسی طرح روایت کے الفاظ میں ظلماً کثیراً کی بجائے کبیراً نقل کیا گیا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان دیا جائے یعنی کثیراً کبیراً پڑھا جائے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک روایت کے مطابق ”نماز میں“ کی جگہ ”اپنے گھر میں“ کے الفاظ مردود کثیراً کے الفاظ بھی روایت میں آتے ہیں اور ”ظلماً کبیراً“ کے بھی ہیں۔ البتہ مطابقت کے ساتھ ان دو کبیراً پڑھنا چاہئے۔

(1481) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ الدُّعَاءَ: ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَاسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَلَمْ أَجِدْكَ يَتِيمًا، وَأَكْبَرْتَنِي، وَخَطْبَتَنِي وَعَمْدَتِي، وَأَكْلُ ذَلِكَ عِنْدِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

﴿ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ یہ پڑھتے۔

”اے اللہ! میری خطا میری جہالت کو اپنے معاملے میں میری بے احتیاطی کو اور اس چیز کو جس کے بارے میں زیادہ جانتا ہے بخش دے اے اللہ! میری سنجیدگی میری خطا میرے مذاق میرے جان بوجھ کر جو کچھ مجھ سے ہو دے، اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا ہے اور بعد میں جو میں نے خفیہ طور پر کیا جو اعلانیہ یا جس کے بارے میں تو مجھ جانتا ہے اسے بخش دے تو آگے لانے والا ہے تو پیچھے کرنے والا ہے تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(1482) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ

1481- أخرجه احمد (7/19759) والبخاری (6398) ومسلم (2719) وابن حبان (954)

1482- أخرجه احمد (10/25842) ومسلم (2716) والبخاری (1550) والنسائي (1306) وابن ماجه (3839) وابن حبان (2400) والبيهقي (5/3)

شمیہ (186/10)

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

﴿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ اپنی دعائیں یہ مانگا کرتے تھے۔

”اے اللہ! میں نے جو عمل کیا ہے اور میں نے جو عمل نہیں کیا اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(1483) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ“۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

”اے اللہ! میں تیری نعمت کے ذائل ہو جانے اور تیری عافیت کے ختم ہو جانے اور تیرے اچانک انتقام اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(1484) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي نَفْسِي تَقْوَاهَا،

بِمَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ رَزَقَهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ،

نَفْسٍ لَا تَشْعُرُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

﴿ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں عاجز ہو جانے، سستی، کجی، سٹھیا جانے والے بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے

میرے نفس کو تقویٰ عطا کر اے پاک کر دے تو ہی اس کو سب سے بہتر پاک کر سکتا ہے تو اس کا نگران ہے اور اس کا آقا

ہے اے اللہ! میں اپنے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو ڈالے نہیں اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو

ایسی دعا سے جو مستجاب نہ ہو۔

(1485) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: ”اللَّهُمَّ

أَسْلَمْتُ، وَبِكَ أَمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ آتَيْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا

كُنْتُ، وَمَا أَخْرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“۔

1- أخرجه مسلم (2739) والبخاری (1545)

14- أخرجه احمد (10/19327) ومسلم (2722) والنسائي (5473)

14- أخرجه مالك (500) والبخاری (2710) والبخاری (1120) ومسلم (769) والبخاری (771) والترمذی (3429) والنسائي (1618) وابن

ماجر (2597) وابن خزيمة (1152) وابن أبي عمير (259/10) وعبد الرزاق (2565) والحميدي (495) وابو عوانة (299/2) وابو يعلى

(2400) والبيهقي (5/3)

زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

”اے اللہ! میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا تجھ پر ایمان لایا میں نے تجھ پر توکل کیا تیری طرف رجوع سے جھکڑا کیا تجھے ہی حاکم تسلیم کیا تو میری مغفرت کر دے جو میں پہلے کیا ہے اور جو بعد میں کروں گا جو خفیہ طور پر طور پر کیا ہے تو آگے لانے والا ہے تو پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

بعض راویوں نے ان الفاظ کا تذکرہ کیا ہے۔ ”اے اللہ تعالیٰ کی مدد کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا۔“

(1486) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْكُرُ الْكَلِمَاتِ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ الْغِنَى وَالْفَقْرِ".

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"، وَهَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ.

﴿ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ان کلمات کے ذریعے دعا مانگا کرتے تھے۔“

جہنم کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور جہنم کے عذاب سے خوشحالی اور غربت کے شر سے (تیری پناہ مانگتا ہوں)

(1487) وَعَنْ زَيْدَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ، وَهُوَ قُطَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ، وَالْأَعْمَالِ، وَالْأَهْوَاءِ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

﴿ حضرت زیداد بن علقہ رضی اللہ عنہ اپنے چچا جن کا نام عقبہ بن مالک ہے کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کرتے تھے۔

”اے اللہ! میں برے اعمال اور برے اخلاق اور نفسانی خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(1488) وَعَنْ شَكْلِ بْنِ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلِّمْنِي دُعَاءً، أَلْتَلِّهُمُ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

﴿ حضرت شگل بن حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے کوئی دعا

آپ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

”اے اللہ! میں اپنی سماعت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اپنی زبان کے شر سے اپنے دل کے شر سے اور اپنی

1486 - أخرجه أبو داود (1543) البخاري (832) مسلم (589) والترمذي (3506) والنسائي (1308) وابن ماجه (3838) والحمد (332)

1487 - أخرجه الترمذي (3602)

1488 - أخرجه أبو داود (1551) والترمذي (3503) والنسائي (5459)

(تیری پناہ مانگتا ہوں)

(1489) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُنُونِ، وَالْجَذَامِ، وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ". رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

”اے اللہ! میں برص، جنون، جذام، و حازم کو اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(1490) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ، فَإِنَّهُ يَنْسُ الضَّجِيعُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخَبَانَةِ، فَإِنَّهَا يَنْسُ الْبَطَانَةُ".

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

”اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بہت برا ساقی ہے۔“

(1491) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ مُكَابًا جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي عَجِزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِزَّنِي، قَالَ: أَلَا تَعْلَمُ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ دُونَ آدَاهُ اللَّهُ عَنْكَ؟

"اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ ایک مکاتب غلام ان کے پاس آیا اور بولا میں اپنی کتابت کی وجہ سے عاجز آ گیا ہوں آپ میری مدد کیجئے۔ انہوں نے بتایا: میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے سکھائے

تھے اگر تمہارے اوپر پہاڑ جیسا قرض ہوگا تو وہ بھی اللہ تمہاری طرف سے ادا کر دے گا تم یہ پڑھا کرو۔

”اے اللہ تو اپنے (حرام کردہ) کے مقابلے میں اپنے حلال کے ہمراہ میرے لئے کافی ہو جا اور مجھے اپنے فضل کے ہمراہ

پہلا وہ ہر چیز سے بے نیاز کر دے۔“

(1492) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ أَبَاهُ قُبَسًا كَلِمَتَيْنِ يَدْعُو بِهِمَا: "اللَّهُمَّ الْهَمْنِي رُشْدِي، وَأَعِزَّنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

﴿ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے والد کو دو کلمات سکھائے کہ آپ ان سے دعا کریں: ”اللہ! ہمنی رشدی، اور اپنے دل کے شر سے اپنے دل کے شر سے اور اپنی

1489 - أخرجه أبو داود (1554) والنسائي (5508)

1490 - أخرجه أبو داود (1547) والنسائي (5483) وابن ماجه (13354)

1491 - أخرجه أحمد (1319) والترمذي (3574) والبيهقي (563) والحاكم (1/1973)

1492 - أخرجه أحمد (7/20012) والترمذي (3494) والبخاري (1/3) وابن حبان (899) والحاكم (1/1880) والطبراني (174/18)

﴿ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کے والد حصین کو دو کلمات سکھائے ان دونوں کے ذریعے دعا مانگا کرتے تھے۔

”اے اللہ میرے اندر الہام پیدا کر دے اور مجھے میری ذات کے شر سے محفوظ کر دے۔“

(1493) وَعَنْ أَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللَّهَ تَعَالَى، قَالَ: ”سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ“، فَمَكَّنْتُ أَيَّامًا، ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللَّهَ تَعَالَى، قَالَ لِي: ”يَا عَبَّاسُ، يَا عَمَّ رَسُولُ اللَّهِ، سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ وَالْآخِرَةَ“.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“.

﴿ حضرت ابو الفضل عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کوئی ایسی چیز سکھائیں جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آپ اللہ تعالیٰ مانگے کچھ دن گزرنے کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیے جس کے ذریعے میں اللہ سے مانگا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! اے اللہ کے نبی کے چچا! اللہ تعالیٰ آخرت کی عافیت مانگے۔

(1494) وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: قُلْتُ لَامَ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرُ دَعَاءٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا كَانَ عِنْدَكَ؟ قَالَتْ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ: ”يَا قَلْبُ بَيْتِ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ“.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

﴿ حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا اے ام المؤمنین! نبی اکرم ﷺ کی اکثر کیا دعا مانگا کرتے تھے جب وہ آپ کے پاس ہوتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا آپ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

”اے دلوں کو بھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔“

(1495) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”دُعَاءُ دَاوُدَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبْلِغُنِیْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

1493- أخرجه احمد (1/1766) والترمذی (3525) والبخاری (726) وابن ابی عمیر (206/10) وابو یعلیٰ (6696) وابن حبان (257/1) والطیالسی (3533)

1494- أخرجه الترمذی (3533)

1495- أخرجه احمد (3501)

حُبَّكَ اِنِّیْ مِنْ نَفْسِیْ، وَاهْلِیْ، وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ“۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

﴿ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت داؤد علیہ السلام یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے، اے اللہ! اپنی محبت کو میرے نزدیک میری جان اور میرے اہل خانہ اور میرے پانی کی محبت سے زیادہ محبوب بنا دے۔“

(1496) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اَلْطَّوَابِیَا (يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)“۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ مِنْ رِوَايَةِ رِبْعَةَ بْنِ غَامِرٍ الصَّحَابِيِّ، قَالَ الْحَاكِمُ: ”حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ“.

﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یا ذوالجلال واکرام کثرت سے پڑھا کرو۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”الطوا“ میں لام کے نیچے زیر ہے اور طاء پر شد ہے اس کا معنی ہے کہ اس دعا کو کثرت سے پڑھنا۔

(1497) وَعَنْ أَبِي أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ، نَحْفَظُ مِنْهُ شَيْئًا، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا، فَقَالَ: ”أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلَّهُ؟“ نَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاءُ، حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

﴿ حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بہت زیادہ دعائیں مانگا کرتے تھے ہمیں ان میں سے بہت کچھ یاد نہیں رہا ہے پھر انہوں نے بتایا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جو ان سب کو جمع کر دے تم یہ پڑھا کرو۔

”اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نے مانگی اور ہر چیز کے شر سے تیری پناہ مانگا ہوں جس سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نے پناہ مانگی تجھ سے ہی مدد لی جاسکتی ہے اور تجھ تک ہی پہنچتا ہے اور تیری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔“

1496- أخرجه الترمذی (3536) والحاکم (1/1836)

1497- أخرجه الترمذی (3532) احمد (9/25073) والبخاری (639) وابن ماجہ (3846) والحاکم (1/12914) وابن حبان (869)

(1498) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَغَوَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ آثَمٍ، وَالْغَنِيمَةَ مِنَ الْقَوَرِ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ".

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

"اے اللہ! میں تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں تیری مغفرت کے راستوں اور ہر گناہ سے سلامتی اور کے حوالے سے غنیمت اور جنت کی شکل میں کامیابی یا جہنم سے نجات ہو تجھ سے سوال کرتا ہوں۔"

اس حدیث کو امام حاکم ابو عبد اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط کے مطابق

251- بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

باب: کسی کی غیر موجودگی میں دعا کرنے کی فضیلت

قَالَ تَعَالَى:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾ (الحشر: 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے وہ یہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار

اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت کر دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (محمد: 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم اپنے دم کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے دعائے مغفرت

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِخْبَارًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾ (ابراہیم: 41)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے (انہوں نے دعا کی)

"اے ہمارے پروردگار! تو میری مغفرت کر دے اور میرے والدین کی بھی اور تمام عام اہل ایمان کی بھی اس

جب حساب قائم ہوگا۔"

(1499) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1498- اخرجہ الحاکم (1/1925) الترمذی (4791) وابن ماجہ (1384)

1499- اخرجہ مسلم (2732) وابوداؤد (1534)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو بھی مسلمان

اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرے گا تو فرشتہ یہ کہتا ہے تمہیں بھی اس کی مانند (نعمت نصیب ہو)۔

(1500) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ

بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ، وَلَكَ

بِمِثْلٍ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کی اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر

موجودگی میں کی گئی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اس کے سر ہائے ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب بھی آدمی اپنے بھائی کے لئے بھلائی

کی دعا کرتا ہے تو وہ مقرر فرشتہ کہتا ہے آمین تمہیں بھی اس مانند نعمت ملے۔

252- بَابُ فِي مَسَائِلِ مِنَ الدُّعَاءِ

باب: دعا کے متعلق مسائل کا بیان

(1501) وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ

صَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ، فَقَالَ لِغَايِلِهِ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الشَّيْءِ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے ساتھ کوئی اچھائی کی

جائے اور وہ کرنے والے سے کہ "جزاک اللہ خیر" (اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین جزاء عطا کرے) تو اس نے بہترین تعریف

کی۔

(1502) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدْعُوا عَلَى

الْأَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ، لَا تَوَافِقُوا مِنَ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ

لِكَيْسْتَجِيبَ لَكُمْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے لئے بددعا نہ کرو اور اپنے اموال کے

لئے بددعا نہ کرو۔ کہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی اس گھڑی کے موافق نہ ہو جائے جس میں جو مانگا جائے (وہ مل جاتا

ہے) تو تمہاری (وہ بددعا) قبول ہو جائے۔

1500- اخرجہ مسلم (2733)

1501- اخرجہ الترمذی (2042) والبیہقی (6/1008) وابن حبان (3413) والبیہقی (345/2)

1502- اخرجہ مسلم (3009) وابوداؤد (1532) وابن حبان (57542) والبیہقی (932)

(1503) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَاكْثُرُوا الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ پروردگار سے سب سے قریب اس وقت ہوتا ہے جب بندہ سجدے کی حالت میں ہو۔ (اس لئے جب تم سجدے کی حالت میں ہو) تو زیادہ دعا کرو۔
(1504) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُسْتَجَابُ لَدَعْوَتِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي، فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ يائِمًا، أَوْ قَطِيعَةً رَحِمَ، مَا لَمْ يَسْتَجِبْ بِرَسُولِ اللَّهِ مَا لَا اسْتِعْجَالَ؟ قَالَ: "يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ أَرِ يَسْتَجِبْ لِي، أَلَيْسَ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ".

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کی دعا مستجاب ہوتی رہتی ہے۔ تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا اور یہ نہیں کہتا کہ میں نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی لیکن اس نے قبول نہیں کی (علیہ)

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ بندے کی دعا مسلسل مستجاب ہوتی رہتی ہے جب تک وہ گناہ کے بارے میں داری کے حقوق کی پامالی کے بارے میں دعا نہ کرے اور جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے۔ عرض کی گئی یا رسول جلد بازی کا مظاہرہ کرنے کے بارے میں کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ یہ کہ میں نے دعا مانگی میں نے پھر دعا مانگی لیکن ہے کہ میری یہ دعا قبول نہیں ہوئی تو اس وقت وہ مایوس ہو کر دعا کرنا چھوڑ دے۔

(1505) وَعَنْ أَبِي أَسَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فَنِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنِّي أَسْمَعُ؟ قَالَ: "بَحْوُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَذُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "سَحِيدٌ حَسَنٌ".

حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ فرمایا: رات کے آخری حصے میں کی جانے والی اور فرض نماز کے بعد کی جانے والی۔

(1506) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ

1504- أخرجه مالك (495) وأحمد (3/10316) والبخاري (6340) ومسلم (2735) وأبو داود (1484) والترمذي (3387) وابن جرير (3853) وابن حبان (881)

1505- أخرجه الترمذي (3510) والسنائي (108)

1506- أخرجه الترمذي (3584) وأحمد (4/11133) والحاكم (1/1816)

الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللَّهَ تَعَالَى بِدَعْوَةٍ إِلَّا أَمَّاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا، أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ الشَّوْءِ مِثْلَهَا، مَا لَمْ يَدْعُ يائِمًا، أَوْ قَطِيعَةً رَحِمَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِذَا كُنْخِرُ قَالَ: "اللَّهُ أَكْثَرُ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "سَحِيدٌ حَسَنٌ".

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ وَزَادَ فِيهِ: "أَوْ يَدْعُو لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلَهَا".

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: روح زمین پر موجود جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے یا پھر اس کی مانند کو میرائی اس سے دور کر دیتا ہے جب تک وہ کسی گناہ یا رشتے داری کے حقوق سے پامالی سے متعلق دعا نہیں کرتا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی!! پھر تو ہم بکثرت دعا کر سکتے ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا (فضل) زیادہ ہے۔

اس حدیث کو امام حاکم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نکل کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے یا پھر اس کی مانند اجر کو اس کیلئے محفوظ کر دیتا ہے۔

(1507) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ، وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا مانگا کرتے تھے۔
"اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جو عظیم اور بردبار ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو آسمانوں کا پروردگار ہے اور زمین کا پروردگار ہے اور ہر کریم عرش کا پروردگار ہے۔"

253- بَابُ كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ وَفَضْلِهِمْ

باب: اولیاء کی کرامات اور ان کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّا أَوْلِيَاءُ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (يونس: 62-64)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "خبردار! اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے یہ وہ

1507- أخرجه البخاري (6345) والترمذي (3446) والسنائي (685) وابن ماجه (3883) وابن أبي شيبة (396/10) وأحمد (1/1701) والسنائي (629) وأبو داود (741) وابن حبان (865)

لوگ ہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی دنیا کی زندگی میں ان کے لئے بشارت ہے اور آخرت
تعالیٰ کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَهَؤُلَاءِ إِلَيْكَ يَجِدُ النَّحْلُ تَسْقِطُ عَلَيْكَ رَطْبًا جَنِينًا فُكْلِي وَاشْرَبِي﴾ (مریم)
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور تم کھجور کی شاخ کو اپنی طرف ہلانا تو وہ تمہارے اوپر تازہ کی ہو
گرائے گی تم اسے کھانا اور پینا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكَ هَذَا قَالَتْ
اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (آل عمران: 37)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب بھی ذکر یا (اس مریم) کے پاس مہراب میں آتے اس کے پاس
(رزق) پاتے تو بولتے اے مریم! یہ کہاں سے آیا ہے تو وہ جواب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بے شک اللہ تعالیٰ
حساب کے بغیر رزق عطا فرماتا ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ اغْتَرَفْتُمُوهُمْ وَمَا يُغْنِدُونَ إِلَّا اللَّهُ فَأَوْا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ
وَيْهَتِيءَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مِرْقًا وَتَرَى الشَّمْسُ إِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا
تَغَرَّضَتْ ذَاتَ الشِّمَالِ﴾ (الکھف: 16-17)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور جب تم ان لوگوں سے الگ ہو گئے اور ان سے بھی جن کی وہ لوگ
بجائے عبادت کرتے ہیں تو تم غار کی پناہ میں آ جاؤ تمہارا پروردگار اپنی رحمت تم پر پھیلا دے گا اور وہ تمہارے معاملے
لئے آسانی کا باعث کر دے گا (اے پڑھنے والے) تم سورج کو دیکھو گے کہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو ان کی غار
طرف سے نکل کر نکلتا ہے اور جب وہ غروب ہوتا ہے تو ان کی غار کے بائیں طرف سے ہٹ کر جاتا ہے۔“

(1508) وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ
الصُّفَّةَ كَانُوا أَنَاسًا فَقَرَأَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً: ”مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ
بِشَالٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ، فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ“ أَوْ كَمَا قَالَ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ
جَاءَ بِفَلَائَةٍ، وَأَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ رَجَعَ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ. قَالَتْ أُمُّ
حَبَسَكَ عَنْ أَصِيافِكَ؟ قَالَ: أَوْ مَا عَشَرْتُهُمْ؟ قَالَتْ: أَبَوَا حَتَّى تَجِيءَ وَقَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَلَذِمَّ

1508- اخرجہ احمد (1702) والبخاری (602) وسلم (2057) والیو داؤد (3270) وابن حبان (4350) والیو عیسیٰ (97)

الْحَبَاتُ، فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ، فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوا لَا هَيْنًا وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، قَالَ: وَإِنَّ اللَّهَ مَا كُنَّا
نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبًّا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا، وَصَارَتْ أَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ، فَظَرَّ إِلَيْهَا
أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَا مَرَاتِي: يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا؟ قَالَتْ: لَا وَقَرَّةٌ عَنِّي لَهَى الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ
بِلَاثٍ مَرَاتٍ أَفَاكَلُ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِي: يَمِينَهُ. ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ
حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ. وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِ عَهْدٍ، فَمَضَى الْأَجَلَ،
فَقَرْنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ، اللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَطْعَمُهُ، فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ، فَحَلَفَ الضَّيْفُ. - أَوْ الْأَصْيَافُ -
لَنْ لَا يَطْعَمُهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ أَفَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا،
فَجَعَلُوا لَا يَرْقَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَّتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا، فَقَالَ: يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ، مَا هَذَا؟ فَقَالَتْ: وَقَرَّةٌ
عَنِّي إِنَّهَا الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ، فَأَكَلُوا، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ اللَّهُ
أَكَلَ مِنْهَا.

وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: ذُنُوكَ أَصِيافُكَ، فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَافْرُغْ مِنْ قِرَائِهِمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ، فَأَنْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: اطْعَمُوا، فَقَالُوا:
بِئْسَ رَبٌّ مَنَزَلِنَا؟ قَالَ: اطْعَمُوا، قَالُوا: مَا نَحْنُ بِأَكْلَيْنِ حَتَّى يَجِيءَ رَبُّ مَنَزَلِنَا، قَالَ: أَقْبَلُوا عَنَّا قِرَائَتَكُمْ، فَإِنَّهُ
إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا، لَنَلْقَيْنَ مِنْهُ فَايُوءًا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ بَجَدَ عَلَيَّ، فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا صَنَعْتُمْ؟
فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَسَكْتُ: ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَسَكْتُ، فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ
لَكَ إِنْ كُنْتَ نَسَمِعَ صَوْتِي لَمَّا جِئْتَ أَفَخَرَجْتُ، فَقُلْتُ: سَلْ أَصِيافَكَ، فَقَالُوا: صَدَقَ، أَتَانَا بِهِ، فَقَالَ:
لَمَّا أَنْتَظَرْتُ مُنُونِي وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ. فَقَالَ الْآخَرُونَ: وَاللَّهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ فَقَالَ: وَبَلَّكُمْ مَا
لَكُمْ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَائَتَكُمْ؟ هَاتِ طَعَامَكَ، فَجَاءَ بِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، الْأُولَى مِنَ الشَّيْطَانِ،
فَأَكَلَ وَأَكَلُوا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: ”غُنْثَرُ“ بِغَيْنٍ مُعْجَمَةٍ مَضْمُونَةٍ ثُمَّ نُونٌ سَاكِنَةٌ ثُمَّ ثَاءٌ مُثَلَّثَةٌ وَهُوَ: النَّبِيُّ الْجَاهِلُ. وَقَوْلُهُ:
”لَجَدَّعَ“ أَيْ شَتَّمَهُ، وَالْجَدُّعُ الْقَطْعُ. قَوْلُهُ ”يَجَدُّعُ عَلَيَّ“ هُوَ بِكَسْرِ الْجِيمِ: أَيْ يَغْضَبُ.

حضرت ابو محمد عبد الرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اصحاب صفہ غریب لوگ تھے۔ ایک مرتبہ نبی
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو ساتھ لے جائے۔ جس شخص کے پاس چار کا
کھانا ہو۔ وہ پانچ یا چھ کو ساتھ لے جائے یا اس کی مانند کوئی اور الفاظ ارشاد فرمائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تین آدمیوں کو
ساتھ لے آئے۔ نبی اکرم ﷺ دس آدمیوں کو ساتھ لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا نبی اکرم ﷺ کے

ساتھ کھایا اور وہاں ٹھہرا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی اور پھر واپس آئے۔ وہ رات کا ایک حصہ تھا، گزر جانے کے بعد آئے۔ ان کی اہلیہ نے کہا آپ اپنے مہمانوں کے پاس کیوں نہیں آئے۔ حضرت ابو بکرؓ دریافت کیا کہ کیا تم نے ان لوگوں کو کھانا نہیں کھلایا۔ اہلیہ نے عرض کی انہوں نے آپ کے آنے سے پہلے کھانا کھا کر دیا ہے۔ گھر والوں نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا۔ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں۔ میں گیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اور برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور بولے اب تم لوگ کسی کھاؤ۔ اس میں برکت ہے۔ اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) ہم نے کھانا شروع کیا۔ اللہ کی قسم! ہم جو بھی لقمہ لیتے تھے اس کھانے میں اور اضافہ ہو جاتا تھا اور کھانا پہلے سے زیادہ ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے تو جتنا کھانا تھا اس سے زیادہ ہو گیا تو تب حضرت ابوبکرؓ نے کھانے کی طرف دیکھا تو اپنی اہلیہ سے فرمایا: اے بنو فراس کی بہن! یہ ہے؟ خاتون نے جواب دیا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ اس وقت پہلے سے زیادہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے فرمایا تو حضرت ابوبکرؓ نے بھی اس کھانے کو کھالیا اور فرمایا: وہ شیطان کی طرف سے تھا یعنی ان کا قسم اٹھانا۔ ابوبکرؓ نے اس میں سے ایک لقمہ لیا اور اسی اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے گئے تو وہ آپ کے پاس ان دنوں ہمارے اور ایک موسم کے درمیان عہد چل رہا تھا (یعنی جنگ بندی کا معاہدہ) طے شدہ مدت ختم ہو چکی تھی آدی ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے۔ ہر آدمی کے ساتھ کچھ لوگ تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے ہر آدمی کے ساتھ کتنے لوگ سب لوگوں نے اس کھانے کو کھالیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے قسم اٹھائی کہ وہ اس کھانے کو نہیں کھائیں گے اور ان کی قسم اٹھالی کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائیں گی۔ مہمانوں نے بھی قسم اٹھالی کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائیں گے جب تک حضرت ابوبکرؓ کھاتے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: یہ شیطان کی طرف سے انہوں نے کھانا منگوایا، اسے کھایا اور مہمانوں نے وہ لوگ جو بھی لقمہ اٹھاتے تھے اس کے نیچے سے اضافہ ہو جاتا تھا اور کھانا پہلے سے زیادہ ہو جاتا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اس خاتون نے جواب دیا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ اس وقت زیادہ ہو چکا ہے۔ جب ہم نے کھانا شروع کیا تھا تو ان حضرات نے اسے کھالیا اور اسے نبی اکرم ﷺ کی خدمت بھیجا۔ انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی اس کھانے کو کھالیا تھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عبدالرحمنؓ سے کہا تم نے مہمانوں کا خیال میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جا رہا ہوں تم میرے آنے سے انہیں کھانا کھلا دینا۔ حضرت عبدالرحمنؓ جگمگاتے اور موجود تھا مہمانوں کے پاس لے کر آ گئے اور بولے آپ سے کھالیں۔ مہمانوں نے کہا گھر کا مالک کہاں ہے۔ انہوں نے آپ تو اس کو کھائیں۔ مہمانوں نے جواب دیا۔ ہم تب تک اس کو نہیں کھائیں گے جب تک گھر کا مالک نہیں آ جاتا تو عبدالرحمنؓ نے کہا آپ ہماری طرف سے اس کھانے کو قبول کریں۔ اگر وہ آ گئے اور آپ لوگوں نے کھانا نہ کھایا ہوا

اور یہ قول "فجدع" کاٹنے کے معنی میں بھی آتا ہے یہاں اس کا مطلب ہوگا گالی دی اور اگر یہ جیم کے نیچے زیر کے معنی ہو "یجد علی" تو اس سے مراد ہوگا کہ مجھ پر غضبناک ہوں گے۔

(1509) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مُحَدِّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ.

وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: "مُحَدِّثُونَ" أَيْ مُلْهَمُونَ.

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم سے پہلے کی امتوں میں کچھ لوگ

تھے تو محدث ہوتے تھے اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہو تو وہ عمر ہوگا۔

اس حدیث کو امام بخاریؒ نے روایت کیا ہے۔ امام مسلمؒ نے اس روایت کو عائشہ صدیقہؓ کے حوالے سے

کیا ہے اور ان دونوں کی روایت میں یہ بات ہے کہ ابن وہب فرماتے ہیں: محدث اس شخص کو کہتے ہیں جیسے الہام کیا جاتا

امام نوویؒ فرماتے ہیں: "محدثون" سے مراد وہ افراد ہیں جنہیں الہام ہوتا ہے۔

1509- أخرجه أحمد (3/8476) والبخاری (3469) والسنائي (19) أخرجه أحمد (9/24339) ومسلم (2398) والترمذي (3693) والسنائي (18)

کر دے۔

راوی بیان کرتے ہیں جب اس شخص سے پوچھا جاتا تو وہ کہتا بڑی عمر کا ایسا بوڑھا جسے فتنوں میں مبتلا کر دیا گیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لاحق ہو گئی ہے۔ عبد الملک بن عیسٰی راوی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نے اس شخص کو اس کے بعد دیکھا اس کی دونوں پلکیں اس کی آنکھوں پر آچکی تھیں اور یہ سب بڑھاپے کی وجہ سے ہوا تھا اور وہ آگے میں جانے والی لڑکیوں کو چھیڑا کرتا تھا۔

(1511) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، خَاصَمْتُهُ أَرْوَى بِنْتُ أَوْسٍ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، وَادَّعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا، فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا كُنْتُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَاذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، فَلَوْ أَنَّهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ" فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هَذَا، فَقَالَ سَعِيدٌ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً، فَاعْمِ بِبَصَرِهَا، وَافْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا، قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا، وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ رَأَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ، وَأَنَّهُ رَأَاهَا عَمِيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدْرَ تُقَالُ: أَصَابَتْ نِيَّ دَعْوَةَ سَعِيدٍ، وَأَنَّهُمَا مَرَّتْ عَلَى بَنِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَمْتَهُ فِيهَا، فَوَقَعَتْ فِيهَا، وَكَانَتْ تَحْتَهَا.

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے ساتھ اروی بنت اوس کا لاف ہو گیا۔ وہ اس مقدمے کو مروان بن حکم کے پاس لے گئی۔ اس عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اس کی زمین میں سے کچھ حصہ لے لیا ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے اس کی زمین میں سے کچھ حصہ ہتھ لیا ہے تو اس کے بعد کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہوا (تو یہ بڑی غلط بات ہوگی) مروان نے دریافت کیا کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی کیا ارشاد سنا ہے؟ انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص ایک بالشت جتنی زمین ہتھ لے گا تو قیامت کے دن اس کے گلے میں سات زمینوں جتنا طوق ڈالا جائیگا۔ مروان نے اسے کہا اب میں اس کے بعد آپ سے کوئی ثبوت نہیں مانگوں گا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے دعا کی۔

”اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر دے اور اسے اس کی زمین میں ہی موت دینا۔“

راوی بیان کرتے ہیں اس عورت کے مرنے سے پہلے وہ اندھی ہو گئی اور ایک مرتبہ وہ اپنی زمین میں سے چل کر جا رہی تھی

1510 - أخرجه أحمد (1510-1518) والبخاری (755) ومسلم (453) وأبو داود (803) والنسائي (1001) وابن حبان (359)

ابن ماجہ (1418) والبیہقی (96/1)

(1510) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَكَأَ أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا يُعْنَى وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَزَّاهُ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمَ عَمَّارًا، فَلَمَّا ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ، إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ صَلَاةً، أَمَّا أَنَا وَاللَّهِ فَإِنِّي كُنْتُ أَصَلِّيُ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا أُخْرِمُ عَمَلًا صَلَوَتِي إِلَيْهِمْ فَارْتُدُّ فِي الْأَوَّلِينَ، وَأُخْفِ فِي الْآخِرِينَ.

قَالَ: ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ، وَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا - أَوْ رَجُلًا - إِلَى الْكُوفَةِ يَسْأَلُ الْكُوفَةَ، فَلَمَّا يَدْعُ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ، وَيَتَنَوَّنَ مَعْرُوفًا، حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِنُجَيْ عَيْسَى، فَقَامَ يُقَالُ لَهُ أَسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ، يَكْنَى أَبَا سَعْدَةَ، فَقَالَ: أَمَا إِذْ نَشَدْنَا قَانَ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ. قَالَ سَعْدٌ: أَمَّا وَاللَّهِ لَا دَعْوَى بِنَالٍ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا رِبَاءً، وَسُمْعَةً، فَاطْلُ عُمُرَهُ، وَاطْلُ قَفْرَهُ، وَعَرِّضْهُ لِلْفَقَنِ. وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ: مَفْضُونٌ، أَصَابَتْ نِيَّ دَعْوَةَ سَعِيدٍ. قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيْرِ الرَّائِي عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: قَانَا وَابْنُ سَقَطٍ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطَّرِيقِ فَيَغْمِزُهُنَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ اہل کوفہ کے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی

خطاب رضی اللہ عنہ سے شکایت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کر دیا تو انہوں نے پھر شکایت کیا کہ وہ نماز ٹھیک طرح نہیں پڑھاتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوایا اور فرمایا: اے ابواسحاق! لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ تم نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں انہیں نبی اکرم ﷺ کے طریقے جیسی نماز پڑھتا ہوں اس میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ میں مغرب اور عشاء کی نماز میں پہلی دو رکعات بطویل ادا کرتا ہوں۔ پھر دو رکعات مختصر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق! آپ کے بارے میں میرا یہی خیال تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے آوی کو کوفہ بھیجا تا کہ وہ ان کے حوالے سے اہل کوفہ سے باز پرس کریں تو اس نے مسجد میں موجود ہر شخص سے ان کے دریاخت کیا۔ لوگوں نے ان کی اچھائی سے تعریف کی۔ جب وہ شخص بنو عیسٰی کی مسجد میں داخل ہوا تو ان میں سے ایک شخص ہوا جس کا نام اسامہ بن قتادہ تھا اور اس کی کنیت ابوسعہ تھی۔ وہ بولا: اب آپ نے ہمیں قسم دے دی ہے تو اب سعد رضی اللہ عنہ جنگ میں شریک نہیں ہوتے درست طریقے سے (مال غنیمت) تقسیم نہیں کرتے اور فیصلہ کرتے وقت عدالت نہیں لیتے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ معاملہ ہے تو اللہ کی قسم! میں تین دعائیں کرتا ہوں اے اللہ! اگر تیرا ہے اور دکھاوے اور ریاکاری کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر کو طویل کر دے اس کی عزت کو طویل کر دے اور اس کی

1510 - أخرجه أحمد (1510-1518) والبخاری (755) ومسلم (453) وأبو داود (803) والنسائي (1001) وابن حبان (359)

(149/2) والطبرانی (308) وابن خزيمة (508) والطيالسي (216) والبيهقي (65/2)

کہ وہاں موجود ایک گڑھے میں گر کر مر گئی۔ (متفق علیہ)

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت زید بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے مفہوم سے متعلق حدیث نقل بات ذکر کی ہے کہ انہوں نے اس عورت کو دیکھا تھا کہ وہ اندھی تھی اور دیواروں کے ذریعے راستہ ٹولا کرتی تھی اور مجھے حضرت سعید بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بدو عا لاحق ہو گئی ہے۔ ایک مرتبہ وہ اپنے گھر میں موجود کنویں کے پاس سے گزر رہی تھی بارے میں اس نے اختلاف کیا تھا۔ وہ اس میں گر گئی اور وہی اس کی قبر بن گئی۔

(1512) وَعَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَحَدُ دَعَائِي أَبِي فَقَالَ: مَا أَرَانِي إِلَّا مَقْنُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنِّي لَا أَتَوَقَّعُ أَنْ أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ عَلَيَّ ذَنْبًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ خَيْرًا، فَأَصْبَحْنَا، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ، وَدَفَنْتُ مَعَهُ آخَرَ فِي قَبْرِهِ، ثُمَّ كَمْ تَطْبُتُ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَكُمْ فَاسْتَحَرَّ جَنَّةَ بَعْدَ سَنَةِ أَشْهُرٍ، فَإِذَا هُوَ كَيَوْمٍ وَضَعْتُهُ غَيْرَ أَذْنِهِ، فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرِ عَلِيٍّ عَلَى حِدَةٍ. رَوَاهُ الْإِسْلَامُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب میں غزوہ احد میں شریک ہوا تو میرے والد نے وقت مجھے بلایا اور بولے میرا یہ خیال ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں ابتداء میں ہی شہید ہو جاؤں گا میں نے چھوڑ کر جا رہا ہوں اس میں میرے نزدیک نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے زیادہ محبوب تم ہو میرے ذمے کچھ قرض کر دینا اور اپنی بہنوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو (حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) جب صبح ہوئی سے پہلے شہید ہو گئے میں نے ان کی قبر میں ان کے ہمراہ ایک اور صاحب کو بھی دفن کیا پھر میرا دل اس سے راضی نہیں انہیں کسی اور کے ساتھ رہنے دوں تو چھ ماہ گزرنے کے بعد میں نے انہیں وہاں سے نکالا تو وہ اسی طرح تھے جیسے ان کے قبر میں انہیں رکھا تھا البتہ ان کے کان پر کچھ خراش تھی پھر میں نے انہیں الگ قبر میں دفن کر دیا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1513) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمَصْبَاحَيْنِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا. فَلَمَّا افْتَرَقَا مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ تَنَهَّمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ.

رواہ البخاری من طرفی؛ وَفِي بَعْضِهَا أَنَّ الرَّجُلَيْنِ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَشِيرٍ عَنْهُمَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے دو حضرات نبی اکرم ﷺ کے

رات کی تاریکی میں نکلے دونوں کے ہمراہ دو چراغوں جیسی روشنی تھی جو ان کے آگے تھی جب وہ دونوں جدا ہوئے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک روشنی ہو گئی یہاں تک کہ وہ صاحب اپنے گھر پہنچ گئے۔

(1514) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ رَهْطًا مِنْ سَرِيَّةٍ، وَأَمَرَ عَلَيْهِمَا عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَذَا؛ بَيْنَ سَمَانَ وَمَكَّةَ؛ ذَكَرُوا الْحَيَّ مِنْ هَذِلٍ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو الْحَيَّانِ، فَفَقَرُوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِثَّةِ رَجُلٍ رَامٍ، فَانْقَسَمُوا الْأَرْهَمَ، فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ، لَجُّوا إِلَى مَوْضِعٍ، فَاحْطَطَ بِهِمْ الْقَوْمُ، فَقَالُوا: انْزِلُوا فَانْطَلِقُوا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمْ الْعَهْدُ وَالْمِثَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا. فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ: أَيُّهَا الْقَوْمُ، أَمَا أَنَا، إِلَّا أَنْزِلَ عَلَيَّ دِمَةٌ كَافِرٍ: أَلَلَّهُمْ أَخْبَرَ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَفَتَلُوا عَاصِمًا، فَانْزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِثَاقِ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ، وَزَيْدُ بْنُ الدَّثَنَةِ وَرَجُلٌ آخَرٌ. فَلَمَّا اسْتَمَكُّوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوَّلَ نَارٍ قَسَيْتِهِمْ، فَرَبَطُوهُمْ بِهَا. قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هَذَا أَوَّلُ الْعَذْرِ وَاللَّهُ لَا أَصْحَبَكُمْ إِنْ لِي بِهَذَا أَسْوَأَ، يُرِيدُ الْقَتْلَى، فَجَرَّوهُ وَعَالَجُوهُ، فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ، فَفَتَلُوهُ، وَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ، وَزَيْدِ بْنِ الدَّثَنَةِ، حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَفْعَةٍ بَدْرٍ؛ فَابْتِاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرٍ بَنُ تَوْقَلٍ بَنُ عَبْدِ مَنَافٍ خُبَيْبًا، فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ. فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا عَلَى قَتْلِهِ، فَاسْتَعَارَ مِنْ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسَى يَسْحَدُ بِهَا فَأَعَارَتْهُ، فَدَرَجَ بَنِي لَهَا وَهِيَ غَائِلَةٌ حَتَّى آتَاهُ، فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَةً عَلَى فَخْدِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ، فَفَرَعَتْ فَرَعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ. فَقَالَ: اتَّخَشَنَ أَنْ أَقْتَلَهُ مَا كُنْتُ لَا أَفْعَلُ ذَلِكَ! وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، هُوَ اللَّهُ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْعًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ يُرْفِقُ بِالْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّهُ لِرِزْقٍ رَزَقَهُ اللَّهُ خُبَيْبًا. فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ قَتَلُوهُ فِي الْحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُونِي أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوهُ، فَتَرَكَعِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنْزَلْنَا أَنْ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ: أَلَلَّهُمْ أَحْضَهُمْ عَذَابًا، وَأَقْتَلَهُمْ بَدَا، وَلَا تَبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا. وَقَالَ:

فَلَسْتُ أَبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلَى آيٍ جَنَسٍ كَانَ لِلَّهِ مَضْرَعِي وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ بَشَرًا

وَمَا كَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قِتْلَ صَبْرًا الصَّلَاةَ. وَأَخْبَرَ - يَعْنِي: النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِمَحَابَةِ يَوْمَ أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ، وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِينَ حَدَّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يُؤْتُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرِفُ، وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عَظَمَائِهِمْ، فَبَعَثَ اللَّهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظَّلَّةِ مِنَ الدَّبَرِ فَحَمَتَهُ مِنْ يَدِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَوْلُهُ: "الْهَدَاةُ": مَوْضِعٌ، "وَالظَّلَّةُ": السَّحَابُ. "وَالذَّبْرُ": النَّحْلُ. وَقَوْلُهُ: "اَقْتُلْهُمْ بِدَلِّ الْبَاءِ وَفَتْحِهَا، فَمَنْ كَسَرَ قَالَ هُوَ جَمْعٌ بِدَلِّ بَكْسَرِ الْبَاءِ وَهِيَ النَّصْبُ وَمَعْنَاهُ: اَقْتُلْهُمْ بِدَلِّ الْكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ نَصِبٌ، وَمَنْ فَتَحَ قَالَ مَعْنَاهُ: مُتَّفَقِينَ فِي الْقَتْلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ مِنَ التَّبْدِيدِ وَفِي الْبَابِ اَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ صَحِيحَةٌ سَبَقَتْ فِي مَوَاضِعِهَا مِنْ هَذَا الْكِتَابِ، مِنْهَا حَدِيثُ الْقَدِّ كَانِ بَنَاتِي السَّارِيبَ وَالسَّاحِرَةَ، وَمِنْهَا حَدِيثُ جُرَيْجٍ، وَحَدِيثُ اصْطَبَابِ الْغَارِ الَّذِي اَلَيْتُ الْمُسَخَّرَةَ، وَحَدِيثُ السَّرَّاجِ الَّذِي سَمِعَ صَوْتًا فِي السَّحَابِ يَقُولُ: اِسْمِي حَدِيقَةُ فَلَانٍ، وَغَيْرُهَا وَالذَّلَائِلُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَشْهُورَةٌ، وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ.

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے دس آدمیوں کو ایک مہم پر روانہ کیا۔ حضرت عاصم انصاری رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا۔ یہ لوگ روانہ ہوئے۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہدایہ کے مقام پر کسی قبیلہ کے سوا آدمیوں کو جو تیر انداز تھے ان کے بارے میں بتایا گیا۔ وہ لوگ ان کے پیچھے لگ گئے۔ حضرت عاصم ان کے ساتھیوں کو ان کا پتہ چل گیا تو یہ لوگ ایک جگہ پر آ گئے۔ ان لوگوں نے انہیں گھیر لیا اور بولے: آپ لوگ یہاں سے اور تھیرا ڈال دیں۔ آپ کے ساتھ ہمارا عہد ہے اور پختہ وعدہ ہے کہ ہم آپ میں سے کسی ایک کو قتل نہیں کریں گے۔ عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! میں تو کسی کافر کی پناہ میں نہیں جاؤں گا۔ اے اللہ! ہمارے بارے میں اپنے نبی سے دیدے۔ ان لوگوں نے ان حضرات پر تیر اندازی کی اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ ان آدمیوں میں سے تین آدمی عہد اور وعدے سے نیچے اتر گئے۔ ان میں سے حضرت خبیث رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ایک اور شخص۔ ان لوگوں نے ان حضرات پر قابو پا لیا تو اپنی کمانوں کی تانت کھول کر انہیں باندھ دیا۔ تیرے صاحب بولے یہ سب سے ہے۔ اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ میرے لیے ان لوگوں کا طریقہ نمونہ ہے ان سے مراد مقتولین تھے۔ انہیں کھینچنے کی کوشش کی اور دوسرے تیرے آزمائے لیکن تیسرے صاحب نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ ان کو بھی شہید کر دیا۔ یہ واقعہ بدر کے بعد کی بات ہے۔ بنو حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف نے حضرت خبیث رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر کے دن قتل کیا تھا۔ حضرت خبیث رضی اللہ عنہ ان کے ہاں قیدی کے طور پر یہاں تک کہ انہوں نے حضرت خبیث رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تو حضرت خبیث رضی اللہ عنہ نے حضرت حارث رضی اللہ عنہ کی سے استراٹا لگا تا کہ وہ اس کے ذریعے بال صاف کر لیں۔ اس عورت نے انہیں استرا ویدیا۔ اس عورت کا بیٹا اوپر چڑھ کر عورت کو پتہ نہیں چلا کہ وہ بچہ حضرت حارث رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا۔ پھر اس عورت نے اس بچے کو پایا کہ وہ حضرت خبیث رضی اللہ عنہ کے گود میں بیٹھا ہوا تھا اور استرا حضرت خبیث رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ وہ عورت گھبرا گئی۔ حضرت خبیث رضی اللہ عنہ نے اس بات کو اور فرمایا کیا تم ڈر رہی ہو کہ میں اسے قتل کروں گا میں ایسا نہیں کروں گا۔ وہ عورت بیان کرتی ہے اللہ کی قسم! میں نے خبیث

پر ہوا بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! میں نے انہیں ایک دن پایا کہ وہ انگوٹھ کھا رہے تھے جس کا ایک گچھا ان کے ہاتھ میں تھا حالانکہ وہ لوہے سے باندھے ہوئے تھے اور مکہ میں ہر پھل موجود نہیں تھا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں یہ وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت خبیث رضی اللہ عنہ کو عطا کیا تھا۔ جب وہ لوگ انہیں لے کر حرم کی حدود سے باہر آئے تاکہ حرم کی حدود کے باہر انہیں قتل کریں تو حضرت خبیث رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تم لوگ مجھے دو رکعات ادا کرنے کا موقع دو۔ انہوں نے انہیں موقع دیا۔ حضرت خبیث رضی اللہ عنہ نے دو رکعات ادا کی اور بولے اللہ کی قسم! اگر تم لوگوں کا یہ گمان نہ ہوتا کہ میں ڈر کی وجہ سے ایسا کر رہا ہوں تو میں بارہ دو رکعات ادا کرتا۔

”اے اللہ! ان کو گن گن کر مارنا اور ان میں سے کسی ایک کو باقی نہ رہنے دینا۔“
پھر انہوں نے فرمایا: ”مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاتا ہوں کہ میں کون سے پہلو کے بل کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں مجھے شہادت نصیب ہو رہی ہے۔ وہ ایسی ذات ہے کہ اگر وہ چاہے تو میرے کٹے ہوئے اعضاء کے جوڑوں کے اندر بھی برکت پیدا کر دے۔“

حضرت خبیث رضی اللہ عنہ نے بعد میں شہید ہوئیوالے ہر مسلمان کے لئے پر رواج ڈالا کہ وہ نماز ادا کیا کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو اسی دن اطلاع دے دی تھی جب ان حضرات کو شہید کر دیا گیا تھا۔ قریش نے کچھ لوگوں کو حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ جب انہیں یہ پتہ چلا کہ وہ قتل ہو چکے ہیں کہ ان کے جسم کا کچھ حصہ لایا جائے کیونکہ انہوں نے قریش کے ایک بڑے فرد کو قتل کیا ہوا تھا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش پر بادل کی طرح شہد کی کھیاں بھیج دیں۔ انہوں نے انہیں ڈھانپ لیا تو وہ لوگ ان کے جسم کا کوئی حصہ نہیں کاٹ سکے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ قول ”الهداة“ دراصل ایک جگہ کا نام ہے اور ”الظلة“ سے مراد ہے سحاب یعنی بادل اور ”الدبر“ یعنی شہد کی کھیاں۔ ”اقتلہم بددا“ میں باء پرزیر اور زبر دونوں طرح سے ہے۔ البتہ کچھ علماء کے ہاں یہ زیر کے ساتھ جمع شمار ہوتا ہے اور اس کے معنی ہیں ”حصہ“ اور یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں ایک ایک حصہ کر کے قتل کرو کہ ہر ایک کے لیے ایک حصہ ضرور ہو اور جس نے بددا کو باء پرزیر کے ساتھ پڑھا ہے اس کے مطابق اس کا مطلب ہے ایک کے بعد دوسرے قتل کرنا اور اس معنی کے لحاظ سے یہ لفظ ”تبدید“ سے مشتق ہوگا۔

(1515) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَشَيْءٍ قَطُّ: لَيْ لَا ظَنُّهُ كَذًّا، إِلَّا كَانَ كَمَا بَطْنُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✽ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جب بھی کسی چیز کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سنا کہ میرا یہ خیال ہے کہ یہ ایسے ہونا چاہئے تو وہ ویسا ہی ہوا جیسا ان کا خیال ہوتا تھا۔
اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

کتاب الامور المنہی عنها

ان امور کا بیان جن سے منع کیا گیا ہے

254-باب تحریم الغیبیہ والامر بحفظ اللسان

باب: غیبت کا حرام ہونا اور زبان کی حفاظت کی ہدایت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ﴾ (الحجرات: 12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور کوئی شخص دوسرے کی غیبت نہ کرے کیا کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ بھائی کے گوشت کو کھائے؟ تم اسے ناپسند کرو گے اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے کرنے والا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ مَسْئُولٌ﴾ (بنی اسرائیل: 36)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور اس بات کے پیچھے نہ جاؤ جس کا تمہیں علم نہ ہو بے شک سماعت، بینائی اور دل ہر ایک کے بارے میں حساب ہوگا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (ق: 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو بھی وہ بات نکالتا ہے تو اس کے لئے محافظ تیار ہوتا ہے۔“
إِعْلَمُ أَنَّهُ يَنْبَغِي لِكُلِّ مُكَلَّفٍ أَنْ يَحْفَظَ لِسَانَهُ عَنْ جَمِيعِ الْكَلَامِ إِلَّا كَلَامًا ظَهَرَتْ فِيهِ الْفُضْلَةُ أَوْ مَتَى اسْتَوَى الْكَلَامُ وَتَوَكَّاهُ فِي الْمَصْلَحَةِ، فَالْكُسَةُ الْأَمْسَاكُ عَنْهُ، لِأَنَّهُ قَدْ يَنْجُرُ الْكَلَامُ الْمَبَاحَ إِلَى الْأَمْرِ، وَذَلِكَ كَثِيرٌ فِي الْعَادَةِ، وَالسَّلَامَةُ لَا يَعْدِلُهَا شَيْءٌ.

یہ بات جان لیں کہ ہر مکلف شخص کے لیے یہ بات مناسب ہے کہ وہ ہر طرح کی کلام کے حوالے سے حفاظت کرے اور صرف وہی کلام کرے جس سے مصلحت ظاہر ہوتی ہو۔ جب کلام کرنا یا اسے ترک کرنا مصلحت کے

سے برابر ہوں تو مصلحت یہ ہے کہ خاموش رہا جائے کیونکہ بعض اوقات کوئی مباح کلام انسان کو حرام یا مکروہ تک لے جاتا ہے۔ عام طور پر اکثر ایسا ہوتا ہے اور سلامتی کے برابر کوئی چیز نہیں۔

(1516) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَهَذَا صَرِيحٌ فِي أَنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ إِلَّا إِذَا كَانَ الْكَلَامُ خَيْرًا، وَهُوَ الَّذِي ظَهَرَتْ مَصْلَحَتُهُ، وَمَعْنَى شَكِّ فِي ظُهُورِ الْمَصْلَحَةِ، فَلَا يَتَكَلَّمَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے وہ اچھی بات کہے یا بچ کر خاموش رہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

اس میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ آدمی صرف وہی کلام کرے جو بھلائی پر مشتمل ہو اور اس کی مصلحت ظاہر ہو۔ جب مصلحت کے ظہور کے بارے میں آدمی کو شک ہو تو وہ کلام نہ کرے۔

(1517) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَذَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا مسلمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے آپ نے فرمایا: وہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1518) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يَضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنَ لِيَ الْجَنَّةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی شخص مجھے اس کی ضمانت دے جو دو چیزوں کے درمیان (یعنی زبان) ہے اور دو ٹانگوں کے درمیان (یعنی شرمگاہ) ہے تو میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1519) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَّبِعُ فِيهَا يَزُولُ بِهَا إِلَى النَّارِ أَبَعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَمَعْنَى: "يَتَّبِعُ" يَقَعُورُ أَنَّهَا خَيْرٌ أَمْ لَا.

1517-اخرجه البخاری (11) ومسلم (42) والترمذی (2512) والنسائی (5014) والدارمی (2712)
1518-اخرجه احمد (8/22886) والبخاری (6474) والترمذی (2416) وابن حبان (5701) والطبرانی (5960) والحاکم (4/8065) والبیہقی (166/8)
1519-اخرجه احمد (3/8419) والبخاری (6477) ومسلم (2988) وابن حبان (5707) وداک (1849)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے بات کہتا ہے جس کے بارے میں وہ زیادہ سوچ بچار نہیں کرتا اور اس کے ذریعہ وہ جہنم میں اس سے زیادہ گہرائی میں جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لفظ ”یتبین“ کا مطلب ہے وہ غور نہیں کرتا کہ یہ بات ٹھیک ہے یا نہیں؟

(1520) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ تَعَالَى مَا يُلْقِي لَهَا بَلَا يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَلَا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

انہی سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا سے متعلق کوئی ہے حالانکہ وہ اس کی کوئی خاص پرواہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس کے درجات بلند کر دیتا ہے اور آدمی اللہ تعالیٰ سے متعلق کوئی بات کہتا ہے حالانکہ وہ اس کی کوئی خاص پرواہ نہیں کرتا لیکن وہ اس بات کی وجہ سے جہنم میں گر جائے اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1521) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ تَعَالَى مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ يَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ تَعَالَى مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ يَبْلُغَ مَا يَكْتُوبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا سَخَطُهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ».

رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: «حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ».

حضرت ابو عبد الرحمن بلال بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”آدمی اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے اور اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جاوے اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس دن تک کے لئے اپنی رضامندی اس کے لئے لکھ دیتا ہے جب وہ شخص اس کی بارگاہ میں ہوگا اور کوئی دوسرا آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے اسے یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ کس حد تک جائے گی اس بات کی وجہ سے اس شخص کے لئے اس دن تک کی اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے جب وہ شخص اس کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

(1522) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ

1520- أخرجه أحمد (3/8419)

1521- أخرجه مالك (1838) وأحمد (5/15852) والترمذي (2326) وابن ماجه (3969) وابن أبي شيبة (280) والبيهقي (911) والحاكم (6)

والطبراني (1129) الصغير (1/235) وابن المبارك (1394) والبيهقي (168/8)

قَالَ: «قُلْ: رَبِّيَ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَخَوْفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَأَخَذَ يَلْسَانِ نَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: «هَذَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: «حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ».

حضرت سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے کسی ایسے معاملے کے بارے میں بتائیں جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ نے فرمایا: تم یہ کہ دو! میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر استقامت اختیار کرو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے بارے میں آپ کو سب سے زیادہ اندیشہ کسی بات کا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا: اس کا۔

(1523) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ! وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ بکثرت کلام نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ بجائے جو بھی کلام ہے اسے کثرت سے کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور وہ ہوگا جس کا دل سخت ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور ”یتبین“ سے مراد یہ ہے کہ وہ غور کرتا ہے اس میں بہتری ہے کہ نہیں۔

(1524) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: «حَدِيثٌ حَسَنٌ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو اللہ تعالیٰ دونوں جہڑوں کے درمیان موجود چیز (زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان موجود چیز (شرمگاہ) کے شر سے محفوظ رکھے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

(1525) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا النَّجَاهُ؟

1522- أخرجه أحمد (6/15418) ومسلم (38) والترمذي (2418) والبيهقي (11489) وابن ماجه (3972) والداري (2710) وابن حبان (5698) والطبراني (1231) والطبراني (6396) والحاكم (4/7874) والبيهقي (394)

1523- أخرجه الترمذي (2419) أحمد (116/1)

1524- أخرجه الترمذي (2317) وابن حبان (5703) والحاكم (3/8059)

1525- أخرجه أحمد (6/17336) والترمذي (2414)

قَالَ: "أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلَيْسَعَكَ بَيْتُكَ، وَابْكْ عَلَى خَطِيئَتِكَ".
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت عقب بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) انجاست کیا ہے آپ اپنی زبان قابو میں رکھو اپنے گھر میں رہو اور اپنے گناہوں پر روتے رہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(1526) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ، فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تَكْفُرُ اللِّسَانَ، تَقُولُ: اتَّقِ اللَّهَ فِينَا، فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ؛ فَإِنْ اسْتَقَمْنَا، وَإِنْ اغْوَجَجْنَا اغْوَجَجْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.
معنی: "تَكْفُرُ اللِّسَانَ": اُمّی قِذْلٌ وَتَخَضُّعٌ لَهُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: صبح کے وقت ابن آدم کے تمام اعضاء کے سامنے التجاء کرتے ہوئے کہتے ہیں تم ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا کیونکہ ہم تمہارے مرہون منت ہیں اگر ہوگی تو ہم ٹھیک رہیں گے اور اگر تم ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں "تکفر اللسان" سے مراد ہے انکساری کرنا اور عجز اختیار کرنا۔

(1527) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخُلُنِي وَيُسَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: "لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُ لَيْسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسْرُهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ تَعَبُدُ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ وَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ" ثُمَّ قَالَ: "أَلَا أَتَاكَ أَبْوَابُ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جَنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ تَلَا: ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُونَ﴾ (البور: 16) ثُمَّ قَالَ: "أَلَا أُبَشِّرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ، وَعَمُودِهِ، وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ؟" قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَالصَّلَاةُ، وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ" ثُمَّ قَالَ: "أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَكَ ذَلِكَ كُلِّهِ؟" قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلَسَايِهِ وَقَالَ: "كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَمَوْأخِدُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ: "كَكَلْتِكَ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَّا حَصَانَةُ أَلْسِنَتِهِمْ؟"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

1526- اخرجہ ترمذی (2415) والبیہم (309/4)

1527- اخرجہ احمد (8/22077) والترمذی (2625) وابن ماجہ (3973)

وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهُ فِي بَابِ قَبْلَ هَذَا.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک اہم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے لیکن یہ اس شخص کے لیے آسان ہوگی جس کے لیے اللہ تعالیٰ اس کو آسان کر دے۔ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو! کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ! تم نماز قائم کرو۔ تم زکوٰۃ ادا کرو! تم رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو! اگر تم اس کی استطاعت رکھتے ہو۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدی کا نصف رات کے وقت نوافل ادا کرنا، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

"ان کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں۔"

آپ نے یہ آیت لفظ "يَعْمَلُونَ" تک تلاوت کی۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں دین کی بنیاد اس کے ستون اور اس کی کوہان کے سرے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: دین کی بنیاد اسلام (ظاہری طور پر اس کا اعتراف) ہے اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد ہے۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سب کی بنیاد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا: اس کو تھام کر رکھو۔

میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم جو گفتگو کرتے ہیں اس پر بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے لوگوں کو ان کی زبان کی کاشت کی وجہ سے منہ کے بل جہنم میں پھینکا جائے گا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔ (امام نووی فرماتے ہیں) اس سے پہلے ایک باب میں اس کی شرح گزر چکی ہے۔

(1528) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اتَذَرُونَ مَا أَلَيْسَ؟" قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْفُرُهُ" قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: "إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ، فَقَدْ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهْتَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم جانتے ہو؟ غیبت کیا ہے؟ لوگوں

1528- اخرجہ احمد (3/9019) ومسلم (2589) والیو داؤد (4874) والترمذی (193) وابن حبان (5758) والدارمی (2714) والبیہمی

(247/10)

نے عرض کی! اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا اس چیز کے ہمراہ ذکر کرنا جس کو وہ ناپسند کرتا ہو عرض کی گئی اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر وہ چیز باقی میرے بھائی میں موجود ہو جو میں نے بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ اس میں موجود ہو جو تم نے بیان کی ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ اس میں موجود نہ ہو جو تم نے بیان کی ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1529) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ يَمْنَى فِي حَبَّةِ الْوَدَاعِ: "إِنَّ دِمَائَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، حَرَامَ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا هَلْ بَلَغْتُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے "حبہ الوداع" کے موقع پر "منیٰ" میں قربانی کے دن اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال، تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں جیسے یہ دن، اس مہینے میں اور اس شہر میں قابل احترام ہے خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1530) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا. قَالَ بَعْضُ الرِّوَاةِ: تَعْنِي قَصِيرَةً، فَقَالَ: "لَقَدْ قُلْتَ كَلِمَةً لَوْ مَزَجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ" قَالَتْ: وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ: "مَا أَحَبُّ إِلَيَّ حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَإِنَّ لِي كَذَا وَكَذَا". رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

وَمَعْنَى: "مَزَجَتْهُ" خَالَطَتْهُ مُخَالَطَةً يَتَغَيَّرُ بِهَا طَعْمُهُ أَوْ رِيحُهُ لِشِدَّةِ نَبِيهَا وَقُبْحِهَا. وَهَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَبْلِغِ الزَّوْاجِرِ عَنِ الْغَيْبَةِ،

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی! "صفیہ" ایسی اور ایسی ہے (راوی کہتے ہیں) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی: ان کا قبضہ چھوٹا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ایک ایسی بات کہہ دی ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو اسے بھی کھارا کر دے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے آپ کے سامنے ایک شخص کا نقشہ کھینچا تھا آپ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں 1529- أخرجه احمد (7/20408) وابن خزيمة (67) ومسلم (1679) وابوداؤد (1948) والترمذي (1520) والنسائي (4401) وابن ماجه (223) وابن حبان (3848) وابن خزيمة (2952) والبيهقي (298/3)

1530- أخرجه احمد (9/25617) وابوداؤد (4875) والترمذي (2510)

ہے: میں کسی شخص کا نقشہ کھینچوں اگرچہ مجھے اس کے عوض میں یہ میل رہا ہو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "مزجتہ" کا مطلب ہے: وہ اس میں اس طرح گھل گئی کہ اس کی وجہ سے اس کا ذائقہ اور بچہ بدل گئے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غیبت سے ممانعت کے بارے میں موثر ترین حدیث ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے البتہ جو ان کی طرف وحی کیا جائے"۔

(1531) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَمَا عُرِجَ بِي نَزَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِّنْ نُّحَاسٍ يَخِمُّشُونَ وَجُوهَهُمْ وَصَلُّوهُمْ فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لَحْمَ النَّاسِ، وَيَقْعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ!" - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب مجھے معراج کے لئے لایا گیا تو میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے تانے کے ناخن تھے اور وہ اس کے ذریعے اپنے سینوں اور چہروں کو کھرچ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ جبرائیل! انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزتوں پر حملے کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1532) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ وَعَرَضُهُ وَمَالُهُ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہے اس کا خون بھی اس کی عزت بھی اور اس کا مال بھی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

255- بَابُ تَحْرِيمِ سَمَاعِ الْغَيْبَةِ وَأَمْرٍ مِّنْ سَمِعِ غَيْبَةٍ مُحَرَّمَةٍ بِرَدِّهَا وَالْإِنْكَارِ عَلَى

قَائِلِهَا فَإِنْ عَجَزَ أَوْ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ فَارَقَ ذَلِكَ الْمَجْلِسَ إِنْ أَمَكَنَهُ

باب: غیبت سننا حرام ہے

جو شخص حرام غیبت کو سنے اسے اس بات کی ہدایت کرنا کہ وہ اس کا جواب دے اور اس کے کہنے والے کا انکار کرے اور اگر وہ

1531- أخرجه احمد (4/13339) وابوداؤد (4878)

ایسا نہ کر سکتا ہو یا اس کی بات نہ مانی جاتی ہو تو وہ اس محفل سے اٹھ کر چلا جائے اگر یہ اس کے لئے ممکن ہو۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ﴾ (القصص: 55)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور جب وہ بے ہودہ بات کو سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ﴾ (المؤمنون: 3)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور وہ جو کسی بے ہودہ بات کی طرف دھیان نہیں کرتے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُورًا﴾ (ہی اسرائیل)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک سماعت، بصارت اور دل ان میں سے ہر ایک کے بارے میں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد تم ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھنا۔“

ہوگا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي الْآيَاتِ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي

غَيْرِهِ وَامَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ (الانعام: 68)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات کے بارے میں (منفی طور پر) خوض کرتے ہیں۔ تو تم ان سے اعراض کرو یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات سے مشغول ہو جائیں اور اگر شے

بارے میں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد تم ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھنا۔“

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

عَرِضَ أَخِيهِ، رَدَّ اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

جواب دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے جہنم کو دور کر دے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

(1534) وَعَنْ عِثَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ الْمَشْهُورِ الَّذِي

الرَّجَاءُ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقَالَ: ”أَيُّنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَشُمِ؟“ فَقَالَ رَجُلٌ: ذَا

لَا يَجِبُ اللَّهُ وَلَا رَسُولُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا تَقُلْ ذَلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“

يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ

عَلَيْهِ۔

”وَعِثَانَ“ بِكَسْرِ الْعَيْنِ عَلَى الْمَشْهُورِ وَحُكِّي ضَمُّهَا وَبَعْدَهَا تَاءٌ مُشَدَّةٌ مِنْ فَوْقِ ثَمَّ بَاءٌ

وَالدُّخَشُمُ“ بِضَمِّ الدَّالِ وَاسْكَانِ الْخَاءِ وَضَمِّ الشَّيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ۔

حضرت عثان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی مشہور طویل حدیث میں جو اس سے پہلے امید کے باب میں گزر چکی ہے۔

تے ہیں نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے دریافت کیا: مالک بن دُخشم کہاں ہے؟ ایک

بولے: وہ منافق ہو گیا ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ نہ کہو۔ کیا تم نے

لا الہ الا اللہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ اس کے ذریعے اللہ کی رضا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر اس شخص پر جہنم کو حرام قرار

دیتا ہے جو اللہ کی رضا کے لیے ”لا الہ الا اللہ“ پڑھتا ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”عثمان“ ع کے نیچے زیر کے ساتھ معروف ہے اور بعض اوقات پیش کے ساتھ بھی پڑھا

تے اور ع کے بعد تاء اور باء ہے۔

اور لفظ ”الدخشم“ میں ”ذ“ اور ”ش“ دونوں پر پیش ہے جبکہ خاء اس میں ساکن ہے۔

(1535) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ فِي قِصَّةِ تَوْبَتِهِ وَقَدْ سَقَى فِي بَابِ

تُوبَةٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بَتُّوكَ: ”مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟“

قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفِيهِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ

عَنْهُ: بَنَسَ مَا قُلْتَ، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عِطْفَاهُ“: جَانِبَاهُ، وَهُوَ إِشَارَةٌ إِلَى إِعْجَابِهِ بِنَفْسِهِ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی طویل حدیث میں جو ان کی توبہ سے متعلق ہے بیان کرتے ہیں یہ حدیث اس

توبہ کے باب میں بیان کی جا چکی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپ اس وقت تبوک میں لوگوں کے درمیان موجود تھے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو کیا ہوا۔ جو

سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کی دو چادروں نے اس کے دائیں بائیں (نعمتوں کی

انظر کرنے کے لیے اسے نہیں آنے دیا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: تم نے بہت بری بات کہی ہے اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس

بارے میں صرف بھلائی سے واقف ہیں تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”عطفاہ“ سے مراد ہے: دونوں جانب اور یہاں یہ خود پسندی کی علامت کے طور پر کہا گیا

256- بَابُ مَا يُبَاحُ مِنَ الْغِيْبَةِ

باب: جو غیبت مباح ہے

اعْلَمْ أَنَّ الْغِيْبَةَ تُبَاحُ لِعَرَضٍ صَحِيْحٍ شَرْعِيٍّ لَا يُمَكِّنُ الْوُصُولَ إِلَيْهَا إِلَّا بِهَا، وَهُوَ سِتَّةٌ أَشْبَهُ الْأَوَّلُ: التَّظْلُمُ، فَيَجُوزُ لِلْمَظْلُومِ أَنْ يَتَطَلَّمَ إِلَى السُّلْطَانِ وَالْقَاضِي وَغَيْرِهِمَا مِمَّنْ لَهُ وَعَلَى أَنْصَافِهِ مِنْ ظَالِمِهِ، فَيَقُولُ: ظَلَمَنِي فَلَانٌ بِكَذَا.

الثَّانِي: الْإِسْتِغَاثَةُ عَلَى تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ، وَرَدِّ الْعَاصِي إِلَى الصَّوَابِ، فَيَقُولُ لِمَنْ يَرْجُو قُدْرَتَهُ الْمُنْكَرِ: فَلَانٌ يَفْعَلُ كَذَا، فَأَرْجُوهُ عَنْهُ وَنَحْوُ ذَلِكَ وَيَكُونُ مَقْصُودُهُ التَّوَضُّعُ إِلَى إِزَالَةِ الْمُنْكَرِ يَفْقِدُ ذَلِكَ كَانَ حَرَامًا.

الثَّالِثُ: الْإِسْتِغَاثَةُ، فَيَقُولُ لِلْمُفْتِي: ظَلَمَنِي أَبِي أَوْ أَخِي، أَوْ زَوْجِي، أَوْ فَلَانٌ بِكَذَا فَهَلْ طَرَفِي فِي الْخَلَاصِ مِنْهُ، وَتَحْصِيلُ حَقِّي، وَدَفْعُ الظُّلْمِ؟ وَنَحْوُ ذَلِكَ، فَهَذَا جَائِزٌ لِلْحَاجَةِ، وَلِأَفْضَلِ أَنْ يَقُولُ: مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَوْ شَخْصٍ، أَوْ زَوْجٍ، كَانَ مِنْ أَمْرِهِ كَذَا؟ فَإِنَّهُ يَحْصُلُ بِهِ غَيْرُ تَعْيِينٍ، وَمَعَ ذَلِكَ، فَالتَّعْيِينُ جَائِزٌ كَمَا سَنَذْكُرُهُ فِي حَدِيثٍ هُنْدٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

الرَّابِعُ: تَحْذِيرُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الشَّرِّ وَنَصِيحَتُهُمْ، وَذَلِكَ مِنْ وَجْهِ: مِنْهَا جَرَحُ الْمَجْرُوحِينَ مِنَ الرُّوَاةِ وَالشُّهُودِ وَذَلِكَ جَائِزٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ، بَلْ وَإِنْ وَمِنْهَا: الْمَشَاوَرَةُ فِي مُصَاهَرَةِ إِنْسَانٍ أَوْ مُشَارِكَةٍ، أَوْ إِبْدَاعِهِ، أَوْ مُعَامَلَتِهِ، أَوْ مُجَاوَرَتِهِ، وَيَجِبُ عَلَى الْمَشَاوَرِ أَنْ لَا يَخْفِيَ حَالَهُ، بَلْ يَذْكُرُ الْمَسَاوَاءَ الَّتِي فِيهِ بَيِّنَةُ الْعُيُوبِ وَمِنْهَا: إِذَا رَأَى مُتَّفِقَةً يَتَرَدَّدُ إِلَى مُبْتَدِعٍ، أَوْ فَاسِقٍ يَأْخُذُ عَنْهُ الْعِلْمُ، وَخَافَ أَنْ يَبْذُلَ لِكَذَلِكَ، فَعَلَيْهِ نَصِيحَتُهُ بَيَانِ حَالِهِ، بِشَرْطِ أَنْ يَقْصِدَ النَّصِيحَةَ، وَهَذَا مِمَّا يَغْلُظُ فِيهِ. وَقَدْ يَبْذُلُ الْحَسَنُ، وَيَلْبَسُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ ذَلِكَ، وَيُخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ نَصِيحَةٌ فَلْيَنْقُضْ لِدَلِيلِكَ.

وَمِنْهَا: أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَايَةٌ لَا يَقُومُ بِهَا عَلَى وَجْهِهَا: أَمَّا بَأَنْ لَا يَكُونَ صَالِحًا لَهَا، وَفَاسِقًا، أَوْ مُغْفَلًا، وَنَحْوُ ذَلِكَ فَيَجِبُ ذِكْرُ ذَلِكَ لِمَنْ لَهُ عَلَيْهِ وَلَايَةٌ عَامَّةٌ لِيُزِيلَهُ، وَبُورَى مَنْ يَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُ لِيُعَامِلَهُ بِمُقْتَضَى حَالِهِ، وَلَا يَغْتَرِبَهُ، وَأَنْ يَسْعَى فِي أَنْ يَحْتَهُ عَلَى الْإِسْتِغَاثَةِ أَوْ يَسْتَعِيذَ الْخَامِسُ: أَنْ يَكُونَ مُجَاهِرًا بِفُسْطَقِهِ أَوْ بِذَعْبِهِ كَالْمُجَاهِرِ بِشُرْبِ الْخَمْرِ، وَمُضَادَّةِ الْمَكْسِ، وَجَبَايَةِ الْأَمْوَالِ ظُلْمًا، وَتَوَلَّى الْأُمُورَ الْبَاطِلَةَ، فَيَجُوزُ ذِكْرُهُ بِمَا يُجَاهِرُ بِهِ، وَيَحْرُمُ مِنَ الْعُيُوبِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ لِحَاجَتِهِ سَبَبٌ آخَرُ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ.

الْسَّادِسُ: التَّعْرِيفُ، فَإِذَا كَانَ الْإِنْسَانُ مَعْرُوفًا بِلَقَبٍ، كَالْعَمَشِ، وَالْأَعْرَجِ، وَالْأَصْمِ وَالْأَحْوَلِ، وَغَيْرِهِمْ جَازَ تَعْرِيفُهُمْ بِذَلِكَ، وَيَحْرُمُ إِطْلَاقُهُ عَلَى جِهَةِ التَّقْيِصِ، وَلَوْ أَمَكَّنَ تَعْرِيفُهُ

وَالْأَحْوَلِ، وَغَيْرِهِمْ جَازَ تَعْرِيفُهُمْ بِذَلِكَ، وَيَحْرُمُ إِطْلَاقُهُ عَلَى جِهَةِ التَّقْيِصِ، وَلَوْ أَمَكَّنَ تَعْرِيفُهُ

وَالْأَحْوَلِ، وَغَيْرِهِمْ جَازَ تَعْرِيفُهُمْ بِذَلِكَ، وَيَحْرُمُ إِطْلَاقُهُ عَلَى جِهَةِ التَّقْيِصِ، وَلَوْ أَمَكَّنَ تَعْرِيفُهُ

أَوَّلِي، فَهَذِهِ سِتَّةٌ أَسْبَابٌ ذَكَرَهَا الْعُلَمَاءُ وَآكَفَرُهَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ، وَذَلَالَتُهَا مِنَ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيْحَةِ بَوْرَةٌ. فَمِنْ ذَلِكَ:

۱۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کسی بھی صحیح شرعی غرض کی بنیاد پر غیبت کرنا جائز ہے جبکہ مقصد تک غیبت کے بغیر نہ جائے۔ اس کے چھ اسباب ہیں۔ ظلم یعنی مظلوم کیلئے یہ بات جائز ہے کہ وہ بادشاہ یا قاضی کے سامنے کسی کے ظلم کی شکایت کرے یا اس کی حکایت بیان کرے یا ایسے مجاز حکمران کے سامنے بیان کرے جو ظالم سے بدلہ لے سکتا ہو اور یہ وضاحت کرے کہ اس نے مجھ پر اس طرح سے ظلم کیا ہے۔

(دوسری صورت) برائی کو روکنے میں مدد دینے کیلئے اور گناہ گار شخص کو سیدھے راستے پر لانے کیلئے یہ غیبت کرنا بھی جائز ہے۔ پہلا آدمی اس شخص سے بات کرے گا جو اس منکر کو زائل کر سکتا ہو کہ فلاں شخص اس طرح کرتا ہے تم اسے ڈانٹو یا اس طرح کرنا اور بات ہو اور اس شخص کا اصل مقصد یہ ہو کہ اس منکر کو ختم کیا جاسکے۔ اگر یہ مقصد نہیں ہوتا تو ایسا کرنا حرام ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی فتویٰ طلب کرے اور مختصر یہ ہے میرے باپ نے، میرے بھائی نے، میرے شوہر نے یا فلاں نے اسے ساتھ اس طرح کی زیادتی کی ہے تو کیا اس کا حق ہے اور میں اس سے کیسے نجات حاصل کر سکتا ہوں اور میرا حق کیسے ہو سکتا ہے۔ ظلم کیسے ختم ہو سکتا ہے یا اس طرح کا کوئی اور سوال تو ضرورت کیلئے ایسا کرنا جائز ہے۔ لیکن زیادہ احتیاط اور غیبت اس میں ہے کہ وہ یہ کہے کہ ایسے شخص یا ایسے آدمی کے شوہر یا ایسے معاملے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں کیونکہ اس میں کسی تعین کے بغیر مقصد حاصل ہو جائیگا لیکن اس کے باوجود متعین کرنا بھی جائز ہے جیسا کہ سیدہ ہند رضی اللہ عنہا نقل روایت میں ہم عقرب اس بات کا تذکرہ کریں گے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو شر سے بچانے اور ان کی بھلائی اور خیر خواہی کیلئے ایسا کرنا اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مجروح راویوں یا گواہوں پر جرح کرنا اور تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے بلکہ اس کے وقت ایسا کرنا واجب ہے۔

ان میں سے ایک رشتے داری قائم کرتے ہوئے یا شراکت قائم کرتے ہوئے یا وصیت کرتے ہوئے یا کوئی معاملہ کرتے ہوئے یا اس طرح کی کوئی اور صورتحال میں یا پڑوس اختیار کرتے ہوئے کسی سے مشورہ لینا۔ اس صورت میں جس شخص سے مشورہ ہے تو اس پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ صورتحال چھپائے نہیں بلکہ خیر خواہی کی نیت سے اس کے عیب کو بیان کر دے۔

ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ آدمی کسی عالم کو دیکھے کہ وہ کسی بدعتی کے پاس جاتا ہے یا فاسق کے پاس جاتا ہے اور اس سے کلام کرتا ہے اور پھر آدمی کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ اس شخص سے کچھ سیکھ لے گا تو اب اس پر یہ لازم ہوگا کہ اس کی بھلائی کیلئے اس کو بیان کر دے۔ اس پر یہ بات شرط ہے کہ نیت خیر خواہی ہو۔ یہ وہ صورتحال ہے جس میں غلط ہو جاتی ہے۔ بعض کلام کرنے والا شخص حسد کی بنیاد پر ایسا کرتا ہے اور شیطان اسے فریب دے دیتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ وہ خیر خواہی کی بنیاد پر رہا ہے۔ لہذا اس میں احتیاط کرنی چاہئے۔

لہذا اس میں احتیاط کرنی چاہئے۔

نَحْنُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . قَالَ : قَالَ السُّلَيْمُ بْنُ سَعْدٍ أَحَدُ رَوَاةِ هَذَا الْحَدِيثِ : هَذَانِ الرَّجُلَانِ كُنَّا مِنْ خَلْفَتَيْ

☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا فلاں اور فلاں شخص کے لئے میں یہ خیال ہے کہ وہ ہمارے دین کے بارے میں کوئی چیز نہیں جانتے (یعنی اس پر یقین نہیں رکھتے)۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام لیث بن سعد جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ دو وہ آدمی تھے جو منافقین سے تعلق رکھتے تھے۔
(1538) وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةَ خَطْبَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّا مُعَاوِيَةُ، فَصُغْلُوكَ لَا مَالَ لَهُ، يَا أَبَا الْجَهْمِ، فَلَا يَصُغُّ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "وَأَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَضَرَابٌ لِلنِّسَاءِ" وَهُوَ تَفْسِيرُ لِرِوَايَةٍ:

"لَا يَصُغُّ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهِ" وَقِيلَ: مَعْنَاهُ: كَثِيرُ الْأَسْفَارِ .

☆ حضرت فاطمہ بنت قیس بیان کرتی ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کی کہ اور معاویہ نے مجھے شادی کا پیغام بھیجا ہے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے تو وہ غریب آدمی ہے اس کے پاس مال نہیں ہے اور جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے تو وہ اپنے کندھے سے عصا رکھتا نہیں ہے۔ یہ متفق علیہ ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے تو وہ عورتوں کو مارتا بہت ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں یہ اس روایت کی تفسیر ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: "وہ اپنی گردن سے لٹکی نہیں اتارتا"۔

ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے: وہ سفر کثرت سے کرتا ہے۔

(1539) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَسَابِ النَّاسِ فِيهِ شِدَّةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي: لَا تَنْفَقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَنْقُضُوا، وَقَالَ: لَيْنَ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي، فَأَجْتَهَدَ يَمِينَهُ: مَا فَعَلَ، فَقَالُوا: كَذَبَ زَيْدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوهُ شِدَّةٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَصْدِيقِي: هَذَا

1539- اخرجہ مالک (1234) وجامع (10/37396) ومسلم (1480) وایو داؤد (2284) والبیہقی (3244) والترمذی (1135) وابن ماجہ (2033) وابن حبان (4254) والطبرانی (929/24) والبیہقی (181/7)

1539- اخرجہ جامع (7/19305) والبخاری (4900) ومسلم (2772) والترمذی (3323) والبیہقی (6/11597)

ایک صورت حال یہ ہے کہ کسی شخص کو حکومت حاصل ہو۔ جیسے وہ صحیح طریقے سے انجام نہ دیتا ہو یا پھر یہ صورت کام کی صلاحیت بھی نہ رکھتا ہو یا یہ صورت حال ہوگی کہ وہ فاسق ہو یا غافل ہو یا اس طرح کا کوئی اور شخص ہو تو اس شخص کو اس پر عام تسلط حاصل ہو (یعنی جو اس کا افسر ہو) اس کے سامنے اس بات کا تذکرہ کرنا ضروری ہے تاکہ اس سے اس شخص کو نگران مقرر کرے جو اس کی صلاحیت رکھتا ہے جسے اس چیز کا علم ہے تاکہ جو صورت حال اس شخص معاملہ طے کر سکے۔ تاہم کسی شخص کو اس حوالے سے دھوکے سے کام نہیں لینا چاہئے اور کوشش یہ کرنی چاہئے کہ ساتھ اسے ترغیب دے اور تبدیل کروالے۔

پانچویں صورت یہ ہے کہ کوئی شخص کھلے عام گناہوں کا یا بدعت کا ارتکاب کرتا ہے یا پھر کھلے عام شراب مال لوٹ لیتا ہے۔ ٹیکس لیتا ہے۔ اموال ہتھیالیتا ہے۔ باطل امور کا نگران بن جاتا ہے تو جو شخص اعلانیہ طور پر ایسے اعمال وہ اعلانیہ نہیں کرتا۔ ان کا تذکرہ کرنا درست نہیں ہوگا۔ تاہم ان کے تذکرے کیلئے کوئی دوسرا جواز ہو تو ایسا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ پہچان کروانے کیلئے کسی شخص کے (نام کے طور پر کوئی ایسا لفظ استعمال کرنا مفہوم رکھتا ہو) بشرطیکہ وہ شخص اس نام سے معروف ہو جائے جیسے اعمش، اعرج، عی، احوں وغیرہ تو اس ذریعے ان کا تعارف کروانا جائز ہے لیکن تنقیص کے نقطہ نظر سے اس کا اطلاق بالکل حرام ہے۔ اگر اس کے کروائی جاسکتی ہو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

یہ وہ چھ صورتیں ہیں جن کا ذکر علماء نے کیا ہے۔ ان میں سے اکثر کے جواز پر اتفاق ہے اور ان کے دلائل احادیث سے ثابت ہیں۔

(1536) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا اسْتَاذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "أَفْذَنُوا لَهُ، بِنَسِ أَخُو الْعَشِيرَةِ؟" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

احتجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ فِي جَوَازِ غَيْبَةِ أَهْلِ الْفَسَادِ وَأَهْلِ الرِّيبِ .

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دو۔ یہ اپنے خاندان کا سب سے برا آدمی ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں: امام بخاری نے شکوک اور فسادوں کی غیبت کے جواز کو اس حدیث سے ثابت کیا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1537) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَّا أَظُنُّ فَلَانًا وَفُلَانًا"

1536- اخرجہ مالک (1673) وجامع (9/24161) والبخاری (6032) ومسلم (2591) وایو داؤد (4791) والترمذی (903)

(4538) وعبد الرزاق (20144) والحمیدی (249) والبخاری (338) والبیہقی (245/10)

1537- اخرجہ البخاری (6067)

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور وہ جو بھی بات نکالتے ہیں اس کے لئے محافظ تیار ہوتا ہے۔“

(1541) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَفْسٌ مُنْفَقٌ عَلَيْهِ“.

﴿حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چغل خوری کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(1542) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: ”إِنَّهُمَا يَعْدَبَانِ فِي كَبِيرٍ أَبْلَى إِلَهَ كَبِيرٍ: أَمَّا أَحَدُهُمَا، فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا الْآخَرُ، فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ“.

وَهَذَا لَفْظُ إِحْدَى رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ.

﴿حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما: اُن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے گمان میں یہ بڑا گناہ نہیں تھا۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ یہ الفاظ بخاری کی ایک روایت کے ہیں۔

(1543) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْغَضَةُ؟ هِيَ النَّمِيمَةُ؛ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ“.

﴿حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں بہتان کے بارے میں

1541- أخرجه أحمد (8/23307) والبخاری (6057) ومسلم (105) والبيهقي (4871) والترمذي (2033) والنسائي (6/11614) والطحاوي (421) وابن حبان (5765) والطبراني (3021) والحميدي (443) والبيهقي (166/8)

1542- أخرجه أحمد (1/1980) والبخاری (216) ومسلم (292) والبيهقي (20) والترمذي (70) والنسائي (31) وابن خزيمة (56) وابن الجارود (130) وعبد بن حميد (620) والطحاوي (2646) والبيهقي (412/2)

1543- أخرجه أحمد (2606)

جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ ﴿ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَاذْهَبُوا وَرُؤُوسُهُمْ فِي الْأَرْضِ﴾

﴿حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک

میں فاتے کا سامنا کرنا پڑا۔ عبد اللہ بن ابی نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا جو لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود نہ کرو یہ لوگ خود ہی واپس چلے جائیں گے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ جب ہم لوگ مدینہ منورہ واپس جائیں گے تو ہم

دار لوگ ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال دیں گے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا

بارے میں بتایا۔ نبی اکرم ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کو بلوایا تو اس نے تاکید سے قسم اٹھا کر کہا کہ اس نے ایسا نہیں

کہا: زید نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جھوٹ بولا ہے۔ اس بات سے مجھے بڑی الجھن ہوئی جو لوگوں نے کہی تھی یہاں

تعالیٰ نے میری تصدیق میں یہ آیت نازل کی:

”اور جب منافقین تمہارے پاس آئیں۔“

نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو بلایا تا کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کریں تو انہوں نے اپنے سروں کو موڑ

(1540) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَتْ هُنْدُ امْرَأَةُ أَبِي سُفْيَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ، وَهُوَ لَا

خِذِي مَا يَكْفِيكَ وَلِلَّذِي بِالْمَعْرُوفِ“.

﴿سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ابوسفیان کی اہلیہ ”ہند“ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی

کنجوس آدمی ہے۔ وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے جس سے میرا اور میرے بچوں کو خرچ پورا ہو تو مجھے ان کے مال

پڑتا ہے۔ ان کی لاعلمی میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اتنا لے لیا کرو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

257- بَابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ وَهِيَ نَقْلُ الْكَلَامِ بَيْنَ النَّاسِ عَلَى جِهَةِ الْإِلَّا

باب: چغل چوری کا حرام ہونا

لوگوں کے درمیان فساد پھیلانے کے لئے کلام کو منتقل کرنا (یعنی ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿هَمَّازٍ مَشَاءٍ بِنَمِيمٍ﴾ (ن: 11)

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بہت زیادہ طبعی دینے والا چغل چوری کرنے والا“۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (ق: 18).

1540- أخرجه أحمد (9/24172) والبخاری (2211) ومسلم (1714) والبيهقي (3532) والنسائي (5435) والحميدي (2)

بتاؤں یہ چغل چوری ہے جو لوگوں کے درمیان بات (ادھر ادھر) کی جاتی ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”العصہ“ میں عہدہ ہے اور اس پر زبر ہے۔ ”ضاد“ معجمہ اور ساکن ہے اور ساتھ ہے ”الوجه“ کے وزن پر ”العدة“ کے وزن پر بھی آتا ہے کہ جب یہ عین کی زیر اور ضاد کی زبر کے ساتھ جھوٹ اور بہتان کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پہلی روایت کے مطابق ”العضہ“ مصدر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ”عضہہ عضہا“ ہے: اس پر تہمت لگائی گئی۔

258- بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَقْلِ الْحَدِيثِ وَكَلَامِ النَّاسِ إِلَى وِلَاةِ الْأُمُورِ

إِذَا لَمْ تَدْعُ إِلَيْهِ حَاجَةٌ كَخَوْفِ مَفْسَدَةٍ وَنَحْوِهَا

باب: حکام تک کوئی بات اور لوگوں کے کلام کو منتقل کرنے کی ممانعت جبکہ اس کی کوئی ضرورت ہو (ضرورت سے مراد) کسی فساد وغیرہ کا خوف ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدة: 2)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”نیکی اور پرہیزگاری کے کام میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور سب سے میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو“۔

وَفِي الْبَابِ الْأَحَادِيثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ

اس بارے میں وہ احادیث بھی ہیں جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہیں۔

(1544) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا أَخَذَ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا، فَلَيْسَ أَحَبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے ساتھیوں میں سے کسی شخص کے بارے میں مجھ تک بات نہ پہنچائے کیونکہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میں تمہارے پاس آؤں سینہ صاف ہو (یعنی کسی کے بارے میں بدگمانی نہ ہو)

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

259- بَابُ ذِمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ

باب: دو غلے شخص کی مذمت کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا﴾ (النساء: 108)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”وہ لوگوں سے چھپ جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپتے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ دل میں کوئی بات سوچتے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ ان کے عمل کو گھیرے ہوئے ہے (یعنی ان سے واقف ہے)

(1545) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا، وَتَجِدُونَ خِيَارَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّانِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لَهُ، وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَوْلَاءَ بِوَجْهِهِ، وَهَوْلَاءَ بِوَجْهِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگوں کو ”کانوں“ کی طرح پاؤ گے زمانہ جاہلیت میں جو لوگ بہتر شمار ہوتے تھے وہ لوگ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ دینی تعلیمات کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں اور تم اس معاملے (یعنی حکومت میں) سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اسے سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہو اور تم لوگوں میں سے سب سے بُرا اس شخص کو پاؤ گے جو دو غلے ہو اس شخص کے پاس اس روپ میں آئے اور اس شخص کے پاس اس روپ میں آجائے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1546) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِحَبِيبِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سُلَاطِينِنَا فنَقُولُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا تَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ. قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ هَذَا نِفَاقًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت محمد بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے ان کے جد امجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کی: اہم اپنے حاکموں کے پاس جاتے ہیں تو اس کے سامنے ان کے برعکس باتیں کرتے ہیں جو ان کے پاس سے اٹھ کر آنے کے بعد کرتے ہیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ہم اس چیز کو نفاق شمار کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

1545- اخرج مالك (1864) و احمد (3/10795) و البخاري (3493) و مسلم (2026) و ابن حبان (4754) و الترمذي (2025) و ابو داؤد

(4872) و ابن حبان (5754) و البيهقي (246/10)

1546- اخرج البخاري (7178)

1544- اخرج احمد (2/3759) و ابو داؤد (4860) و الترمذي (3922)

260- بَابُ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ

باب: جھوٹ بولنا حرام ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ (بنی اسرائیل: 36).

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ بات نہ کرو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (ق: 18).

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ جو بات بھی منہ سے نکالتا ہے اس کے لئے محافظ تیار ہوتا ہے۔"

(1547) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْصِّدْقُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْذُقُ حَتَّى يَكْتُمَ عِنْدَ اللَّهِ

وَإِنَّ الْكُذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يَكْتُمَ

كَذِبًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے

نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے سچا لکھ دیا جاتا ہے

گناہ کی طرف لے کر جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1548) وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: "أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ، كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ، كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْ نِّفَاقٍ

يَلِدُهَا: إِذَا أَوْثَمَنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ." مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهُ مَعَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ بِسُجُودِهِ فِي "بَابِ الْوُقُوءِ بِالْعَهْدِ".

﴿حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ چار خالص منافق

شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خامی ہوگی اس میں نفاق کی خامی بھی ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ اسے ترک کر دے۔ جب اسے امین مقرر کیا جائے تو خیانت سے کام لے اور جب بات کرے تو

بولے اور جب عہد کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب لڑے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

یہ حدیث اس سے پہلے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وقفا بالعہد میں گزر چکی ہے۔

(1549) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ تَحَلَّمَ

لَمْ يَسِرْهُ، كُتِبَ أَنْ يَغْفَرَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، صَبَرَ

لَمْ يَسِرْهُ، كُتِبَ أَنْ يَغْفَرَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، صَبَرَ

الَّذِي الْأَنْتُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَ وَكُتِبَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"تَحَلَّمَ": أَيْ قَالَ إِنَّهُ حَلَمَ فِي نَوْمِهِ وَرَأَى كَذَا وَكَذَا، وَهُوَ كَاذِبٌ.

وَالْأَنْتُ "بِالْمَعْدَةِ وَحَسَمِ النَّوْنِ وَتَجْهِيْفِ الْكَافِ: وَهُوَ الرَّصَاصُ الْمَذَابُ.

﴿حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص کوئی ایسا جھوٹا خواب بیان کرے جو اس

نے نہ دیکھا ہو تو اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ (قیامت کے دن) وہ "جو" کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ایسا

نہیں کر سکے گا اور جو شخص کچھ لوگوں کی باتیں چھپ کر سن لے جو انہیں پسند نہ ہو تو اس شخص کے کانوں میں قیامت کے دن پگھلا

ہوا سیسہ ڈالا جائے گا اور جو شخص کوئی تصویر بنائے گا اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس میں

روح پھونکے حالانکہ وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "تحلم" سے مراد یہ ہے کہ میں نے خواب میں سوتے ہوئے فلاں فلاں بات دیکھی جبکہ وہ

جھوٹا ہو۔ "الانت" میں مد اور ن پر پیش ہے جبکہ "ک" شد کے بغیر ہے اور اس کا معنی ہے "پگھلا ہوا سیسہ"۔

(1550) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْرَى الْفُورَى

أَنْ يُرَى الرَّجُلُ عَيْنِيهِ مَا لَمْ تَرَكَ." رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَمَعْنَاهُ: يَقُولُ: رَأَيْتُ، فِيمَا لَمْ يَرَهُ.

﴿حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنی

آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے نہیں دیکھی (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ جو (خواب اس نے نہیں دیکھا اس کے بارے میں یہ کہے کہ میں نے

دیکھا ہے۔

(1551) وَعَنِ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِمَّا

يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: "هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟" فَيَقْصُصُ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْصُصَ.

1549- أخرجه أحمد (1/1866) والبخاری (2225) والمروء (1149) والبيهقي (269/7) شعب الإيمان (3772) والدارقطني (2283) والدارقطني (2708) والطبرانی (11831) والبيهقي (269/7) شعب الإيمان (3772)

1550- أخرجه البخاری (7043) وأحمد (16008) وابن حبان (72) والحاكم (8204)

1551- أخرجه أحمد (7/20115) والبخاری (845) والترمذی (2295) وابن حبان (655) والطبرانی (6984) والبيهقي (187/2) وأبو داود (2275)

(2275)

وَفِيهَا: "الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَدُّ رَأْسَهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَتَمَّ عَنْهُ بِاللَّيْلِ، وَلَمْ يَعْمَلْ فَعَلًا، فَيَفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ،

وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارَ عَامَةِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشَّهَدَاءِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ مِيكَائِيلُ، فَأَرْفَعُ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا قُوفِي مِثْلَ السَّحَابِ، قَالَا: ذَاكَ مَنْزِلُكَ، قُلْتُ: دَعَا مَنْزِلِي، قَالَا: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمْرُكَ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ، فَلَوْ اسْتَكْمَلْتَهُ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَوْلُهُ: "يَتَلَخَّ رَأْسُهُ" هُوَ بِالتَّاءِ الْمُتَكَلِّمَةِ وَالْعَيْنِ الْمُعْجَمَةِ، أَيْ: يَشْدُوهُ وَيَشْفُهُ. قَوْلُهُ: "يَتَكَلَّمُ يَتَدَخَّرُ" وَ"الْكُلُوبُ" يَفْتَحُ الْكَافَ وَضَمُّ الْأَمِّ الْمُشَدَّدَةِ، وَهُوَ مَعْرُوفٌ. قَوْلُهُ: "فَيَشْرِشُ" يَفْقَطُ. قَوْلُهُ: "ضَوْضُوا" وَهُوَ بِضَادَيْنِ مُعْجَمَتَيْنِ: أَيْ صَاحُوا. قَوْلُهُ: "فَيَفْغَرُ" هُوَ بِالتَّاءِ الْمُعْجَمَةِ، أَيْ: يَفْتَحُ. قَوْلُهُ "الْمَرَاة" هُوَ يَفْتَحُ الِيمِ، أَيْ: الْمَنْظَرُ. قَوْلُهُ: "يَحْشُهَا" هُوَ يَفْتَحُ الْكَافَ

الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالشَّيْنِ الْمُعْجَمَةِ، أَيْ: يُوقِدُهَا. قَوْلُهُ: "رَوْضَةٍ مُعْتَمَةٍ" هُوَ بِضَمِّ الِيمِ وَاسْكَانِ الْهَاءِ النَّاءِ وَتَشْدِيدِ الِيمِ، أَيْ: وَاقِيَةِ النَّبَاتِ طَوِيلَتِهِ. قَوْلُهُ: "دَوْحَةٍ" هِيَ يَفْتَحُ الدَّالِ وَاسْكَانِ

وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ الشَّجَرَةُ الْكَبِيرَةُ. قَوْلُهُ: "الْمَحْضُ" هُوَ يَفْتَحُ الِيمِ وَاسْكَانِ الْحَاءِ وَبِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ، وَهُوَ: اللَّبَنُ. قَوْلُهُ "فَسَمَا بَصْرِي" أَيْ: اِرْتَفَعَ. وَ"صُعْدًا" بِضَمِّ الضَّادِ وَ

مُرْتَفَعًا. وَ"الرَّبَابَةُ" يَفْتَحُ الرَّاءِ وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ مُكَرَّرَةً، وَهِيَ: السَّحَابَةُ.

حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے اکثر یہ فرمایا کرتے تھے

سے کسی ایک نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ تو جس نے جو دیکھا ہوتا جو اللہ کو منظور ہوتا وہ اپنا خواب بیان کر دیتا تھا۔

ایک مرتبہ آپ نے ہمیں بتایا: گزشتہ رات میرے پاس دو آدمی آئے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا: چلیے! میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ ہم ایک شخص کے پاس آئے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص پتھر تھام کر اس کے سر ہانے کھڑا ہوا تھا۔ وہ اس سر پر پتھر مار کر اس کا سر کچل رہا تھا اور پتھر لڑھک کر دو چلا جاتا۔ کھڑا ہوا شخص اس پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھا کر واپس آتی دیر میں لیٹے ہوئے شخص کا سر دوبارہ سے ٹھیک ہو جاتا اور وہ شخص دوبارہ وہی عمل کرتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے ان دونوں کے بارے میں دریافت کیا اور کہا: سبحان اللہ! یہ کیا معاملہ ہے؟ (فرشتوں نے) کہا آپ چلتے رہیے۔

ہم چلتے رہے پھر ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو گدی کے بل پر لیٹا ہوا تھا اور ایک شخص لوہے کی سلاخ لے کر اس کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ وہ شخص اس لیے ہوئے شخص کے چہرے کی طرف آتا اور اس کے جڑے کو پیچھے گردن تک اور گردن کے آ

والے حصے کو اس کی آنکھوں کو پیچھے گدی تک چیر دیتا۔ پھر وہ اس طرح دوسری طرف آتا اور وہی عمل کرتا جو پہلی مرتبہ کیا تھا۔ وہ دوسری طرف سے فارغ ہوتا تو پہلے والا حصہ بالکل ٹھیک ہو چکا ہوتا تو وہ شخص دوبارہ وہی عمل کرتا جو اس نے پہلی مرتبہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ! ان دونوں کا کیا معاملہ ہے؟ ان دونوں (فرشتوں) نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہیے چلتے رہیے ہم چلتے رہے۔

پھر ہم ایک خور کے پاس آئے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) میرا خیال ہے انہوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس میں سے شوری

آگ اڑیں آ رہی تھیں ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو وہاں پر کچھ برہنہ مرد اور خواتین تھیں۔ ان کے نیچے کی جانب سے آگ کا

پتھر شعلہ آتا تھا۔ جب وہ شعلہ ان تک پہنچتا تھا تو وہ چیخیں مارنے لگتے تھے۔ میں نے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں۔ ان دونوں

فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہیے چلتے رہیے ہم چلتے رہے۔

یہاں تک کہ ایک نہر کے پاس آئے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات بیان کی تھی جو خون کی

طرح کے سرخ رنگ کی تھی۔ اس نہر کے اندر ایک شخص تیر رہا تھا۔ نہر کے کنارے پر ایک اور شخص موجود تھا جس نے اپنے پاس

بہت سے پتھر جمع کیے ہوئے تھے۔ وہ تیرنے والا شخص تیرتا ہوا اس شخص کے پاس آتا جس نے اپنے پاس پتھر جمع کیے ہوئے

پتھر وہ اپنا منہ اس کے سامنے کھول دیتا تو وہ شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ وہ پہلا شخص دوبارہ واپس چلا جاتا اور تیرتا

پھر دوبارہ اس شخص کے پاس آتا جب بھی وہ اس کے پاس آتا وہ اپنا منہ کھول دیتا اور کنارے بیٹھا ہوا شخص اس کے منہ میں

پتھر ڈال دیتا۔ میں نے ان دونوں فرشتوں سے کہا ان دونوں کا کیا معاملہ ہے؟ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آپ چلتے رہے۔

پھر ہم ایک شخص کے پاس آئے جو انتہائی مکروہ شکل و صورت کا بالک تھا۔ اتنی مکروہ ترین شکل جو کسی بھی شخص نے دیکھی ہو

اس شخص کے پاس آگ موجود تھی۔ وہ آگ جلاتا تھا پھر اس کے گرد چکر لگاتا۔ میں نے ان دونوں سے دریافت کیا اس کا کیا

معاملہ ہے؟ ان دونوں نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیے آپ چلتے رہیے ہم چلتے رہے۔

پھر ہم ایک باغ میں آئے جہاں بہار کے موسم کی طرح ہر قسم کے پھول کھلے ہوئے تھے۔ باغ کے درمیان میں ایک طویل

کامت شخص تھا۔ وہ اتنا لمبا تھا کہ مجھے اس کا سر نظر نہیں آیا۔ اس کے ارد گرد بہت سے بچوں کا جھوم تھا۔ میں نے انہیں کبھی نہیں

دیکھا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون شخص ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ فرشتے نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیے آپ چلتے رہیے۔

پھر ہم ایک بڑے درخت کے پاس پہنچ گئے۔ وہ اتنا بڑا تھا اور اتنا خوبصورت تھا کہ میں نے اس جیسا خوبصورت اور اتنا لمبا

درخت کبھی نہیں دیکھا۔ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: آپ اس پر چڑھ جائیں۔

ہم اس پر چڑھ کر ایک شہر میں پہنچے جس کی اینٹیں سونے کی بنی ہوئی تھیں اور کچھ اینٹیں چاندی کی بنی ہوئی تھیں۔ ہم اس شہر

دروازے پر آئے۔ ہم نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا۔ ہم اس کے اندر داخل ہوئے تو

اسا سامنا کچھ ایسے لوگوں سے ہوا جن کے جسم کا کچھ حصہ اتنا خوبصورت تھا جتنا کسی بھی شخص نے کوئی بھی خوبصورت شخص دیکھا

ہو اور نصف حصہ اتنا بد صورت تھا جتنا کسی بھی شخص نے کوئی بھی بد صورت چیز دیکھی ہو۔

ان دونوں فرشتوں نے ان افراد سے کہا تم لوگ جاؤ اور اس نہر کے اندر غوطہ لگاؤ۔ وہاں ایک نہر بہہ رہی تھی دودھ کی طرح سفید تھا۔ وہ لوگ گئے۔ انہوں نے اس میں غوطہ لگایا۔ پھر جب وہ ہمارے پاس واپس آئے تو ان کی چمکی تھی اور وہ خوبصورت ترین شکل کے مالک بن چکے تھے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: یہ ”جنت عدن“ ہے اور یہ آپ کا ٹھکانہ ہے۔ پھر میری نظر اوپر کی طرف اٹھی اور میں نے وہاں سفید بادل کی مانند ایک محل دیکھا۔ ان دونوں فرشتوں نے یہ کہہ کر ہٹنے کی جگہ ہے۔ میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے تم مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اس جاؤں۔

ان دونوں نے عرض کی آپ ابھی نہیں! البتہ عنقریب اس میں داخل ہوں گے۔

میں نے ان سے کہا میں نے رات بھر جو عجائبات دیکھی ہیں ان کی حقیقت کیا ہے؟ ان دونوں نے مجھ سے کہا میں اب آپ کو بتاتے ہیں۔

جہاں تک پہلے شخص کا تعلق ہے جس کے سر کو پتھر کے ذریعے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن پڑھتا تھا۔ دیتا تھا۔ وہ فرض نماز کو چھوڑ کر سو یا رہتا تھا۔

دوسرا وہ شخص جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے جس کے جڑے ناک اور آنکھوں کو چیرا جا رہا تھا۔ یہ وہ اپنے گھر سے نکلتا تھا جھوٹ بولتا تھا اور اس کا جھوٹ ساری دنیا میں پھیل جاتا تھا۔

برہنہ مرد اور عورتیں جو تنور جیسی جگہ پر تھے وہ زنا کرنے والے مرد اور عورتیں تھے۔ وہ آدمی جس کے پاس آپ تشریف لائے جو ”نہر“ میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جاتا تھا وہ سود خور

آگ کے پاس آپ نے جس بد صورت شخص کو دیکھا تھا جو آگ جلا رہا تھا اور اس کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ وہ جس کا نام ”مالک“ ہے۔

بارغ میں آپ نے جس طویل القامت شخص کو دیکھا جو ”حضرت ابراہیم علیہ السلام“ تھے اور ان کے گرد جو بچے بچے ہیں جو فطرت اسلام پر فطرت ہوئے۔

برقانی نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ فطرت پر پیدا ہوئے تھے۔ بعض صحابہ اگر اکرم ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مشرکین کی اولاد (دین میں شامل ہوگی) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کی اولاد بھی اس میں شامل ہوگی۔ (اب اصل متن کے الفاظ ہیں)

جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن کے جسم کا کچھ حصہ انتہائی خوبصورت تھا اور نصف حصہ بد صورت تھا۔ یہ ان جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ برے کام (یعنی گناہ) بھی کیے ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر کیا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

بخاری کی ہی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

میں نے گزشتہ رات دو آدمیوں کو دیکھا۔ وہ میرے پاس آئے مجھے لے کر ایک مقدس سرزمین کی طرف لے گئے۔

اس کے بعد آپ نے اس کا ذکر کیا۔ تنور کی مانند ایک گڑھے کے پاس گئے جس کا اوپر والا حصہ تنگ تھا اور نیچے والا حصہ کشادہ تھا جس میں آگ جل رہی تھی جس میں سے شعلے بلند ہو رہے تھے تو وہ لوگ اوپر کی طرف آتے تھے یہاں تک کہ وہ نکلنے کے قریب ہوتے تھے تو آگ کے شعلے نیچے آ جاتے تھے اور وہ بھی نیچے چلے جاتے تھے۔ اس میں کچھ برہنہ مرد اور خواتین تھیں۔ اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ہم خون کی ایک نہر کے پاس آئے اور اس میں کوئی شک نہیں۔ (راوی کو کوئی شک نہیں ہے) اس میں ایک شخص تھا جس کے سامنے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ نہر میں موجود شخص اس کے پاس آتا تھا۔ جب وہ اس میں سے نکلنے کا ارادہ کرتا تھا تو کنارے بیٹھا ہوا شخص ایک پتھر اس کے منہ میں ڈال دیتا تھا تو پہلا شخص وہیں واپس چلا جاتا جہاں پہلے تھا۔ وہ جب کبھی نکلنے کا ارادہ کرتا تھا وہ پہلا اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا تھا تو وہ وہیں چلا جاتا تھا جہاں وہ پہلے تھا۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

وہ دونوں مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے۔ ان دونوں نے مجھے ایک بستی میں داخل کیا۔ میں نے اس سے بہترین جگہ نہیں دیکھی۔ اس میں کچھ افراد تھے کچھ بوڑھے تھے کچھ جوان تھے۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

(فرشتے نے بتایا) جس شخص کے گال کو چیرا جا رہا تھا وہ جھوٹا شخص تھا وہ جھوٹی بات کیا کرتا تھا اور لوگ اس سے جھوٹی بات کو حاصل کر کے ہر جگہ پھیلا دیا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ قیامت تک اسی طرح ہوتا رہے گا۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ آپ نے جس شخص کو دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا۔ یہ وہ شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا تھا تو وہ رات کے وقت سو جاتا تھا اور دن کے وقت اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ اس کے ساتھ قیامت تک اسی طرح ہوتا رہے گا۔

جہاں تک پہلی بستی کا تعلق ہے جس میں آپ داخل ہوئے تو وہ عام اہل ایمان کی رہائش گاہ ہے اور جہاں تک اس بستی کا تعلق ہے یہ شہداء کی رہائش گاہ ہے۔ میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہے۔

آپ اپنا سراٹھائیے میں نے اپنا سراٹھایا: تو میرے سر کے اوپر ایک بادل تھا۔ ان دونوں نے بتایا یہ آپ کے رہنے کی جگہ ہے۔ میں نے کہا آپ دونوں مجھے چھوڑ دیں تاکہ میں اپنے رہنے کی جگہ میں داخل ہو جاؤں تو ان دونوں نے کہا ابھی آپ کی عمر باقی ہے۔ ابھی آپ نے اسے مکمل نہیں کیا جب آپ اسے مکمل کر لیں گے تو آپ اپنی منزل پر تشریف لے آئیں گے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یبلغہ راسہ“ سے مراد ہے: وہ اس کے سر کو پھاڑتا ہے اور اس میں ٹاء مشتبہ ہے اور غ معجمہ

یہ وضاحت میں نے کتاب الاذکار میں کر دی ہے۔ اس کا احتساب یہ ہے کہ کلام مقاصد کا وسیلہ ہوتا ہے اور ہر وہ مقصد جو موجود ہو اور جھوٹ کے بغیر حاصل ہو سکتا ہو تو جھوٹ بولنا حرام ہوگا لیکن اگر اس کا حصول صرف جھوٹ کے ذریعے ہو تو جھوٹ بولنا جائز ہوگا۔ پھر اگر اس مقصد کا حصول مباح ہو تو جھوٹ بولنا مباح ہوگا اور اگر واجب ہو تو جھوٹ بولنا واجب ہوگا۔

اگر کوئی مسلمان کسی ظالم سے بچنے کیلئے جو اسے قتل کرنا چاہتا ہو یا اس کا مال ہتھینا چاہتا ہو خود چھپ جاتا ہے یا اپنے مال کو چھپا لیتا ہے اور کسی دوسرے شخص سے اس کے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے تو اب اس کو چھپانے کیلئے جھوٹ بولنا اس پر واجب ہوگا۔ اسی طرح کسی شخص کے پاس کوئی چیز رکھی ہوئی ہے تو ظالم اسے ہتھینا چاہتا ہے تو اس صورت میں بھی اس کو چھپانا واجب ہوگا۔ تاہم ان تمام صورتحال میں زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ آپ تو یہ سے کام لیں۔

تو یہ کام مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنی عبارت کے ذریعے صحیح معنی کا قصد کرے اور اس حوالے سے وہ ان میں جھوٹا نہ ہو۔ اگرچہ ظاہری لفظوں کے اعتبار سے اس میں جھوٹ کی آمیزش ہو یا اس اعتبار سے ہو جو ان کو مخاطب کرتا ہے۔

جو شخص تو یہ کو ترک کر دیتا ہے اور وہ جھوٹی عبارت بیان کر دیتا ہے تو بھی ایسی صورت میں یہ حرام نہیں ہوگا۔ مخصوص صورتحال میں جھوٹ کے جواز کی دلیل کے طور پر علماء نے سیدہ ام کلثوم کی نقل کردہ روایت پیش کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے اور بھلائی پھیلاتا چاہتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید الفاظ ہیں) بھلائی کی بات کہتا ہے یہ متفق علیہ ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: سیدہ ام کلثوم بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس کے کلام میں کسی بھی حوالے (جھوٹ) بولنے کی رخصت دیتے ہوئے نہیں سنا۔ صرف تین صورتحال میں ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ سیدہ ام کلثوم کی یہ مراد ہے: جنگ لوگوں کے درمیان صلح کروانا اور آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ یا بیوی کا اپنے شوہر کے ساتھ (بے ضرر) جھوٹ بولنا۔

262- بَابُ الْحَثِّ عَلَى التَّثْبِيتِ فِيمَا يَقُولُهُ وَيَحْكِيهِ

باب: آدمی جو بات کرے جو کسی کے حوالے سے نقل کرنے اس میں تحقیق کی تاکید

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ (ہنی اسرا نول: 36)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم وہ بات نہ کہو جس کے بارے میں تمہیں علم نہ ہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عِيقٌ﴾ (ق: 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”وہ جو بھی بات منہ سے نکالتا ہے اس کے لئے محافظ تیار ہوتا ہے۔“

(1552) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا

ہے اور ”یعدہدہ“ یعنی وہ لڑھکتا ہے اور ”الکلوب“ میں ک پرزبر اور لام پر شد معروف ہے اور اس سے مراد صغیر ہے لفظ ”ضوضا“ اس میں دونوں ضد مجتمع ہیں۔ اس کا مطلب ہے ”شور مچایا“۔ ”فیغفر“ میں فاء اور شین ہے ”کھولتا ہے“۔ ”المرأۃ“ میں م پرزبر ہے اور اس سے مراد ہے ”منظر“ اور یہ لفظ ”یحشھا“ میں یاء پرزبر اور حاء اور حاء کے ساتھ ش ہے۔ اس کا مطلب ہے ”وہ آگ جلا رہا ہے“ اور ”روضۃ معتبة“ میں م پریش اور ع ساکن پرزبر ہے اور اس کی م پر شد ہے۔ اس کا مطلب ہے ”لبے اور زیادہ نباتات والی جگہ“۔ ”دوحۃ“ میں د پرزبر و او حاء کے ساتھ ہے۔ اس کا معنی ہے بہت بڑا درخت۔

”المحض“ میں میم پرزبر حاء ساکن اور اس کے ساتھ ضاد ہے اور یہ لفظ ”دودھ“ کے معنی میں ہے۔ ”فسما بصری“ سے یہاں مراد ہے کہ آنکھیں اوپر اٹھ گئیں۔ ”صعدا“ میں صاد ہے اور عین پریش ہے اس سے بصری۔ ”الربابۃ“ میں راء پرزبر ہے اور باء موحده اور مکرر ہے۔ یہاں یہ لفظ بادل کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

261- بَابُ بَيَانِ مَا يَجُوزُ مِنَ الْكُذْبِ

باب: اس چیز کا بیان: کون سا جھوٹ جائز ہے

اعْلَمُ أَنَّ الْكُذْبَ، وَإِنْ كَانَ أَصْلُهُ مُحَرَّمًا، فَيَجُوزُ فِي بَعْضِ الْأَحْوَالِ بِشُرُوطٍ قَدْ أَوْفَرَ كِتَابُ: ”الْأَذْكَارِ“، وَمُنْتَصَرُ ذَلِكَ: أَنَّ الْكَلَامَ وَسِيلَةٌ إِلَى الْمَقَاصِدِ، فَكُلُّ مَقْصُودٍ مَحْذُورٍ تَحْصِيلُهُ بِغَيْرِ الْكُذْبِ يَحْرُمُ الْكُذْبُ فِيهِ، وَإِنْ لَمْ يُمْكِنْ تَحْصِيلُهُ إِلَّا بِالْكَذْبِ، جَازَ الْكُذْبُ. ثُمَّ تَحْصِيلُ ذَلِكَ الْمَقْصُودُ مَبَاحًا كَانَ الْكُذْبُ مَبَاحًا، وَإِنْ كَانَ وَاجِبًا، كَانَ الْكُذْبُ وَاجِبًا. فَإِذَا مُسْلِمٌ مِنْ ظَالِمٍ يُرِيدُ قَتْلَهُ، أَوْ أَخَذَ مَالَهُ وَأَخْفَى مَالَهُ وَسَيْلَ إِنْسَانٍ عَنْهُ، وَجَبَ الْكُذْبُ بِإِخْفَائِهِ. كَانَ عَنْدَهُ وَدِيعَةٌ، وَأَرَادَ ظَالِمٌ أَخَذَهَا، وَجَبَ الْكُذْبُ بِإِخْفَائِهَا. وَالْأَخُوطُ فِي هَذَا كَلِمَةٌ أَنْ يُورَى التَّوْرِيَّةُ: أَنْ يَقْصِدَ بِعِبَارَتِهِ مَقْصُودًا صَحِيحًا لَيْسَ هُوَ كَاذِبًا بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فِي ظَاهِرِ الْوِثْقَةِ إِلَى مَا يَفْقَهُهُ الْمُخَاطَبُ، وَلَوْ تَرَكَ التَّوْرِيَّةَ وَأَطْلَقَ عِبَارَةَ الْكُذْبِ، فَلَيْسَ بِحَرَامٍ فِي هَذَا. وَاسْتَدَلَّ الْعُلَمَاءُ بِجَوَازِ الْكُذْبِ فِي هَذَا الْحَالِ بِحَدِيثِ أُمِّ كَلْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”لَيْسَ الْكَذْبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ خَيْرًا“، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

زَادَ مُسْلِمٌ فِي رَوَايَةٍ: قَالَتْ أُمُّ كَلْثُومٍ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ذَلِكِ تَعْنِي: الْحَرْبَ، وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيثَ الرَّجُلِ أَمْرَاتِهِ، وَحَدِيثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

یہ بات جان لیں! جھوٹ اپنی اصل کے اعتبار سے حرام ہے لیکن بعض صورتحال میں یہ بات شرائط کے ہمراہ جائز

أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو آگے بیان کر دے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1553) وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَلَّمَ بِحَدِيثٍ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَافِرِينَ" - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص میرے حوالے سے کوئی حدیث کرے جس کے بارے میں اسے پتہ ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1554) وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي حُضْرَةً فَهَلْ عَلَّمَ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبِي زُورٍ" - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

"وَالْمُتَشَبِّعُ": هُوَ الَّذِي يُظْهِرُ الشَّيْءَ وَلَيْسَ بِشَبَّاعٍ. وَمَعْنَاهُ هُنَا: أَنْ يُظْهِرَ أَنَّهُ حَصَلَ لَهُ فَضِيلَةٌ وَلَيْسَتْ حَاصِلَةً. "وَلَابِسُ ثَوْبِي زُورٍ" أَي: ذِي زُورٍ، وَهُوَ الَّذِي يُزَوِّرُ عَلَى النَّاسِ، بِأَنْ يَتَزَيَّيَ بِزِيِّ أَهْلِ الزُّهْدِ أَوْ الْعِلْمِ أَوْ الشُّرَّةِ، لِيُغْتَرَّ بِهِ النَّاسُ وَلَيْسَ هُوَ بِتِلْكَ الصِّفَةِ. وَقِيلَ غَيْرُ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

✧ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک خاتون نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میری ایک سوکن اپنے شوہر کے حوالے سے اس کے سامنے کوئی ایسی چیزیں بیان کروں جو میرے شوہر نے مجھے نہیں دی تو نبی اکرم فرمایا: جو شخص بناوٹی طور پر (کسی چیز کے ملنے کو ظاہر کرے) جو اسے نہیں دی گئی تو وہ جھوٹ کا لباس پہننے والے کی طرح ہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "المتشبع" سے مراد ہے وہ شخص جو یہ ظاہر کرے کہ وہ میر ہو چکا ہے حالانکہ وہ میر نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہوگا: وہ شخص فضیلت کا اظہار کرے جبکہ فضیلت اسے نہ ملی ہو۔

"لابس ثوبی زور" سے مراد ہے: جھوٹ بولنے والا یعنی وہ شخص جو لوگوں کو دھوکہ دے۔ اس طرح کہ اسے

1553 - اخرج احمد (7/20183) ومسلم (1) وابن ماجه (39) وابن حبان (29) والطحاوي (38/1) والدارقطني (175/1)

1554 - اخرج احمد (10/26987) والبخاري (5219) ومسلم (2130) والبيهقي (4997) والدارقطني (5/8920) وابن حبان (1319) والطحاوي (322/24) والبيهقي (307/7)

میں اور صاحب علم اور صاحب مال لوگوں جیسا ہو لیکن وہ ان صفات سے خالی ہو اور ظاہر اس حلیے کے ساتھ لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہو اور اس کے علاوہ بھی اس سے دیگر معانی مراد لئے گئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

263- بَابُ بَيَانِ غِلْظِ تَحْرِيمِ شَهَادَةِ الزُّورِ

باب: جھوٹی گواہی کا شدید حرام ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾ (الحج: 30)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "جھوٹی بات سے بچو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ (ہی اسرائیل: 36)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ بات نہ کہو جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (ق: 18)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ جو بھی بات منہ سے نکالے گا اس کے لئے محافظ تیار ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبَلِمْرَصَادٍ﴾ (الفجر: 16)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک تمہارا پروردگار نگران ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ﴾ (الفرقان: 72)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔"

(1555) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِلَّا أَنْتُمْ كُفَرُ الْكُفَّائِرِ؟" قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: "إِلَّا شَرَاكَ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ" وَكَانَ مُتَكِنًا فَجَلَسَ، لَمْ يَلَمْزْ قَوْلَ الزُّورِ، فَمَا زَالَ يَكْرُرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

✧ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر تھے آپ نے فرمایا: میں نے تمہارا کفر کیا؟ ہم نے کہا: ہاں، تو نے کہا: "إِلَّا شَرَاكَ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ" وہ کھڑے ہو کر بیٹھ گئے اور پھر اسی بات کو تکرار کیا۔

✧ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس وقت تک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور پھر اسی بات کو تکرار کیا۔ ہم نے یہ آرزو کی کہ آپ (کی طبیعت کا جلال اس وقت کم ہو جائے اور آپ یہ بات ختم کر دیں۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

264- بَابُ تَحْرِيمِ لَعْنِ إِنْسَانٍ بَعَيْنِهِ أَوْ ذَابَةِ

باب: کسی معین شخص یا جانور پر لعنت کرنا حرام ہے

(1556) عَنْ أَبِي زَيْدٍ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ الصَّخَّاءِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بِغَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مَنِيًّا كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ، عَذَبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْمُؤْمِنُ كَقَتْلِهِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہیں درخت کے نیچے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر شرف حاصل ہے۔ آپ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: "جو شخص کسی غیر اسلامی مذہب کو اختیار کرے اٹھائے تو وہ اسی کے مطابق ہو جاتا ہے اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا اسے قیامت کے دن اسی عذاب دیا جائے گا اور جو شخص کسی ایسی چیز کی نذر مان لے جو اس کی ملکیت نہیں ہے تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوگا کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے"۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1557) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِيَصْلَيْنِي أَنْ يَكُونَ لَعْنًا". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سچا آدمی بکثرت لعنت نہیں اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1558) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّعَانُونَ شُقَعَاءُ، وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بکثرت لعنت کرنے قیامت کے دن نہ تو سفارشی ہوں گے اور نہ ہی گواہ ہوں گے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1559) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ، وَلَا بَعْضُهُ، وَلَا بِالنَّارِ". رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف

1556- اخرجہ احمد (5/16385) و مسلم (110) و ابو داؤد (3257) و الترمذی (1527) و النسائی (3779) و ابن ماجہ (2018)

(5972) و الطحاوی (1197) و ابن الجارود (924) و البیہقی (23/8)

1557- سلفہ و مسلم (2597) و الاشراف (14023)

1558- اخرجہ احمد (1/12599) و البخاری (316) و مسلم (2598) و ابو داؤد (4907) و ابن حبان (5746) و الحاکم (1/149)

(19530) و البیہقی (193/10)

(7/201) و ابو داؤد (4906) و البیہقی (1/150)

کر اور اللہ تعالیٰ کے غضب، جہنم میں (جہلا ہونے کے لئے کسی کے بارے میں بدو عائد کرو) اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

(1560) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مؤمن بکثرت طعن نہیں دیتا۔ بکثرت لعنت نہیں کرتا، فحش گفتگو نہیں کرتا اور بیہودہ گفتگو نہیں کرتا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

(1561) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا، صَعَدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتُعَلِّقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ، فَتُعَلِّقُ أَبْوَابَهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاحًا رَجَعَتْ إِلَى الْيَدِ الْيُسْرَى، فَإِنْ كَانَ أَهْلًا لِلدَّلِكِ، وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا". رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے بند ہوتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف آتی ہے تو اس کے دروازے بھی بند ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ دائیں طرف جاتی ہے اور بائیں طرف جاتی ہے جب اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو وہ اس شخص کی طرف جاتی ہے جس کے اوپر لعنت کی گئی ہو۔ اگر وہ اس کا اہل ہو تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کہنے والے کی طرف واپس آ جاتی ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1562) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَضِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِي بِبَعْضِ أَصْفَارِهِ، وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ، فَصَجَرَتْ فَلَعَنَتْهَا، فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا، فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ" قَالَ عُمَرُ: فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي مَالِ النَّاسِ مَا يَبْرُضُ لَهَا أَحَدٌ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1560- اخرجہ احمد (2/3839) و البخاری (332) و الترمذی (1984) و ابن حبان (192) و الحاکم (1/30) و ابن ابی شیبہ (18/11) و البیہقی (235/4) و البیہقی (243/10) و ابو ار (101)

1561- اخرجہ ابو داؤد (4905) و احمد (2/3876)

1562- اخرجہ احمد (7/137914) و مسلم (2595) و ابو داؤد (2561)

کر دیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

265- بَابُ جَوَازِ لَعْنِ اصْحَابِ الْمَعَاصِي غَيْرِ الْمُعَيَّنِينَ

باب: غیر متعین گنہگار لوگوں پر لعنت بھیجنا جائز ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ (ہود: 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”خبردار ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَإِذْ مَوْذَنُ يَنْهَمُ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ (الاعراف: 44).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”ان کے درمیان ایک متادی نے یہ اعلان کیا: ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔“

وَبَيَّنَ فِي الصَّحِيحِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”لَعْنَةُ اللَّهِ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ“

وَأَنَّهُ قَالَ: ”لَعْنَةُ اللَّهِ الْكُلَّ الرَّبَّانَا“

وَأَنَّهُ لَعْنُ الْمُصَوِّرِينَ،

وَأَنَّهُ قَالَ: ”لَعْنَةُ اللَّهِ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ“ أَيْ حُدُودَهَا،

وَأَنَّهُ قَالَ: ”لَعْنَةُ اللَّهِ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ“

وَأَنَّهُ قَالَ: ”لَعْنَةُ اللَّهِ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ“

و”لَعْنَةُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ“

وَأَنَّهُ قَالَ: ”مَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَثًا أَوْ أَوْى مُخَدِّثًا لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ“

وَأَنَّهُ قَالَ: ”اللَّهُمَّ الْعَنْ رِغْلًا، وَذَكْوَانًا، وَغُصْبَةً، عَصُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ“

وَهَذِهِ ثَلَاثُ قِبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ .

وَأَنَّهُ قَالَ: ”لَعْنَةُ اللَّهِ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ“

وَأَنَّهُ ”لَعْنَةُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ“ .

وَجَمِيعُ هَذِهِ الْأَقْلَاطِ فِي الصَّحِيحِ، بَعْضُهَا فِي صَحِيحِي الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، وَبَعْضُهَا فِي أَحَدِهِمَا،

وَأَمَّا قَصْدُ الْإِخْتِصَارِ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهَا، وَسَادَ كُرُ مُعْظَمَهَا فِي أَبْوَابِهَا مِنْ هَذَا الْكِتَابِ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ

تَعَالَى .

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحیح حدیث میں یہ بات موجود ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ

مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی عورتوں پر لعنت کرے۔“

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ سود کھانے والوں پر لعنت کرے۔“

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر میں جا رہے تھے ایک انصاری ایک اونٹنی پر سوار تھی۔ اس نے اونٹنی کو ڈانٹتے ہوئے اس پر لعنت کی۔ اس بات کو نبی اکرم ﷺ نے سن لیا۔ آپ نے فرمایا: موجود سامان اتار لو! اس اونٹنی کو چھوڑ دو! کیونکہ اس پر لعنت کر دی گئی ہے۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے: وہ اونٹنی لوگوں کے درمیان چل رہی اس کی پرواہ نہیں کر رہا تھا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1563) وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ نَضْلَةَ بْنِ عُيَيْدٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاحِيَةِ بَعْضِ مَتَاعِ الْقَوْمِ . إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَصَافَتْ بِهِمْ الْجَبَلُ فَقَالَتْ: مَا لَهَا . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا تُصَاحِبُنَا نَافَةَ عَلَيْهَا لَعْنَةُ“ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ . قَوْلُهُ: ”حَلْ“ بَفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهِمْلَةِ وَاسْكَانِ اللَّامِ: وَهِيَ كَلِمَةٌ لِرُجْرِ الْإِبِلِ .

وَأَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ قَدْ يُسْتَشْكَلُ مَعْنَاهُ، وَلَا إِشْكَالَ فِيهِ، بَلِ الْمُرَادُ النَّهْيُ أَنْ تُصَاحِبَ النَّافَةَ، وَلَيْسَ فِيهِ نَهْيٌ عَنْ بَيْعِهَا وَذَبْحِهَا وَرُكُوبِهَا فِي غَيْرِ صُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ذَلِكَ وَمَا سِوَاهُ مِنَ التَّصَرُّفَاتِ جَائِزٌ لَا مَنَعَ مِنْهُ، إِلَّا مِنْ مُصَاحَبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا . لَا التَّصَرُّفَاتِ كُلِّهَا كَانَتْ جَائِزَةً فَمَنْعُ بَعْضِ مِنْهَا، فَبَقِيَ الْبَاقِي عَلَى مَا كَانَ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

حضرت ابو بزرہ تھلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک لڑکی ایک اونٹنی پر سوار تھی جس کو کچھ سامان بھی رکھا ہوا تھا اس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا لوگوں کے لئے پہاڑ پر چڑھتا مشکل ہو رہا تھا۔ اس لڑکی نے چڑھو۔ اے اللہ! اس اونٹنی پر لعنت کر۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسی اونٹنی ہمارے ساتھ نہیں رہے گی جس پر لعنت کی گئی اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ قول ”حل“ میں حاء پر زبر ہے جبکہ لام ساکن ہے اور یہ لفظ اونٹوں کو ڈانٹنے کا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے مفہوم کو مشکل سمجھا جاتا ہے حالانکہ اس میں کوئی اشکال نہیں پایا جاتا یہاں اس سے مراد ہے: آپ ﷺ نے انہیں اونٹنی ساتھ لے جانے سے منع فرمادیا۔ اس کو فروخت کرنے، ذبح کر دینے اور کھانے کی معیت کے علاوہ سواری سے منع نہیں کیا گیا بلکہ ان تمام کاموں کے سوا دیگر تصرفات کی اجازت ہے۔ اونٹنی کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانا منع ہے۔ یہ تمام کام جائز تھے البتہ کچھ کاموں کو جائز قرار دے دیا گیا اور کچھ کاموں کو منع کیا گیا۔

”اللہ تعالیٰ تصویر بنانے والے پر لعنت کرے۔“

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو زمین کی حدود کو تبدیل کر دے۔“

امام نووی فرماتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”منار“ سے مراد اس زمین کی حدود ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے خواہ وہ اٹھ چوری کرنے والا ہو۔“

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے والدین پر لعنت کرے۔“

”اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو ”غیر اللہ“ کے نام پر جانور قربان کرے۔“

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص اس (مدینہ منورہ) میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہو۔“

آپ نے یہ بھی دعا کی: ”اے اللہ! عل، ذکوان، عصیہ پر لعنت کر! جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات کی۔“

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔“

امام نووی فرماتے ہیں۔ مذکورہ بالا احادیث میں استعمال ہونے والے تین (نام) عربوں کے قبائل ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے ساتھ مشابہت رکھنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین کی ہے۔

یہ تمام الفاظ صحیح احادیث کے ہیں جن میں سے بعض احادیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں ہیں جبکہ بعض ان میں سے کسی ایک میں ہیں۔

میں نے مختصر طور پر ان کی طرف اشارہ کر دیا ہے ان میں سے اکثر احادیث کو میں اس کتاب میں مخصوص ابواب میں

کروں گا، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

266-بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقِّ

باب: ناحق طور پر مسلمان کو برا کہنا حرام ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغْيًا ظَاهِرًا، فَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا جَدِيدًا﴾ (الاحزاب: 58)

”اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کسی وجہ کے بغیر اذیت دیتے ہیں۔“

لوگ اپنے اوپر بہتان اور بڑا گناہ لیتے ہیں۔“

(1564) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”سَبُّ

الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ“۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان کو گالی دینا فسق اور

اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1565) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”لَا يَرْمِي

رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسْقِ أَوْ الْكُفْرِ، إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَلِكَ“۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی بھی

شخص کسی دوسرے شخص کو فسق یا کفر نہ کہے اگر وہ دوسرا شخص ویسا نہیں ہوگا تو وہ (کفر یا فسق) اس کی طرف لوٹ آئے گا۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(1566) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”الْمُتَسَابِّانِ مَا

لَا فَعْلَى الْبَادِي مِنْهُمَا حَتَّى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دوسرے کو برا کہنے والے جو کچھ

بھی کہیں اس کا گناہ دونوں میں سے اس کے سر ہوگا جو آواز کرے۔ یہاں تک کہ مظلوم حد سے تجاوز کر جائے۔ (تو اسے زیادہ

گناہ ہوگا)

اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(1567) وَعَنْهُ، قَالَ: أُنْصِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ: ”اضْرِبُوهُ“ قَالَ أَبُو

هُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ

اللَّهُ قَالَ: ”لَا تَقُولُوا هَذَا، لَا تَعْبُثُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ“۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ

نے فرمایا: اس کی چٹائی کرو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم میں سے کسی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے مارا کسی نے اپنے

جوتے کے ذریعے مارا کسی نے اپنے کپڑے کے ذریعے مارا جب وہ (سزا بھگتے کے بعد) مڑ گیا تو حاضرین میں سے کسی نے کہا

اللہ تعالیٰ تمہیں رسوا کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ نہ کہو اور اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

1564-اخر جلد (2/3647) والبخاری (48) المفرد (431) مسلم (63) والترمذی (1990) والسنائی (4121) وابن ماجہ (69) وابن حبان (5939) والبیہقی (248) وابن مندة (654) والطرطوسی (10105) والبیہقی (4988) والبیہقی (104) والبیہقی (20/8)

1565-اخر جلد البخاری (3508)

1566-اخر جلد البخاری (423) ومسلم (2587) وابن حبان (5729) والبیہقی (235/10)

1567-اخر جلد (3/7991) والبخاری (6777) وابوداؤد (4477) وابن حبان (5730) والبیہقی (312/7)

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1568) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے جو شخص اپنے غلام (یا کنیر) پر زنا کا جھوٹا الزام لگائے تو قیامت کے دن اس شخص پر حد قائم کی جائے گی البتہ اگر وہ غلام ہو جیسا اس نے بیان کیا ہے (تو یہ سزا نہیں ہوگی) یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

267- بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الْأَمْوَاتِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمُصْلِحَةٍ شَرْعِيَّةٍ

باب: ناحق طور پر اور کسی شرعی مصلحت کے بغیر مرنے والوں کو برا کہنا حرام ہے

وَهِيَ التَّخْدِيرُ مِنَ الْاِفْتِدَاءِ بِهِ فِي بَدْءِهِ، وَفَسْقِهِ، وَنَحْوِ ذَلِكَ، وَفِيهِ الْآيَةُ وَالْاَحَادِيثُ السَّابِقَةُ الْبَابُ قَبْلَهُ.

شرعی مصلحت سے مراد ان مردوں یا ان کی بدعت یا ان کے گناہ وغیرہ کی پیروی کرنے سے بچنے کی تلقین ہے۔ اس بارے میں قرآن پاک کی ایک آیت اور کچھ احادیث ہیں جو سابقہ باب میں گزر چکی ہیں۔

(1569) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا الْأَمْوَاتِ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَقْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مرنے والوں کو برا نہ کہو کیونکہ انہوں نے عمل کئے تھے وہ ان (کے انجام) کی طرف چلے گئے ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

268- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِذْدَاءِ

باب: اذیت پہنچانے کی ممانعت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا مُبِينًا﴾ (الاحزاب: 58)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت پہنچاتے ہیں کسی بغیر تو وہ اپنے اوپر بہتان اور واضح گناہ لیتے ہیں۔"

1568- اخراج احمد (3/9572) والبخاری (6858) ومسلم (660) والبودود (565) والترمذی (1947)

1569- اخراج احمد (95525) والبخاری (1393) والترمذی (1935) والدارمی (2511) والقصائی (923) والبیہقی (75/4)

(1570) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1571) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزْحَرَ عَنِ النَّارِ، وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ، فَلَتَاتِهِ مَبِيتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلَيَأْتِيَ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَهُوَ بَعْضُ حَدِيثِ طَوِيلٍ سَبَقَ فِي بَابِ طَاعَةِ وَلَاَةِ الْأُمُورِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اسے جہنم سے دور کر دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو جب اسے موت آئے تو اس وقت وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہ سلوک کرتا ہو جس کے بارے میں اسے پسند ہو کہ اس کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کیا جائے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ایک طویل حدیث کا بعض حصہ ہے جو اس سے پہلے "باب طاعة ولاية الامور" میں گزر چکی ہے۔

269- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّبَاغُضِ وَالتَّقَاطُعِ وَالتَّذَابُرِ

باب: ایک دوسرے سے دشمنی رکھنے، ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار کرنے، ایک دوسرے سے

پیٹھ پھیرنے کی ممانعت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک مومن بھائی بھائی ہیں۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِذْ لَوْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ آعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ (المائدة: 54)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ مسلمانوں کے لئے نرم ہوں گے اور کافروں کے لئے سخت ہوں گے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ (الفتح: 29)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے لئے سخت ہیں اور آپس میں نرم ہیں۔"

(1572) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَبَاغُضُوا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَقَاطَعُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ ثَلَاثًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دوسرے سے بغض نہ کرو، دوسرے سے حسد نہ رکھو، ایک دوسرے سے پیچھے نہ پھیرو، ایک دوسرے سے لافعلی اختیار نہ کرو اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بن کے رہو اور کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لافعلی رہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1573) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تُفْتَحُ الْجَنَّةُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَرَأْسِهِ شَحَنَاءُ فَيَقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ: "تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ" وَذَكَرُوا نَحْوَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پیر اور جمعرات کے دن دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو، ماسوائے شخص کے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ کوئی ناراضگی ہو، تو حکم ہوتا ہے ان دونوں کا معاملہ موخر رہنے دو جب تک کہ نیرودہ نہیں کر لیتے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔
مسلم ہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "ہر جمعرات اور پیر کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں" اس کے بعد نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

270- بَابُ تَحْرِيمِ الْحَسَدِ

باب: "حسد" کا حرام ہونا

وَهُوَ تَمَنِّي زَوَالِ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا، سَوَاءً كَانَتْ نِعْمَةً دِينٍ أَوْ دُنْيَا

1572- أخرجه مالك (1683) وأحمد (4/12074) والبخاري (6065) ومسلم (2559) وأبو داود (4910) والترمذي (1942) وابن

(5660) والطيالسي (2091) والحميدي (1183) وعبد الرزاق (20222) وأبو يعلى (3549) والبيهقي (303/7)

1573- أخرجه مالك (1686) وأحمد (3/8369) ومسلم (6565) وابن عجل (1740) والداري (1751) وابن حبان (3644)

(2403) وعبد الرزاق (7915) وابن خزيمة (2120)

امام نووی فرماتے ہیں اس سے مراد: کسی شخص کے پاس موجود نعمت کے زائل ہونے کی آرزو کرنا ہے خواہ وہ دینی نعمت ہو یا دنیوی نعمت ہو۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿أَمْ يَحْسَدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ (النساء: 54)
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "کیا وہ لوگوں سے اس بات پر حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل انہیں عطا کیا ہے۔"

وَفِيهِ حَدِيثُ أَنَسِ السَّابِقُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.
اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے۔

(1574) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ" أَوْ قَالَ: "الْعُسْبُ". رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حسد کرنے سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) گھاس کو کھا جاتی ہے۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

271- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّجَسُّسِ وَالتَّسْمُعِ لِكَلَامٍ مَنْ يَكْرَهُ اسْتِمَاعَهُ

باب: جاسوسی کرنے، ایسی بات کو چھپ کر سننے کی ممانعت، جس کا سننا مکروہ ہو

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوا﴾ (الحجرات: 12)
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور جاسوسی نہ کرو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغْيٍ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا﴾ (النساء: 24)
(الاحزاب: 58) .

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ناحق طور پر تکلیف دیتے ہیں وہ اپنے گناہوں کو اٹھائیں اور واضح گناہ لیتے ہیں۔"

(1575) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، إِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاقَسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغُضُوا، وَلَا

1571- أخرجه أبو داود (4903) وابن ماجه (4210)

1572- أخرجه البخاري (5143) ومسلم (2563) وأبو داود (4917) وأحمد (4882) وابن ماجه (4213) وأحمد

(3/87) أخرجه مسلم (30/2563)

273- بَابُ تَحْرِيمِ احْتِقَارِ الْمُسْلِمِينَ

باب: مسلمانوں کو حقیر سمجھنا حرام ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْخَرُوا قَوْمًا مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءً عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِاللِّغَابِ بِحَسْبِ الْأَسْمِ الْفَسَادِ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (الحجرات: 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اے ایمان والو! تم میں سے کوئی ایک گروہ دوسرے گروہ کا مذاق نہ اڑائے۔ اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق نہ اڑائیں۔ اور نہ خود کو تہمت لگاتے ہو۔ اور نہ غیبی باتوں سے لڑائی لگاتے ہو۔ اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو اور ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد نہ کرو بے شک ایمان لانے سے برائنام ”گنہگار“ ہونا ہے اور جو شخص توبہ نہ کرے تو یہی لوگ ظالم ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلِكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٌ﴾ (الہمزہ: 1).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بربادی ہے اس شخص کے لئے جو منہ پر اور غیر موجودگی میں برائیاں کرتا“ (1579) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”يَكُونُ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْفَرُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَقَدْ سَبَقَ قَرِيبًا بِطَوِيلِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”آدمی کے بڑا ہونے کے کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں: یہ حدیث مکمل طور پر پہلے گزر چکی ہے۔ (1580) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا يَدْخُلُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبَرٍ“ فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ قَوْمُهُ حَسَنًا، وَتَعْلَمُهُ فَقَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبَرُ: بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمَطُ النَّاسِ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَمَعْنَى ”بَطَرُ الْحَقِّ“ دَفْعُهُ، ”وَعَمَطُهُمْ“: احْتِقَارُهُمْ، وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهُ أَوْضَحَ مِنْ هَذَا فِي بَابِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کے دل میں ایک ذرہ کبر ہوگا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے سوال کیا ”انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے لباس عمدہ ہو؟ اس کے جوتے بہترین ہوں تو آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر یہ انکار کیا جائے اور دوسروں کو حقیر سمجھا جائے۔“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”بطر الحق“ سے مراد ہے حق کو دور کر دینا یا نہ ماننا۔ ”وغمطہم“ کا مطلب ہے انہیں اہل بھٹا اور اس کا بیان سابقہ باب (تکبر کے باب) میں گزر چکا ہے۔

(1581) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ، فَقَالَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ -: مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَىٰ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ! لَقَدْ غَفَرْتُ لَهُ، وَاحْبَبْتُ عَمَلَكَ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص میرے حوالے سے قسم اٹھاتا ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہ کروں گا تو میں نے اس فلاں کی مغفرت کر دی ہے اور تمہارے عمل کو میں نے ضائع کر دیا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

274- بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِظْهَارِ الشَّمَاتَةِ بِالْمُسْلِمِ

باب: کسی مسلمان کی تکلیف پر خوشی ظاہر کرنا منع ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک اہل ایمان بھائی بھائی ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ (النور: 19).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک وہ لوگ جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ایمان والوں کے درمیان فحاشی ہواں کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔“

(1582) وَعَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا الشَّمَاتَةُ لِأَخِيكَ قَبْرَ حَمَةِ اللَّهِ وَبَيْنَتَيْكَ“۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدَّثْتُ حَسَنًا“.

وَفِي الْبَابِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ السَّابِقُ فِي بَابِ التَّجَسُّسِ: ”كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ...“ (بث).

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے بھائی کی تکلیف میں خوشی کا اظہار نہ کرو نہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کر دے گا اور تمہیں اس میں مبتلا کر دے گا۔

1- أخرجه مسلم (2621)

1- أخرجه الترمذي (2514)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔
اس موضوع پر حضرت ابو ہریرہ سے منقول حدیث ”كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ“ بھی ہے۔ جو باب میں گزر چکی ہے۔

275- بَابُ تَحْرِيمِ الطَّعْنِ فِي الْأَنْسَابِ الثَّابِتَةِ فِي ظَاهِرِ الشَّرْعِ

باب: ظاہر شریعت میں ثابت شدہ نسب میں طعن کرنا حرام ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا مُبِينًا﴾ (الاحزاب: 58)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کسی وجہ کے بغیر اذیت لوگ اپنے اوپر بہتان اور بڑا گناہ لازم کرتے ہیں۔“

(1583) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّاسُ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّسَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (بعض) لوگوں چیزیں پائی جاتی ہیں (دوسرے کے) نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔
اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

276- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغَشِّ وَالْخَدَاعِ

باب: ملاوٹ کرنے اور دھوکہ دینے کی ممانعت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا مُبِينًا﴾ (الاحزاب: 58)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کسی وجہ کے بغیر اذیت اپنے سر واضح گناہ اور بہتان لیتے ہیں۔“

(1584) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْنَا السِّلَاحُ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھاتا ہے نہیں ہے اور جو شخص ہمیں دھوکہ دے وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ طَعَامٍ فَأَذْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَتَأَلَّتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا، فَقَالَ: ”مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟“ قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ قَالَ: ”أَفَلَا جَعَلْتَهُ لَوْ أَنَّ الطَّعَامَ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ أَمِنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔“

انہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے آپ نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا تو آپ ﷺ کی انگلیوں کوئی کا احساس ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: ابے اناج والے! یہ کیا معاملہ ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بارش کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس (گیلے اناج) کو (خٹک) اناج کے اوپر کیوں نہیں رکھا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے۔ جو شخص ہمیں دھوکہ دے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

(1585) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”لَا تَنَاجَشُوا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مصنوعی بولی نہ لگاؤ۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1586) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنِ النَّجَشِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مصنوعی بولی لگانے سے منع کیا ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1587) وَعَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ بَايَعْتَ، فَقُلْ: لَا خِلَافَةَ۔“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

”الْخِلَافَةُ“ بَيْعَاءٌ مُعْجَمَةٌ مَكْسُورَةٌ وَبَاءٌ مُوَحَّدَةٌ، وَهِيَ: الْخَدِيعَةُ۔

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ اس کے ساتھ دھوکے میں دھوکہ ہو جاتا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کوئی سودا کرو تو یہ کہہ دو! کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”خلافت“ سے مراد ہے دھوکہ دینا۔ اس میں خاء مجتہ ہے اور اس کے نیچے زیر ہے اور یاء

موجودہ ہے۔

(1588) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رُوحَةُ أَمْرٍ، أَوْ مَمْلُوكُهُ، فَلَيْسَ مِنَّا". رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

"خَبَب" بِخَاءٍ مُعْجَمَةٍ، ثُمَّ بَاءٍ مُوَحَّدَةٍ مُكَرَّرَةٍ: أَيْ الْفَسَدَةِ وَخَدَعَةٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی شخص کی بیوی یا دے اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "خَبَب" میں خاء معجمۃ ہے پھر باء موحدہ اور مکرر ہے یعنی دو مرتبہ ہے اور اس کا کہ اس نے اس کو خراب کیا اور دھوکہ دیا۔

277- بَابُ تَحْرِيمِ الْعَدْرِ

باب: وعدہ خلافی کا حرام ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾ (المائدہ: 1)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اے ایمان والو! عہد کو پورا کرو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾ (بنی اسرائیل: 34)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں حساب ہوگا۔"

(1589) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَ فِيهِ خَصْلَةٌ حَتَّى يَدْعُوهَا: إِذَا أُوْتِمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چار چیزیں ہیں جو جس شخص میں پائی جائیں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق موجود ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے ترک کر دے جب اسے امین مقرر کیا جائے تو وہ خیانت کرے جب وہ بات کرے بولے اور جب معاہدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب لڑائی کرے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے۔

(1590) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَأَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالُوا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُقَالُ: هَذِهِ عَدْرَةُ فُلَانٍ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

1588 - أخرجه احمد (3/9168) وابوداؤد (5170) وابن حبان (568) والبيهقي (13/8)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے مخصوص جھنڈا ہوگا اور یہ کہا جائے گا: یہ فلاں شخص کی عہد شکنی ہے۔

(1591) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ عِنْدَ اسْمِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ، أَلَا وَلَا غَادِرَ أَكْظَمَ غَدْرًا مِنْ أَمِيرٍ عَامَّةٍ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن ہر عہد شکن کی سرین کے پاس جھنڈا ہوگا جو اس کی عہد شکنی کے حساب سے بلند کیا جائے گا۔ خبردار! عہد شکنی کے حوالے سے سب سے بڑا عہد شکن وہ شخص ہے جو عام امیر (مسلمانوں کا حکمران) ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1592) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: لَأَكْلَةُ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ: رَجُلٌ آغَى بَنِي ثَمَّ غَدْرًا، وَرَجُلٌ بَاعَ خُرًّا فَآكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا، فَاسْتَوْفَى مِنْهُ، وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین لوگوں کے بارے میں قیامت کے دن میں مخالف فریق ہوں گا ایک وہ شخص جو میرے نام پر کوئی عہد کرے اور پھر اس کی خلاف ورزی کرے ایک وہ شخص جو کسی آزاد شخص کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھالے اور ایک وہ شخص جو کسی کو مزدور رکھے اس سے کام پورا لے لیکن اسے معاوضہ نہ دے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

278- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَنِّ بِالْعَطِيَّةِ وَنَحْوِهَا

باب: کوئی عطیہ وغیرہ دے کر احسان جتانے کی ممانعت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى﴾ (البقرہ: 264)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اے ایمان والو! تم اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت پہنچا کر ضائع نہ کرو۔" وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

1591 - أخرجه احمد (4/11303) ومسلم (1738)

1592 - أخرجه احمد (3/8700) والبخاری (2227) وابن ماجه (2442) وابن حبان (7339) وابن الجارود (578) والبيهقي (6571) والبيهقي

(14/6)

﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى﴾ (البقرة: 262)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”وہ لوگ جو اپنے اموال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر اپنے خرچ کئے ہوئے پر احسان نہیں جتاتے اور اذیت نہیں پہنچاتے۔“

(1593) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”ثَلَاثَةٌ لَا يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُرَتِّبُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ“ قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَارٍ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ”الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَانُ، وَالْمُسْلِفُ بِالْحَلِيفِ الْكَاذِبِ“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ”الْمُسْبِلُ إِزَارَةٌ“ بِعْنَى: الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَتَوْبَهُ اسْقَلَ مِنَ الْكُتْبَيْنِ لِلْخِيَلِ.

✧ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین قسم کے ساتھ کلام نہیں کرے گا۔ ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔ ان کا تزکیہ نہیں کرے گا۔ ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ الفاظ بیان کیے۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ لوگ جو خسارے کا شکار ہو گئے اور پرہیزگار ہو گئے وہ کون ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہمند کو لگانے والا احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کے ذریعے سامان فروخت کرنے والا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ اپنے تہمند کو لگانے والا۔

279- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِفْتِخَارِ وَالْبَغْيِ

باب: فخر ظاہر کرنے اور سرکشی کرنے کی ممانعت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَلَا تَزْكُوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى﴾ (النجم: 32)

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اپنے آپ کو پاکیزہ قرار نہ دو وہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون پرہیزگار ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (الشورى: 42).

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک راستہ (یعنی پکڑ) ان لوگوں پر ہوگی جو لوگوں پر ظلم کریں گے۔ میں ناحق طور پر سرکشی کریں گے یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔“

(1594) وَعَنْ عِيسَى بْنِ حَمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَقْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ أَهْلُ اللَّغَةِ: الْبَغْيُ: التَّعَدَّى وَالْإِسْطَالَةُ.

✧ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی ہے: تم لوگ عاجزی اختیار کرو! کوئی شخص کسی دوسرے فرد کے ساتھ زیادتی نہ کرے اور کوئی شخص کسی دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار نہ کرے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل لغت فرماتے ہیں: ”البغی“ کا مطلب ظلم و زیادتی ہے۔

(1595) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلُكُهُمْ“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَالرِّوَايَةُ الْمَشْهُورَةُ: ”أَهْلَكُهُمْ“ بِرَفْعِ الْكَافِ وَرُوى بِنَصْبِهَا: وَذَلِكَ النَّهْيُ لِمَنْ قَالَ ذَلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهِ، وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ، وَارْتِفَاعًا عَلَيْهِمْ، فَهَذَا هُوَ الْحَرَامُ، وَأَمَّا مَنْ قَالَهُ لِمَا يَرَى فِي النَّاسِ مِنْ نَقْصٍ فِي أَمْرِ دِينِهِمْ، وَقَالَهُ تَحْزَنًا عَلَيْهِمْ، وَعَلَى الدِّينِ، فَلَا بَأْسَ بِهِ. هَكَذَا فَسَّرَهُ الْعُلَمَاءُ وَقَصَلُوهُ، وَمِمَّنْ قَالَهُ مِنَ الْأَنْثِمَةِ الْأَعْلَامُ: مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَالْخَطَّابِيُّ، وَالْحَمِيدِيُّ وَالْأَخْوَونَ، وَقَدْ أَوْضَحْنَاهُ فِي كِتَابِ: ”الْأَذْكَارِ“

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے ”لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے ہیں تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہوگا۔“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مشہور روایت کے مطابق لفظ ”اہلکھم“ میں ”ک“ پیش کے ساتھ بھی ہے اور زیر کے ساتھ بھی۔ یہاں اس شخص کو ممانعت کی گئی ہے جو اپنے آپ کو برتر اور دوسروں کو حقیر سمجھتے ہوئے اس قسم کی بات کرے۔ ایسی ضرورت میں یہ کلمہ جائز نہیں ہے البتہ جو شخص لوگوں میں کسی دینی نقصان کو دیکھ کر افسوس کرے اور دین کا غم کھاتے ہوئے یہ بات کہے تو اس پر حرج نہیں ہے۔ علماء نے اس کی وضاحت اسی طرح سے کی ہے اور ان آئمہ میں امام مالک بن انس حمیدی خطابی اور دیگر آئمہ حضرات شامل ہیں۔

میں نے اپنی تصنیف ”کتاب الاذکار“ میں اس کی وضاحت کر دی ہے۔

280- بَابُ تَحْرِيمِ الْهَجْرَانِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا لِبِدْعَةٍ فِي الْمَهْجُورِ، أَوْ تَظَاهُرٍ بِفُسْقٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ

باب: مسلمانوں کے درمیان تین دن سے زیادہ لاطعلق حرام ہے

البتہ اگر اس شخص میں جس سے لاطعلق اختیار کی گئی ہے، کوئی بدعت یا ظاہری فسق یا اس طرح کی کوئی اور خامی یا توبہ درست ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾ (الحجرات: 10)

﴿اللَّهُ تَعَالَى﴾ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تم اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرو“۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدہ: 2)

﴿اللَّهُ تَعَالَى﴾ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور تم گناہ کے اور سرکشی کے کام میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو“۔

(1596) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا تَقَارَ تَدَابُرُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَجْعَلِ الْمُسْلِمُ أَنْ يَهْجُرَ أَخًا فَلَائِمٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿حضرت انس رضی اللہ عنہ﴾ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دوسرے سے لاطعلق اختیار نہ کرو، نہ پیچھے نہ پیچھا، نہ بغض نہ رکھو، نہ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بن کر رہو کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاطعلق رہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1597) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ: يَلْتَقِيَانِ، فَيُعْرِضُ هَذَا، وَيُعْرِضُ هَذَا، وَغَيْرُهُمَا الَّذِي بِالسَّلَامِ“ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ﴾ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی مسلمان کے لئے یہ بات ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاطعلق رہے جب ان دونوں کا سامنا ہو تو یہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر منہ کر لے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1598) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ، فَيَغْفِرُ اللَّهُ لِكُلِّ امْرِءٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، إِلَّا أَمْرًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

1597 - أخرجه مالك (1682) وأحمد (9/23636) والبخاری (6077) ومسلم (5/14373) والبيهقي (4911) والترمذي (1932)

1599 - أخرجه أحمد (5669) والبيهقي (592) والترمذي (63/10)

شَخْصَاءَ، فَيَقُولُ: ائْتِرْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا“ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ﴾ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اعمال ہر پیر اور جمعرات کے دن پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو ماسوائے اس شخص کے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ کوئی نارنجکی ہو وہ حکم دیتا ہے تم ان دونوں کو اس وقت تک رہنے دو جب تک یہ دونوں صلح نہ کر لیں۔ اس حدیث کو امام مسلم ﷺ نے روایت کیا ہے۔

(1599) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ نَسِيَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلِّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ“ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿حضرت جابر رضی اللہ عنہ﴾ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نماز پڑھنے والے لوگ جزیرہ عرب میں اس کی عبادت کریں البتہ وہ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم ﷺ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”التحريض“ سے یہاں مراد ہے: فساد پیدا کرنا اور تعلقات ختم کر دینا اور دلوں میں تبدیلی کرنا۔

(1600) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، دَخَلَ النَّارَ“ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرِّطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٌ .

﴿حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ﴾ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاطعلق رہے جو شخص تین دن سے زیادہ لاطعلق رہے رکھے اور مر جائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام ابو داؤد نے اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق (مستند) سند کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1601) وَعَنْ أَبِي خُرَاشٍ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَزْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ . وَيَقَالُ: السَّلَمِيُّ الصَّحَابِيُّ رَضِيَ اللَّهُ

1599 - أخرجه أحمد (5669) والبيهقي (592) والترمذي (63/10)

1600 - أخرجه أبو داود (4914)

1601 - أخرجه أحمد (6/17957) والبخاری (404) والبيهقي (4915) والحاكم (3/7292)

عَنْهُ: اِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ هَجَرَ اخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفَكَ دَمِهِ".
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت ابو خراش حدرو بن ابو حذرو اسلمی رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق "مسلمی" جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص ایک سال تک اپنے بھائی سے لڑا گویا اس نے اس کو قتل کیا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1602) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ، فَلْيَلْقَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ اشْتَرَكَ فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ، وَخَرَجَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهَجْرَةِ".
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: "إِذَا كَانَتْ الْهَجْرَةُ لِلَّهِ تَعَالَى فَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مسلمان کے لئے یہ نہیں ہے کہ وہ دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ لاقلم رہے اگر ان پر تین دن گزر جائیں تو پھر وہ اس سے کرے اور اسے سلام کرے تو اگر وہ دوسرا اسے سلام کا جواب دیدے تو یہ دونوں اجر میں شریک ہو جائیں گے اور اگر سلام کا جواب نہ دے تو سارا گناہ اس دوسرے کے سر ہو جائے گا اور سلام کرنے والا لاقلمی کے حکم سے خارج ہو جائے گا۔
اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے "حسن سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر یہ لاقلمی اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہو تو پھر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

281- بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَنَاجِيِ اثْنَيْنِ دُونَ الثَّلَاثِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ إِلَّا لِحَاجَةٍ وَهُوَ أَنْ يَتَحَدَّثَا سِرًّا بِحَيْثُ لَا يَسْمَعُهُمَا وَفِي مَعْنَاهُ مَا إِذَا تَحَدَّثَا بِلِسَانٍ لَا يَفْهَمُهُ
باب: دو آدمیوں کا تیسرے آدمی کو چھوڑ کر اس کی اجازت کے بغیر آپس میں سرگوشی کرنا منع البتہ اگر کوئی ضرورت ہو (تو ایسا کیا جاسکتا ہے)

اس سے مراد یہ ہے: وہ دونوں آدمی پست آواز میں اس طرح بات کریں کہ وہ تیسرا شخص اسے نہ سن سکے اور اگر وہ کسی زبان میں بات کریں جسے وہ تیسرا شخص نہ سمجھ سکے تو وہ بھی اسی حکم میں ہوگا۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْعَجُوزُ مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (المجادلة: 10)
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک (کفار کی) سرگوشیاں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں۔"
(1603) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ: قَالَ أَبُو صَالِحٍ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَأَرَبَعَةً؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ.

رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عَقْبَةَ الَّتِي فِي السُّوقِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَنَاجِيَهُ، وَلَيْسَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ أَحَدٌ غَيْرِي، فَقَدَعَا ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا آخَرَ حَتَّى كُنَّا أَرْبَعَةً، فَقَالَ لِي وَلِلرَّجُلِ الثَّلَاثِ الَّذِي دَعَا: اسْتَخِرَا شَيْئًا، فَلِئَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ".

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تین آدمی موجود ہوں تو ان میں سے دو تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی میں بات نہ کریں۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے: انہوں نے اس میں یہ اضافی بات نقل کی ہے: ابوصالح بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا اگر چار آدمی ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا پھر کوئی نقصان نہیں ہوگا۔
اس حدیث کو امام مالک نے "موطأ" میں عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں میں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خالد بن عقبہ کے گھر کے پاس موجود تھے جو بازار میں تھا ایک شخص آیا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سرگوشی میں کوئی بات کرنا چاہتا تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ میرے علاوہ اور کوئی شخص نہیں تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک اور شخص کو بلایا جب ہم چار ہو گئے تو انہوں نے مجھ سے اور تیسرے شخص سے جسے انہوں نے بلایا تھا فرمایا: تم دونوں ذرا پرے ہٹ جاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دو آدمی ایک کو چھوڑ کر سرگوشی میں بات نہ کریں۔

(1604) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْأَخْرِ حَتَّى تَخْلُطُوا بِالنَّاسِ، مِنْ أَجْلِ أَنْ ذَلِكَ يُجْزَنُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم تین آدمی موجود ہو تو دو آدمی

1603- اخرج مالک (1857) احمد (2/4564) والبخاری (6288) ومسلم (2/183) وابو داؤد (4852) والحمیدی (646) وابن حبان (580) وابن ابی حنیہ (581/8) والبخاری المفرد (1168) وابن ماجہ (3776)
1604- اخرج احمد (2/3560) والبخاری (6290) المفرد (1169) ومسلم (2/184) وابو داؤد (4851) والترمذی (2843) وابن ماجہ (3775) والدارمی (2657) وابن حبان (583) وابن ابی حنیہ (581/8) والحمیدی (109)

تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی میں بات نہ کریں یہاں تک کہ لوگ گھل مل جائیں کیونکہ ایسا کرنے سے اس کو غم ہوگا۔
282- باب النهی عن تعذيب العبد والدابة والمرأة والولد بغير سبب شر

زائد علی قدر الادب

باب: کسی غلام، جانور، عورت، بچے کو کسی شرعی سبب کے بغیر یا ادب سکھانے کی مخصوص حد سے زیادہ عذاب دینا (یعنی اذیت پہنچانا) منع ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ إِحْسَانًا وَبَدَى الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْجَارَ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارَ الْجُنُبَ وَالصَّاحِبَ بِالْجُنُبِ وَأَيْنَ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخَوِّرًا﴾ (النساء الآية: 36)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو رشتے داروں کے ساتھ بھی ساتھ بھی، مسکینوں کے ساتھ بھی، قریبی رشتے دار پڑوسی کے ساتھ بھی اس کے ساتھ والے پڑوسی کے ساتھ بھی، اس والے کے ساتھ بھی، مسافر کے ساتھ بھی اور جو تمہارے زیر ملکیت ہوں (ان کے ساتھ بھی) بے شک اللہ تعالیٰ اترے اور بڑائی ظاہر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔“

(1604) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ، فَذَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا، إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا، تَرَكْتُهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ“۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

”خَشَاشُ الْأَرْضِ“ بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالشَّيْنِ الْمُعْجَمَةِ الْمَكْرُورَةُ، وَهِيَ: هَوَاشِهَا وَحَشَرَاتُهَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے دیا گیا اس بلی کو اس نے قید کر دیا تھا یہاں تک کہ وہ بلی مر گئی تو وہ عورت جہنم میں داخل ہو گئی اس کی وجہ یہ ہے کہ اس عورت نے اس بلی کو کچھ کھانے کے لئے نہیں دیا تھا اور کچھ پینے کے لئے نہیں دیا تھا اس نے اسے باندھا ہوا تھا پھر چھوڑا بھی نہیں خود ہی کچھ کھانی لیتی۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”خَشَاشِ الْأَرْضِ“ میں خاء پر زبر اور یہ خاء مجتہ ہے اور اس میں شین بھی مجتہ ہے۔ اس کا مطلب ہے: زمین پر ریگنے والے کیڑے کوڑے۔

(1606) وَعَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ بِفَتْيَانٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ، وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ

1604- أخرجه احمد (3/10506) والبخاری (2365) المفرد (379) ومسلم (2242) والدارقطني (2814) وابن حبان (546)۔

(2456) والبيهقي (214/5)۔

تَحْلٍ خَاطِئَةٍ مِّنْ نَّيْلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔
 ”الْغَرَضُ“ بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالرَّاءِ وَهُوَ الْهَدَفُ وَالشَّيْءُ الَّذِي يُرْمَى إِلَيْهِ۔

انہی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ کچھ قریشی نوجوانوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک پرندے کو باندھا ہوا تھا اور وہ اس پر تیر مار رہے تھے۔ انہوں نے یہ طے کیا ہوا تھا کہ جو تیر نہیں لگے گا وہ اس پرندے کے مالک کو مل جائے گا۔ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو ادھر ادھر ہو گئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: یہ کس نے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے! جس نے ایسا کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو کوئی کسی ایسی چیز کو ہدف قرار دے جس میں روح موجود ہوتی ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”الغرض“ میں غ پر زبر ہے اور یہ مجتہ ہے اور اس کے بعد راء ہے اور اس پر بھی زبر ہے۔ اس سے مراد ہے ہدف یا نشانہ یا وہ شے جس کی طرف نشانہ کر کے تیر پھینکا جائے۔

(1607) وَعَنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضَيَّرَ الْبَهَائِمُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَمَعْنَاهُ: تُضَيَّرُ لِلْقَتْلِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: جانوروں کو باندھ کر (ان پر نشانہ لگانی کی جائے) یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب ہے: انہیں قتل کرنے کے لیے باندھا جائے۔

(1608) وَعَنْ أَبِي عَلِيٍّ سُوَيْدِ بْنِ مِقْرَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِّنْ بَنِي مُقْرَنٍ قَالُوا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةً لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعَيِّقَهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وَفِي رِوَايَةٍ: ”سَابِعَ إِخْوَةَ لَيْ“۔

حضرت ابو علی سويد بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اچھی طرح یاد ہے میں حضرت مقرن رضی اللہ عنہ کے سات بیٹوں میں سے ایک تھا۔ ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا ہم میں سے سب سے کمسن (بھائی) نے اسے طمانچہ مارا تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم اسے آزاد کر دیں۔

1608- أخرجه احمد (2/4622) والبخاری (5515) ومسلم (1958) والترمذي (4453) والطبرانی (413) وعبد الرزاق (8428) وابن حبان (5617) والدارقطني (83/2) والحاكم (4/7575) والبيهقي (87/9)۔

1607- أخرجه البخاری (5513) ومسلم (1956) والبيهقي (2816) والترمذي (4451) وابن ماجه (3186)۔

1608- أخرجه مسلم (1685) والبيهقي (5166) والترمذي (1542)۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں اپنے سات بھائیوں میں ساتواں تھا۔

(1609) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوْطِ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي: "اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ" فَلَمَّ أَفْهَمَ الصَّوْتِ مِنَ الْغَضَبِ، فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يَقُولُ: "اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ أَنَّ اللَّهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا الْغُلَامِ" أَضْرِبُ مَمْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا.

وَفِي رَوَايَةٍ: فَسَقَطَ السَّوْطُ مِنْ يَدِي مِنْ هَيْبَتِهِ. وَفِي رَوَايَةٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هُوَ خَوْفُ تَعَالَى، فَقَالَ: "أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ، لَلْفَحْتُكَ النَّارَ، أَوْ لَمَسْتُكَ النَّارَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِهَذِهِ الرِّوَايَاتِ.

حضرت ابو مسعود بدري رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں اپنے غلام کو کوڑے کے ساتھ مار رہا تھا میں نے ایک آواز سنی، اے ابو مسعود (رحمہ اللہ)! یہ بات جان لو! غصے کی شدت کی وجہ سے میں آواز کو پہچان نہیں سکا۔ قریب ہوئے تو وہ نبی اکرم رحمہ اللہ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابو مسعود (رحمہ اللہ)! تم یہ بات جان لو کہ تم قدرت رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ تم پر قدرت رکھتا ہے۔ میں نے عرض کی: اس کے بعد میں کبھی بھی کسی غلام کو ماروں گا نہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ کی ہیبت کی وجہ سے میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے عرض کی یا رسول اللہ (رحمہ اللہ)! یہ اللہ کے نام پر آزاد ہے۔ آپ اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ تم تک پہنچ جاتی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آگ تمہیں چھو لیتی۔

ان تمام روایات کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1610) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ لَهَ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ، أَوْ لَطَمَهُ، فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابن عمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے غلام پر ایسی حد جس کا اس نے ارتکاب نہیں کیا یا اسے طمانچہ مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے: وہ اس غلام کو آزاد کر دے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1611) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أَنَسِ بْنِ

لَهُ أَقْبَمُوا فِي الشَّمْسِ، وَصَبَّ عَلَى رُؤُوسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قِيلَ: يُعَذِّبُونَ فِي الْخَرَاجِ - وَفِي آيَةٍ: حَبَسُوا فِي الْجَزْيَةِ - فَقَالَ هِشَامٌ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا". فَدَخَلَ عَلَى الْأَمِيرِ، فَحَدَّثَهُ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَخُلُوا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. "الْأَنْبَاطُ" الْفَلَاحُونَ مِنَ الْعَجَمِ.

ہشام بن حکیم بن حزام رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں وہ شام میں کچھ کسانوں کے پاس سے گزرے جنہیں دھوپ میں لٹا دیا گیا تھا اور ان کے سر پر زیتون کا تیل لگایا گیا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا! اس خراج کی وجہ سے سزا دی جا رہی ہے۔

انہیں جزیہ کی وجہ سے روکا گیا ہے تو حضرت ہشام رحمہ اللہ نے فرمایا: میں یہ گواہی دیتا ہوں میں نے نبی اکرم رحمہ اللہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک تم ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیں گے۔

پھر حضرت ہشام رحمہ اللہ وہاں کے امیر کے پاس گئے اور اسے اس بارے میں بتایا تو امیر کے حکم کے تحت ان لوگوں کو چھوڑ دیا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الانباط" سے مراد ہے وہ کسان جو غمی ہوں۔

(1612) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا سُومَ الْوُجْهِ، فَانْكَرَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: "وَاللَّهِ لَا أَسْمُهُ إِلَّا أَفْضَلُ شَيْءٍ مِنَ الْوُجْهِ" وَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَكُوِيَ فِي جَوْرِتِهِ، فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كُوِيَ الْجَاعِرَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْجَاعِرَتَانِ": نَاحِيَةُ الْوَرِكَيْنِ حَوْلَ الذُّبُرِ.

حضرت ابن عباس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم رحمہ اللہ نے ایک گدھے کو دیکھا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا آپ کو یہ بات ناپسند ہوئی۔ آپ نے فرمایا: میں اس کے چہرے کے سب سے دور کے حصے پر داغ لگا تا پھر آپ نے اپنے چہرے کے بارے میں یہ ہدایت کی اس کے پچھلی رانوں پر داغ لگایا گیا یہ وہ پہلا گدھا تھا جس کی پچھلی رانوں پر داغ لگایا

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الجائرتان" سے مراد ہے: جانور کی ویر کے ارد گرد چوتروں کے کنارے۔

ظَلَمَ، وَإِذَا اتَّبَعَ أَخَذَكُمْ عَلَى مِلْيَةٍ فَلْيَتَّبِعْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

معنی ”اتبع“: اُحِبَّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: خوشحال شخص کا اپنے کو ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب شخص کو کسی ادائیگی کا ذمہ لینے کے لئے کہا جائے تو وہ اسے قبول کرے یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اتبع“ کے معنی ہیں: حوالے کر دیا گیا۔

285- بَابُ كَرَاهَةِ عَوْدِ الْإِنْسَانِ فِي هَبَةٍ لَمْ يُسَلِّمْهَا إِلَى الْمُوْهُوبِ لَهُ وَفِي

لَوْلَاكَ وَسَلِّمْهَا أَوْ لَمْ يُسَلِّمْهَا وَكَرَاهَةِ شِرَائِهِ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ مِنَ الَّذِي تَصَدَّقَ أَخْرَجَهُ عَنْ زَكَاةٍ أَوْ كَفَّارَةٍ وَنَحْوَهَا وَلَا بَأْسَ بِشِرَائِهِ مِنْ شَخْصٍ آخَرَ قَدْ تَصَدَّقَ

باب: آدمی کا ایسے ہبہ کو واپس لینا

جو اس نے اس شخص کے سپرد نہ کیا ہو جسے ہبہ کہا گیا ہے اور ایسے ہبہ کو جو اس نے اپنے بیٹے کو کیا ہو اور اس کے یا سپرد نہ کیا ہو واپس لینا مکروہ ہے، جو چیز آدمی نے صدقہ کی ہو اسے اس شخص سے خریدنا جس کو صدقہ کی تھی: مکروہ آدمی نے اپنے زکوٰۃ میں سے یا کفارے وغیرہ میں سے نکالی ہو (اس سے بھی خریدنا مکروہ ہے) اگر وہ چیز کسی دوسری طرف منتقل ہوگئی ہو تو اس دوسرے شخص سے خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے

(1617) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”فِي هَبَةٍ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْتِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: ”مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ، كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ، ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْتِهِ فَيَأْكُلُهُ“ وَفِي رِوَايَةٍ: ”الْعَائِدَةُ فِي هَبَتِهِ كَالْعَائِدَةِ فِي قَيْتِهِ“.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے ہبہ کو واپس لے کر کتے کی مانند ہے جو اپنی تہ چاٹ لیتا ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص اپنے صدقہ کو واپس لے کر کتے کی طرح ہے جو تہ چاٹتا ہے پھر واپس کھا لیتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اپنی تہ چاٹنے والے کی طرح ہے۔

1617- أخرجه احمد (1/2529) والبخاری (2589) والترمذی (1302) والسنائی (2385) وابن ماجہ (2385) والطيحاہلی (2649)

(16536) والحمیدی (530) وابن الجارود (993) والطبرانی (10693) والبیہقی (2405) وابن حبان (5121) والبیہقی (180/6)

(1618) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَصْنَعُهُ

لِي كَأَنِّي كُنْتُ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ، وَطَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَ بِدَرَاهِمٍ؛ فَإِنَّ الْعَائِدَةَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدَةِ فِي قَيْتِهِ“.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: ”حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ مَعْنَاهُ: تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَى بَعْضِ الْمُجَاهِدِينَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا کسی کو دیا جس شخص کے پاس وہ گھوڑا

اس شخص نے اسے ضائع کر دیا۔ میں نے یہ سوچا کہ میں اس سے خرید لوں۔ میرا یہ خیال تھا کہ وہ اسے کم قیمت میں فروخت کر

دے گا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا: اسے نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو اگرچہ

وہ ایک درہم کے عوض میں وہ گھوڑا دے رہا ہو کیونکہ اپنے صدقہ کو واپس لینے والا اپنی تہ کو چاٹنے والے کی طرح

ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”حملت على فرس في سبيل الله“ سے مراد ہے کہ میں نے اسے مجاہدین میں سے

کس کے لیے صدقہ کر دیا۔

286- بَابُ تَأْكِيدِ تَحْرِيمِ مَالِ الْيَتِيمِ

باب: یتیم کے مال کی حرمت کے بارے میں تاکید

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ

عَذَابًا أَلِيمًا﴾ (النساء: 10).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک وہ لوگ جو ظلم کے طور پر یتیموں کا مال کھاتے ہیں بے شک وہ اپنے پیٹ

میں آگ کھاتے ہیں اور وہ جہنم میں پہنچ جائیں گے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (الأنعام: 152).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ البتہ اچھے طریقے سے اسے استعمال کر سکتے ہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللَّهُ

سَلَامٌ الْمُفْسِدَةِ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾ (البقرة: 220).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور لوگ تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم فرما دو! ان کے

1618- أخرجه مالك (624) والبخاری (1/166) والترمذی (1490) ومسلم (1620) والسنائی (1614) وابن ماجہ (2390) وابن حبان (5125)

الطيحاہلی (س/10) والحمیدی (16) والبیہقی (151/4)

ساتھ بھلائی بہتر ہے اور اگر تم ان کے ساتھ مل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ بھلائی کرنے والے اور والے سے بخوبی واقف ہے۔

(1619) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الْمُؤَبَّقَاتِ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: "الشَّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسَّحَرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي بَالِحَقِّ، وَآكُلُ الرِّبَا، وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُتَّقَاتِ عَلَيْهِ."

"الْمُؤَبَّقَاتِ": الْمُهْلَكَاتُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہلاک کر دینے والی سات بچہ۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، جس جان کو تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو اس کو قتل کرنا (البتہ حق کے طور پر قتل کیا جائے تو حکم مختلف ہوگا) سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، بیٹھ بھیر کر بھاگنا، پاک دامن غافل عورتوں پر زنا کا الزام لگانا۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الموبقات" سے مراد ہے: ہلاکت میں ڈالنے والی اشیاء۔

287- بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الرِّبَا

باب: سود کے حرام ہونے کی شدید تاکید

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقْوَمُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَذَامِ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَدَقَ اللَّهُ فِيهِ خَالِدًا لَهُ فِي الْآخِرَةِ إِنَّهُ يُنْفِقُ﴾ (البقرة: 275-278)۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے وہ شخص جسے شیطان نے چھو کر مجبوظ الحواس کر دیا ہو یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ خرید و فروخت بھی سود کی طرح ہے تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف آجائے اور وہ باز آجائے تو جوگز رہ گیا ہے وہ اسکا ہوگا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہوگا اور جو شخص دوبارہ ایسا کرے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔"

إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا﴾ (البقرة: 278)۔
یہ آیت یہاں تک ہے "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہو اسے چھوڑ دو۔"

1619- أخرجه البخاری (2766) ومسلم (89) والبوداؤد (2874) والنسائی (3673) وابن حبان (5561) والبیہقی (54/1) (278)

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ فِي الصَّحِيحِ مَشْهُورَةٌ، مِنْهَا حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ السَّابِقُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ .
اس بارے میں احادیث بہت زیادہ ہیں جو صحیح ہیں ان میں سے مشہور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس سے پہلے کے باب میں گزر چکی ہے۔

(1620) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَ الرِّبَا وَمُؤْكَلَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ، زَادَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ: وَشَاهِدَتِيهِ وَكَاتِبَتِهِ .

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے سود کھانے والے اسے کھلانے والے پر لعنت کی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ ترمذی اور دیگر محدثین نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: اس کے گواہوں اور اسے لکھنے والوں پر بھی لعنت کی ہے۔

288- بَابُ تَحْرِيمِ الرِّبَا

باب: ریا کاری کا حرام ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ﴾ (البينة: 5)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور انہیں صرف اس بات کی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پورے خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ صحیح دین پر کار بند رہتے ہوئے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ﴾ (البقرة: 264)۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "احسان جتنا کر اور اذیت دے کر اپنے صدقوں کو ضائع مت کرو اس شخص کی مانند جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (النساء: 142)۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ لوگوں کو دکھاتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں۔"

(1621) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا أَغْنَى الشَّرْكَاءِ عَنِ الشَّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكُهُ."

1620- أخرجه احمد (2/3725) ومسلم (1597) والبوداؤد (3333) والترمذی (1210) وابن ماجه (2277) والدارمی (2535) وابن حبان (5025) والطحاوی (343) والبیہقی (275/5)

1621- أخرجه احمد (3/8005) ومسلم (2985) وابن ماجه (4202) وابن حبان (395) والطحاوی (2559)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ ارشاد فرمایا ہے: ”میں شرک کرنے والوں کی شرک سے بے نیاز ہو جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس میں وہ میرے شریک کرے تو میں اس شخص کو اور اسکے شرک کو چھوڑ دوں گا۔“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1622) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُشْهِدُ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأَتَى بِهِ، فَعَرَفَهُ نِعْمَتَهُ، فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ اسْتُشْهِدْتُ. قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يَقَالَ: جَرِيءٌ! فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ، وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا. قَالَ: عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ عَالِمًا وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيَقَالَ: هُوَ قَارِءٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ، فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتَهُ، فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُتْفَقَ فِيهَا إِلَّا اتَّفَقْتُ فِيهَا لَكَ. قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ جَوَادًا! فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

”جرئیء“ بفتح الجیم وکسر الزاء والمدة: ائی شجاع حادثی .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے قیامت کے دن سب سے پہلا فیصلہ اس شخص کے بارے میں ہوگا جس نے جام شہادت نوش کیا اسے لایا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کی پہچان کروائے گا اور وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان کے بدلے میں تم نے کیا عمل کیا۔ وہ کہے گئے تیری بارگاہ میں جنگ کی یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے جھوٹ کہا ہے۔ تم نے جنگ اس تاکہ کہا جائے کہ تم بہادر ہوؤ کہہ دیا گیا ہے۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائیگا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔

پھر وہ شخص ہوگا جس نے علم حاصل کیا پھر اس کی تعلیم دی۔ قرآن کو پڑھا اسے لایا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کروائے گا۔ وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان کے بدلے میں تم نے کیا کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم حاصل کیا اس کی تعلیم دی میں نے تیرے لیے قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم جھوٹ بولتے ہو۔ تم نے اس لیے علم حاصل کیا تمہیں عالم کہا جائے اور اس لیے قرآن پڑھا تھا کہ تمہیں قاری کہا جائے تو وہ کہہ دیا گیا ہے تو اس کے بارے میں حکم دیا جائیگا

اسے چہرے کے بل گھسیٹا جائے گا۔ یہاں تک کہ جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔

پھر وہ شخص ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کے اعتبار سے وسعت عطا فرمائی تھی۔ اسے مال کی مختلف اقسام عطا کی تھیں اسے لایا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کروائے گا اور وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان کے بدلے میں تم نے کیا کیا؟ وہ کہے گا جس راستے کو تو پسند کرتا تھا کہ اس میں خرچ کیا جائے۔ میں نے اس میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑا۔ ان میں سے ہر ایک میں تیرے لیے خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے جھوٹ کہا ہے تو نے اس لیے خرچ کیا کہ تمہیں نئی کہا جائے تو وہ کہہ دیا گیا ہے پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر لایا جائیگا یہاں تک کہ جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جرئیء“ میں ج پر زبر اور اء کے نیچے زیر ہے اور یہ مد کے ساتھ ہے۔ اس کا مطلب ہے بہت بڑا بہادر شخص۔

(1623) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَاسًا قَالُوا لَهُ: إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سَلَاطِينَنَا فنَقُولُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كُنَّا نَعُدُّ هَذَا نِفَاقًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کچھ لوگوں نے ان سے کہا ہم جب اپنے سلطان کے پاس جاتے ہیں تو اس کے سامنے وہ باتیں کرتے ہیں جو ان باتوں سے مختلف ہوتی ہیں جو ہم اس کے پاس سے اٹھنے کے آنے کے بعد کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم اس بات کو نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں منافقت شمار کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1624) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ سَمِعَ سَمْعَ اللَّهِ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ“ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

”سَمْعٌ“ بِتَشْدِيدِ الهميم، وَمَعْنَاهُ: أَظْهَرَ عَمَلَهُ لِلنَّاسِ رِبَاءً . ”سَمْعَ اللَّهِ بِهِ“ ائى: قَضَا حَقَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ . وَمَعْنَى: ”مَنْ رَأَى“ ائى: مَنْ أَظْهَرَ لِلنَّاسِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ لِيَعْلَمَهُ عِنْدَهُمْ . ”رَأَى اللَّهُ بِهِ“ ائى: أَظْهَرَ سِرِّيَّتَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ .

حضرت جندب بن عبد اللہ بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سنانے کے

لئے ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے سزا دے گا اور جو دکھانے کے لئے ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے سزا دے گا۔“

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسی روایت کو امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی روایت کیا ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”سمع“ میں م پر شہد ہے اور اس کا مطلب ہے کہ وہ فرد جو ریاکاری کے طور پر اپنے دوسروں پر ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح ”رائی اللہ بہ“ سے مراد یہ ہوگی کہ جو شخص اپنے پوشیدہ اعمال اس لئے دوسروں سے کرے تاکہ دوسروں پر اس کی بڑائی ظاہر ہو سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس طرح کے راز کو لوگوں پر ظاہر کر دے گا۔

(1625) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ عَرَفَ عِلْمًا مِمَّا يَنْتَعَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْقِيَمَةَ“ يَعْنِي: رَيْحَهَا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَالْأَحَادِيثُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَشْهُورَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی ایسا علم حاصل کرے اللہ کی رضا کے لئے حاصل کیا جاتا ہو لیکن وہ شخص اس علم کو دنیاوی فائدے کے لئے حاصل کرے تو ایسا شخص قیامت جنت کی خوشبو کو نہیں پاسکے گا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو امام ابو داؤد نے ”صحیح سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔ اس موضوع پر احادیث کافی زیادہ اور مشہور ہیں۔

289- بَابُ مَا يَتَوَهَّمُ أَنَّهُ رِيَاءٌ وَلَيْسَ هُوَ رِيَاءً

باب: جس چیز کے بارے میں یہ وہم ہوتا ہے کہ وہ ریاکاری ہے حالانکہ وہ ریاکاری نہیں ہو۔

(1626) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِي يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ، وَيَتَحَمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: ”بَلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ“.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی، ایسے شخص کے بارے میں آپ خیال ہے؟ جو نیکی کا کام کرتا ہے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ مومن کو جلدی ملنے خوشخبری ہے۔

290- بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ وَالْأَمْرَدِ الْحَسَنِ لَغَيْرِ حَاجَةٍ شَرْعِيَّةٍ

باب: کسی شرعی ضرورت کے بغیر اجنبی عورت کی طرف دیکھنا

اور بے ریش لڑکے کی طرف دیکھنا حرام ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوْنَ مِنْ أَبْصَارِهِمْ﴾ (النور: 30)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم مومنوں سے فرما دو کہ وہ اپنی نگاہوں کو چھکا کر رکھیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ (بنی اسرائیل: 36)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک سماعت، بصارت اور دل ان میں سے ہر ایک کے بارے میں حساب ہوگا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ﴾ (المومن: 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور وہ آنکھوں کی خیانت اور دلوں میں موجود خیالات کو جانتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبَالِمُرَصَادٍ﴾ (الفجر: 14)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک تمہارا پروردگار نگران ہے۔“

(1627) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيئَةٌ مِنَ الزَّيْنَةِ مُذِرَةٌ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ: الْعَيْنَانِ زَيْنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ زَيْنَاهُمَا الْاسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زَيْنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زَيْنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زَيْنَاهَا الْخَطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى، وَيَصْدُقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ أَوْ يَكْذِبُهُ“.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ، وَرَوَايَةُ الْبُخَارِيِّ مُخْتَصِرَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ابن آدم کے لئے زنا میں سے اس کا مخصوص حصہ لکھ دیا گیا ہے جس کا وہ لازمی طور پر ارتکاب کرے گا۔ دونوں آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے۔ دونوں کانوں کا زنا سنا ہے۔ زبان کا زنا کلام کرنا ہے، ہاتھ کا زنا تھا مٹنا ہے، ٹانگ کا زنا چلنا ہے، دل آرزو اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ یہ الفاظ ”مسلم“ کے ہیں۔ بخاری کی نقل کردہ روایت مختصر ہے۔

(1628) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”يَا أَيُّهَا الْجُلُوسُ فِي الطَّرِيقَاتِ!“ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدُّ، نَتَحَدَّثُ فِيهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ“ قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

اللہ؟ قَالَ: "غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں
 عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! ہمارا یہاں بیٹھے بغیر کوئی چار نہیں ہے ہم یہاں بات چیت کر لیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے
 اگر تم بیٹھنے پر اصرار کرتے ہو تو راستے کو اس کا حق دو۔ ہم لوگوں نے دریافت کیا راستے کا حق کیا ہے؟ یا رسول اللہ (ﷺ)
 آپ نے فرمایا: نگاہ کو جھکا کر رکھنا، تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔
 یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1629) وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ زَيْدِ بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا بِالْأَفْئِيَةِ نَتَحَدَّثُ فِيهَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: "مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعْدَاتِ؟ اجْتَنِبُوا
 الصُّعْدَاتِ" فَقُلْنَا: إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاسٍ، قَعَدْنَا نَتَذَكَّرُ، وَنَتَحَدَّثُ. قَالَ: "إِنَّمَا لَا قَادِرَ أَحَقُّهَا:
 الْبَصَرِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَحُسْنُ الْكَلَامِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
 "الصُّعْدَاتِ" بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ: أَيِ الطَّرِيقَاتِ.

حضرت ابو طلحہ زید بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ چبوتروں پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپس میں بات
 رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ہمارے پاس کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا: تم راستے میں کیوں بیٹھے ہوئے
 ہم نے عرض کی ہم کسی تکلیف کے بغیر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہم یہاں بیٹھ کر آپس میں بات چیت کر لیتے ہیں۔ آپ نے
 اگر تم نے یہاں بیٹھنا ہے تو اس کو اس کا حق دو۔ نگاہ کو جھکا کر رکھو، سلام کا جواب دو اور اچھی بات کرو۔
 اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الصُّعْدَاتِ" سے مراد ہے راستے اور اس میں صاواور عین دونوں پر پیش ہے۔
 (1630) وَعَنْ جَبْرِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ
 فَقَالَ: "اضْرِبْ بَصْرَكَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جبر بن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے اچانک پڑنے والی نظر کے بارے میں دریافت
 تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی نگاہ کو پھیر لو۔
 اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1631) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 1629- أخرجه مسلم (2161)
 1630- أخرجه احمد (7/19181) ومسلم (2159) والبيهقي (2184) والترمذي (2785) والسنائي (5/9233) والداري (2643) وابن
 (5571) والطبراني (2404) والحاكم (34908) والطيالسي (672) والبيهقي (89/7)

عِنْدَهُ مِمَّنْ مَوْنَةٌ، فَاَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
 "اِخْتَجِبَا مِنْهُ" فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يَنْصُرُنَا، وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ: "أَفْعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ؟!"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".
 سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھی آپ کے پاس سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔
 ابن ام مکتوم آئے یہ اس وقت کی بات ہے جب ہمیں پردہ کرنے کا حکم دیا جا چکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس سے
 پردہ کرو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا وہ نابینا نہیں ہے اور وہ ہمیں نہیں دیکھ سکتے اور نہ ہی وہ ہمیں پہچانیں گے۔ نبی
 اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں نابینا ہو کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ سکتی ہو؟

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن
 صحیح" ہے۔

(1632) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْظُرُ
 الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا
 تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی دوسرے شخص کی
 شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے۔ کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے۔ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ساتھ ایک
 ہی کپڑے میں نہ سوئے (برہنہ ہو کر) نہ لیٹے اور کوئی بھی عورت (برہنہ ہو کر) کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں
 نہ لیٹے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

291- بَابُ تَحْرِيمِ الْخُلُوةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ

باب: اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا حرام ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَآءِ حِجَابٍ﴾ (الاحزاب: 53).
 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور جب تم ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھو تو پردے کے پیچھے سے ان سے
 پوچھو۔"

1631- أخرجه احمد (10/27599) والبيهقي (4112) والترمذي (2787) والسنائي (5/9231) وابن حبان (5575) والبيهقي (91/7)
 1632- أخرجه احمد (4/11601) ومسلم (338) والبيهقي (4018) والترمذي (2802) والسنائي (5/9229) وابن ماجه (661) وابن حبان
 (5574) والبيهقي (283/1) والطبراني (5438) والبيهقي (1136) وابن أبي شيبة (106/1) وابن خزيمة (72) والبيهقي (98/7)

(1633) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَاللَّهِ خَوْلَ عَلَى النِّسَاءِ! فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَفَرَأَيْتَ الْحَمُو؟ قَالَ: "الْحَمُو الْمَوْتُ!". مُتَّفَقٌ "الْحَمُو": قَرِيبُ الزَّوْجِ كَأَخِيهِ، وَابْنُ أَخِيهِ، وَابْنُ عَمِّهِ.

✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (اجنبی) خواتین کے پاس سے بچو۔ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی شوہر کے رشتے دار کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا: شوہر کا رشتہ دار موت ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

✧ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الحمد" کا مطلب شوہر کا رشتہ دار ہے جیسے اس کا بھائی، بھتیجا یا بھانجا وغیرہ۔ (1634) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَحِلُّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کوئی بھی شخص (کسی اجنبی) کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے (اس عورت کا) محرم ساتھ ہونا چاہئے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1635) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُرْمَةُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ أَهْلِيهِ، فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شَاءَ حَتَّى يَرْضَى" ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنَا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَا ظَنُّكُمْ؟". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧ حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجاہدین کی خواتین پیچھے رہ جانے کیلئے اس طرح قابل احترام ہیں جیسے ان کی مائیں قابل احترام ہیں۔ پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو بھی شخص مجاہدین والوں کا خیال نہ رکھے اور ان کے بارے میں مجاہد کے ساتھ کسی خیانت کا ارتکاب کرے تو قیامت کے دن وہ اس کے کھڑا ہوگا اور وہ مجاہد اس کی جنتی چاہے گا نیکیاں لے لے گا یہاں تک کہ وہ مجاہد راضی ہو جائیگا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے طرف توجہ کر کے ارشاد فرمایا: اب تمہارا کیا خیال ہے؟

292- بَابُ تَحْرِيمِ تَشْبِيهِ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَتَشْبِيهِ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ فِي لِبَاسٍ وَحَرَكَهٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ

1633- اخرج احمد (6/5588) والبخاری (5232) ومسلم (2172) والترمذی (1174) والنسائی (5/9216) والدارقطنی (2642) والبیہقی (5588) والطبرانی (762) والبیہقی (90/7)
1635- اخرج احمد (9/23066) ومسلم (1897) وابوداؤد (2496) والنسائی (3189) وابن حبان (4634) والحمیدی (907) سعید (2331) والبیہقی (173/9)

باب: مردوں کا عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ لباس اور حرکت وغیرہ میں مشابہت اختیار کرنا حرام ہے

(1636) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے نسوانی حرکتیں کرنے والے مردوں اور مردانہ حرکتیں کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے ساتھ مشابہت رکھنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین پر لعنت کی ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1637) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبَاسَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبَاسَ الرَّجُلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایسے مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنتے ہوں اور ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں جیسا لباس پہنتی ہوں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1638) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صِنْفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سَبَاطٌ كَسَادَنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَّاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، زُورُوهُنَّ كَاسِيَةَ الْبُخْتِ الْمَائِلَةَ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِجْلَهُمَا، وَإِنَّ رِجْلَهُمَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مَعْنَى "كَاسِيَاتٌ" أَيْ: مِنْ نَعْمَةِ اللَّهِ "عَارِيَّاتٌ" مِنْ شُكْرِهَا. وَقِيلَ مَعْنَاهُ: تَسْتُرُ بَعْضَ بَدَنِهَا،

1636- اخرج احمد (1/2291) والبخاری (5885) وابوداؤد (4097) والترمذی (2794) والنسائی (5/9251) وابن ماجہ (1904) والدارقطنی (2649) وابن حبان (5750) والطحاوی (2679) والبیہقی (2433) والطبرانی (11647) وعبد الرزاق (20433) والبیہقی (224/8)
1637- اخرج احمد (3/8316) وابوداؤد (4089) وابن حبان (5751) والحاکم (4/7415)
1638- اخرج احمد (3/8673) ومسلم (2128) وابن حبان (7461) والبیہقی (234/2)

وَتَكْشِفُ بَعْضَهُ اَظْهَارًا لِّجَمَالِهَا وَنَحْوِهِ . وَقِيلَ: تَلَبَّسُ ثَوْبًا رَفِيقًا يَصِفُ لَوْنًا بِكَلِمَاتٍ . وَمَعْنَى "مَمِيلَاتٍ" عَنِ طَاعَةِ اللَّهِ وَمَا يَلْزُمُهُنَّ حِفْظُهُ "مَمِيلَاتٍ" أَيْ: يُعَلِّمْنَ غَيْرَهُنَّ فَعَلَهُنَّ الْمَذْمُومَ . وَقِيلَ: يَمْسِشْنَ مُتَبَخِّرَاتٍ، مَمِيلَاتٌ لِّاِتِّكَافِهِنَّ، وَقِيلَ: مَا لَالَتْ يَمْتَشِطُنَ الْمَشْطَةَ الْمِيلَاءُ: وَهِيَ "مَمِيلَاتٌ" يَمْتَشِطُنَ غَيْرَهُنَّ تِلْكَ الْمَشْطَةَ .

"رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ" أَيْ: يَكْبُرُ لَهَا وَيُعْظَمُ نَحْوُهَا بَلَقَتْ عِمَامَةً أَوْ عَصَابَةً أَوْ نَحْوَهَا . انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم کے دو طرح کے گروہوں میں سے ایک گروہ وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دم جیسے کوڑے تھے جن کے ذریعے وہ لوگوں کی پٹائی کرتے تھے اور عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود برہنہ تھیں جو منک کر تکبر کے ساتھ چل رہی تھیں۔ ان کے سر بختی اونٹ کے کوبانوں تھے۔ یہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی اگر چہ اس کی خوشبو اتنے اتنے فاصلے سے آجاتی ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کاسیات" سے مراد ہیں وہ لوگ جو نعمت الہی کا لباس پہنے ہوئے ہوں گے۔ "مَمِيلَاتٍ" سے مراد ہیں وہ لوگ جو جذبہ شکر سے خالی ہوں۔ البتہ اس سے وہ خواتین بھی مراد ہیں جو خوبصورتی اور حسن کے اظہار اپنے جسم کا کچھ حصہ چھپا لیتی ہیں اور کچھ حصہ کھلا چھوڑ دیتی ہیں۔

ایک قول کے مطابق عاریات سے یہ بھی مراد لیا گیا ہے کہ ان کا لباس اتنا باریک ہوگا کہ اس سے جسم کی رنگ نمایاں ہوگی۔

"مائلات" کا مطلب ہے کہ اطاعت نہ کرنے والیاں اور جس چیز کی حفاظت کا انہیں حکم دیا گیا ہے اس سے انحراف والی ہوں گی۔

"مَمِيلَاتٍ" سے مراد ہیں: منک منک کر چلنے والی عورتیں اور دوسروں کو اپنے اعمال بتانے والی عورتیں اور ایک ہے کہ کندھوں کو ہلانے والی۔

"مائلات" کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو بالوں کو نہایت پرکشش سنوارتی ہیں اور یہ زانی عورت کا انداز ہے اور "مَمِيلَاتٍ" سے وہ عورتیں بھی مراد لی گئی ہیں جو دوسری عورتوں کے بالوں کی طرح سنوارتی ہیں "رء و سھن کاسننۃ البخت" سے یہ مراد ہے کہ انہوں نے خوبصورتی کی غرض سے دوسری عورتوں کی پیٹ کر اپنے سروں کو بڑا ظاہر کیا ہوگا۔

293-بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّشْبِيهِ بِالشَّيْطَانِ وَالْكُفَّارِ

باب: شیطان اور کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت

(1639) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَاْكُلُوا بِلَابِ"

لَانَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ وَيَشْرِبُ بِالشِّمَالِ" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1640) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا" . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور اس ہاتھ کے ذریعے نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اس ہاتھ کے ذریعے پیتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1641) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ، فَخَالِفُوهُمْ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

المُرَادُ: خِضَابُ شَعْرِ اللَّحْيَةِ وَالرَّاسِ الْأَبْيَضِ بِصُفْرَةٍ أَوْ حُمْرَةٍ؛ وَأَمَّا السَّوَادُ، فَمَنْهِيٌّ عَنْهُ كَمَا سَنَذْكُرُهُ فِي الْبَابِ بَعْدَهُ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہودی اور عیسائی خضاب استعمال نہیں کرتے تم ان کی مخالفت کرو۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خضاب سے مراد ہے کہ سر کے اور داڑھی کے سفید بالوں کو زرد یا سرخ رنگ کے ساتھ رنگا جائے۔ البتہ سیاہ خضاب استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے اس کا ذکر آگے والے باب میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

294-بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ عَنْ خِضَابِ شَعْرِهِمَا بِسَوَادٍ

باب: مردوں اور عورتوں کو اپنے بالوں پر سیاہ خضاب لگانے سے منع کرنا

(1642) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُنْصِيَ بِأَبِي فُحَّافَةَ وَإِلْدِ ابْنِي بَكْرِ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَوْمَ مَخْمَكَةَ وَرَأْسُهُ وَلَحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1639- أخرجه احمد (5/14593) ومسلم (2019) وابن ماجه (3268)

1640- أخرجه احمد (2/5515) ومسلم (2020) وابو داود (3776) والترمذي (1807) وابن حبان (5227) والدارقطني (2030) وعبد الرزاق (954) والبيهقي (277/7)

1- أخرجه احمد (3/9220) والبخاري (3462) ومسلم (2103) وابو داود (4203) والترمذي (1758) والسنائي (5087) وابن ماجه (362) وعبد الرزاق (20175) وابن حبان (5470) ابن أبي حنيمه (471/8) والبيهقي (309/7)

”غَيْرُوا هَذَا وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو فتح کیا۔ ان کے سر کے بال اور داڑھی کے بال ”مغامہ“ نامی پھولوں کی طرح سفید تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تبدیل کرو البتہ سیاہ رنگ استعمال نہ کرنا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

295- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَرْعِ وَهُوَ حَلْقُ بَعْضِ الرَّأْسِ

دُونِ بَعْضٍ، وَإِبَاحَةِ حَلْقِهِ كُلِّهِ لِلرَّجُلِ دُونَ الْمَرْأَةِ

باب: ”قرع“ کی ممانعت

اس سے مراد سر کے کچھ حصے کو مونڈ دینا ہے اور کچھ حصے کو چھوڑ دینا ہے۔

پورے سر کو مونڈنا مردوں کے لئے جائز ہے خواتین کے لئے نہیں ہے۔

(1643) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ۔

✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ”قرع“ سے منع کیا ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1644) وَعَنْهُ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيًّا قَدْ حَلَقَ بَعْضَ شَعْرِ رَأْسِهِ

بَعْضُهُ، فَهَاجَهُمْ عَنْ ذَلِكَ، وَقَالَ: ”أَحْلِفُوهُ كُلَّهُ، أَوْ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ“۔

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ۔

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا جس کے سر کے کچھ حصے کو مونڈ دیا گیا تھا۔ آپ نے لوگوں کو اس سے منع کیا آپ نے فرمایا: یا تو پورے سر کو مونڈ دو یا پھر پورے کو اپنے

دو۔

1642- اخرجہ احمد (5/14409) و مسلم (2102) و ابو داؤد (4204) و ابن ماجہ (3624) و ابن حبان (5471) و الحاکم (5078)

(1819) و البیہقی (310/7)

1643- اخرجہ احمد (2/4973) و البخاری (5920) و مسلم (2120) و ابو داؤد (4193) و الترمذی (5065) و ابن ماجہ (3637)

(5506) و البیہقی (305/9)

1644- اخرجہ احمد (2/5619) و ابو داؤد (3195) و الترمذی (5063) و ابن حبان (5508) و عبد الرزاق (19564)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام ابو داؤد نے اس روایت کو امام بخاری و امام مسلم کی شرط کے مطابق ”صحیح سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1645) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَهْمَلَ الْ

بَعْضَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ: ”لَا تَبْكُوا عَلَيَّ آخِي بَعْدَ الْيَوْمِ“ ثُمَّ قَالَ: ”أَدْعُوا لِي بَنِي آخِي“ فَجِئَءَ بَنَا كَانُوا

أَخِي فَقَالَ: ”أَدْعُوا لِي الْخَلَاقَ“ فَأَمَرَهُ، فَحَلَقَ رُؤُوسَنَا۔

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ۔

✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کو تین دن تک

موتع دیا پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: آج کے بعد میرے بھائی پر نہ رونا پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

بھائی کے بچوں کو میرے پاس لاؤ! ہمیں آپ کے پاس لایا گیا: ہم یوں تھے جیسے پرندوں کے بچے ہوتے ہیں۔ آپ

نے فرمایا: حجام کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ آپ نے اسے ہدایت کی اس نے ہمارے سروں کو مونڈ دیا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام ابو داؤد نے اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق ”صحیح سند“ کے

ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1646) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلُقَ الْمَرْأَةُ

أَسْنَهَا۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت اپنے سر کو مونڈ لے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

296- بَابُ تَحْرِيمِ وَصْلِ الشَّعْرِ وَالْوَشْمِ وَالْوَشْرِ وَهُوَ تَحْدِيدُ الْأَسْنَانِ

باب: مصنوعی بال لگانا، جسم گودوانا اور دانتوں کو باریک کرنا

امام نووی فرماتے ہیں ”وشر“ کا مطلب دانتوں کو باریک کرنا ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَّا وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا لَنَعْنُ اللَّهُ وَقَالَ لَا تَتَّخِذَنَّ

مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا وَلَا ضُلَّتَهُمْ وَلَا مَتْنَهُمْ وَلَا مَرْئِيَهُمْ فَلْيَتَّبِعُوا خَلْقَ

اللَّهُ (النساء: 117-119)۔

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”وہ اللہ تعالیٰ کی بجائے صرف مونث چیزوں کی عبادت کرتے ہیں وہ صرف سرکش

1642- اخرجہ ابو داؤد (4192) و الترمذی (5242) و ابن ماجہ (36/4) و اخرجہ احمد (5250)

1643- اخرجہ الترمذی (915) و الترمذی (5053)

شیطان کی عبادت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے خود ان پر لعنت کی ہے۔

شیطان نے کہا: میں تیرے بندوں میں اپنا طے شدہ حصہ ضرور لوں گا۔ میں انہیں ضرور گمراہ کروں گا میں آرزوؤں میں مبتلا کروں گا اور میں انہیں ضرور ہدایت کروں گا تو وہ جانوروں کے کان چیر دیں گے اور میں انہیں کروں گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کر دیں گے۔

(1647) وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اللَّهُ إِنْ ابْتَسَى أَصَابَتُهَا الْحَصْبَةُ، فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا، وَإِنِّي رَوَّجْتُهَا، أَفَاصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ: "لَعَنَ اللَّهُ وَالْمَوْصُولَةَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: "الْوَاصِلَةُ، وَالْمُسْتَوْصِلَةُ".

قَوْلُهَا: "فَتَمَرَّقَ" هُوَ بِالرَّاءِ وَمَعْنَاهُ: انْتَشَرَ وَسَقَطَ. "وَالْوَاصِلَةُ": الَّتِي تَصِلُ شَعْرُهَا، أَوْ بِشَعْرِ الْآخَرِ. "وَالْمَوْصُولَةُ": الَّتِي يُوصَلُ شَعْرُهَا. "وَالْمُسْتَوْصِلَةُ": الَّتِي تَسْأَلُ مَنْ يَفْعَلُ لَهَا ذَلِكَ.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! خسرہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اسکے بال جھڑ گئے ہیں میں نے اس کی شادی کرنی ہے کیا میں اس کے مصنوعی بال لگوانے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک دوسری روایت میں "واصلة" اور "المستوصله" کے الفاظ بھی وارد ہیں۔

فتمرق "میں راء تشدد ہے اور اس کا مطلب یہ ہے: اس کے بال گر گئے ہیں۔

"الواصله" وہ عورت جو اپنے بالوں میں کسی اور عورت کے بال ملا لیتی ہے اور "المستوصله" سے وہ عورت جس کے بالوں کو کسی دوسری عورت کے بالوں میں ملایا جائے اور "المستوصله" وہ عورت جو اپنے بالوں میں دوسرے کے بال ملا لیتی ہے۔

ملائے کا مطالبہ کرتی ہے۔

(1648) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَحْوَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

(1649) وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَامَ حَجَّ عَلِيٍّ

1647- اخرج البخاری (5935) ومسلم (2122) والنسائي (5109) وابن ماجه (1988) اخرج احمد (24857) والبخاری (505)

(2123) وابن حبان (5514) والبخاری (5205) ومسلم (2123) وابن حبان (5514) وابن أبي شيبة (489/8) والنسائي (112)

(1564) والبيهقي (426/2)

649- اخرج مالك (1765) واحمد (6/16891) والبخاری (3468) ومسلم (2127) وابو داود (4167) والترمذی (790)

526: 1 والحميدي (600) وابن حبان (5512) والطبرانی (740/19) والبيهقي (426/2)

وَتَأْوَلُ قِصَّةً مِنْ شَعْرِ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِي فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ آيَنَ عُلِمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَيَقُولُ: "إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا يَسَاوُهُمْ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حج کے موقع پر منبر پر سنا انہوں نے معنوی بالوں کا گچھا جو ایک سیاہی کے ہاتھ میں تھا اسے آگے بڑھایا اور بولے: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس کی مانند سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا کار ہوئے جب ان کی عورتوں نے اسے اختیار کیا تھا۔

(1650) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مصنوعی بال لگانے والی اور مصنوعی بال لگوانے والی، جسم لگانے والی اور لگوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1651) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمَتَنِمِصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: وَمَا لِي لَا لَعَنَ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا اتَّكُمْ الرَّسُولُ حُلُوهَ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (سورة الحنر: 7). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الْمُتَفَلِّجَةُ" هِيَ: الَّتِي تَبْرُدُ مِنْ أَسْنَانِهَا لِيَتَبَاعَدَ بَعْضُهَا عَنْ بَعْضٍ قَلِيلًا، وَتُحَسِّنُهَا وَهُوَ الْوُشْرُ. وَالنَّامِصَةُ: الَّتِي تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِ حَاجِبِ غَيْرِهَا، وَتَرْقُفُهُ لِيَصِيرَ حَسَنًا. "وَالْمُتَنِمِصَةُ": الَّتِي تَأْمُرُ مَنْ سَلَّ بِهَا ذَلِكَ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے جسم گودنے والی اور گودانے والی، بال اکھیرنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کو باریک کرنے والی جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرتی ہیں عورتوں پر لعنت کی ہے۔

ایک عورت نے اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کچھ کہا تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسی عورت کو لعن نہ لعنت کروں؟ جس پر نبی اکرم ﷺ نے لعنت کی ہے یہ حکم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "رسول تمہیں جو دے اسے حاصل کر لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔"

1651- اخرج البخاری (5937) ومسلم (2124) وابو داود (4168) والترمذی (2729) والنسائي (5111) وابن ماجه (1988) وابن حبان (5513) وابن أبي شيبة (487/8)

1652- اخرج احمد (2/4129) والبخاری (4886) ومسلم (2125) وابو داود (4169) والترمذی (2791) والنسائي (5114) وابن ماجه (1988) والدارقطني (2647) والحميدي (97) وابن حبان (5504) والبيهقي (207/8)

1653- اخرج مالك (1765) واحمد (6/16891) والبخاری (3468) ومسلم (2127) وابو داود (4167) والترمذی (790)

526: 1 والحميدي (600) وابن حبان (5512) والطبرانی (740/19) والبيهقي (426/2)

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”المتفلیحہ“ کا مطلب ہے وہ عورت جو خوبصورت نظر آنے کی غرض رگڑواتی ہے۔ نیز ”وشیر“ بھی اسی کو کہتے ہیں اور ”النامصة“ ابرو کے بال اکھیڑ کا نہیں باریک اور خوبصورت عورت ہے۔

اور ”المتنبصة“ اس عورت کو کہیں گے جو ابرو کے بال باریک یا کم کرنے کا مطالبہ کرے۔

297- بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَتْفِيفِ الشَّيْبِ مِنَ اللَّحْيَةِ وَالرَّاسِ وَغَيْرِهِمَا، وَعَنْ تَتْفِيفِ شَعْرِ لَحْيَتِهِ عِنْدَ أَوَّلِ طُلُوعِهِ

باب: داڑھی، سر اور اس کے علاوہ سفید بال اکھاڑنے کی ممانعت، جس بچے کے داڑھی نکلنے شروع ہو جائیں تو اس کے لئے آغاز میں انہیں اکھاڑنا منع ہے

(1652) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **”لَا تَتَيْفُوا الشَّيْبَ؛ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ“** حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: **”حَسَنٌ“**.

حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی ارشاد فرمایا ہے: سفید بالوں کو نہ اکھیڑو! کیونکہ یہ قیامت کے دن مسلمانوں کا نور ہوں گے۔ یہ حدیث ”حسن“ ہے اسے امام ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(1653) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **”عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ“**. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی ایسا عمل کرے حکم موجود نہ ہو وہ ”مردود“ ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

1652- أخرجه أحمد (2/6684) وأبو داود (4202) والترمذي (2830) والنسائي (5083) وابن ماجه (3721) والبيهقي (11/7) (2985)

298- بَابُ كَرَاهَةِ الْأَسْتِجَاءِ بِالْيَمِينِ وَمَسِّ الْقَرْجِ بِالْيَمِينِ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ

باب: دائیں ہاتھ سے استیجاء کرنا اور دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو کسی عذر کے بغیر چھونا مکروہ ہے (1654) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: **”إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَسْتَجِجْ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَنْتَفِسْ فِي الْإِنَاءِ“**. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ صَحِيحَةٌ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ ہی دائیں ہاتھ کے ذریعے استیجاء کرے اور کوئی شخص برتن میں سانس نہ لے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ اس موضوع پر کئی مستند احادیث (منقول) ہیں۔

299- بَابُ كَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ أَوْ خُفٍّ وَاحِدٍ لِغَيْرِ عَذْرِ وَكَرَاهَةِ لُبْسِ النُّعْلِ وَالْخُفِّ قَاتِمًا لِغَيْرِ عَذْرِ

باب: ایک جوتا پہن کر چلنا، صرف ایک موزہ پہن کر چلنا، جبکہ کسی عذر کے بغیر ہو، مکروہ ہے اور کسی عذر کے بغیر کھڑے ہو کر جوتا یا موزہ پہننا مکروہ ہے

(1655) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: **”لَا يَمْسُ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيَنْعُلَهُمَا جَمِيعًا، أَوْ لِيُخْلَعَهُمَا جَمِيعًا“**. وَفِي رِوَايَةٍ: **”أَوْ لِيُخْفِيَهُمَا جَمِيعًا“**. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے یا دونوں کو پہن لے یا دونوں کو اتار لے۔

ایک روایت میں کچھ الفاظ مختلف ہیں۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1656) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: **”إِذَا انْقَطَعَ شَيْعُ نَعْلٍ أَحَدِكُمْ، فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا“**. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1654- أخرجه أحمد (1/22710) والبخاري (153) ومسلم (267) وأبو داود (31) والترمذي (15) والنسائي (24) وابن ماجه (310) 1655- أخرجه مالك (1701) والبخاري (5855) ومسلم (2097) وأبو داود (4136) والترمذي (1781) وابن حبان (5460) والبيهقي (432/2)

1656- أخرجه أحمد (3/9488) ومسلم (2098) والنسائي (5384) وابن ماجه (3617) وابن حبان (5459) وابن أبي شيبة (415/8) وابن الزقاق (20216)

✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی جوئے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو پھر وہ صرف دوسرے جوئے کو پہن کر نہ چلے۔ اسے درست کروالے (پھر دونوں کو پہن کر نہ چلے)۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1657) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَى أَنْ يَتَّعِلَ قَائِمًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ يَسْنَادًا حَسَنًا.

✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کوئی شخص کھڑا ہو کر جوتا اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے ”حسن سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

300- بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَرْكِ النَّارِ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ وَنَحْوِهِ سَوَاءٌ كَانَتْ سِرَاجٌ أَوْ غَيْرِهِ

باب: سوتے وقت یا کسی اور وقت میں گھر میں جلتی ہوئی آگ چھوڑنا منع ہے خواہ وہ چراغ کسی اور چیز میں ہو۔

(1658) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَتْرُكُوا بُيُوتَكُمْ حِينَ تَنَامُونَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سوتے وقت گھروں میں آگ (جلتی) چھوڑو۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1659) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اخْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى اللَّيْلِ، فَلَمَّا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَانِهِمْ، قَالَ: "إِنَّ هَذِهِ النَّارَ عَذُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا فَاطَفَتْوَهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک گھر، گھر والوں سمیت رات کے وقت جب نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سوتے لگو تو اسے بجھا دو۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1660) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "عَطُّوا

1657- اخرجہ ابوداؤد (4135)

1658- اخرجہ احمد (2/4515) والبخاری (6293) ومسلم (2015) وابوداؤد (5246) والترمذی (1810) وابن ماجہ (3769)

1659- اخرجہ احمد (7/19588) والبخاری (6294) ومسلم (2016) وابن ماجہ (3770) وابن حبان (5520)

وَأَرْكَسُوا السِّقَاءَ، وَأَغْلَقُوا الْأَبْوَابَ. وَأَطْفَعُوا السِّرَاجَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً. فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِيَّاهِ عَوْدًا، وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ، فَلْيَفْعَلْ، فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْفَوَيْسِقَةُ": الْفَارَةُ،

"وَتُضْرِمُ": تُخْرِقُ.

✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: برتن کوڑھانپ دو مشکیزے کا منہ بند کر دو دروازے بند کر دو چراغ بجھا دو کیونکہ شیطان کسی بند مشکیزے کا منہ نہیں کھول سکتا کسی بند دروازے کو نہیں کھول سکتا اور برتن کے (منہ پر پڑی ہوئی چیز) نہیں ہٹا سکتا اگر کسی شخص کو اپنے برتن پر رکھے کے لئے کوئی چیز نہ ملے صرف لکڑی ملے (تو وہی رکھ دے) اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ایسا کرے چوہا گھر والوں سمیت گھر کو جلا دیتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الفویسقة" سے مراد ہے چوہا اور "تضرم" یہاں "تحرق" یعنی جلانے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

301- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكْلِيفِ وَهُوَ فِعْلٌ وَقَوْلٌ مَا لَا مَصْلَحَةَ فِيهِ بِمَشَقَّةٍ

باب: تکلف کی ممانعت

اس سے مراد کوئی ایسا عمل یا ایسی بات ہے جو مشقت کے ہمراہ ہو اور اس میں کوئی مصلحت نہ ہو۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ (ص: 86).

✧ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "میں تم سے اس بارے میں کوئی اجر نہیں مانگا اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔"

(1661) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَيْتُنَا عَنِ التَّكْلِيفِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1662) وَعَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ،

مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ، فَلْيَقُلْ: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اللَّهُ أَعْلَمُ.

1660- اخرجہ البخاری (3280) ومسلم (2012) وابوداؤد (3721)

1661- اخرجہ البخاری (7293)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَنَنِيْبَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✎ مسروق بیان کرتے ہیں ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا: اسے
سے جو شخص کسی چیز کے بارے میں جانتا ہو وہ اس کے مطابق بتا دے اور جو نہ جانتا ہو وہ یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ
ہے! کیونکہ یہ بات بھی علم سے تعلق رکھتی ہے کہ آدمی کو جس چیز کا علم نہ ہو اس کے بارے میں وہ یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ
ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے۔

”تم یہ فرما دو! میں تم سے اس بارے میں کوئی اجر نہیں مانگتا اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔“
اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

**302-بابُ تَحْرِيمِ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَلَطْمِ الْخَدِّ وَشِقِّ الْجَنْبِ وَتَفْرِيقِ
وَحَلْقِهِ وَالِدُّعَاءِ بِالْوَيْلِ وَالشُّؤْرِ**

باب: میت پر نوحہ کرنا، گال پیٹنا، گریبان پھاڑنا، بال نوچنا، انہیں منڈ والینا حرام ہے اسی
بربادی اور تباہی کی دعا کرنا (بھی حرام ہے)

(1663) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا يَنْبَغُ عَلَيْهِ .
وَفِي رِوَايَةٍ: ”مَا يَنْبَغُ عَلَيْهِ“ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
✎ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میت پر نوحہ کئے جانے کی وجہ سے میت کو قبر میں
دیا جاتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”جس پر نوحہ کیا جائے“۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔
(1664) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَيْسَ
مَنْ صَرَبَ الْخُلُودَ، وَشَقَّ الْجَنْبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ“ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

1662- أخرجه احمد (2/1613) والبخاري (1007) ومسلم (2798) والترمذي (3265) والسنائي (6/11481) وابن حبان (764/352/3)

1663- أخرجه احمد (1/180) ومسلم (927) والسنائي (1857) وابن ماجه (1593) والطحاوي (ص/10) وابن حبان (3132/1002) وابن أبي شيبة (931/2) وعبد الرزاق (6680) والبيهقي (72/4)

1664- أخرجه احمد (2/3658) والبخاري (1294) ومسلم (103) والترمذي (1001) والسنائي (1859) وابن ماجه (1584/3149) وابن الجارود (516) والبيهقي (63/4)

✎ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص گال پیٹے، گریبان پھاڑے یا
زمانہ جاہلیت کی طرح بین کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1665) وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: وَجَعَ أَبُو مُوسَى، فَعَضَى عَلَيْهِ، وَرَأَسَهُ فِي حَبْرٍ أَمْرًا مِنْ أَهْلِهِ،
فَأَقْبَلَتْ تَصِيحُ بَرِيَّةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِيءٌ سَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ، وَالْحَالِقَةِ، وَالشَّاقَةِ .
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”الصَّالِقَةُ“: الَّتِي تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالنِّيَاحَةِ وَالنَّدْبِ . ”وَالْحَالِقَةُ“: الَّتِي تَحْلِقُ رَأْسَهَا عِنْدَ الْمُصِيبَةِ .
”وَالشَّاقَةُ“: الَّتِي تَشَقُّ قُوبَهَا .

✎ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے ان پر بے ہوش طاری ہوئی اس
وقت ان کا سر ان کی ایک اہلیہ کی گود میں تھا اس خاتون نے چلا کر رونا شروع کر دیا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت تو اسے کچھ
نہیں کہہ سکے جب ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے لاتعلقی ہوں جس سے اللہ تعالیٰ کے رسول لاتعلقی ہیں۔
نبی اکرم ﷺ نوحہ کرنے والی عورت، سر منڈوانے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورت سے لاتعلقی ہیں۔
یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”الصَّالِقَةُ“ نوحہ کرتے وقت اپنی آواز کو بلند کرنے والی عورت کو کہتے ہیں۔ ”الحالِقہ“
ایسی عورت جو مصیبت کے وقت اپنا سر منڈوا لیتی ہے اور ”الشَّاقَةُ“ وہ عورت جو مصیبت پریشانی یا نوحہ کے وقت اپنے کپڑے
پھاڑ ڈالتی ہے۔

(1666) وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: ”مَنْ يَنْبَغُ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا يَنْبَغُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ“ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✎ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص
پر نوحہ کیا جائے اسے قیامت کے دن اس نوحہ کی وجہ سے عذاب دیا جائیگا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1667) وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ نُسَيْبَةَ - بَضَمَ الثَّنُونَ وَفَتَحَهَا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

1665- أخرجه البخاري (1296) ومسلم (104) والسنائي (1862) وابن ماجه (1586) وابن حبان (3152) والبيهقي (56/1) والترمذي (7/19645)

1666- أخرجه احمد (6/18265) والبخاري (1291) ومسلم (933) والترمذي (1002/1667- أخرجه البخاري (1306) ومسلم (936) والبيهقي (3137) والسنائي (4191)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور یہ قول ”فیقرھا“ میں ”ی“ پر زبر ہے اور ”ق“ اور ”راء“ پر پیش ہے۔ اس کے معنی ہیں: وہ ڈالتا ہے۔ ”العنان“ میں ع پر زبر ہے۔

(1675) وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَصَدَّقَهُ، لَمْ تَقْبَلْ لَهُ صَلَوةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سیدہ صفیہ بنت ابوعبید رحمہا اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو شخص کسی نجومی کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرے اور اس کی تصدیق کرے تو اس شخص کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1676) وَعَنْ قَبِيصَةَ بِنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”الْعِيَّافَةُ، وَالطَّيْرَةُ، وَالطَّرْقُ، مِنَ الْجَبْتِ“. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

وَقَالَ: ”الطَّرْقُ“ هُوَ الرَّجْرُ: أَيْ رَجْرُ الطَّيْرِ وَهُوَ أَنْ يَتَّيَمَنَ أَوْ يَتَشَابَهَ بِطَيْرَانِهِ، فَإِنْ طَارَ إِلَى جِهَةِ الْيَمِينِ، تَيَمَّنَ، وَإِنْ طَارَ إِلَى جِهَةِ الْيَسَارِ، تَشَابَهَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: ”وَالْعِيَّافَةُ“: الْخَطُّ. قَالَ الْجَوْهَرِيُّ فِي الصَّحَاحِ: الْجَبْتُ كَلِمَةٌ تَقَعُ عَلَى الصَّنَمِ وَالْكَاهِنِ وَالسَّاحِرِ وَنَحْوِ ذَلِكَ.

حضرت قبیصہ بن مخارق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پرندے اڑ کر، بدقالی اور مختلف طریقے سے قال لینا شیطانی عمل ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ”حسن سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: لفظ ”طرق“ کا مطلب ”زجر“ ہے۔ یعنی ”زجر الطیر“ اس سے مراد پرندے کے اڑنے کے ذریعے برکت یا بے برکتی (کی قال) لینا ہے۔ یعنی اگر وہ دائیں طرف اڑ جائے تو یہ برکت (کی علامت) ہوگا۔ اور اگر بائیں طرف اڑے تو یہ نحوست کی علامت ہوگا۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: (اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ) ”العیافہ“ سے مراد لکیر کھینچنا (یعنی علم رمل) ہے۔

(علم لغت کے مشہور ماہر) ”جوہری“ (لغت کی مشہور کتاب) ”الصحاح“ میں تحریر کرتے ہیں: لفظ ”جبت“ کا اطلاق بت

1675- أخرجه احمد (5/16638) ومسلم (2230) والبيهقي (132/8) والابوداؤد (3907) والاحمد (3/9301) والحاكم (1/15) وابن ماجه (639)

1676- أخرجه احمد (18/15915) والابوداؤد (3907) وابن حبان (6131) والطبراني (18/941) وعبد الرزاق (19502) وابن سعد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں میں دو چیزیں ایسی ہیں زمانہ کفر میں تھیں: ایک نسب میں طعن کرنا اور دوسرا میت پر نوحہ کرنا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

303- بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِيَّانِ الْكُهَّانِ وَالْمُنَجِّمِينَ وَالْعُرَّافِ وَأَصْحَابِ الرِّبِّ وَالطَّوَارِقِ بِالْحَصْلِ وَبِالشَّعِيرِ وَنَحْوِ ذَلِكَ

باب: کاہنوں، نجومیوں، پیش گوئی کرنے والوں، رمل کرنے والوں، کنکریاں اور ”جو“ وغیرہ کر (قسمت کا حال بتانے والوں) کے پاس جانے کی ممانعت

(1674) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُهَّانَ، فَقَالَ: ”كَيْسُوا بِشَيْءٍ“ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يُخَذِّلُونَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ، فَيَكُونُ حَقًّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطِفُهَا الْجَنِيُّ فَيَقْرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ، كَمَا كَذَبَتْهَا مَعَهَا مِثْلُ كَذِبَةٍ“. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ - وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ، فَيَسْتَرْقِي السَّمْعُ، فَيَسْمَعُهُ، فَيُوجِّهُهُ إِلَى الْكُهَّانِ، فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِثْلَ كَذِبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ“.

قَوْلُهُ: ”فَيَقْرُهَا“ هُوَ يَفْتَحُ الْبَاءَ وَضَمُّ الْقَافِ وَالرَّاءِ، أَيْ: يُلْقِيهَا، ”وَالْعَنَانُ“ يَفْتَحُ الْعَيْنُ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بعض اوقات وہ کوئی ایسی بات دیتے ہیں جو درست ثابت ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ سچی بات ہوتی ہے جسے کوئی ”جن“ اپنا اور اسے اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے وہ اس کے ہمراہ سو جھوٹ ملا دیتے ہیں۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ بخاری رحمہ اللہ کی ایک روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بادل میں نازل ہوتے ہیں (راوی کہتے ہیں حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”عنان“ سے مراد بادل ہے) تو وہ کسی حکم کا تذکرہ کرتے ہیں جس کا آسمان میں فیصلہ ہو چکا ہو تو کوئی شیطان اسے چوری چھپے سن لیتا ہے اور اسے کاہنوں کے وحی کر دیتا ہے وہ اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

1674- أخرجه احمد (9/24624) والبخاري (3210) ومسلم (2228) وعبد الرزاق (20347) وابن حبان (6136) والبيهقي (138/8)

304- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّطْيِيرِ فِيهِ الْاَحَادِيثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ

باب: قال لیمنع ہے اس بارے میں کچھ احادیث وہ ہیں جو سابقہ باب میں گزر چکی ہیں
(1680) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا عَدْوَى وَلَا طَبْرَةَ، وَبُعْجَيْنِي الْفَالُ" قَالُوا: وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: "كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیماری کے متعدی ہونے اور بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں ہے البتہ مجھے فال پسند ہے لوگوں نے دریافت کیا: "فال" سے مراد کیا ہے آپ نے فرمایا: اچھی بات۔

(1681) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا عَدْوَى وَلَا طَبْرَةَ. وَإِنْ كَانَ الشُّومُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیماری کے متعدی ہونے اور بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ نحوسٹ یا گھر میں ہوتی ہے یا عورت میں ہوتی ہے یا گھوڑے میں ہوتی ہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1682) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنْطَبِرُ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بدفالی نہیں لیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1683) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَتِ الطَّيْرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَحْسَنُهَا الْفَالُ. وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ مَا بَكْرُهُ، فَلْيَقُلْ: اَللَّهُمَّ لَا بَأْسَ بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ"

حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے بدفالی کا تذکرہ کیا گیا آپ نے فرمایا: اس میں سب سے اچھی چیز فال ہے وہ کسی مسلمان کو (کوئی کام کرنے سے) نہ روکے جب کوئی شخص کوئی ایسے چیز دیکھے جو اسے

ناپسند ہو تو وہ یہ دعا پڑھے۔

1680- أخرجه احمد (4/12325) والبخاری (5756) ومسلم (2224) وابن ماجه (3538)

1681- أخرجه البخاری (2099) ومسلم (2225) وابوداؤد (3921) والترمذی (2833) والسنائی (3571) وداک (1817)

1682- أخرجه احمد (9/23007) وابوداؤد (3920) وابن حبان (5827) والبیہقی (140/8)

1683- أخرجه ابوداؤد (3919)

کا بن جاوگرا اور اس طرح کے دیگر افراد پر ہوتا ہے۔

(1677) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللَّهُمَّ اِنِّیْ خَدَّیْکَ بِالسَّحَرِ زَادَ مَا زَادَ". رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص نجوم کا کچھ علم رکھے

کچھ حصہ سیکھے گا۔ پھر وہ جتنا سیکھے گا وہ اتنا ہی (جادو کا حصہ) شمار ہوگا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1678) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّیْ خَدَّیْکَ بِالسَّحَرِ زَادَ مَا زَادَ، وَانَّ مِنَّا رَجُلًا بَاتُونَ الْكُفَّانَ؟ قَالَ: "فَلَا تَانِهِمْ"

رَجُلًا يَنْطَبِرُونَ؟ قَالَ: "ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ، فَلَا بَصَدُّهُمْ". قُلْتُ: وَمِنَّا رَجُلٌ يَخْطُو

"كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُو، فَمَنْ وَافَقَ خَطُّهُ، فَذَلِكَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں زمانہ جاہلیت

ہوں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت عطا کی ہم میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو کانہوں کے پاس جاتے ہیں آپ نے فرمایا

کے پاس نہ جاؤ! میں نے عرض کی ہم میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو پرندوں کے ذریعے فال لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا

ہے جو صرف ان کا خیال ہے وہ ایسا نہ کریں۔ میں نے عرض کی! ہم میں سے کچھ لوگ ہیں جو لکیریں کھینچتے ہیں۔ نبی

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایک نبی لکیریں کھینچ کر اس طرح بتایا کرتے تھے تو جس شخص کی لکیر ان کے مطابق ہو وہ

درست ہوتی ہے)

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1679) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَمِنَ الْكَلْبِ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ، وَخُلُوعُ الْكَاهِنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کمائی اور کاهن

کو دی جانے والی مٹھائی (استعمال کرنے سے) منع کیا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

1677- أخرجه احمد (1/2000) وابوداؤد (3905) وابن ماجه (3726) وابن ابی عمیر (602/8) والطبرانی (112878) والبیہقی (8/112878)

شعب الایمان (5197)

1679- أخرجه احمد (6/17069) والبخاری (2237) ومسلم (1567) وابوداؤد (3427) والترمذی (1136) والسنائی (4303)

(2159) وابن حبان (5157) والدراری (2568) وابن الجارود (581) وابن ابی عمیر (243) والحمیدی (450) والطبرانی (727)

والبیہقی (5/6)

”اے اللہ! تو ہی بڑائی عطا فرما سکتا ہے اور تو ہی برائی کو دور فرما سکتا ہے تیری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔“

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔ امام ابو داؤد نے اسے ”صحیح“ سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

305- بَابُ تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ الْحَيَوَانِ فِي بَسَاطٍ أَوْ حَجَرٍ أَوْ ثَوْبٍ أَوْ دِرْهِمٍ أَوْ دِينَارٍ أَوْ سَادَةٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَتَحْرِيمِ اتِّخَاذِ الصُّورَةِ فِي حَائِطٍ وَسَقْفٍ وَوَعِمَامَةٍ وَثَوْبٍ وَنَحْوِهَا وَالْأَمْرُ بِاتِّلَافِ الصُّورَةِ

باب: بستر، پتھر، کپڑے، درہم، دینار، پردے، تکیے وغیرہ پر کسی جانور کی تصویر بنانا حرام دیوار، چھت، پردہ، عمامہ، کپڑے وغیرہ پر کوئی تصویر بنانا حرام ہے ایسی تصویر کو ضائع کرنے کا حکم ہے۔

(1684) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”إِن يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّورَ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَخْيَا مَا خَلَقْتُمْ“. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو لوگ یہ تصویریں بناتے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: جنہیں تم نے پیدا کیا تھا انہیں زندہ کرو۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1685) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثَرَتِ سَهْوَةٌ لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلٌ، فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَوْنُ وَجْهَهُ، ”بَاعَا نِشْءُ، أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَاوِنُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ“، قَالَتْ: فَقَطَعْنَاهُ لَكَ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْقِرَامُ“ بَكْسَرِ الْقَافِ هُوَ: النَّسْرُ. ”وَالسَّهْوَةُ“ بَفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ: الصُّفَّةُ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ، وَقِيلَ: هِيَ الطَّاقُ النَّافِذُ فِي الْحَائِطِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے میں نے ایک رو میں پردہ لٹکا دیا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جب نبی اکرم ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ شدید عذاب ان لوگوں کو ہوگا کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے اسے کاٹ دیا اور اسے اس کا ایک تکیہ بنا دیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) دو تکیے بنائے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”الْقِرَامُ“ میں ق کسرہ کے ساتھ ہے اور اس کا معنی پردہ ہے اور ”السَّهْوَةُ“ میں سین

ہے اور اس کا مطلب ہے گھر کے سامنے چبوترے جیسی جگہ۔

اور اس کے معنی کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے: یہ دیوار میں روشن دان یا کھڑکی یا طاق کو بھی کہتے ہیں۔

(1686) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”كُلُّ مَصُورٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ“. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنْ كُنْتُ لَا بُلَّةَ فَأَعْلَا، فَأَضَعُ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوحَ فِيهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر تصویر بنانے والا جہنم میں ہوگا اس کے لئے اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے عوض میں ایک چیز بنا دی جائے گی جو اسے جہنم میں عذاب دے گی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اگر تم نے کچھ بنانا ہی ہے تو درخت کی یا ایسی چیز کی تصویر بناؤ جس میں روح موجود نہ ہو۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1687) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا، كَلَّفَ أَنْ يَنْفَخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ“. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت منقول ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بنائے گا قیامت کے دن اس کو اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس تصویر میں روح پھونکے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1688) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَصُورُونَ“. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن سب سے شدید عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1689) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي؟ فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً، أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً“. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہو سکتا ہے؟ جو میری تخلیق کی طرح تخلیق کرنے کی کوشش کرے (اگر وہ کر سکتے ہوں) تو

انہیں کوئی ذرہ (چھوٹی) بنا دینا چاہئے یا کوئی ”دانہ“ بنا دینا چاہئے یا ”جو“ بنانا چاہئے۔

(1690) وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمَلَائِكَةُ بَيْنَا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فرشتے ایسے گھر میں داخل جس میں کتاب یا تصویر موجود ہو۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1691) وَعَنْ ابْنِ عَسَمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَأْتِيَهُ، فَرَأَتْ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ فَلَقِيَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْنَا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے یہ وعدہ کیا: وہ آپ میں حاضر ہوں گے پھر ان کے آنے میں تاخیر ہوگئی یہ بات نبی اکرم ﷺ کے لئے بڑی گراں ہوئی آپ باہر تشریف کی ملاقات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہوئی آپ نے ان سے شکایت کی تو انہوں نے جواب دیا: ہم ایسے گھر میں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر موجود ہو۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”رات“ میں آئے اور اس کا مطلب ہے: اس نے دیر کر دی۔ (1692) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: وَاعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فِي سَاعَةٍ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ! قَالَتْ: وَكَانَ بِيَدِهِ عَصَا، فَطَرَحَهَا وَهُوَ يَقُولُ: ”مَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلَهُ“ ثُمَّ التَفَّتْ، فَإِذَا جَرَوْ كَلْبٌ تَحْتَ سَرِيرِهِ. فَقَالَ: ”هَذَا الْكَلْبُ؟“ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ بِهِ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، فَجَانَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”وَعَدْتَنِي، فَجَلَسْتُ لَكَ وَلَمْ تَأْتِنِي“ فَقَالَ: مَنْعَنِ الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِنَا لَا نَدْخُلُ بَيْنَا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے وعدہ کیا کہ وہ مختصر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے جب وہ مخصوص وقت آیا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس نہیں آئے۔

1690- أخرجه مالك (18011) وإسناده صحيح (4/11858) والبخاري (3225) ومسلم (1206) والبيهقي (4155) والترمذي (813) والحاكم (3293) وابن ماجه (4649) وابن حبان (5849) والطحاوي (1228) والبيهقي (431) وابن أبي شيبة (478/8) والبيهقي (271/7) والترمذي (3227) والبخاري (3227) والبيهقي (2104).

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ میں چھڑی موجود تھی۔ آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے ایک طرف رکھ دیا۔ آپ یہ فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے پھر آپ نے توجہ کی تو آپ کے پلنگ کے نیچے کتبے کا بچہ موجود تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کتاب اندر آیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! مجھے اس کے بارے میں پتہ نہیں چلا! آپ کے حکم کے تحت اسے باہر نکال دیا گیا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا میں تمہارے لئے بیٹھا ہوا تھا لیکن تم نہیں آئے۔ انہوں نے جواب دیا: آپ کے گھر میں موجود کتبے کی وجہ سے میں نہیں آ سکا ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر موجود ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (1693) وَعَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ حَيَّانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: لِي عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: آلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْ لَا تَدْعَ صُورَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو الہیاج حیان بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کام سے نہ بھیجوں؟ جس کام کے لیے نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھیجا تھا۔ وہ یہ ہے: جو بھی تصویر ملے اسے مٹا دو اور جو بھی قبر بلند ملے اسے برابر کرو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ 306- بَابُ تَحْرِيمِ اتِّخَاذِ الْكَلْبِ إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ مَا شِئَ أَوْ زَرْعٍ باب: شکار کرنے، جانوروں یا کھیت کی حفاظت کے علاوہ کوئی اور کتاب پالنا حرام ہے (1694) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”مَنْ أَقْسَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَا شِئَ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ“. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: ”قِيرَاطٌ“.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص شکار کرنے یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے کتاب پالے تو اس کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوں گے ایک روایت میں ایک قیراط کا لفظ مذکور ہے۔

1693- أخرجه احمد (1/741) ومسلم (969) والبيهقي (3218) والترمذي (1051) والنسائي (2020) وعبد الرزاق (6487) والطحاوي (155) والبيهقي (614).

1694- أخرجه مالك (1808) وإسناده صحيح (2/4479) والبخاري (5480) ومسلم (1574) والترمذي (1492) والنسائي (4295) وابن حبان (5653) وابن أبي شيبة (408/5) والبيهقي (9/6).

(1695) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَلَبَ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا إِلَّا كَلَبَ حَرْثًا أَوْ مَاشِيَةً". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "مَنْ أَقْتَنَى كَلَبًا لَيْسَ بِكَلَبِ صَيْدٍ، وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی کتے کو پالے گا اس سے روزانہ ایک قیراط کم ہوگا البتہ کھیت یا جانوروں کی حفاظت کے لئے پالے جانے والے کتے کا حکم مختلف ہے۔
اس میں کمی نہیں ہوگی) یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔
مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص کوئی ایسا کتا پالے جو شکار کے لئے نہ ہو یا جانوروں اور زمین کے لئے نہ ہو تو اس شخص کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوں گے۔

307-بَابُ كَرَاهِيَةِ تَعْلِيْقِ الْجَرَسِ فِي الْبَعِيرِ وَغَيْرِهِ مِنَ الدَّوَابِّ وَكَرَاهِيَةِ اسْتِصْحَابِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ
باب: اونٹ، اس کے علاوہ دیگر جانوروں کی گردن میں گھنٹی لٹکانا مکروہ ہے۔
سفر کے دوران کتے اور گھنٹی کو ساتھ رکھنا مکروہ ہے۔

(1696) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَلْبَسُ الْمَلَائِكَةُ رُقْعَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فرشتے ایسے قافلے کے جاتے جس میں کتا یا گھنٹی موجود ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔
(1697) وَعَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: گھنٹی شیطان آلہ ہے۔

1695-اخرجه احمد (3/7625) والبخاری (2322) ومسلم (1575) والابوداؤد (2844) والترمذی (1494) والسنائی (4300)
(3204) وابن حبان (5652) وابن ابی عمیر (409/5) والبیہقی (251/1)
1696-اخرجه احمد (3/8345) ومسلم (2113) والابوداؤد (2555) والترمذی (1709) والدارمی (2676) وابن حبان (703)
(253/5)

1697-اخرجه احمد (3/8860) ومسلم (2114) والابوداؤد (2556) وابن حبان (4704) والبیہقی (253/5)

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

308-بَابُ كَرَاهِيَةِ رُكُوبِ الْجَلَالَةِ وَهِيَ الْبَعِيرُ أَوْ النَّاقَةُ الَّتِي تَأْكُلُ الْعُدْرَةَ فَإِنْ أَكَلَتْ عُلْفًا طَاهِرًا فَطَابَ لِحُمُهَا، زَالَتِ الْكَرَاهَةُ

باب: "جلالہ" پر سوار ہونا مکروہ ہے اس سے مراد وہ اونٹ یا اونٹنی ہے جو گندگی کھاتے ہوں اگر اس کے بعد وہ پاک چارہ کھالیں اور ان کا گوشت صاف ہو جائے تو وہ کراہت زائل ہو جائے گی
(1698) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلَالَةِ عَلَى الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں میں سے "جلالہ" کے بارے میں منع کیا ہے کہ اس پر سواری کی جائے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

309-بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْأَمْرِ بِإِزَالَتِهِ مِنْهُ إِذَا وَجَدَ فِيهِ وَالْأَمْرُ بِتَنْزِيهِهِ الْمَسْجِدَ عَنِ الْأَقْدَارِ

باب: مسجد میں تھوک پھینکنا منع ہے اسے صاف کرنے کا حکم ہے اگر یہ مسجد میں پایا جائے نیز مسجد کو گندگی سے پاک رہنے کا حکم ہے

(1699) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْمُرَادُ بِدَفْنِهَا إِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ تَرَابًا أَوْ رَمْلًا وَنَحْوَهُ، فَيُؤَارِيهَا تَحْتَ تَرَابِهِ. قَالَ أَبُو الْمَحَاسِنِ الرُّوَيْسِيُّ مِنْ أَصْحَابِنَا فِي كِتَابِهِ "الْبَحْرُ وَقِيلَ: الْمُرَادُ بِدَفْنِهَا إِخْرَاجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ، أَمَّا إِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ مَبْلَطًا أَوْ مُجَصَّصًا، فَدَلَّكَهَا عَلَيْهِ بِمَدَاسِهِ أَوْ بغيرِهِ كَمَا يَفْعَلُهُ كَثِيرٌ مِنَ الْجُهَالِ، فَلَيْسَ ذَلِكَ بِدَفْنٍ، بَلْ زِيَادَةٌ فِي الْخَطِيئَةِ وَتَكْثِيرٌ لِلْقَذَرِ فِي الْمَسْجِدِ، وَعَلَى مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ أَنْ يَمْسَحَهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِتُوبِهِ أَوْ يَبْدِهِ أَوْ غَيْرِهِ أَوْ بَغْسِلَةٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور

1698-اخرجه ابوداؤد (2558) والحاكم (2/2248)

1699-اخرجه البخاری (415) ومسلم (552) والابوداؤد (474) والترمذی (572) والسنائی (722)

اس کا کفارہ یہی ہے کہ اسے دفن کر دیا جائے۔

اسے دفن کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب مسجد مٹی یا ریت وغیرہ سے بنی ہوئی ہو اور اس کو مٹی کے نیچے دفن کر دیا جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے دفن کر دیا جائے۔

اگر مسجد اینٹوں یا چونے سے بنی ہوئی ہے تو اسے کسی چیز کے ذریعے کھرچنے سے جیسے اکثر جاہل لوگ کرتے ہیں، حکم ثابت نہیں ہوگا بلکہ زیادہ گناہ ہوگا اور مسجد میں زیادہ گندگی پھیلے گی۔

جو شخص ایسا کرتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے کپڑے یا ہاتھ کے ذریعے اس جگہ کو صاف کرے یا اسے دھو دے۔

(1700) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي مَخَاطَا، أَوْ بُزَاقًا، أَوْ نُخَامَةً، فَحَكَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے (مسجد کی) قبلہ کی سمت والی لگا ہوا دیکھا تو اسے کھرچ دیا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1701) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ هَذِهِ لَا تَصْلُحُ لَشَيْءٍ مِّنْ هَذَا الْبُؤْسِ وَلَا الْقَذَرِ، إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ" أَوْ كَمَا قَالَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ مساجد پیشاب کرنے یا کھانے کیلئے نہیں ہیں۔ یہ اللہ کے ذکر اور قرآن کی تلاوت کیلئے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں یا جیسا بھی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

310-بَابُ كَرَاهَةِ الْخُصُومَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِيهِ وَنَشْدِ الصَّلَاةِ وَالْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْإِجَارَةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْمُعَامَلَاتِ

باب: مسجد میں جھگڑا کرنا، آواز بلند کرنا، گمشدہ چیز کا اعلان کرنا، خرید و فروخت کرنا، اجارہ یا اس طرح کا کوئی اور معاملہ کرنا مکروہ ہے۔

(1702) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا.

1700- اخرجہ مالک (457) والبخاری (407) ومسلم (549)

1701- اخرجہ مسلم (285)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو اسے کہے اللہ تعالیٰ وہ گمشدہ چیز تمہیں نہ لوٹائے! کیونکہ مسجد اس مقصد کیلئے نہیں بنائی جاتی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1703) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا رَأَيْتُمْ مَن يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا: لَا أَرَبَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَن يَنْشُدُ ضَالَّةً فَقُولُوا: لَا رَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ."

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ."

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں کوئی چیز فروخت کر رہا ہو یا خرید رہا ہو تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہارے سودے میں نفع نہ دے! جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو اپنی گمشدہ چیز کا (مسجد میں) اعلان کرے تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہیں یہ واپس نہ دلائے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

(1704) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَخْمَرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا وَجَدْتُ، إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا يُنِيتُ لَهَا."

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے مسجد میں اعلان کیا اور بولا: کون شخص مجھے میرے سرخ اونٹ کے بارے میں بتائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ تمہیں نہ ملے۔ مساجد مخصوص مقصد کے لیے بنائی گئی ہیں (اور وہ عبادت ہے)۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1705) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

1702- اخرجہ احمد (3/9448) ومسلم (568) والبخاری (473) وابن ماجہ (767) وابن حبان (1651) وابن خزيمة (1302) والبيهقي (447/2)

1703- اخرجہ الترمذی (1325) والنسائی (176) والدارقطني (1401) والحاكم (2/2339) وابن حبان (1650) وابن خزيمة (1305) وابن الجارود (562) وابن أبي شيبة (153) والبيهقي (447/2)

1704- اخرجہ مسلم (569) وعبد الرزاق (1721) وابن أبي شيبة (419/2) والنسائی (174) والطحاوي (804) والبخاری (407/1) والبيهقي (447/2)

1705- اخرجہ ابوداؤد (1079) والترمذی (322) والنسائی (713) وابن ماجہ (749)

نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ، أَوْ يُنْشَدَ فِيهِ شَعْرٌ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ میں خرید و فروخت کرنے سے منع کیا ہے اور مسجد میں کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ نیز اس میں بھی منع کیا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہے۔

(1706) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ الصَّحَابِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَّيْتُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَذْهَبَ قَاتِبِي بِهِذَيْنِ، فَبَجْتُهُنَّ بِهِمَا، فَقَالَ: أَنْتُمَا؟ فَقَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ، لَوَجَعْتُكُمَا، تَرَفَعَانِ أَصَوَاتَكُمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں بیان کرتے ہیں میں مسجد میں موجود تھا ایک شخص ماری میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: تم جاؤ اور ان دو آدمیوں کو لے دو ان کو لے کر آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم دونوں کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم رہنے والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تم دونوں کی پٹائی کرتا تم رسول کی مسجد میں آواز بلند کر رہے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

311- بَابُ نَهْيٍ مَنْ أَكَلَ ثَوْمًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ غَيْرَهُ مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيحٌ دُخُولِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ زَوَالِ رَائِحَتِهِ إِلَّا لِبُضْرُورَةٍ

باب: لہسن، پیاز، گندھنا وغیرہ، ایسی چیز جس کی بدبو ہو، اسے کھانے کے بعد اس کی بو ختم سے پہلے، مسجد میں آنا منع ہے، البتہ کسی ضرورت کے تحت آیا جاسکتا ہے

(1707) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ أَكَلَ الشَّجَرَةَ - يَعْنِي: الثُّومَ - فَلَا يَقْرَأَنَّ مَسْجِدَنَا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

1706 - اخرج البخاري (470)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "مَسْجِدُنَا".

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص یہ سبزی کھالے وہ اس وقت تک ہماری مسجد نہ آئے جب تک اس کی بو ختم نہ ہو جائے (راوی کہتے ہیں) سبزی سے مراد 'لہسن' ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1708) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَأَنَّ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے لہسن کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس درخت (کا پھل یعنی لہسن) کھالے وہ ہمارے قریب نہ آئے اور نہ ہی ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1709) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَكَلَ ثَوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا، أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ، وَالثُّومَ، وَالْكُرَّاثَ، فَلَا يَقْرَأَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَذَيَّبُونَ بِمَا يَتَذَيَّبُ مِنْهُ بَنُو آدَمَ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پیاز یا لہسن کھالے وہ ہم سے الگ رہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ہماری مسجد سے الگ رہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں جو شخص پیاز یا لہسن کھالے یا "گندنا" کھالے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو اس سے اذیت ہوتی ہے جس سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے۔

(1710) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ:

ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ مَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ: الْبَصَلَ، وَالثُّومَ. لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا وَجَّهَهُمَا مِنَ الرَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ، فَأَخْرَجَ إِلَى الْبُقْعِ، فَمَنْ

1707 - اخرج احمد (2/4619) والبخاري (853) ومسلم (561) والبوداؤد (3825) وابن ماجه (1016) وابن حبان (2088) وابن أبي شيبة (510/2)

1708 - اخرج احمد (4/12936) والبخاري (856) ومسلم (562)

1709 - اخرج احمد (5/15053) والبخاري (854) ومسلم (564) والبوداؤد (3822) والترمذي (1806) والنسائي (706) وابن ماجه (3365)

والن حبان (1644) وابن خزيمة (1664) وعبد الرزاق (1736) وابن أبي شيبة (510/2) والبوداؤد (411/1) والبيهقي (76/3)

1710 - اخرج احمد (1/89) ومسلم (567) والنسائي (707) وابن ماجه (1014) وابن حبان (2091) والحميدي (10) والبيهقي (315) والبوداؤد (256) والبوداؤد (408/1) والبيهقي (224/6)

أَكَلَهُمَا، فَلْيَبْتِغِ طَبْخًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک دن جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ انہوں نے اپنے خطبے میں فرمایا: لوگو! تم لوگوں نے دو پھل کھانے شروع کر دیئے ہیں۔ میرے خیال میں یہ دونوں خبیث ہیں، پیاز اور لہسن۔ اگر تم اللہ کو دیکھا ہے یا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے (کہ جب آپ مسجد میں کسی شخص سے پاتے تھے تو اسے ہدایت کرتے تھے تو اس شخص کو البقیع کی طرف نکال دیا جاتا تھا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نے ان دونوں کو کھانا ہو وہ پکا کر ان کی بو کو ختم کر دے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

312- بَابُ كَرَاهَةِ الْإِحْتِبَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ لِأَنَّهُ يَجْلِبُ النَّوْمُ

اسْتِمَاعُ الْخُطْبَةِ وَيَخَافُ انْتِقَاضَ الْوُضُوءِ

باب: جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت ”احتباء“ کے طور پر بیٹھنا مکروہ ہے کیونکہ کے نتیجے میں نیند آ جاتی ہے اور خطبہ نہیں سنا جاسکتا اور وضو بھی ٹوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے (1711) عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

♦♦ حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن ”احتباء“ کے طور پر بیٹھنا مکروہ فرمایا ہے جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ یہ دونوں فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

313- بَابُ نَهْيٍ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُصَيِّحَ عَنْ أَخِيهِ

مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ حَتَّى يُصَيِّحَ

باب: جب ذوالحجہ کا ”عشرہ“ شروع ہو جائے تو جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے

بال کٹوانا یا ناخن کٹوانا اس وقت تک منع ہے جب تک وہ قربانی نہ کر لے

(1712) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ كَانَتْ

1711- أخرجه أحمد (5/15630) وابوداؤد (1110) والترمذی (514) والبیہقی (235/3)

يَدْبَحُ يَذْبَحُهُ، فَإِذَا أَهْلُ هَلَالٍ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُصَيِّحَ“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے قربانی کرنی ہو جب ذوالحجہ کا چاند نظر آ جائے وہ اپنے بال یا ناخنوں میں سے کوئی چیز نہ کٹوائے یہاں تک کہ قربانی کر لے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

314- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ بِمَخْلُوقٍ كَالنَّبِيِّ وَالْكَعْبَةِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالسَّمَاءِ

وَالْأَبَاءِ وَالْحَيَاةِ وَالرُّوحِ وَالرَّاسِ وَحَيَاةِ السُّلْطَانِ وَنِعْمَةِ السُّلْطَانِ وَتَرْبِيَةِ فَلَانٍ

وَالْأَمَانَةِ، وَهِيَ مِنْ أَشَدِّهَا نَهْيًا

باب: مخلوق جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، خانہ کعبہ، فرشتوں، آسمان، اپنے آباؤ اجداد، زندگی،

روح، سر، بادشاہ کی عنایت، فلاں شخص کی قبر، امانت، اور یہ ان میں سب سے زیادہ شدید ہے، کی قسم، اٹھانا منع ہے

(1713) عَنْ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا، فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ، أَوْ لِيَصُحَّ عَلَيْهِ“.

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحِ: ”فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ، أَوْ لِيَصُحَّ“.

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کے نام کی قسم اٹھاؤ جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائے ورنہ خاموش رہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

”صحیح“ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جس شخص نے قسم اٹھانی ہو صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔

(1714) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

1712- أخرجه أحمد (26633) ومسلم (1977) وابوداؤد (2791) والترمذی (1528) والشافعی (4374) وابن ماجه (3149) وابن حبان (5897) والحاكم (4/7518) والبیہقی (293) والطبرانی (557/23) والبیہقی (266/9)

1713- أخرجه مالك (1037) وأحمد (2/4667) والبخاری (2679) ومسلم (1646) وابوداؤد (3249) والترمذی (1540) والشافعی (3776) وابن ماجه (2094) والدارمی (2341) والطبرانی (5/15933) والبیہقی (624) وابن الجارود (922) والبیہقی (28/10)

”لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي، وَلَا بِأَبَائِكُمْ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

”الطَّوَاغِي“: جَمْعُ طَاغِيَةٍ، وَهِيَ الْأَصْنَامُ. وَمِنْهُ الْحَدِيثُ: ”هَذِهِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ“ أَيْ: صَنَمُهُمْ وَرَوَى فِيهِ غَيْرُ مُسْلِمٍ: ”بِالطَّوَاغِيَةِ“ جَمْعُ طَاغُوتٍ، وَهُوَ الشَّيْطَانُ وَالصَّنَمُ۔

♦♦ حضرت عبدالرحمن بن سرہ اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بتوں کے نام کی اجداد کے نام کی قسم نہ اٹھاؤ۔

اس حدیث کو امام مسلم ﷺ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”الطَّوَاغِي“ جمع ہے اور اس کا واحد ”طَاغِيَةُ“ ہے اور یہ اصنام یعنی بتوں کو اسی سے متعلق یہ حدیث بھی ہے کہ ”یہ دوس قبیلے کا طَاغِيَةُ (یعنی مخصوص بت) ہے“۔

جبکہ مسلم کے علاوہ دیگر کتب کی روایات میں لفظ ”بِالطَّوَاغِيَةِ“ بھی وارو ہے جس کا واحد طَاغُوت ہے اور ”بت“ دونوں کے معنوں میں بولا جاتا ہے۔

(1715) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ حَلَفَ فَلَيْسَ مِنَّا“ حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

♦♦ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے امانت کی قسم اٹھا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔ امام ابوداؤد نے اس کو ”صحیح سند“ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(1716) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ حَلَفَ فَقَالَ: إِنِّي بَرُّ الْإِسْلَامِ، فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَإِنْ كَانَ صَادِقًا، فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور یہ کہے: ”اے اسلام! تو میں اسلام سے باہر نکل جاؤں اگر وہ قسم میں جھوٹا ہوگا تو وہ ایسا ہی ہو جائے گا جیسے اس نے کہا اور اگر وہ بھی وہ سالم طور پر اسلام میں واپس نہیں آسکے گا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1717) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَا وَالْكَعْبَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ

1714 - أخرجه احمد (7/20648) ومسلم (1648) والتمسائي (3783) وابن ماجه (2095)

1715 - أخرجه احمد (9/32041) وابوداؤد (3253) والحاكم (4/7816) وابن حبان (4363)

1716 - أخرجه ابوداؤد (2358) والتمسائي (3781) وابن ماجه (2100) والحاكم (4/8718)

تَحْلِفَ بِغَيْرِ اللَّهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ، فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ“۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“۔

وَقَسَرَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ قَوْلَهُ: ”كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ“ عَلَى التَّغْلِيظِ، كَمَا رَوَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”الْكِرْيَاءُ شِرْكٌ“۔

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے انہوں نے ایک شخص کو یہ قسم اٹھاتے ہوئے سنا: خانہ کعبہ کی قسم! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم غیر اللہ کے نام کی قسم نہ اٹھاؤ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو اللہ تعالیٰ کی بجائے کسی اور کے نام کی قسم اٹھائے اس نے کفر کیا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے شرک کیا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

امام ترمذی کے فرمان کے مطابق یہاں ”کفر و شرک“ کو کچھ علماء نے تنبیہ اور تشدید کے معنی میں لیا ہے کیونکہ اس سے مراد یہ نہیں؟ وہ حقیقتاً کافر اور مشرک ہی ہیں جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے: بریا کاری بھی شرک کی ایک قسم ہے۔

315-بَابُ تَغْلِيظِ الْيَمِينِ الْكَاذِبَةِ عَمْدًا

باب: جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھانے کا شدید (حرام ہونا)

(1718) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالٍ أَمْرٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ“ قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (آل عمران: 77)۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

♦♦ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی مسلمان کا مال ناحق طور پر ہڑپ کرنے کے لیے (جھوٹی) قسم اٹھائے گا وہ اس حال میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے شدید ناراض ہوگا۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی تائید میں قرآن کی یہ آیت پڑھی:

”بے شک جو لوگ اللہ (کے نام) کے عہد اور قسم کو معمولی قیمت کے عوض میں (تورڈیتے ہیں)“ اٰلِیٰ آخِرَ الْاٰیَةِ

1717 - أخرجه احمد (2/4904) والترمذی (1540) وابوداؤد (3251) والحاكم (4/7813) والطيالسي (189696) وابن حبان (4358) ومحمد الرزاق (15926) والبيهقي (29/10)

1718 - أخرجه احمد (1/3576) والبخاري (356) ومسلم (138) وابوداؤد (3243) والترمذی (1273) وابن ماجه (2323) والحميدي (95) وابن حبان (5084) وابويطي (5197) والطيالسي (262) وابن ابی حمييه (3/7) والبيهقي (178/10)

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1719) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِيَّاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِمِثْلِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ. وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "وإن كَانَ قَضِيًّا مِنْ أَرَاكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✦ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعہ مسلمان کا مال ہڑپ کر لے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔ ایک شخص سے کیا اگر چہ وہ کوئی معمولی چیز ہو؟ تو آپ نے فرمایا: اگر چہ وہ پیلو کے درخت کی شاخ ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(1720) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْكِبَارُ: الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكِبَارُ؟ قَالَ: "الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ" قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "الْيَمِينُ الْغَمُوسُ" قُلْتُ: وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ؟ قَالَ: "الَّذِي مَالَ أَمْرٌ مُسْلِمًا" يَعْنِي بِيَمِينٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ.

♦♦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کمیرہ گناہ یہ ہیں کسی کو اللہ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔
اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

بخاری رحمہ اللہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے
یا رسول اللہ ﷺ! کبیرہ گناہوں سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا۔ اس نے دریافت کیا: کیا
نہیں؟ آپ نے فرمایا: جھوٹی قسم اٹھانا۔

اس نے دریافت کیا: جھوٹی قسم سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ جس کے ذریعے تم کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر لو۔
راوی کہتے ہیں: یعنی وہ قسم جو آدمی نے جھوٹی اٹھائی ہو۔

316- بَابُ نَذْبِ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ
الْمَحْلُوفَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُكْفِّرُ عَنْ يَمِينِهِ

باب: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے برعکس کام کو بہتر سمجھے اس کے لئے مناسب یہ ہے
قسم کو توڑ دے اور وہ کام کرے جو زیادہ بہتر ہے اور پھر اپنی قسم کا کفارہ دے۔

(1721) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَإِذَا حَلَفْتَ بِعَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَأَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تم کوئی قسم اٹھاؤ اور پھر اس کے برعکس کام کو اس سے زیادہ بہتر دیکھو تو وہ کام کرو! جو زیادہ بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دو۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1722) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور پھر اس کے برعکس کام کو اس سے زیادہ بہتر سمجھے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کرے جو زیادہ بہتر ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1723) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنِّي وَاللَّهِ إِن شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، ثُمَّ أَرَى خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي، وَآتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا! تو میں جب بھی کوئی قسم اٹھاؤں اور پھر کسی دوسرے کام کو اس سے زیادہ بہتر سمجھوں گا تو میں اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور وہ کام کروں گا جو زیادہ بہتر ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1724) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَلْجُ خَدُّكُمْ فِي يَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ ائْتُمْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
قَوْلُهُ: "يَلْجُ" يَفْتَحُ اللَّامَ وَتَشْدِيدُ الْجِيمِ أَيُّ: يَتِمَادَى فِيهَا، وَلَا يُكْفَرُ، وَقَوْلُهُ: "اِئْتُمْ" هُوَ بِالشَّاءِ لُتَمْلِكُ، أَيُّ: أَكْثَرُ ائْتُمْ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص اپنی بیوی کے بارے میں اپنی

1722- اخراج مالک (1034) و احمد (3/8742) و مسلم (1650) و الترمذی (1535) و التلمیذی (3/4722) و ابن حبان (4349) و البیہقی (232/9)

1723- آخر جلد (7/19608) والبخاری (3133) ومسلم (1649) والرواد (3276) والسنائی (3789) وابن ماجه (2107) وابن حبان (4351) والنسائی (51/10)

172- اخرجہ احمد (3/8215) والبخاری (6625) ومسلم (1655).

172- اخرجہ احمد (3/8215) والبخاری (6625) ومسلم (1655).

318- بَابُ كَرَاهَةِ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا

باب: سودا کرتے ہوئے قسم اٹھانا مکروہ ہے اگرچہ آدمی سچا ہو

(1726) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "الْحَلْفُ مَنْقَعَةٌ لِلْبَغْوَ، مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قسم اٹھانے سے سودا ہو جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1727) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّا كُنْمُ وَكَثْرَةُ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ، فَإِنَّهُ يُنْفِقُ ثُمَّ يَمُحَقُ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سودا کرتے ہوئے بکثرت قسم اٹھانے سے بچو! کیونکہ یہ سودے کو بڑھا دیتی ہے لیکن برکت کو مٹا دیتی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

319- بَابُ كَرَاهَةِ أَنْ يَسْأَلَ الْإِنْسَانُ بَوَاجِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ الْجَنَّةِ، وَكَرَاهَةِ مَنَعِ مَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ تَعَالَى وَتَشَفَّعَ بِهِ

باب: آدمی کا جنت کے علاوہ اللہ کے نام پر کوئی اور چیز مانگنا مکروہ ہے اور جو شخص اللہ کے نام پر مانگے، اس کے نام کی سفارش پیش کرے تو اسے نہ دینا بھی منع ہے

(1728) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللَّهِ إِلَّا الْجَنَّةُ". رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی ذات (کے وسیلے) سے صرف جنت کا سوال کیا جائے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ سے اس کی ذات کے وسیلے سے صرف جنت مانگی جائے۔ کوئی دنیاوی چیز نہیں)۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

1726- أخرجه احمد (3/7211) والبخاری (6087) ومسلم (1606) وابو داؤد (3335) والنسائی (4473) وابن حبان (4906) والبيهقي (265/5)

1727- أخرجه احمد (8/22607) ومسلم (1607) والنسائی (4472) وابن ماجه (2209)

1728- أخرجه ابو داؤد (1671)

قسم پر ڈٹا رہے یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ کا کام ہے کہ وہ اپنی قسم کا وہ کفارہ ادا کر دے جو اللہ تعالیٰ نے لئے لازم کیا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یلج" میں لام زبر اور جیم شد کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب ہے: وہ اس پر ڈٹا رہا کفارہ ادا نہ کرے۔ "ائم" ثاء کے ساتھ ہے اس سے مراد ہے: بہت زیادہ گناہ کرنے والا شخص۔

317- بَابُ الْعَفْوِ عَنِ الْيَمِينِ وَأَنَّهُ لَا كَفَّارَةَ فِيهِ، وَهُوَ مَا يَجْزِي عَلَى الْبَيْعِ بَغَيْرِ قَصْدِ الْيَمِينِ كَقَوْلِهِ عَلَى الْعَادَةِ: لَا وَاللَّهِ، وَبَلَى وَاللَّهِ، وَنَحْوِ ذَلِكَ

باب: "لغو" قسم معاف ہے یعنی اس میں کوئی کفارہ نہیں ہوگا

اس سے مراد وہ قسم ہے جو قسم کے ارادے کے بغیر آدمی کے منہ سے نکل جائے جیسا کہ آدمی کا عادت کے طور پر نہیں! اللہ کی قسم! یا اللہ کی قسم وغیرہ۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَا يُؤْخَذُ كُمْ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤْخَذُ كُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ﴾ اِطْعَامَ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ (المائدة: 89)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ تمہاری قسموں میں سے لغو قسم پر مواخذہ نہیں کرے گا، وہ تمہارا ان قسموں کے حوالے سے مواخذہ جنہیں تم نے پختہ کیا ہو اور اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ اس اوسط کے حساب سے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلا یا انہیں کپڑے پہنانا ہے یا غلام آزاد کرنا ہے اور جس شخص کو یہ نہ میسر آئے وہ تین دن روزے رکھے یہ تمہاری قسموں ہے جب تم قسم اٹھاؤ ویسے تم اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔"

(1725) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَا يُؤْخَذُ كُمْ بِاللَّغْوِ بِاللَّهِ﴾ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: لَا وَاللَّهِ، وَبَلَى وَاللَّهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت "اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کے بارے میں مواخذہ نہیں کرے گا" اس طرح کی بات کے بارے میں نازل ہوئی ہے: نہیں! اللہ کی قسم، یا ہاں! اللہ کی قسم۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1729) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَأَلَ اللَّهَ، فَأَعِذُّهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ، فَأَعْطُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ، فَأَجِبُوهُ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافُوا لَهُ، لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ بِهِ فَأَدْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَفَّاتُمُوهُ". حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحَيْنِ.

حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ دو اللہ کے نام پر کچھ مانگے اسے وہ دو جو شخص تمہاری دعوت کرے اسے قبول کرو جو شخص تمہارے ساتھ اچھائی کرے اسے بدلہ دو اگر بدلے کے طور پر دینے کے لیے کچھ نہ ہو تو اس کے لیے اتنی دعاؤں خیر کرو کہ تمہیں محسوس ہو کہ تم نے اسے بدلہ دیا۔

امام نووی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابو داؤد اور امام نسائی نے صحیحین کی سند کے ہمراہ اسے روایت کیا۔
320-بَابُ تَحْرِيمِ قَوْلِهِ: شَاهَنْشَاهُ لِلْسُلْطَانِ وَغَيْرِهِ لَانَّ مَعْنَاهُ مِلْكُ الْمُلُوكِ يُوصَفُ بِذَلِكَ غَيْرُ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

باب: حاکم وقت کو شہنشاہ "وغیرہ" کہنا حرام ہے کیونکہ اس کا مطلب (بادشاہوں کا بادشاہ) اس صفت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو موصوف نہیں کیا جاسکتا۔

(1730) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَخْنَعَ النَّاسِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ تَسْمَى مِلْكُ الْأَمْلَاكِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: "مِلْكُ الْأَمْلَاكِ" مِثْلُ: شَاهَنْشَاهِ.

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے کم کسی آدمی کو "ملک الاملاک" (بادشاہوں کا بادشاہ یا شہنشاہ کہا جائے)۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔
سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: "ملک الاملاک" شہنشاہ کی مانند ہے۔

321-بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُخَاطَبَةِ الْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ وَنَحْوِهِمَا بِسَيِّدٍ وَنَحْوِهِ
باب: فاسق یا بدعتی وغیرہ شخص کو مخاطب کرتے ہوئے "سید" وغیرہ کہنا

1729-اخرجه احمد (2/5365) والبخاری (216) والیو داؤد (1672) والنسائی (2566) وابن حبان (3408) والحاكم (1502) (1595) والقصائي (421) والابن القيم (56/9) وابن أبي حنيم (228/3) والبيهقي (199/4)
1730-اخرجه احمد (3/7333) والبخاری (6206) والیو داؤد (4961) والترمذی (2837) وابن حبان (5835) والبيهقي (307/9)

(1731) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُولُوا لِلْمَنَافِقِ سَيِّدًا، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ اسْتَخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ". رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.
حضرت بريدہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: منافق کو "سید" سردار نہ کہو کیونکہ اگر وہ "سید" ہوگا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کر دیا۔
اس حدیث کو امام ابو داؤد نے "صحیح سند" کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

322-بَابُ كَرَاهَةِ سَبِّ الْحُمِيِّ

باب: "بخار" کو برا کہنا مکروہ ہے

(1732) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ، أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: "مَا لَكَ يَا أُمُّ السَّائِبِ - أَوْ يَا أُمُّ الْمُسَيَّبِ - تُزْفِرِينَ؟" قَالَتْ: الْحُمِيُّ لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا! فَقَالَ: "لَا تَسِبِّي الْحُمِيَّ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ خَبَثُ الْحَدِيدِ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"تُزْفِرِينَ" ائى تتحركين حرکة سريعة، ومعناه: ترتعد. وهو بضم التاء وبالنون المكررة والقاء المكررة، وروى أيضا بالراء المكررة والقافين.

حضرت جابر بیان کرتے ہیں نبی اکرم نے ام سائب (راوی کو شک ہے شاید یہ نام ہے) ام مسیب کے ہاں آئے۔ آپ نے دریافت کیا کہ ام سائب (راوی کو شک ہے شاید یہ نام ہے) ام مسیب تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم کیوں کانپ رہی ہو۔ انہوں نے جواب دیا بخار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ کرے نبی اکرم نے فرمایا: تم بخار کو برا نہ کہو کیونکہ یہ اولاد آدم کی خطاؤں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے رنگ کو دور کر دیتی ہے۔
اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں: "تُزْفِرِينَ" سے مراد ہے: کانپ رہی تھی پوری تیزی کے ساتھ۔ اور اس لفظ میں تاء پر پیش ہے اور "زاء" مکرر ہے اور فاء بھی مکرر ہے اور یہ لفظ "راء" مکرر ہے کے ساتھ دو قافوں سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

323-بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ، وَبَيَانِ مَا يُقَالُ عِنْدَ هُبُوبِهَا

باب: "ہوا" کو برا کہنے کی ممانعت جب ہوا چلے تو کیا پڑھا جائے؟ اس کا بیان

(1733) عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ أُمِّيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
1731-اخرجه احمد (9/23000) والبخاری (760) والیو داؤد (4977) والحاكم (4/7865)
1732-اخرجه احمد (2575) وابن حبان (2938) والبيهقي (2173)

”لَا تَسْبُوا الرِّيحَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا نَكَرْهُوْنَ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا مَا اُمِرْتُ بِهِ . وَتَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرْتُ بِهِ“ .
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ“ .

﴿ حضرت ابو منذر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”ہوا“ کو برانہ کی
ایسی صورت حال دیکھو جو تمہیں نہ پسند ہو تو یہ دعا کرو

”اے اللہ! میں تجھ سے اس ”ہوا“ کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس میں موجود جو بھلائی ہے اسکا اور جس حوا
سے اسے حکم دیا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس ”ہوا“ کے شر اور اس میں موجود شر
کے لئے اسے حکم دیا گیا ہے اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں“۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔
(1734) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
”الرِّيحُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ، وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسْبُوهَا، وَسَلُّوا اللَّهَ
وَاسْتَعِذُّوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا“ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مِنْ رُوحِ اللَّهِ“ هُوَ بَفَتْحِ الرَّاءِ: أَي رَحْمَتِهِ بِعِبَادِهِ .

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”ہوا“
کی طرف سے آتی ہے۔ یہ کبھی رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب لاتی ہے جب تم اسے دیکھو تو اسے برانہ کہو اور اللہ
اس کی بھلائی مانگو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے ”صحیح سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا ”من روح اللہ“ وہ راء پر زبر کے ساتھ ہے اور اس کا
اپنے بندوں پر اس کا رحمت کرنا۔

(1735) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتْ
قَالَ: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ، وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا
مَا اُرْسِلْتُ بِهِ“ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

1733 - اخرجہ احمد (8/21196) والبخاری (719) والترمذی (2259) والسنائی (942) وابن سنی (298) والحاکم (2/3075)

1734 - اخرجہ احمد (3/7317) والبخاری (720) وابو داؤد (5097) وابن ماجہ (3727) والسنائی (929) وابن حبان (5732)

(4/7769) وعبد الرزاق (2004) والبیہقی (361/3)

1735 - اخرجہ مسلم (10/899) والترمذی (3460) وابن ماجہ (3891) والسنائی (947)

﴿ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب تیز ہوا چلتی تو نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگتے۔

”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی“ اس میں موجود بھلائی اور جس کے ہمراہ اسے بھیجا گیا ہے اس بھلائی“ کا
سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اس میں موجود شر اور اس کے ہمراہ بھیجے گئے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں“۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

324- بَابُ كَرَاهَةِ سَبِّ اللَّذِيكِ

باب: ”مرغ“ کو برا کہنا مکروہ ہے

(1736) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا
تَسْبُوا اللَّذِيكَ فَإِنَّهُ يُؤَفِّظُ لِلصَّلَاةِ“ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

﴿ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”مرغ“ کو برانہ کہو کیونکہ وہ
نماز کے لئے بیدار کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے ”صحیح سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

325- بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ الْإِنْسَانِ: مُطَرْنَا بِنَوءٍ كَذَا

باب: آدمی کا یہ کہنا منع ہے: ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی

(1737) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ
الصُّبْحِ بِالنَّحْدِیَّةِ فِیْ اَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّیْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: ”هَلْ تَذَرُونَ مَاذَا
قَالَ رَبُّكُمْ؟“ قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ . قَالَ: ”قَالَ: اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٍ بِيْ، وَكَافِرٌ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ:
مُطَرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطَرْنَا بِنَوءٍ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ
كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ“ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
وَالسَّمَاءُ هُنَا: الْمَطَرُ .

﴿ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر ہمیں فجر کی نماز
پڑھائی جبکہ رات کی بارش کا اثر ابھی باقی تھا نماز سے فراغت کے بعد آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا:
کیا تم جانتے ہو تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ

1736 - اخرجہ احمد (8/21737) وابو داؤد (5101) والسنائی (945) والحمیدی (814) وابن حبان (5731) والبیہقی (957) والطرابی

(5208) وعبد الرزاق (20498)

1737 - اخرجہ مالک (451) و احمد (6/17060) والبخاری (846) و مسلم (71) وابو داؤد (3906) والسنائی (1523) وابن حبان (188)

والحمیدی (13) وعبد الرزاق (21003) وابن مہدہ (503) وابو یوسف (26/1) والطرابی (5213)

بِالطَّعَانِ، وَلَا اللَّعَانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبِدْيِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "مومن، طعنے نہیں دیتا، لعنت نہیں کرتا، فحش گفتگو نہیں کرتا اور بدزبانی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔"

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔
(1741) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَبَاهَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ."
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "فحاشی جس چیز میں بھی ہوگی اسے خراب کر دے گی اور حیاء جس چیز میں بھی ہوگی اسے آراستہ کر دے گی۔"

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔
328-بَابُ كَرَاهَةِ التَّقْيِيرِ فِي الْكَلَامِ وَالتَّشْدُّقِ فِيهِ وَتَكْلُفِ الْفَصَاحَةِ وَاسْتِعْمَالِ وَحْشِي اللَّغَةِ وَدَقَائِقِ الْأَعْرَابِ فِي مُخَاطَبَةِ الْعَوَامِ وَنَجْوِهِمْ

باب: گفتگو میں بناوٹ کرنا، منہ پھیلا کر بات کرنا، کلام کی قدرت ظاہر کرنے کیلئے پر تکلف گفتگو کرنا، نامانوس الفاظ کے ہمراہ نامانوس اعراب کے ہمراہ عوام وغیرہ کو مخاطب کرنا، مکروہ ہے
(1742) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ" قَالَهَا ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْمُتَنَطِّعُونَ": الْمُبَالِغُونَ فِي الْأُمُورِ.
♦♦ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "مبالغہ کرنے والے ہلاکت کا شکار ہوئے۔" (اس کو دیکھنا ہے)۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔
امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "المتنطعون" سے مراد وہ لوگ ہیں جو کاموں میں مبالغہ کرتے ہیں۔
(1743) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

326-بَابُ تَحْوِيلِ قَوْلِهِ لِمُسْلِمٍ: يَا كَافِرُ

باب: کسی مسلمان کو "اے کافر" کہنا حرام ہے

(1738) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الرَّجُلُ لَا يَخِيْبُهُ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَالْآخَرُ رَجَعَتْ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو یہ کہے کہ "اے کافر" ان دونوں میں سے کوئی ایک ضرور کافر ہوگا۔ اگر وہ دوسرا شخص واقعی کافر ہو چکا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ یہ کفر پہلے شخص لوٹ آئے گا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1739) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "رَجُلًا بِالْكَفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوُّ اللَّهِ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
"حَارَ": رَجَعَ.

♦♦ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی دوسرے آدمی کو کفر کے ساتھ بلائے یا اسے اللہ کا دشمن کہے اگر وہ شخص ایسا نہ ہو تو وہ چیز کہنے والے کی طرف لوٹ آئے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حار" کا مطلب ہے رجوع یعنی وہ واپس آ گیا۔

327-بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْفُحْشِ وَبَدَاءِ اللِّسَانِ

باب: فحش گفتگو کرنے، بدزبانی کا مظاہرہ کرنے کی ممانعت

(1740) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ

وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ يَعْصُ الْبَلِغُ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ".
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ (غیر طور پر) بلاغت ظاہر کرنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے جو اپنی زبان کو یوں موڑتا ہے جیسے گائے موڑتی ہے۔
اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہے۔

(1744) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ أَحْبَبَكُمْ إِلَيَّ، وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَحَبَّكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ، وَأَبْعَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الْفَرَارُونَ وَالْمُتَشَفِّقُونَ وَالْمُتَفَقِّهُونَ".
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ". وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهُ فِي بَابِ حُسْنِ الْخُلُقِ.

♦♦ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے نزدیک تم میں سے سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو زیادہ اچھے اخلاق کا مالک ہو اور تم میں میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو فخر کا اظہار کرنے والے ہوں گے اور تکبر کے طور پر منہ بھر کر بات کرنے والے ہوں گے۔

امام نووی فرماتے ہیں: "حسن خلق" سے متعلق باب میں اس کی شرح گزر چکی ہے۔
اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

329- بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِهِ: خَبِثْتُ نَفْسِي

باب: یہ کہنا مکروہ ہے: میرا نفس خبیث ہو گیا

(1745) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَقُولَنَّ أَحَدٌ خَبِثْتُ نَفْسِي، وَلَكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسْتُ نَفْسِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَى "خَبِثْتُ": عَثْتُ، وَهُوَ مَعْنَى: "لَقِسْتُ" وَلَكِنْ كَرِهَ لَفْظُ الْخُبْثِ.
♦♦ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: کوئی شخص یہ ہرگز نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ اسے یہ کہنا چاہئے: میرا نفس کاہل ہو گیا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

1743- أخرجه احمد (2/6554) وابوداؤد (5005) والترمذی (2862)

1745- أخرجه احمد (9/24298) والبخاری (6179) ومسلم (2250) وابوداؤد (4979) والنسائی (1049) وابن حبان (7524) والطبرانی (2633)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "خبثت اور غثت" کے بارے میں علماء کا قول ہے: ان دونوں سے مراد ہے "جی کا متلانا" لیکن اس مفہوم کی ادائیگی کے لیے لفظ خبثت کا استعمال درست نہیں ہے۔

330- بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعَنْبِ كَرَمًا

باب: انگور کو "کرم" کا نام دینا مکروہ ہے

(1746) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسْمُوا الْعَنْبَ الْكَرْمَ، فَإِنَّ الْكَرْمَ الْمُسْلِمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.
وَفِي رِوَايَةٍ: "فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ". وَفِي رِوَايَةٍ لِتَلْحَاضِي وَمُسْلِمٍ: "يَقُولُونَ الْكَرْمَ، إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ".

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: انگور کو "کرم" نہ کہو کیونکہ "کرم" مسلمان ہوتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "کرم" مومن کا دل ہے۔
بخاری رحمہ اللہ اور مسلم رحمہ اللہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگ اسے "کرم" کہتے ہیں جبکہ "کرم" مومن کا دل ہے۔
(1747) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُولُوا: الْكَرْمُ، وَلَكِنْ قُولُوا: الْعَنْبُ، وَالْحَبْلَةُ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
"الْحَبْلَةُ" بِفَتْحِ الْحَاءِ وَالْبَاءِ، وَيُقَالُ أَيْضًا بِاسْكَانِ الْبَاءِ.

♦♦ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (انگور کو) "کرم" نہ کہو بلکہ "عنب یا حبلہ" کہو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الحبلۃ" میں حاء پرزور اور باساکن ہے البتہ باء پرزور بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

331- بَابُ النَّهْيِ عَنْ وَصْفِ مُحَاسِنِ الْمَرْأَةِ لِرَجُلٍ إِلَّا

أَنْ يَحْتَاجَ إِلَى ذَلِكَ لِعَرَضٍ شَرْعِيٍّ كَنِكَاحِهَا وَنَحْوِهِ

باب: کسی عورت کی خوبصورتی، کسی مرد کے سامنے بیان کرنا منع ہے ماسوائے اس صورت کے کہ نکاح وغیرہ جیسی کسی شرعی غرض کے لیے اس کی ضرورت ہو

1746- أخرجه احمد (3/9984) والبخاری (6182) ومسلم (2247) وابوداؤد (4974) وعبد الرزاق (20937) وابن حبان (5832)

1747- أخرجه مسلم (2238) والبخاری (795) والدارقطني (2114) وابن حبان (5831) والطبرانی (14/22)

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

333- بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانٌ

باب: یہ کہنا مکروہ ہے: ”جو اللہ چاہے اور جو فلاں چاہے“

(1751) عَنْ حَدِيقَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا تَقُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانٌ؛ وَلَكِنْ قُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ شَاءَ فَلَانٌ“.

رواہ ابو داؤد بإسناد صحیح۔
حضرت حدیقہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں یہ نہ کہو: جو اللہ چاہے اور جو فلاں شخص چاہے بلکہ یہ کہو: جو اللہ چاہے پھر جو فلاں چاہے۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

334- بَابُ كَرَاهَةِ الْحَدِيثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

باب: عشاء کی نماز کے بعد گفتگو کرنا مکروہ ہے

وَالْمُرَادُ بِهِ الْحَدِيثُ الَّذِي يَكُونُ مَبَاحًا فِي غَيْرِ هَذَا الْوَقْتِ، وَفَعَلَهُ وَتَرَكُهُ سَوَاءٌ. فَأَمَّا الْحَدِيثُ الْمَحْرَمُ أَوِ الْمَكْرُوهُ فِي غَيْرِ هَذَا الْوَقْتِ، فَهُوَ فِي هَذَا الْوَقْتِ أَشَدُّ تَحْرِيمًا وَكَرَاهَةً. وَأَمَّا الْحَدِيثُ فِي الْخَيْرِ كَمَذْكَرَةِ الْعِلْمِ وَحِكَايَاتِ الصَّالِحِينَ، وَمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَالْحَدِيثُ مَعَ الضَّيْفِ، وَمَعَ طَالِبِ حَاجَةٍ، وَنَحْوِ ذَلِكَ، فَلَا كَرَاهَةَ فِيهِ، بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ، وَكَذَا الْحَدِيثُ لِعُذْرٍ وَعَارِضٍ لَا كَرَاهَةَ فِيهِ. وَقَدْ نَظَاهَرَتِ الْآحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ عَلَى كُلِّ مَا ذَكَرْنَاهُ.

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث سے مراد وہ کلام ہے جو ان اوقات میں کرنا یا دیگر اوقات میں کرنا مباح ہو اور اسے کرنا یا نہ کرنا برابر ہو۔ جہاں تک حرام گفتگو کا تعلق ہے تو جو دیگر اوقات میں حرام ہوتی ہے تو اس وقت اس کی حرمت زیادہ شدید ہوگی۔ جہاں تک بھلائی سے متعلق گفتگو کا تعلق ہے جیسے علمی مذاکرات یا صالحین کی حکایت بیان کرنا یا اچھے اخلاق کے بارے میں گفتگو کرنا یا مہمان کے ساتھ گفتگو کرنا یا ضرورت مند کے ساتھ گفتگو کرنا یا اس طرح کے دیگر معاملات تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے بلکہ ایسا کرنا مستحب ہے۔ اسی طرح کسی عذر یا عارض کے بارے میں گفتگو کرنے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ ہم نے جس چیز کا بھی تذکرہ کیا اس کے بارے میں مختلف مستند احادیث موجود ہیں۔

(1752) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكُونُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

1751- أخرجه أحمد (9/23325) و ابوداؤد (4980) والنسائي (985) والبيهقي (216/3)

1752- أخرجه أحمد (7/19814) والبخاري (541) ومسلم (647) و ابوداؤد (398) والترمذي (168) والنسائي (494)

(1748) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا تَقُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ الْمَرْأَةُ، فَتَصِفُهَا لَوُجْهِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا“. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت کسی عورت ہو تو پھر وہ اس عورت کا تذکرہ اپنے شوہر کے سامنے یوں نہ کرے جیسے وہ مرد اسے دیکھ رہا ہو۔
یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

332- بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ بَلْ يَجْزِمُ بِالطَّلَبِ

باب: آدمی کا یہ کہنا: ”اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر دے“

مکروہ ہے بلکہ آدمی کو پورے یقین کے ساتھ مانگنا چاہئے

(1749) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمَ الْمَسْأَلَةَ، فَإِنَّهُ لَا مُكْرَهَ لَهُ“. مُتَّفَقٌ وَفِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ: ”وَلَكِنْ لِيَعْزِمَ وَلِيُعْظِمَ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَتَعَاطَمُهُ شَيْءٌ أَغْطَاهُ“.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر دے اے اللہ! اگر تو چاہے تو میرے اوپر رحم کر! آدمی کو مانگتے ہوئے پر عزم رہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں آدمی کو پورے عزم کے ساتھ اور مکمل رغبت کے ساتھ مانگنا چاہئے۔ کیونکہ اللہ کے لئے کوئی چیز دینا مشکل نہیں ہے۔

(1750) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، وَلَا يَقُولَنَّ: اَللّٰهُمَّ اِنِّ شِئْتَ، فَأَعْطِنِيْ، فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ“. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص دعا مانگے تو وہ پورے عزم کے ساتھ مانگے اور یہ ہرگز نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا کر دے! کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔

1748- أخرجه أحمد (1/3609) والبخاري (5240) و ابوداؤد (2150) والترمذي (2801) والنسائي (9231) وابن حبان (4160) والبيهقي (23/6)

1749- أخرجه مالك (494) وأحمد (3/7318) والبخاري (6339) ومسلم (2679) والترمذي (3508) والنسائي (582) وابن حبان (96)

1750- أخرجه أحمد (4/11980) والبخاري (6338) ومسلم (2678) والنسائي (584) وابن أبي شيبة (198/10)

وَفِي رِوَايَةٍ: "حَتَّى تَوَجَّعَ".

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کرے اور وہ شوہر اس پر ناراض ہو تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس وقت تک کرتے رہتے ہیں جب تک وہ عورت واپس نہ آجائے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

336- بَابُ تَحْرِيمِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا وَرُجُوحًا حَاضِرًا إِلَّا بِإِذْنِهِ

باب: شوہر کی موجودگی میں عورت کا نفلی روزہ رکھنا حرام ہے

البتہ اگر وہ اجازت دے (تو روزہ رکھ سکتی ہے)

(1756) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَرُجُوحًا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنَ لِي بَنِيهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے شوہر کی موجودگی میں، اس کی اجازت کے بغیر، کوئی عورت روزہ نہ رکھے۔ اور اس کے حکم کے بغیر، اس کی کمائی میں سے کچھ خرچ نہ کرے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

337- بَابُ تَحْرِيمِ رَفْعِ الْمَأْمُومِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ أَوْ السُّجُودِ قَبْلَ الْإِمَامِ

باب: امام سے پہلے مقتدی کا رکوع یا سجدے سے سر اٹھانا حرام ہے

(1757) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَمَّا يَغْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص امام سے پہلے (رکوع یا سجدے سے) سر اٹھا لیتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا؟ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی شکل میں تبدیل کر دے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

338- بَابُ كَرَاهَةِ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْخَاصِرَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز سے پہلے سونے اور گفتگو کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(1753) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: "أَرَأَيْتُمْ كَيْفَ تَكُونُ هَذِهِ؟ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِثَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْآلِ الْيَوْمَ أَحَدٌ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی ظاہری زندگی کے آخری دنوں میں عشاء کی پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیر لیا تو ارشاد فرمایا: تم لوگ آج کی اس رات کے بارے میں یہ بات جان لو۔ آج سے ایک سو سال کے بعد کوئی بھی ایسا شخص زندہ نہیں رہے گا جو اس وقت روئے زمین پر موجود ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1754) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُمْ انْتَبَرُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَهُمْ قَرِيبًا شَطْرُ اللَّيْلِ فَصَلَّى بِهِمْ - يَعْنِي: الْعِشَاءَ - ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ: "أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا، ثُمَّ رَقَدُوا، وَأَنْتُمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتُمْ بِتَنْتَظِرُونَ الصَّلَاةَ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کا انتظار کرتے رہے۔ آپ نصف رات قریب تشریف لائے انہیں نماز پڑھائی (انہیں عشاء کی نماز پڑھائی) پھر آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: خبردار! لوگ سو چکے ہیں اور سوچکے ہیں اور تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو نماز کی حالت میں شمار ہوئے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

335- بَابُ تَحْرِيمِ امْتِنَاعِ الْمَرْأَةِ مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا

إِذَا دَعَاَهَا وَكَمْ يَكُنْ لَهَا عُذْرٌ شَرْعِيٌّ

باب: جب کسی عورت کا شوہر اسے بلائے اور اس عورت کے پاس کوئی شرعی عذر نہ ہو تو اس کا شوہر کے بستر پر جانے سے انکار کرنا حرام ہے

(1755) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ، فَبَاتَ غَضَبًا عَلَيْهِ، لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(1754) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ، وَلَا وَهُوَ يُدْفِعُهُ الْأَخْبَتَانِ. - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھ کر (کھڑے ہوئے) یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

339- بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَنَفْسِهِ تَتَوَقَّعُ إِلَيْهِ أَوْ مَعَ مَدَافِعَةِ الْأَكْلِ وَهُمَا الْبُولُ وَالْغَائِطُ

باب: جب نفس کو کھانے کی طلب ہو نماز پڑھنا مکروہ ہے اسی طرح دو خبیث چیزوں یعنی اور پاخانہ کی حاجت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے

(1755) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بِحَضْرَةِ طَعَامٍ، وَلَا وَهُوَ يُدْفِعُهُ الْأَخْبَتَانِ. - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے کھانا آجائے تو اس وقت نماز نہیں پڑھی جائے گی اور اس وقت بھی نہیں جب قضاے حاجت کی ضرورت پیش آ رہی ہو اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

340- بَابُ النَّهْيِ عَنِ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کی ممانعت

(1756) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ، فَأَشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ: "لَيْسَتْ لَهُمْ عَنْ ذَلِكَ، أَوْ لَتُخَطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ". - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہیں اٹھاتے ہیں۔ آپ نے اس بارے میں شدت کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: یا تو وہ لوگ اس حدیث کو مانع ہیں۔ آپ نے اس بارے میں شدت کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: یا تو وہ لوگ اس حدیث کو مانع ہیں۔

1754- اخرجہ احمد (3/7178) والبخاری (1219) ومسلم (545) والیو داؤد (947) والترمذی (383) والسنائی (889) وابن حبان (287/2) وابن خزيمة (908) وابن الجارود (220) والحاکم (1/974) والدارمی (1428) والطيالسي (2500) والبيهقي (287/2)

1755- اخرجہ مسلم (560) والیو داؤد (89) والحاکم (1/599)

1756- اخرجہ احمد (4/12429) والبخاری (750) والیو داؤد (913) والسنائی (1192) وابن ماجہ (1044) وابن حبان (2284) والطيالسي (2019) والدارمی (1302) والبيهقي (282/2)

ہاڑا جائیں گے یا ان کی نگاہ ختم کر دی جائے گی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

341- بَابُ كَرَاهَةِ الْإِلْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ لِغَيْرِ عَذْرِ

باب: نماز میں کسی عذر کے بغیر ادھر ادھر دیکھنا مکروہ ہے

(1761) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: "هُوَ اخْتِلَافُ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ". - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ اچک لینا ہے جس کے ذریعے شیطان آدمی کی نماز کے اچک لیتا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1762) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِيَّاكَ وَالْإِلْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ الْإِلْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ، فَقَبْلِ الطَّوْحِ لَا فِي الْقَرِيبَةِ". - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنے سے بچو کیونکہ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنا ہلاکت ہے۔ اگر بہت ضروری ہو تو نفل نماز میں ایسا کر لو فرض نماز میں ایسا نہ کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

342- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَى الْقُبُورِ

باب: قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت

(1763) عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ كَنَازِ بْنِ الْحَصِينِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا تَصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ، وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا". - رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆ حضرت ابو مرثدہ غنوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قبروں پر نہ بیٹھو اور ان کی طرف

1761- اخرجہ احمد (9/24800) والبخاری (751) والیو داؤد (910) والترمذی (590) والسنائی (1195) وابن حبان (2287) وابن خزيمة (908) وابن الجارود (220) والحاکم (1/974) والدارمی (1428) والطيالسي (2500) والبيهقي (287/2)

17- اخرجہ احمد (6/17215) ومسلم (972) والیو داؤد (3229) والترمذی (1052) والسنائی (759) وابن حبان (1320) وابن خزيمة (79) والحاکم (3/4969) والبيهقي (435/2)

(رخ کر کے) نماز نہ پڑھو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

343-بَابُ تَحْرِيمِ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

باب: نمازی کے آگے سے گزرنا حرام ہے

(1764) عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ" قَالَ الرَّاَوِيُّ: لَا أَقْدِرُ قَالَ: أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً. **ترجمہ** حضرت ابو ہشیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر نمازی کے آگے سے گزرے یہ پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ ملے گا تو اس کے لیے چالیس تک وہیں کھڑے رہنا نمازی کے آگے سے گزرے بہتر ہوگا۔

(راوی) کہتے ہیں، مجھے نہیں معلوم، نبی اکرم ﷺ نے چالیس دن کہا، چالیس ماہ یا چالیس برس۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

344-بَابُ كَرَاهَةِ شُرُوعِ الْمَأْمُومِ فِي نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَدِّنِ فِي إِقَامَةِ

سِوَاءَ كَانَتِ النَّافِلَةُ سُنَّةَ تِلْكَ الصَّلَاةِ أَوْ غَيْرَهَا

باب: جب مؤذن نماز کے لئے اقامت شروع کر چکا ہو اس کے بعد مقتدی کے لئے نفل

حرام ہے خواہ وہ نفل اس نماز کی سنتیں ہوں یا اس کے علاوہ اور کوئی اور ہوں

(1765) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أُقِيمَت صَلَاةٌ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ" - رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جا۔
فرض نماز ہی پڑھی جاسکتی ہے۔
اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

1764- آخرجه مالک (365) و احمد (6/17548) و البخاری (510) و ابو داؤد (701) و الترمذی (336) و التسانی (755) و ابن
 و الدباری (4616) و عبدالرزاق (2322) و ابن حبان (2366) و ابن ابی شیمه (282/1) و ابو عولسب (44/2) و ابن خریزه (13/
 268/2)

1765- اخبره احمد (3/8631) وسلم (710) واليو داود (1266) والتر ندي (421) والسنائي (864) وابن ماجه (1151) والدارقطني (2193) والطبراني (21) وابن خزيمة (1151) وعبد الرزاق (3987) وابو عوفيه (32/1) وابن ابى شيبة (77/2) والبيهقي (2193)

345- بَابُ كَرَاهَةِ تَخْصِصِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ أَوْ لَيْلَتِهِ بِصَلَاةٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي

اب: جمعہ کے دن کو روزہ رکھنا کے لئے یا اس کی رات کو نفل ادا کرنے کے لئے مخصوص کرنا مکروہ ہے

(1766) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَخْصُوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ مَن بَيْنَ اللَّيَالِي، وَلَا تَخْصُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنَ الْأَيَّامِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ".
أَوْ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، صرف جمعہ کی رات کو نوافل کی ادائیگی کے لیے مخصوص نہ کرو اور صرف جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لیے مخصوص نہ کرو، سوائے اس کے کہ کسی شخص کے (معمول کے) روزہ (جمعہ کا دن آجائے)۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1767) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَا يَصُومُنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، کوئی شخص (صرف) جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے (بلکہ) اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1768) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعے کے دن زہر رکھنے سے منع کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(1769) وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: "أَصُمْتِ أَمْسِ؟" قَالَتْ: لَا، قَالَ: "تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي لِي؟" قَالَتْ: لَا. قَالَ: "فَأُفْطِرِي".

(148/1144) - 176

170- انجمن احمد (3/9458) والبخاری (2158) و مسلم (1144) و ابو داؤد (2420) و الترمذی (743) و ابن ماجہ (1723) و ابن حبان (361) و ابن خریصہ (2159) و ابن ابی شیبہ (43/3) و عبد الرزاق (7805) و النبیعی (302/4).

17- اخراج البخاری (1984) و مسلم (1143) والنسائی (2745) وابن ماجہ (1724)
17- اخراج احمد (10/26817) والبخاری (1986) والابو داؤد (2422) والنسائی (4/2753) وابن حبان (3611) وابن خزيمة (2162)

والا شعبة (44/3) والا شعبة (302/4)

﴿﴿﴾ سیدہ ام المومنین سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ان کے لائے انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا تم نے کل روزہ رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے عرض کی: ہاں فرمایا: کیا تم کل روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: نہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم روزہ

346- بَابُ تَحْرِيمِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ وَهُوَ أَنْ يَصُومَ

يَوْمَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ وَلَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ بَيْنَهُمَا

باب: روزوں میں صوم وصال حرام ہے اور وہ یہ ہے: دو دن یا اس سے زیادہ اس طرح

جائے کہ اس کے درمیان کچھ کھایا پیانہ جائے

(1770) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْوِصَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صوم وصال سے

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1771) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

الْوِصَالَ . قَالُوا: إِنَّكَ تَوَاصِلٌ؟ قَالَ: ”إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَطْعَمُ وَأُسْقَى“ .

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ .

﴿﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صوم وصال سے منع کیا تو صحابہ کرام نے عرض کی: آ

وصال رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ یہ الفاظ بخاری شریف کے ہیں۔

347- بَابُ تَحْرِيمِ الْجُلُوسِ عَلَى قَبْرِ

باب: قبر پر بیٹھنا حرام ہے

(1772) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا

1770 - أخرجه مالك (671) وأحمد (3/10699) والبخاری (1965) ومسلم (1103) وأبو داود وعبد الرزاق (7754) وابن حبان (282/4) وخزيمة (2071) والدارقطني (1703) والحميدي (1009) وابن أبي شيبة (82/3) والبيهقي (4/282)

1771 - أخرجه أحمد (2/6133) والبخاری (1922) ومسلم (1102) وأبو داود (2360)

1772 - أخرجه أحمد (3/8114) ومسلم (971) وأبو داود (3228) والنسائي (2043) وابن ماجه (1566) وابن حبان (166)

(2544) وعبد الرزاق (6511) وابن أبي شيبة (339/3) والبيهقي (79/4)

أَخَذَكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ، فَتَحْرِقُ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: انسان کا کسی ایسے انگارے پر بیٹھ جانا، جو اس کے کپڑوں کو جلا دے اور اس کی جلد کو خراب کر دے، قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

348- بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَجْصِيسِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ

باب: قبر کو پختہ کرنا اور اس کو تعمیر کرنا منع ہے

(1773) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَأَنْ

يُقْعَدَ عَلَيْهِ، وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے، ان پر بیٹھنے، اور ان پر کوئی عمارت تعمیر کرنے سے منع کیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

349- بَابُ تَغْلِيزِ تَحْرِيمِ ابَاقِ الْعَبْدِ مِنْ سَيِّدِهِ

باب: غلام کا اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ جانا شدید حرام ہے

(1774) عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّمَا عَبْدٌ أَبَقَ، فَقَدْ

بَرَأَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ“ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴿﴾ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو غلام مفرور ہو جائے اس کا

ذمہ (یعنی معاشرتی حقوق) باقی نہیں رہے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(1775) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَوةٌ“ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِي رِوَايَةٍ: ”فَقَدْ كَفَرَ“ .

﴿﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی غلام مفرور ہو جائے تو اس کی نماز

قبول نہیں ہوتی۔

1773 - أخرجه أحمد (5/15286) ومسلم (970) وأبو داود (3225) والترمذي (1054) والنسائي (2026) وابن ماجه (1563) وابن حبان (3162) وعبد الرزاق (6488) وابن أبي شيبة (339/3) والحاكم (1/1370) والبيهقي (4/4)

1774 - أخرجه أحمد (7/19176) ومسلم (69)

1775 - أخرجه أحمد (7/19262) ومسلم (68) وأبو داود (4360) والنسائي (4060)

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔

350- بَابُ تَحْرِيمِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

باب: حدود میں سفارش کرنا حرام ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿السَّائِغَةُ وَالَّتَانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةً جَلْدَةً وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ (النور: 2).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”زنا کرنے والی عورتیں اور زنا کرنے والے مرد تم ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے

اللہ تعالیٰ کے دین (کے حکم) کے بارے میں ان دونوں پر ترس نہ کھاؤ اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے

(1776) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومَةِ الَّتِي

فَقَالُوا: مَنْ يَكْلِمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْعَرُهُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسْمَاءُ بِنْتُ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَلَّمَهُ أَسْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”

حَدِّثِي مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ تَعَالَى؟“ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: ”إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَمِعُوا

الشَّرِيفَ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ، أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَإِنَّمَا اللَّهُ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ

لَقَطَعْتُ يَدَهَا“. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيهِ وَآيَةٌ: فَتَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ”اتَّشَفَعُ فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ

فَقَالَ أَسْمَاءُ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں قریش ایک مخزومی عورت کی وجہ سے بہت پریشان ہوئے۔ اس

کی تھی انہوں نے کہا اس عورت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کون بات کر سکتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: یہ جرأت

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کر سکتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے محبوب ہیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بات

بات کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کی ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو۔ پھر آپ کھڑے ہوئے

خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے جب ان میں سے کسی بڑے خاندان کا فرد چوری کرتا تھا

چھوڑ دیتے تھے اور جب ان میں سے کوئی کمزور حیثیت کا شخص چوری کرتا تھا تو اس پر حد جاری کر دیتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر

بیٹی فاطمہ نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کٹا دیتا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کے چہرے مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا اور آپ نے فرمایا: کیا تم

حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے لئے وعائے مغفرت

کریں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

351- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّغَوُّطِ فِي طَرِيقِ النَّاسِ وَظِلِّهِمْ وَمَوَارِدِ الْمَاءِ وَنَحْوِهَا

باب: لوگوں کے راستے میں یا سائے میں یا خانہ کرنے کی ممانعت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغْيٍ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا﴾ (الاحزاب: 58).

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کسی وجہ کے بغیر اذیت دیتے ہیں وہ اپنے سر

بہتان اور بڑا گناہ لیتے ہیں۔“

(1777) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”اتَّقُوا

اللَّاعِنِينَ“ قَالُوا: وَمَا اللَّاعِنَانِ؟ قَالَ: ”الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو لعنتی کاموں سے بچو۔ لوگوں نے

دریافت کیا: وہ دو لعنتی کام کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں کے راستے میں یا ان کے سائے میں قضاء حاجت کرنا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

352- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ وَنَحْوِهِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ

باب: کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب وغیرہ کرنا

(1778) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَالَ فِي الْمَاءِ

الرَّائِدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

353- بَابُ كَرَاهَةِ تَفْضِيلِ الْوَالِدِ بَعْضَ أَوْلَادِهِ عَلَى بَعْضٍ فِي الْهَبَةِ

باب: باپ کا اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو امتیازی طور پر کوئی چیز ہبہ کرنا

1777- أخرجه احمد (3/8862) ومسلم (269) والبيهقي (1/1664) والبخاري (194/1) وابن خزيمة (67)

وابن الجارود (33) والبيهقي (97/1)

1778- أخرجه احمد (5/14783) ومسلم (281) والبيهقي (35) وابن ماجه (343) وابن حبان (1250) والبخاري (216/1) وابن أبي شيبة

(141/1) والبيهقي (97/1)

(1779) عَنِ السُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكُلْ وَكُلْ مِنْهُ هَذَا؟" فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَارْجِعْهُ:" وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟" قَالَ: "أَتَقْوَى اللَّهَ وَأَعِدُّنَا فِي أَوْلَادِكُمْ" فَرَجَعَ أَبِي، فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا بَشِيرُ أَلَمْ تَكُنْ سِوَى هَذَا؟" قَالَ: "كُلُّهُمْ وَهَبْتُ لَهُ مِثْلَ هَذَا؟" قَالَ: لَا، قَالَ: "فَلَا تُشْهِدْنِي إِذَا قَاتَيْتُ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ" وَفِي رِوَايَةٍ: "لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ". وَفِي رِوَايَةٍ: "أَشْهَدُ عَلَى هَذَا غَيْرِي" ثُمَّ قَالَ: "أَيْسُرُكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبَرِّ سَوَاءً؟" قَالَ: "فَلَا إِذَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✦ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ان کے والد انہیں لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت ہوئے۔ انہوں نے عرض کی میں نے اپنے بیٹے کو ایک غلام جہہ کے طور پر دے دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں؟ انہوں نے دریافت کیا کیا تم نے اپنے تمام بچوں کے ساتھ ایسا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے بارے میں انصاف سے کام لو۔ میرے والد واپس آئے اور انہوں نے وہ عطیہ واپس لے لیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بشیر! کیا تمہارے اس کے علاوہ اور بچے بھی انہوں نے جواب دیا جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا کیا تم نے ہر ایک کو اس کی مانند دیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس بارے میں مجھے اپنا گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں کسی زیادتی کے بارے میں گواہ نہیں بن سکتا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم زیادتی کے حوالے سے مجھے گواہ نہ بناؤ۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے علاوہ کسی اور کو اس کا گواہ نہ بناؤ۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ وہ سب تمہارے ایک جیسے فرمانبردار ہوں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا: پھر اس طرح نہ کرو۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

354- بَابُ تَحْرِيمِ احْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى مَيِّتٍ

فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرَةَ أَيَّامٍ

باب: کسی عورت کا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے

البتہ وہ اپنے شوہر پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی

(1780) عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ تُوْفِي أَبُوَهَا أَبُو سَفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَدَعَتْ بِطَبِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خُلُقٍ أَوْ غَيْرِهِ، فَدَعَسَتْ مِنْهُ جَارِيَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضِيهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّبِيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ: "لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحْدِثَ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا".

قَالَتْ زَيْنَبُ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حِينَ تُوْفِي أَخُوَهَا، فَدَعَتْ بِطَبِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّبِيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ: "لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحْدِثَ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✦ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو اس کے (چند دن بعد) میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کے لئے گئی انہوں نے خوشبو منگوائی۔ جس میں زعفرانی رنگ شامل تھا۔ ایک کثیر نے اسے تیل میں ملا کر سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے رخساروں پر لگا دیا پھر سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو، منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔ البتہ اپنے شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن تک کرے گی۔

سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب (نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ) سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بھائی کا انتقال ہوا تو انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور تھوڑی سی لگائی پھر فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو استعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو، منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے البتہ اپنے شوہر کا سوگ چار ماہ دس دن تک کرے گی۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

355- باب تحریم بیع الحاضر للبادی وتلقی الرکبان والبیع علی بیع
والخطبة علی خطبته الا ان یاذن او یرد

باب: شہری شخص کا دیہاتی سے سودا کرنا (منڈی سے پہلے سواروں سے مل لینا) اپنے بھائی
سودے پر سودا کرنا اس کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام بھیجنا حرام ہے البتہ اگر وہ

اجازت دے یا اپنا پیغام واپس لے (تو اس کی اجازت ہے)
(1781) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ
وَأَنْ تَكَانَ أَخَاهُ لَا يَبِيهَ وَأُمِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شہری شخص کسی
منڈی سے پہلے ہی کوئی چیز خریدے۔ اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1782) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
السَّلْعُ حَتَّى يَهْبِطَ بِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے (تجارتی قافلے کے منڈی
پہلے) سامان سے نہ ملو! یہاں تک کہ اسے بازار میں رکھ دیا جائے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1783) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: “لَا
الرُّكْبَانَ، وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ” فَقَالَ لَهُ طَاوُوسٌ: مَا: لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ؟ قَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ سِمَسَارًا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سواروں سے (منڈی سے)
اور کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے۔

طاووس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: شہری کے دیہاتی کے ساتھ سودا کرنے سے مراد کیا ہے؟
عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یعنی وہ اس کا دلال نہ بنے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1784) وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ
1781- أخرجه البخاری (2161) ومسلم (1523) والبیہاؤد (3440) والنسائی (4504)

1782- أخرجه مالك (1390) وأحمد (2/5204) والبخاری (2165) ومسلم (1517) والبیہاؤد (3436) والنسائی (4510)
1783- وأحمد (2179) وابن أبي عمير (240/239/6) والبیہاؤد (346/5)

1783- أخرجه البخاری (2158) ومسلم (1521) والبیہاؤد (4349) والنسائی (4512) وابن ماجه (2177)

بإداء، وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ
أَخِيهَا لِنِكَاحٍ مَا فِي إِيَّاهَا.

وفی رواية قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التلقي، وأن يتنازع المهاجرون للاعرابي،
وأن تستعير طلاق المرأة أخيتها، وأن يستام الرجل على سوم أخيه، ونهى عن النجش والتصريية متفق
عليه.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شہری کسی دیہاتی کے
لئے سودا کرے اور ایک دوسرے کے مقابلے میں مصنوعی بولی نہ لگاؤ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور کوئی
عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے حصے کی نعمتیں بھی خود حاصل کر لے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (سودا گروں سے منڈی سے باہر) ملاقات کرنے سے منع کیا ہے اور
شہری شخص کا دیہاتی سے چیز خریدنے سے اور کسی عورت کا اپنی بہن کی طلاق کی شرط رکھنے سے منع کیا ہے اور اپنے بھائی کے
مقابلے میں بھاؤ لگانے اور آپ نے مصنوعی بولی لگانے اور تھنوں میں دودھ روکنے (تاکہ جانور زیادہ دودھ دینے والا نظر آئے)
سے منع کیا ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1785) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: “لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ
عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ”. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

وهذا لفظ مسلم.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا
نہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر اپنے نکاح کا پیغام نہ بھیجے البتہ اگر اس کا بھائی اسے اجازت دے تو وہ ایسا کر سکتا
ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ یہ الفاظ ”صحیح مسلم“ کے ہیں۔

(1786) وَعَنِ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: “الْمُؤْمِنُ
أَخُو الْمُؤْمِنِ، فَلَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَتَنَازَعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ”
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

1784- أخرجه مالك (1391) وأحمد (3/10310) والبخاری (2140) ومسلم (1515) والبیہاؤد (3443) والترمذی (1252) والنسائی
(4508) وعبد الرزاق (14859) وابن ماجه (2239) وابن حبان (4970) والبیہاؤد (318/5)

1785- أخرجه أحمد (2/4722) ومسلم (1412)
1786- أخرجه مسلم (1414) وابن ماجه (4246)

﴿ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے، نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث بیان کی، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دوسرے مومن کا بھائی ہے، کسی مومن کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ (دوسرے مومن) کا سودا ہو جانے کے بارے میں (دوسرے مومن) کے پیغام کی موجودگی خود پیغام بھجوائے یہاں تک کہ وہ (دوسرا مومن) خود ہی اس پیغام نکاح کو ترک کر دے۔
اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

356- بَابُ النَّهْيِ عَنِ إِضَاعَةِ الْمَالِ فِي غَيْرِ وَجْهِهِ الَّتِي آذَنَ الشَّرْعُ

باب: شریعت نے جن صورتوں کی اجازت دی ہے اس کے علاوہ کسی

اور طریقے سے مال ضائع کرنے کی ممانعت

(1787) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا: فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ جَمِيعًا وَلَا تَفْرُقُوا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ: قَيْلٌ وَقَالَ، وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةُ الْمَالِ".
رواهُ مُسْلِمٌ، وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ.

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ہمارے لئے تین چیزیں راضی ہے اور اس نے تمہارے لئے تین چیزوں کو ناپسند کیا ہے۔ وہ تمہارے لئے اس بات سے راضی ہے کہ تم صرف عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تم فرقوں میں تقسیم نہ ہو جاؤ اور تمہارے لئے فضول بحث، بکثرت مانگنے اور مال ضائع کرنے کو ناپسندیدہ کیا ہے۔
اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

(1788) وَعَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: أَمَلَى عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَشَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُفْسِدٍ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَبَلِ مِنْكَ الْجَبَلُ" وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قَيْلٍ وَقَالَ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، السُّؤَالِ، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الْأَمْهَاتِ، وَوَادِ النَّبَاتِ، وَمَنْعِ وَهَابٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَسَبَقَ شَرْحُهُ.

﴿ وراذ، جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب ہیں بیان کرتے ہیں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھوایا کہ نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی محبوب نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کی بادشاہی ہے اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ! جسے تو دینا چاہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نندینا چاہے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ تیرے مقابلے میں کسی کی کوشش کام نہیں آسکتی۔"
انہوں نے یہ بھی خط میں لکھا: نبی اکرم ﷺ نے فضول بحث کرنے مال ضائع کرنے، بکثرت مانگنے، ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے اور غیر شرعی لین دین سے منع کیا ہے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔ اس کی شرح پہلے گزر چکی ہے۔

357- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ إِلَى مُسْلِمٍ بِسِلَاحٍ وَنَحْوِهِ سَوَاءً كَانَ جَاذًا أَوْ مَازِحًا، وَالنَّهْيِ عَنِ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُولاً

باب: کسی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا منع ہے خواہ وہ سنجیدگی کے عالم میں ہو یا مزاح کے طور پر ہو اسی طرح تنگی تلوار لے کر (کسی کے سامنے آنا) منع ہے

(1789) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُشْرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ، فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَنْزِعَ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لَا بِيَهْ وَأُمِّي".
قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَنْزِعُ" ضَبَطَ بِالْعَيْنِ الْمُتَهَمِلَةَ مَعَ كَسْرِ الزَّايِ، وَبِالْعَيْنِ الْمُتَهَمِلَةِ مَعَ فَتْحِهَا، وَمَعْنَاهُمَا مُتْقَارِبٌ، وَمَعْنَاهُ بِالْمُتَهَمِلَةِ يَرْمِي، وَبِالْمُتَهَمِلَةِ أَيضًا يَرْمِي وَيُفْسِدُ. وَأَصْلُ النَّزْعِ: الطَّعْنُ وَالْفَسَادُ.

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی شخص ہتھیار کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا ہو سکتا ہے شیطان اس کے ہاتھ سے چھڑا دے اور وہ شخص جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔
یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے بھائی کی طرف لوہے کے ہتھیار کے ذریعے اشارہ کرے گا تو فرشتے اس پر لعنت کریں گے یہاں تک کہ وہ اسے رکھ دے اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔
امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "ینزع" میں ع مہملہ ہے اور زاء کے نیچے کسرہ ہے۔ یہ لفظ مجھے کے ساتھ بھی مروی ہے اور اس پر زبر ہے۔ ع اور غ کے ساتھ اس لفظ کا معنی ایک ہی مراد لیا جاسکتا ہے کیونکہ اگر یہ لفظ ع

کے ساتھ ہو تو اس کا مطلب ہے ”پھینکنا ہے“ اور اگر غ کے ساتھ بھی پھینکنے اور فساد کرنے کا معنی میں آتا ہے لیکن اصل معنی ہے ”نیزہ مارنا اور فساد کرنا“۔

(1790) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَعَاطَى مَسْلُولا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم نے اس بات سے منع کیا ہے: ہنگی تلوار پکڑ کر کسی کے سامنے آیا اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“

358-بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ

بَعْدَ الْإِذَانِ إِلَّا لِعُذْرٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ

باب: اذان ہو جانے کے بعد فرض نماز ادا کی جانے سے پہلے

کسی عذر کے بغیر مسجد سے باہر جانا مکروہ ہے

(1791) عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَذَّنَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بِمَشْيٍ، فَاتَّبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بِبَصَرِهِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ابو الشعثاء بیان کرتے ہیں ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ موزن دی تو ایک شخص مسجد میں سے اٹھا اور باہر چلا گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسے جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے جب وہ مسجد سے نکل گیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

359-بَابُ كَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ لِغَيْرِ عُدْرٍ

باب: کسی عذر کے بغیر ریحان (نامی خوشبو) کو واپس کرنا مکروہ ہے

(1792) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ عَرَضَ رَيْحَانًا، فَلَا يَرُدُّهُ، فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ، طَيِّبُ الرَّيحِ“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

1790- آخر جلد (5/14205) والیوداؤد (2588) والترمذی (2170) وابن حبان (5946) والحاکم (4/7785) والبیہقی (1759)

1791- آخر جلد مسلم (655) والترمذی (204) والسنائی (692) وابن ماجہ (733)

1792- آخر جلد (3/8271) وسلم (2253) والیوداؤد (4172) والسنائی (5274) وابن حبان (5109) والبیہقی (245/3)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو ریحان (خوشبو) دی جائے وہ اسے واپس نہ کرے۔ کیونکہ یہ اٹھانے میں ہلکی ہے اور اس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1793) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم رضی اللہ عنہ خوشبو کا تحفہ واپس نہیں کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

360-بَابُ كَرَاهَةِ الْمَدْحِ فِي الْوَجْهِ لِمَنْ خِيفَ عَلَيْهِ مَفْسَدَةٌ مِنْ أَعْيَابٍ وَنَحْوِهَا

وَجَوَازِهِ لِمَنْ أَمِنَ ذَلِكَ فِي حَقِّهِ

باب: جس شخص کے بارے میں خود پسندی کی وجہ سے فساد کا اندیشہ ہو اس کے سامنے اس کی

تعریف کرنا مکروہ ہے اور جو شخص اس سے محفوظ ہو اس کے حق میں ایسا کرنا جائز ہے

(1794) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُشِيءُ عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمَدْحَةِ، فَقَالَ: ”أَهْلَكْتُمْ - أَوْ قَطَعْتُمْ - ظَهْرَ الرَّجُلِ“. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ”وَالْإِطْرَاءُ“: الْمُبَالِغَةُ فِي الْمَدْحِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سنا وہ دوسرے کی تعریف کر رہا تھا وہ اس کی تعریف میں مبالغہ کر رہا تھا۔ نبی اکرم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم نے اس کی پشت کو کاٹ دیا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لفظ ”الاطراء“ سے مراد ہے: کسی کی تعریف میں مبالغہ آرائی سے کام لینا۔

(1795) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”وَيَحْكُ أَقْطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ“ يَقُولُهُ مَرَارًا: ”إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَحَسْبِيهِ اللَّهُ، وَلَا يُؤْثَرُ

1793- آخر جلد البخاری (2582) والترمذی (2798)

1794- آخر جلد احمد (7/19712) والبخاری (2663) وسلم (3001)

1795- آخر جلد احمد (7/20484) والبخاری (2662) وسلم (3000) والیوداؤد (4805) وابن ماجہ (3744) وابن حبان (5766) والبخاری

(33) والبیہقی (242/10) والاداب (511)

عَلَى اللَّهِ أَحَدٌ“۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے کسی شخص کا تذکرہ کیا گیا ایک شخص نے بارے میں اچھے الفاظ میں تعریف کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا استیانتاں ہوا تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ کر یہ بات آپ نے چند مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (پھر فرمایا) اگر کسی نے لازمی طور پر تعریف کرنی ہو تو وہ یہ کہنے فلاں شخص میں یہ گمان رکھتا ہوں اگر وہ اس کے بارے میں ایسا ہی گمان رکھتا ہو باقی اس کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔ شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکیزہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1796) وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْمُقَدَّادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ اللَّهَ عَنْهُ، فَعَمِدَ الْمُقَدَّادُ، فَجَنَّا عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَجَعَلَ يَحْثُو فِي رِجْلَيْهِ الْحَصْبَاءَ. فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَاذَا تَفْعَلُ؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ، فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ مُسْلِمٌ"۔

فَهَذِهِ الْأَحَادِيثُ فِي النَّهْيِ، وَجَاءَ فِي الْإِبَاحَةِ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ صَحِيحَةٌ۔ قَالَ الْعُلَمَاءُ: وَطَرِيقُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأَحَادِيثِ أَنْ يُقَالَ: إِنْ كَانَ الْمَمْدُوحُ عِنْدَهُ كَمَالُ إِيمَانٍ وَرِبَاصَةُ نَفْسٍ، وَمَعْرِفَةٌ تَامَّةٌ بِحَيْثُ لَا يَفْتِنُ، وَلَا يَغْتَرُّ بِذَلِكَ، وَلَا تَلْعَبُ بِهِ نَفْسُهُ، فَلَيْسَ بِحَرَجٍ مَكْرُوهٍ، وَإِنْ خِيفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمُورِ، كَرِهَ مَدْحُهُ فِي وَجْهِهِ كَرَاهَةً شَدِيدَةً، وَعَلَى هَذَا النَّزَلِ الْأَحَادِيثُ الْمُخْتَلِفَةُ فِي ذَلِكَ۔ وَمِمَّا جَاءَ فِي الْإِبَاحَةِ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ: اللَّهُ عَنْهُ: "أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ" أَيْ مِنَ الَّذِينَ يُدْعَوْنَ مِنْ جَمِيعِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ لِدُخُولِهَا۔ وَفِي الْحَدِيثِ الْآخِرِ: "كُنْتُ مِنْهُمْ" أَيْ كُنْتُ مِنَ الَّذِينَ يُسَبَّلُونَ أَرْزُهُمْ خِيَلَاءَ۔ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "مَا رَأَى الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَبَجَا إِلَّا سَلَكَ فَجْكَ"۔

وَالْأَحَادِيثُ فِي الْإِبَاحَةِ كَثِيرَةٌ، وَقَدْ ذَكَرْتُ جُمْلَةً مِنْ أَطْرَافِهَا فِي كِتَابِ "الْأَذْكَارِ"۔

ہمام بن حارث حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف شروع کی تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھے اور اس شخص کے چہرے پر کنکریاں پھینکنے شروع کر دیں۔ حضرت عثمان نے ان سے دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم تعریف کرنے کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی پھینکو۔

1796- اخرجہ احمد (9/23884) و مسلم (3002) والبخاری (339) وابو داؤد (4804) والترمذی (2401) وابن ماجہ (2742) والبیہقی (565/20) والبیہقی (242/10)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ احادیث ممانعت کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں اور اس کی اباحت کے بارے میں بھی کئی صحیح احادیث روایت کی گئی ہیں۔ علماء نے اس بارے میں وارد ہونے والی دونوں طرح کی احادیث میں تطبیق کی یہ صورت نکالی ہے کہ اگر ممدوح میں ایمان یقین مجاہدہ اور معرفت جیسی صفات موجود ہوں تو اس کی تعریف کی جاسکتی ہے البتہ اس تعریف سے اس میں خود پسندی اور غرور جیسی صفات پیدا نہ ہو جائیں۔ اگر اس طرح کے جذبات پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر کسی کی تعریف اس کے متہ پر کرنا درست نہیں ہے۔ اس معاملے میں دیگر بظاہر متضاد نظر آنے والی احادیث کو سامنے رکھا جائے گا۔ اگر ہم اس کے جواز کے بارے میں وارد ہونے والی روایات کو دیکھیں تو ان میں سے ایک یہ ہے:

نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: مجھے امید ہے! تم بھی انہی میں سے ہو گے یعنی ان اہل جنت میں سے جنہیں داخل ہونے کے لیے تمام دروازوں سے آنے کے لیے پکارا جائے گا۔ اسی بارے میں ایک اور روایت میں ہے: آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں جو تکبر کے طور پر اپنا ازار لٹکاتے ہیں۔

اسی طرح آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: شیطان تمہیں دیکھ کر راستہ بدل لیتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تعریف کرنے کے بارے میں چند احادیث کو میں نے کتاب الاذکار میں بھی نقل کیا ہے۔

361-بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوجِ مِنْ بَلَدٍ وَقَعَ فِيهَا الْوَبَاءُ

فِرَارًا مِنْهُ وَكَرَاهَةِ الْقُدُومِ عَلَيْهِ

باب: جس شہر میں وباء پھیل جائے اس سے باہر نکلنا

وہاں سے فرار ہونا اس شہر میں آنا مکروہ ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشِيدَةٍ﴾ (النساء: 78)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں آ جائے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (البقرة: 195)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف نہ لے جاؤ۔"

(1797) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَسْرِعُ لِقَاءِ أَمْرَاءِ الْأَجْبَادِ - أَبُو عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابَهُ - فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ لِي عُمَرُ: اذْغُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ، فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ

1797- اخرجہ مالک (1655) و احمد (1/1689) والبخاری (5729) و مسلم (2219) وابو داؤد (3103) وابن حبان (2953) وعبد الرزاق (20159) والطبرانی (268) والبیہقی (217/8)

الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَاخْتَلَفُوا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: خَرَجْتُ لِأَمْرٍ، وَلَا تَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ. وَقَالَ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تَرَى أَنْ تَقْدِمَهُمْ عَلَى فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي. ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوا سَبِيلَ اللَّهِ وَاخْتَلَفُوا كَمَا خِلَافَهُمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي. ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشِيخَةِ قُرَيْشٍ مِنَ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ، فَقَالُوا: تَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ، وَلَا تَقْدِمَهُمْ عَلَى الْوَبَاءِ، فَنَادَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي النَّاسِ: إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ، فَأَصْبَحُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْ غَيْرَكَ قَالَهَا يَا أَبَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ - نَعَمْ، نَفَرُ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ، فَهَبَطَتْ عُذْوَتَانِ، اخْتَدَاهُمَا خَصْبَةٌ، وَالْأُخْرَى جَذْبَةٌ، أَلَيْسَ إِنَّ رَعَيْتِ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ، وَالْجَذْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ؟ قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ مُتَغَيِّبًا حَاجَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي مِنْ هَذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا سَأَلَ بَارِضٌ فَلَا تَقْدِمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ" فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى عُمَرَ اللَّهُ عَنْهُ وَانْصَرَفَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

و"الْعُدْوَةُ": جَانِبِ الْوَادِي.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کی طرف تشریف لے گئے "سرغ" کے مقام پر پہنچے تو اسلامی لشکر کے امراء ان سے ملے یعنی حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا: شام میں وبا پھیل چکی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کر لاؤ ان حضرات کو بلا کر لایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انہیں اس بارے میں بتایا: شام میں وبا پھیل چکی ہے (کیا جائے؟) تو انہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا، بعض حضرات نے یہ کہا: آپ ایک کام کے لیے نکلے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ اسے چھوڑ کر واپس چلے جائیں۔ ان میں سے بعض حضرات نے فرمایا: آپ کے لوگوں میں سے کتنی کے منتخب لوگ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ کے علاقے میں لے جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ حضرات میرے پاس سے تشریف لے جائیں۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس انصار کو بلا کر لاؤ۔ میں انہیں بلا کر لایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا انہوں نے بھی مہاجرین کا طریقہ اختیار کیا۔ ان کے درمیان بھی اختلاف ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ میرے سے تشریف لے جائیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس قریش کے عمر رسیدہ افراد کو بلا کر لاؤ جنہوں نے فتح مکہ کے آس پاس ہجرت کی ہو۔ میں ان حضرات کو بلا کر لایا تو ان میں سے کوئی سے دو افراد کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔ ان سب نے متفق طور پر یہی کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں: آپ لوگوں کو لے کر واپس چلے جائیں۔ اس باء کے علاقے میں آگے نہ جائیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا: کل صبح میں واپسی کے لیے روانہ ہو جاؤں گا۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے فرار ہونا چاہتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے علاوہ اگر کسی اور نے یہ بات کہی ہوتی (اے ابو عبیدہ! تو اچھا تھا) لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف موقف اختیار کرنے کو ناپسند کیا (براہ راست مخالفت نہیں کی) پھر فرمایا: جی ہاں! ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی طرف جا رہے ہیں۔

آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں آپ ان کو لے کر ایسی واوی میں پہنچیں جس کا ایک حصہ سبز ہو اور دوسرا حصہ خشک ہو تو اگر آپ سرسبز حصے میں اپنے اونٹوں کو چراتے ہیں تو یہ بھی تقدیر الہی کے مطابق ہے اور اگر آپ خشک حصے میں اپنے اونٹوں کو چراتے ہیں تو یہ بھی تقدیر کے مطابق ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ وہ کسی کام کی وجہ سے پہلے وہاں موجود نہیں تھے۔ انہوں نے فرمایا: اس بارے میں میرے پاس علم موجود ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جب تم کسی زمین کے بارے میں سنو کہ (وہاں وبا پھیل چکی ہے) تو وہاں سے راہ فرار استعمال کرتے ہوئے باہر نہ نکلو۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور وہاں سے واپس چلے گئے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں "العدوۃ" سے مراد ہے واوی کا کنارہ۔

(1798) وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُونَ بَارِضٍ، فَلَا تَدْخُلُوْهُا، وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ، وَأَنْتُمْ فِيْهَا، فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم طاعون کے بارے میں سنو کہ یہ کسی علاقے میں ہے تو تم وہاں نہ جاؤ اور اگر یہ اس علاقے میں آجائے جہاں تم موجود ہو تو تم وہاں سے نہ نکلو۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

362- بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَحْرِيمِ السِّحْرِ

باب: جادو کے حرام ہونے کی شدت (کا بیان)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (البقرة: ۱۰۲) ﴿اللَّهُ تَعَالَى﴾ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور سلیمان نے کفر نہیں کیا البتہ جوشیاطین تھے جنہوں نے کفر کیا وہ لوگ سکھایا کرتے تھے۔“

(1799) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”اجْتَنِبُوا السُّمُومَاتِ“ . قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: ”السُّمُومُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ بِالْحَقِّ، وَكُلُّ رِبَا، وَكُلُّ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الرَّحْفِ؛ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْعَالِيَاتِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو۔ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ) وہ کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا، جب کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہو۔ سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، بڑائی کے دن بھاگ جانا اور غافل پاک دامن مومن پر چھوٹا لگانا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

363- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُسَافِرَةِ بِالْمُصْحَفِ إِلَى بِلَادِ الْكُفَّارِ

إِذَا خِيفَ وَقُوْعُهُ بِأَيْدِي الْعَدُوِّ

باب: قرآن مجید کو ساتھ لے کر دشمن کے علاقے کی طرف سفر کرنا منع ہے جب اس کے دشمن

ہاتھ لگنے کا اندیشہ ہو

(1800) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: قرآن کو لے کر دشمن کے علاقے کی طرف سفر کیا جائے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

364- بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَاِنَاءِ الْفِضَّةِ

فِي الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوهِ الاسْتِعْمَالِ

باب: سونے اور چاندی کے برتنوں کو کھانے پینے

وضو کرنے اور ہر طرح کے استعمال میں لانا حرام ہے

(1801) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”الَّذِي يَشْرَبُ فِي اِنَاءِ الْفِضَّةِ، إِنَّمَا يُجْرِ جُرْفُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ”إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي اِنَاءِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ“ .

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا ہے یا پیتا ہے۔

(1802) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْخَرِيرِ، وَالذِّيَّاجِ، وَالشَّرْبِ فِي اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: ”هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ“ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”لَا تَلْبَسُوا الْخَرِيرَ وَلَا الذِّيَّاجَ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صَحَافِهَا“ .

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خریر، ذبیاج پہننے، سونے یا چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہوں گے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

صحیحین کی ایک روایت میں ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ خریر اور ذبیاج نہ پہنو اور سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور ان کے پیالوں میں نہ کھاؤ۔

(1803) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عِنْدَ نَفَرٍ مِنَ الْمَجُوسِ؛ فَجِئْتُ بِقَالُودٍ عَلَى اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ، فَقِيلَ لَهُ: حَوْلْهُ، فَحَوَّلَهُ عَلَى اِنَاءٍ مِنْ خَلْنَجٍ وَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَهُ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ .

”الْخَلْنَجُ“ : الْجَفَنَةُ .

✧✧ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ مجوسیوں کی ایک جماعت چاندی کے برتن میں فالودہ لایا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے نہیں کھایا ان سے کہا گیا: تم انہیں کسی دوسرے برتن دو۔ انہیں کسی دوسرے برتن میں منتقل کر دیا گیا وہ لایا گیا تو آپ نے فالودہ کھالیا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کو ”حسن“ سند کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”البحلنج“ کا مطلب ہے الجفہ یعنی پیالہ۔

365- بَابُ تَحْرِيمِ لِبَسِ الرَّجُلِ ثَوْبًا مَزْعُورًا

باب: مرد کا زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے پہننا حرام ہے

(1804) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1805) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى وَسَلَّمَ عَلَى ثَوْبَيْنِ مُعْصَرَيْنِ، فَقَالَ: ”أَمَلَكُ أَمْرُكَ بِهَذَا؟“ قُلْتُ: أَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ: ”بَلْ أَحْرِقْهُمَا“ وَفِي رَوَايَةٍ، فَقَالَ: ”إِنَّ هَذَا مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسُهَا“. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے زعفران سے رنگے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ نے تمہیں اس کی ہدایت کی ہے؟ میں نے عرض کی: میں ان ہوں آپ نے فرمایا: انہیں اتار دو ان دونوں کو جلا دو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ کفار کے کپڑے ہیں تم انہیں نہ پہنو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

366- بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَمْتِ يَوْمِ الْاَلِيلِ

باب: دن بھر خاموش رہنا منع ہے

(1806) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا بَقْمَ“

1804- أخرجه احمد (4/12941) والبخاری (5846) ومسلم (2101) والبيهقي (2705) والترمذي (2824) والنسائي (2705) وابن

الطيحاوي (5465) والبيهقي (3888) والطحاوي (2063) والبيهقي (36/5)

1805- أخرجه احمد (2/6523) ومسلم (2077) والنسائي (5331)

اَحْيَاءَ، وَلَا صُمَاتٍ يَوْمَ اَللَّيْلِ“. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

قَالَ اَلْخَطَّابِيُّ فِي تَفْسِيرِ هَذَا اَلْحَدِيثِ: كَانَ مِنْ نُسُكِ اَلْجَاهِلِيَّةِ الصَّمَاتِ. فَتُهَوَّى فِي اَلْإِسْلَامِ عَنْ ذَلِكَ وَأُمِرُوا بِاَلدُّخْرِ وَاَلْحَدِيثِ بِاَلْخَبْرِ.

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان یاد رکھا ہے: بالغ ہونے کے بعد کوئی یتیم نہیں ہوتا اور رات تک خاموش رہنے کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ”حسن سند“ کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(1807) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا: زَيْنَبُ، قَرَاهَا لَا تَتَكَلَّمُ. فَقَالَ: مَا لَهَا لَا تَتَكَلَّمُ؟ فَقَالُوا: حَبِثَتْ مُصْمِتَةً، فَقَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي، فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ، هَذَا مِنْ عَمَلِ اَلْجَاهِلِيَّةِ، فَتَكَلَّمْتُ. رَوَاهُ اَلْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت قیس بن ابوحازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ”احمس“ قبیلہ کی ایک خاتون کے پاس آئے جس کا نام زینب تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا: وہ کوئی بات نہیں کر رہی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یہ بات کیوں نہیں کر رہی؟ لوگوں نے بتایا: اس نے خاموش رہنے کی نیت کی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم بات کرو کیونکہ یہ درست نہیں ہے یہ زمانہ جاہلیت کا عمل ہے تو اس نے بات چیت شروع کر دی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے خطابی بیان کرتے ہیں: خاموشی (کاروزہ) زمانہ جاہلیت کا رواج تھا۔ اسلام میں اس سے منع کر دیا گیا اور لوگوں کو ذکر اور بھلائی کی باتیں کرنے کا حکم دیا گیا۔

367- بَابُ تَحْرِيمِ اِنْتِسَابِ الْاِنْسَانِ اِلَى غَيْرِ اَبِيهِ وَتَوَلِّيهِ اِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ

باب: انسان کا اپنے آپ کو اپنے باپ کی بجائے کسی اور طرف منسوب کرنا (یا غلام) کا خود کو اپنے آزاد کرنے والے کی بجائے کسی اور طرف منسوب کرنا حرام ہے

(1808) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ اَدَّعَى اِلَى غَيْرِ اَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ غَيْرُ اَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ“. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جان بوجھ کر (اپنے نسب تعلق کو) اپنے والد کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کرے اس پر جنت حرام ہو جائے گی۔

1806- أخرجه ابوداؤد (2873) 1807- أخرجه البخاری (3834)

1808- أخرجه احمد (1/1454) والبخاری (4326) ومسلم (63) والبيهقي (5113) وابن ماجه (2610) والبيهقي (765) وابن حبان (415)

والطيحاوي (199) والبيهقي (29/2) والدارقطني (2530) والبيهقي (403/7)

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1809) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَرَعَبُوا ابْنَكُمْ، فَمَنْ رَعِبَ عَنْ أَبِيهِ، فَهُوَ كُفْرٌ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے آباء (سے اپنے) کسی انکار نہ کرو کیونکہ جو شخص اپنے باپ سے (اپنے کسی تعلق کا) انکار کرے گا وہ (گویا) کافر ہو گیا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1810) وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ بَنِ طَارِقٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَسَمْتُ يَقُولُ: لَا وَاللَّهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرُؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، فَشَرَّهَا فَإِذَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجَرَاحَاتِ، وَفِيهَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا غَيْرَ إِلَى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ أَوَى مُحَدَّثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا". دِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا، لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. وَمَنْ أَدْعَى إِلَى أَبِيهِ، أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ؛ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"دِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ" اُمِّي: عَهْدُهُمْ وَأَمَانَتُهُمْ. "وَأَخْفَرَهُ": نَقَضَ عَهْدَهُ. "وَالصَّرْفُ": التَّوْبَةُ، وَقِيلَ الْحَيْلَةُ. "وَالْعَدْلُ": الْفِدَاءُ.

یزید بن شریک بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: (جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے پاس کوئی خفیہ دستاویز ہے) اللہ کی قسم! اس کی یہ سوچ غلط ہے ہمارے پاس صرف اللہ کی کتاب ہے اور تلوار کی مہم میں موجود یہ صحیفہ ہے۔ جس میں اونٹ عمروں اور چند دیگر زخموں (کی دیت سے متعلق چند احکام تحریر ہیں) اس میں یہ بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "نمیر" سے لے کر "ثور" تک مدینہ "حرم" ہے جو شخص یہاں کوئی بدعت ایجاد کرے کسی بدعتی کو پناہ دے اُس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہوگی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی فرض یا نقلی عبادت قبول نہیں کرے گا۔ تمام مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے۔ ان کا کوئی عام شخص بھی ایسا کرے جو شخص خود کو اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے یا جو غلام اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور شخص کی طرف خود کو منسوب کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور انسانوں کی طرف سے لعنت ہوگی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ

1809- اخرجہ احمد (3/10815) وابن ماجہ (6868) ومسلم (62) وابن حبان (1466) والبیہقی (24/1) وابن مندہ (590)

1810- اخرجہ احمد (1/599) وابن ماجہ (111) ومسلم (1370) والبیہقی (2034) والترمذی (2127) وابن حبان (3716) والبیہقی (263)

اس کی کوئی فرض یا نقلی عبادت قبول نہیں کرے گا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں ”ذمۃ المسلمین“ سے مراد ہے: مسلمانوں کا عہد اور ان کی امانت ”اخفۃ“ سے مراد ہے اس نے اس کے عہد کو توڑ دیا۔

اور ”الصدق“ یہاں توبہ کے معنی میں ہے بعض دیگر اقوال کے مطابق یہاں الصدق سے مراد حیلہ بھی ہے اور ”العدل“ کا مطلب ہے فدیہ دینا۔

(1811) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ أَدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كُفْرٌ، وَمَنْ أَدْعَى مَا لَيْسَ لَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا، وَلَيْتَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوُّ اللَّهِ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص جان بوجھ کر اپنے نسب کی نسبت اپنے والد کی بجائے کسی اور شخص کی طرف کرے اس نے کفر کیا اور جو شخص جان بوجھ کر (کسی کی مملوکہ چیز پر) اپنی ملکیت کا دعویٰ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اسے چاہیے کہ جہنم میں اپنے مخصوص مقام تک پہنچنے کے لیے تیار رہے اور جو شخص کسی دوسرے (مسلمان) کو کافر قرار دے یا اسے ”اللہ کا دشمن“ کہہ کر بلائے حالانکہ وہ دوسرا شخص ایسا نہ ہو تو یہ کلمہ اسی کی طرف لوٹ آئے گا۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔ یہ مسلم کی روایت کے الفاظ ہیں۔

368- بَابُ التَّحْذِيرِ مِنْ ارْتِكَابِ مَا نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

أَوْ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

باب: جن چیزوں سے اللہ اور اس کے رسول نے منع کیا ان کے ارتکاب سے بچنے کی تلقین قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور: 63)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو لوگ اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں وہ اس چیز سے بچیں کہ ان پر کوئی آزمائش لاحق ہو اور ان تک دردناک عذاب پہنچ جائے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ﴾ (ال عمران: 30)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات کے حوالے سے ڈراتا ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ (البورج: 12)

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک تمہارے پروردگار کی گرفت سخت ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ (ہود: ۵۲)

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اس طرح تمہارے پروردگار کی گرفت ہے جب اس نے ایک بستی پر گرفت

ظالم تھی بے شک اس کی گرفت سخت اور روزناک ہے۔“

(1812) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى

وَعِزَّةُ اللَّهِ، أَنْ يَأْتِيَ الْمَرْءَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ“ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اللہ

غیرت اس بارے میں ہوتی ہے آدمی اس چیز کا ارتکاب کرے جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے حرام قرار دیا ہے۔

یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

369-بَابُ مَا يَقُولُهُ وَيَفْعَلُهُ مَنْ ارْتَكَبَ مِنْهِيَ عَنْهُ

باب: جب کوئی شخص ایسے کام کا ارتکاب کرے جس سے اس کو منع کیا گیا ہو تو اسے کیا پڑ

چاہئے؟ یا کیا کرنا چاہئے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَمَّا يَنْزِعَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ﴾ (فصلت: 36)

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور اگر شیطان تمہیں کسی وسوسے کا شکار کرے تو تم اللہ کی پناہ مانگو“

وَقَالَ تَعَالَى:

﴿إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ﴾ (الاعراف: 281)

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک وہ لوگ جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں جب انہیں شیطان کی

سے کوئی خیال پہنچتا ہے تو وہ ہوشیار ہو جاتے ہیں اور جائزہ لینے لگتے ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن

الذُّنُوبِ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتُ

مِّن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ﴾ (ال عمران: 135-136)

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب وہ لوگ کسی بے حیائی کا ارتکاب کریں اور اپنے اوپر زیادتی کریں تو اللہ

کو یاد کریں وہ اپنے لئے گناہوں کی مغفرت کریں اللہ کے علاوہ اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے اور وہ لوگ اپنے کئے پر

نہیں کرتے جبکہ انہیں علم ہو یہ وہ لوگ ہیں جن کی جزا ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے اور وہ جنتیں ہیں جن کے

کتاب المنثورات والملح

متفرق اور نمکین (مزے دار) امور

370- باب احادیث الدجال وأشرار الساعة وغيرها

باب: دجال اور علامات قیامت وغیرہ سے متعلق احادیث

(1814) عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَضَ فِيهِ وَرَقَعَ حَتَّى طَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّحْلِ. فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ، عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا، فَقَالَ: "سَأَلَكُمْ؟" قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَكَرْتَ الدَّجَالَ الْغَدَاةَ، فَخَفَضْتَ فِيهِ وَرَقَعْتَ، حَتَّى طَنَّاهُ فِي النَّحْلِ، فَقَالَ: "غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفِي عَلَيْكُمْ، إِنْ يَخْرُجَ وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَبِيبُكُمْ دُونَكُمْ؛ وَإِنْ يَخْرُجَ وَلَيْسَ فِيكُمْ، فَأَمْرُؤُ حَبِيبُكُمْ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَائِفَةٌ، أَشْبَهُهُ بَعْبِدُ الْعُرَى بِحِ قَطْنٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ قَوَاعِ سُورَةِ الْكَهْفِ؛ إِنَّهُ خَارِجُ السَّمَاءِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاتِ يَمِينًا وَعَاتِ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللَّهِ فَابْتَرُوا" قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا بُنِيَ فِي الْأَرْضِ قَالَ: "أَرْبَعُونَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَسَنِيَّةٍ، وَيَوْمٌ كَشْهَرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ" قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنِيَّةٍ اتَّكُفِينَا فِيهِ صَلَوةً يَوْمٌ؟ قَالَ: "لَا، أَقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ".

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟

قَالَ: "كَالْعَيْثِ اسْتَدْبَرْتَهُ الرِّيحُ، فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ، فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ، السَّمَاءُ قَطْمِطٌ، وَالْأَرْضُ قُنَيْثٌ، فَتَرْوُحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ دُرَى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَخَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ، فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُضِيبُونَ مُمَحِلِينَ لَيْسَ بِأَمْرٍ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِيبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزِي، فَتَبْعُهُ كُنُوزُهَا كَيْعَاسِيبِ النَّحْلِ، ثُمَّ رَجُلًا مُتَمَلِّئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ، فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ رَمِيَّةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ، فَيَقْبَلُ، وَيَتَهَلَّلُ بِضَحْكَ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْزِلُ الْمَنَارَةَ الْبَيْضَاءَ شَرْقَى دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّهُ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَاطَا رَأْسَهُ قَطَرٌ،

رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّوْزِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي إِلَى حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يَذْرِكُهُ بِبَابٍ لَدَى قَيْتَلُهُ، ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي قَدْ

أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ يَقْتُلُهُمْ، فَتَحَرَّرُوا عِبَادِي إِلَى الطُّورِ. وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بَحِيرَةٍ طَبْرِيَّةٍ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهِذِهِ مَرَّةً مَاءٌ، وَيُحْصِرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِئَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، فَيُرْسِلُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيَضِيبُونَ فَرَسِي كَمَوَاتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - إِلَى الْأَرْضِ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَنَسْتُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، فَيُرْسِلُ اللَّهُ تَعَالَى طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ، فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَطَرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ بَيْتٌ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَشْرُكَهَا كَالزَّلَاقَةِ، ثُمَّ يَقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْتِ تَمْرِكِ، وَرَدِي بَرَكَتِكِ، فَيَوْمِئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقَحْفِهَا، وَيَبَارِكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنْ اللَّفْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفَقَامَ مِنَ النَّاسِ؛ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَحْدَ مِنَ النَّاسِ؛ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ أَبْطَاهُمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: "خَلَّةٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْعِرَاقِ": أَيْ طَرِيقًا بَيْنَهُمَا. وَقَوْلُهُ: "عَاتِ" بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَالنَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ، وَالْعَيْشُ: أَشَدُّ الْفَقْسَادِ. "وَالدَّرَى": بِضَمِّ الدَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ أَعَالَى الْأَسِيمَةِ وَهُوَ جَمْعُ ذُرَّةٍ بِضَمِّ الدَّالِ وَكَسْرِهَا "وَالْعَاسِيبُ": ذُكُورُ النَّحْلِ. "وَجَزَلَتَيْنِ": أَيْ قِطْعَتَيْنِ، "وَالْغَرَضُ": الْهَدَفُ الَّذِي يُرْمَى إِلَيْهِ بِالنَّشَابِ، أَيْ: يَرْمِيهِ رَمِيَّةً كَرَمِيَّةَ النَّشَابِ إِلَى الْهَدَفِ. "وَالْمَهْرُودَةُ": بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمُعْجَمَةِ وَهِيَ: الثَّوْبُ الْمَصْبُوغُ. قَوْلُهُ: "لَا يَدَانِ": أَيْ لَا طَاقَةَ. "وَالنَّعْفُ": دُودٌ. "وَقَرَسَى": جَمْعُ قَرِيسٍ، وَهُوَ الْقَيْلُ. "وَالزَّلَاقَةُ": بِفَتْحِ الزَّيِّ وَاللَّامِ وَالْقَافِ، وَرُوحَى: الزَّلَاقَةُ بِضَمِّ الزَّيِّ وَاسْكَانِ اللَّامِ وَالْفَاءِ وَهِيَ الْحِرَاءَةُ. "وَالْعِصَابَةُ": الْجَمَاعَةُ. "وَالرِّسْلُ": بِكَسْرِ الرَّاءِ: اللَّبَنُ. "وَاللَّفْحَةُ": اللَّبُونُ. "وَالْفَقَامُ": بِكَسْرِ الْفَاءِ وَبَعْدَهَا هَمْزَةٌ مَمْدُودَةٌ: الْجَمَاعَةُ. "وَالْفَحْدُ": مِنَ النَّاسِ: دُونَ الْقَبِيلَةِ.

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے دجال کا تذکرہ کیا اور اس کے بارے میں اونچ نیچ بے آگاہ کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے باغ میں ہوگا۔ شام کے وقت جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! آج صبح آپ نے دجال کا تذکرہ کیا تھا اور آپ نے اس کے بارے میں اونچ نیچ کو بیان کیا تو ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ کھجوروں کے باغ میں ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں دجال کے علاوہ دیگر چیزوں کا خوف ہے۔ اگر وہ اس وقت نکلا جب میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو میں تمہارے آگے اس کے لیے رکاوٹ بن جاؤں گا اور اگر وہ اس وقت نکلا جب ”میں“ تمہارے درمیان موجود نہ ہوا تو ہر شخص اپنے نفس کا ذمہ دار ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا نگہبان ہے۔ وہ نوجوان ہوگا۔ اس کے بال گھٹکھریالے ہونگے اس کی ایک آنکھ ابھری ہوئی ہوگی۔ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن سے مشابہ پاتا ہوں۔ تم میں سے جس شخص کو اس کا زمانہ ملے وہ سورۃ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔ وہ شام اور عراق کے درمیانی راستے میں ظاہر ہوگا۔ وہ اپنے دائیں اور بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم لوگ اس وقت ثابت قدم رہنا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ زمین میں کتنا عرصہ ٹھہرا رہے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چالیس دن۔ ان میں سے ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ دوسرا دن ایک مہینے کے برابر ہوگا۔ تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا۔ اس کے بعد کے باقی دن عام دنوں کی مانند ہونگے۔

ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! جو ایک سال کے برابر ہوگا اس میں ایک دن کی نمازیں پڑھ لینا ہمارے لیے کافی ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! تم اس دن کی مقدار کا اندازہ لگا لینا۔

ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ زمین میں کتنی تیزی کے ساتھ سفر کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بارش کی طرح۔ جسے پیچھے کی طرف سے ہوا ڈھکیل رہی ہو۔

اس کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوگا۔ وہ ان کو دعوت دے گا کہ وہ لوگ اس پر ایمان لے آئیں۔ پھر وہ آسمان کو حکم دے گا: آسمان اس پر بارش برسائے گا۔ زمین کو حکم دے گا تو وہ زمین نباتات اگا دے گی۔ ان لوگوں کے چرنے والے جانور شام کو جب واپس ان کے پاس آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے زیادہ لمبے ہونگے۔ ان کے تھن پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے ہونگے۔ ان کے پہلو زیادہ وسیع ہونگے۔ پھر وہ کچھ دوسروں لوگوں کے پاس آئے گا وہ انہیں دعوت دے گا لیکن وہ لوگ اس کی دعوت کو قبول نہیں کریں گے۔ وہ جب ان کے پاس سے واپس جائیگا تو وہ لوگ قحط سالی کا شکار ہو جائیں گے اور ان کے پاس ذرا سامان باقی نہیں رہے گا۔ دجال کا گزر رویرانی کے پاس سے ہوگا وہ اس ویرانے کو کہے گا: اپنے خزانے باہر کر دو! تو زمین کے خزانے اس طرح اس کے پیچھے جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے جاتی ہیں۔

پھر وہ ایک کامل شخص کو اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دے گا اور تلواریں حملہ کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا۔ پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ شخص اس کی طرف اس حالت میں متوجہ ہوگا کہ اس شخص کا چہرہ چمک رہا ہوگا اور وہ شخص ہنس رہا ہوگا۔

اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دے گا۔ چنانچہ وہ مشرقی سفید کنارے کے پاس زرد رنگ کی چادریں پہنے ہوئے اتریں گے۔ اس حال میں کہ ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر ہونگے۔ جب وہ اپنے سر کو جھکائیں گے تو اس میں سے قطرے ٹپک پڑیں گے وہ اسے اٹھائیں گے تو چاندی کے موتیوں کی طرح قطرے گریں گے۔ ان کے سانس کی مہک ایسی تھی کہ فرشتے پہنچے گی وہ مرجائے گا اور ان کی سانس کی مہک وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نگاہ پہنچتی ہوگی۔

وہ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک باب ”لد“ کے پاس اس کو پا کر اسے قتل کر دیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا۔ آپ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات کے بارے میں بتائیں گے۔

اسی دوران اللہ تعالیٰ ان کی طرف یہ وحی نازل کرے گا کہ میں نے اپنے ان بندوں کو ظاہر کر دیا ہے کہ جن کے ساتھ لڑنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے اس لیے تم میرے بندوں کو لے کر ”کوہ طور“ کی طرف چلے جاؤ ان کی حفاظت کرو۔

اس وقت اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا جو بلندی سے پھسلتے ہوئے نیچے کی طرف آئیں گے۔ ان کا پہلا گروہ بحیرہ ”طبریہ“ کے پاس سے گزرے گا اور اس کا سارا پانی پی جائے گا۔

اس کے بعد دوسرا گروہ آئے گا تو وہ یہ کہے گا: کیا یہاں کبھی پانی بھی ہوا کرتا تھا؟

اس وقت اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہونگے۔ یہاں تک کہ ایک نمل کا سران کے نوک ایک سو دینار سے زیادہ بہتر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردنوں میں ایک کینڑا ڈال دے گا جس سے وہ تمام اس طرح موت کا شکار ہو جائیں گے جیسے ایک شخص (جان مرتی ہے)۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے وہ زمین میں ایک باشت بھی ایسی جگہ نہیں پائیں گے جو گندگی اور بدبو سے خالی ہو۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کے نبی اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں گے تو اللہ تعالیٰ کچھ پرندوں کو بھیجے گا جن کی گردنیں سختی اونٹوں کی طرح ہونگی۔ وہ ان کی لاشوں کو اٹھا کر وہاں پھینک دیں گے جہاں اللہ کو منظور ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے کوئی گھر اور کوئی حصہ باقی نہیں رہے گا۔ بارش زمین کو دھو کر چمکنی سفید چٹان کی طرح کرے گی اور پھر زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل اگاؤ اور برکت واپس لے آؤ۔

تو ایک جماعت ایک انار کھا سکے گی اور اس کے چھلکے سے کام لے سکے گی اور دودھ میں برکت ڈال دی جائے گی۔ یہاں تک کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی لوگوں کی ایک بڑی جماعت کے لیے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی ایک گائے پورے قبیلے کے لیے کافی ہوگی۔

اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا کو بھیجے گا جو ان کے بغلوں کے نیچے والے حصے کو متاثر کرے گی جس سے ہر مسلمان کی

روح قبض ہو جائے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے وہ آپس میں اس طرح صحبت کریں گے جس طرح گدے کرتے ہیں۔ انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں جو یہ قول ہے: "خلۃ بین الشام والعراق" کا مطلب ہے: دونوں راستہ اور "عابث" میں عہملہ اور اس کے بعد ثناء ہے اور "العیبث" سے مراد ہے: فساد اور عناد کی زیادتی اور "البد" مراد ہے اوپنی والی کو ہان اور یہ لفظ "ذروہ" کی جمع ہے جس "ذ" پر پیش بھی پڑھا جاسکتا ہے اور "ذیر" بھی۔

"ابعاسیب" کا مطلب ہے شہد کی کھپوں میں سے نکلیاں۔ "جزلتین" یعنی دو ٹکڑے اور "العرض" کا مطلب ہے وہ نشانہ جس کی طرف تیر پھینکا جاتا ہے۔

اور "النہر ودة" میں دال مہملہ ہوگا اور محمہ بھی ہو سکتا ہے البتہ دونوں طرح سے اس کا مطلب ہوگا "زنگ کیا" اور "لایدان" یعنی اس کی طاقت نہیں اور "الدغف" سے مراد ہے کیر اور "فرسی" مقبول کو کہیں گے اس کی جمع لفظ "الزلقہ" میں "ز" اور "ل" پر زبر ہے اور پھر "ق" ہے یق کی بجائے فاء کے ساتھ بھی آتا ہے جس میں "ز" اور "ل" ساکن ہے اور پھر "ف" ہے۔ اور اس کا معنی ہے "شیشہ"۔ "العصابہ" کا مطلب ہے جماعت۔ "الرس" کے نیچے زیر ہے اور اس سے مراد ہے لبن یعنی دودھ۔ "والفتام" میں فاء کے نیچے زیر ہے اور اس کے ساتھ ہمزہ بھی کا مطلب بھی جماعت ہے۔ "الفخذ من الناس" ایسا گروہ جو قبیلہ سے کم ہو یعنی خاندان شمار ہوتا ہو؟

(1815) وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ إِلَى حَدْبَقَةِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مَسْعُودٍ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ، وَإِنَّ مَعَهُ مَاءٌ وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ، وَآلِ النَّاسِ نَارًا، فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ، فَمَنْ أَذْرَكَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا، فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ."

رحمہ اللہ بن حراش بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعود انصاری رحمہ اللہ کے ساتھ حضرت حذیفہ بن یمان پاس گیا حضرت ابوسعود انصاری رحمہ اللہ نے ان سے کہا آپ نے دجال کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ارشاد فرمایا ہے: انہوں نے بتایا: دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگا جسے لوگ پانی سمجھ رہے ہوں گے وہ آگ ہوگی گی اور جسے لوگ آگ سمجھ رہے ہوں گے وہ ٹھنڈا اور میٹھا پانی ہوگا جو شخص تم میں سے اسے پائے تو وہ اس میں چلا جائے آگ سمجھ رہا ہو کیونکہ وہ میٹھا پانی کیزہ (پانی) ہوگا۔

1815- أخرجه البخاری (3450) بمسلم (2934) و ابوداؤد (4315) و ابن حبان (6799) و ابن ابی حیمہ (133/10) و الطبرانی (17/17)

حضرت ابوسعود رحمہ اللہ نے بتایا: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1816) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمْنِي فَيَمُكُّتُ أَرْبَعِينَ، لَا أَفْرَى أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا، فَيَسْعَثُ اللَّهُ تَعَالَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَطْلُبُهُ فَيَهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمُكُّتُ النَّاسُ سَبْعَ مِائَتَيْنِ لَيْسَ بَيْنَ الْفَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ، رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ، لَدَخَلْنَاهُ عَلَيْهِ حَتَّى نَقْبُضَهُ، فَيَنْفِي شَرَارَ النَّاسِ فِي خِيفَةِ الطَّيْرِ، وَأَحْلَامِ السَّبَاعِ، لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا، فَيَمَثِّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُولُ: أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا نَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌ رَزَقَهُمْ، حَسَنَ عَيْشِهِمْ، ثُمَّ يَنْفُخُ فِي الصُّورِ، فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْفَى لَبِنًا وَرَفَعَ لَبِنًا، وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ فَيَضَعُ النَّاسُ حَوْلَهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ - أَوْ قَالَ: يُنْزِلُ اللَّهُ - مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوْ الظِّلُّ، فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ، ثُمَّ يَقَالُ: بَنَائِيهَا النَّاسُ هَلُمُّ إِلَى رَبِّكُمْ، وَقَفُّوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ، ثُمَّ يَقَالُ: أَخْرِجُوا بَعَثَ النَّارَ فَيَقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيَقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعِمِئَةٍ وَتِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ؛ فَذَلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا، وَذَلِكَ يَوْمٌ يَكْشِفُ عَنْ سَاقٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الَلَيْثُ": صَفْحَةُ الْعُنُقِ. وَمَعْنَاهُ بَضْعُ صَفْحَةِ عُنُقِهِ وَبَرَفْعُ صَفْحَتِهِ الْأُخْرَى.

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دجال میری امت میں ظاہر ہوگا۔ وہ چالیس تک ٹھہرے گا۔ (راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم اس سے مراد چالیس دن ہیں یا چالیس مہینے ہیں یا چالیس سال ہیں۔

1816- أخرجه البخاری (2/6566) بمسلم (2940) و النسائی (6/11629) و ابن حبان (7353) و ابی حیمہ (213/3)

اور کسی بھی برائی کو برائی نہیں سمجھیں گے۔

شیطان ان کے سامنے مثالی صورت میں آئے گا اور بولے گا تم لوگ میری بات کیوں نہیں مانتے۔ وہ لوگ کہیں ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہو؟ وہ انہیں بتوں کی عبادت کرنے کا حکم دے گا لیکن ان سب باتوں کے باوجود ان کے ہاں فراوانی ہوگی۔ ان کی زندگی عیش و آرام میں گزرے گی۔ پھر صور میں پھونک مار دی جائے گی۔

جو بھی شخص اس کی آواز کو سنے گا اپنی گردن کبھی اس طرف جھکائے گا اور پھر اوپر کی طرف اٹھائے گا۔ سب سے پہلے جو اس کی آواز کو سنے گا وہ اپنے اونٹوں کے حوض کو لپ رہا ہوگا اور وہ اس کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑے گا۔ اسی اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نازل کرے ”طل“ یا ”دطل“ جیسی ہوگی۔ جس کے نتیجے میں انسانی جسم اگنا شروع ہو جائیں گے۔ پھر دوسری مرتبہ ”صور“ پھونکا جائے گا۔ لوگ اس وقت کھڑے ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے اور کہا جائیگا: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ۔ (ان سے کہا جائیگا) ان کو کھڑا کر دو۔ پھر لوگوں سے حساب لیا جائیگا اور کہا جائیگا: ان میں سے جنہیں کے گردہ کو نکال دو۔ فرمے کریں گے کتنے لوگوں میں سے کتنے لوگوں کو؟ تو حکم ہوگا: ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے کو۔ پس یہی وہ دن ہوگا جو بوزھا کرنے کا اور یہی وہ دن ہوگا جب پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائیگا۔ (یعنی معاملہ سخت ہوگا)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اللیث“ سے مراد ہے گردن کا کنارہ اور یہاں اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ وہ اپنی گردن کا کنارہ اوپر اٹھالے گا اور دوسرا کنارہ نیچے رکھے گا۔

(1817) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَيْسَ مِنْ بَيْتِكَ سَيَطُورُهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ؛ وَلَيْسَ نَفْتٌ مِنْ أَتْقَاهُمَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِينَ تَحْرُسُهُمَا، بِالسَّبْعَةِ، فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، يُخْرِجُ اللَّهُ مِنْهَا كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دجال ہر شہر تک پہنچ جائے گا صرف مدینہ تک نہیں پہنچ سکے گا کیونکہ ان دونوں شہروں کے داخلے کے راستے پر فرشتوں کی صفیں موجود ہیں جو ان دونوں شہروں کی حفاظت کر رہی ہیں جب وہ ”سبھ“ کے مقام پر پہنچے گا تو مدینہ منورہ میں تین مرتبہ جھٹکا آئے گا تو اللہ تعالیٰ وہاں سے ہر منافق کا فرخ کو نکال دے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1818) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”يَتَّبِعُ الدَّجَالُ مِنَ النَّاسِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيْلَسَةُ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

1817- اخرجہ احمد (4/12985) و مسلم (2943) و البخاری (1881) و مسلم (2943) و ابن حبان (6803) و ابن ابی حبیہ (181/12)

1818- اخرجہ مسلم (2944) و ابن حبان (6798)

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دجال کے پیچھے اصہبان کے ستر ہزار یہودی جائیں گے جنہوں نے طیلان (کپڑے اوڑھے ہوں گے)

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔
(1819) وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”لَيَبْفِرَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْعِجَالِ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: لوگ ضرور دجال سے بچنے کے لئے پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔
اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1820) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیامت تک دجال سے بڑا فتنہ اور کوئی نہیں ہے۔
اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1821) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَسُوجُهُ قَبْلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَتَلَقَّاهُ الْمَسَالِحُ: مَسَالِحُ الدَّجَالِ. فَيَقُولُونَ لَهُ: إِلَى أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ: أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ. فَيَقُولُونَ لَهُ: أَوْ مَا تَأْمُنُ بِرَبَّنَا؟ فَيَقُولُ: مَا بَرَّئْنَا خَقَاءً فَيَقُولُونَ: أَفَنُلَوِّهُ. فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَانَا رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ، فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ، فَإِذَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُونَ قَالُوا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ هَذَا الدَّجَالَ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيَامُ الدَّجَالِ بِهِ فَيَسْبَحُ، فَيَقُولُ: خُذُوهُ وَشَجُّوهُ. فَيُؤَسَّعُ ظَهْرُهُ وَيَطْنُهُ ضَرْبًا، فَيَقُولُ: أَوْ مَا تَأْمُنُ مِنِّي؟ فَيَقُولُ: أَلَيْسَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَبُورُ بِهِ، فَيُؤَسَّرُ بِالْمَسَارِ مِنْ مَقْرِفِهِ حَتَّى يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ. ثُمَّ يَمْسِيهِ الدَّجَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: فَمَنْ، فَيَسْتَوِي قَائِمًا. ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: أَتُؤْمِنُ مِنِّي؟ فَيَقُولُ: مَا أَرَدَدْتُ فَيْكَ إِلَّا بِصَبْرَةٍ. ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ؛ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ، فَيَجْعَلُ اللَّهُ

1819- اخرجہ احمد (10/27691) و مسلم (2945) و الترمذی (2956) و ابن حبان (6797) و الطبرانی (249/25)

1820- اخرجہ احمد (5/16267) و مسلم (2946)

1821- اخرجہ احمد (4/11318) و البخاری (1882) و المعمر (3394) و عبد الرزاق (20824) و ابن حبان (6801) و اخرجہ ابویعلیٰ (1-47)

و المعمر (3394)

بیشک اللہ تعالیٰ ”کانا“ نہیں ہے اور دجال ”کانا“ ہوگا اور اس کی دائیں آنکھ ”کانی“ ہوگی اور وہ یوں ہوگی جیسے ”ہو“۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1826) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ. فَيَقُولُ: يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلَفَنِي تَعَالَ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْغُرْقَةَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں کے ساتھ جنگ نہیں کریں گے یہاں تک کہ جب کوئی یہودی درخت یا پتھر کے درخت اور پتھر پر کہیں گے: اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے موجود ہے آؤ! اور اسے قتل کر دو۔ صرف ”غرقتہ“ نہیں کرے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1827) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”وَالَّذِي أَنَا بِكَ تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ، فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ وَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ الْقَبْرِ، لَأَكْسِبَ بِهِ الدِّينَ، مَا بِهِ إِلَّا الْبَلَاءُ“۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ بھی روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے درخت میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کوئی قبر کے پاس سے گزرتا ہو شخص اس پر رشک کرے نہیں کہے گا: اے کاش! میں اس قبر والے کی جگہ پر ہوتا! یہ دین کی وجہ سے نہیں ہوگا صرف آزمائشوں کی وجہ سے ہوگا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1828) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا تَقُومُ الْفَرَسُ يَحْسِرُ الْفَرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يُقْتَلُ عَلَيْهِ، فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِئَةِ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ، فَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ لَعَلِّي أَنَا أَكُونُ أَنَا أَجُوزُ“۔

وَفِي رِوَايَةٍ: ”يُوشِكُ أَنْ يَحْسِرَ الْفَرَاتُ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا عَلَيْهِ“۔

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی

1826- اخرج البخاری (2926) ومسلم (2922)

1827- اخرج مالك (570) واهم (3/7231) والبخاری (7115) ومسلم (2231/4) وابن ماجه (4027) وابن حبان (6707)

1828- اخرج احمد (3/7557) والبخاری (7119) ومسلم (2894) والابوداؤد (4313) والترمذی (2569) وابن ماجه (4046)

(20804) وابن حبان (6691)

تک دریائے فرات میں سے سونے کا پہاڑ نہیں نکلے گا جس کی وجہ سے جنگ کی جائے گی اور ہر سو میں نانوے آدمی مارے جائیں گے ان میں سے ہر ایک یہی سمجھے گا: میں اس میں سے نجات پا جاؤں گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: عنقریب دریائے فرات سونے کے پہاڑ کو ظاہر کرے گا جو شخص اس وقت وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔

(1829) وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”يَعْرِكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَاقِبُ يُرِيدُ - عَوَاقِبُ السَّبَاعِ وَالطَّيْرِ - وَآخِرُ مَنْ يُعْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مَزِينَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَتَعَقَّانِ بِنَعْمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحُوشًا حَتَّى إِذَا بَلَغَا نِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَا عَلَيَّ وَجُوهَهُمَا“۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اہل مدینہ اس میں موجود تمام تر بھلائی کے باوجود اسے چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ اور یہاں صرف درندوں کا قبضہ ہوگا۔ پھر ”مزینہ“ کے دو چرواہے مدینہ آنے کے لئے، اپنی بکریوں کے ہمراہ آئیں گے تو اسے بالکل خالی پائیں گے یہاں تک کہ جب وہ ”وداع“ پہاڑی کے پاس پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1830) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”يَكُونُ خَلِيفَةٌ مِّنْ خُلَفَائِكُمْ فِي الْيَوْمِ الزَّمَانِ يَخْشُو الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آخری زمانے میں تمہارا ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) اتنا مال لٹائے گا کہ اس کی گنتی بھی نہیں کرے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1831) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيَرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدَ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلْبُدْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو موسیٰ اشعرئ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں پر ایک ایسا وقت ضرور آئے گا۔ جب کوئی شخص صدقہ کرنے کے لیے سونا لے کر گھومتا پھرے گا لیکن اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اس سے (وہ سونا) وصول کرے۔ مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے یہ عالم ہوگا کہ ایک مرد کی زیر نگرانی چالیس عورتیں ہوں گی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1832) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”اشْتَرَى رَجُلٌ مِّنْ

1829- اخرج مالك (1643) واهم (3/7196) والبخاری (1874) ومسلم (1389) وابن حبان (6772)

1830- اخرج مسلم (2913)

1831- اخرج البخاری (1414) ومسلم (1012) وابن حبان (6769)

رَجُلٍ عَقَارًا، فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ ذَهَبَكَ، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَشْتَرِ الذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ: إِنَّمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فَتَحَا كَمَا إِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِي تَحَا كَمَا إِلَيْهِ: الْكَمَا وَلَدًا؟ قَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلَامٌ، وَقَالَ الْآخَرُ: لِي قَالَ: أَلَيْكََا الْغُلَامُ الْجَارِيَّةُ، وَأَنْفَقَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے ایک زمین خریدی جس شخص زمین خریدی تھی اس نے اس زمین میں ایک مٹکا پایا جس میں سونا موجود تھا۔ اس نے اس شخص سے جس نے اس خریدی تھی اس نے اس سے کہا: سونا لے لو کیونکہ میں نے تم سے زمین خریدی ہے میں نے تم سے سونا نہیں خریدا جس زمین تھی اس نے جواب دیا میں نے تمہیں زمین اور اس میں موجود ہر چیز فروخت کر دی ہے یہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر اس شخص کے پاس گئے تو جس شخص کے پاس یہ مقدمہ لے کر گئے اس نے دریافت کیا کیا تم دونوں کی اولاد ہے؟ اس نے کہا: میری ایک بیٹی ہے اور دوسرے نے کہا: میرا ایک بیٹا ہے۔ اس شخص نے فیصلہ دیا تم اپنے بیٹے کی اس کی ساتھ شادی کرو اور اس سونے کو تم اپنے اوپر خرچ کرو چنانچہ ان دونوں نے ایسا ہی کیا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1833) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "كَانَتْ لِمَا بَيْنَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذَّنْبُ فَذَهَبَ بَيْنَهُمَا إِحْدَاهُمَا. فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ، وَقَالَتْ الْآخَرَةُ إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ، فَتَحَا كَمَا إِلَى دَاوُدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتَاهُ. فَقَالَ: اتَّوَلَيْتُمَا بِالسَّيِّئِينَ أَشَقُّهُ بَيْنَهُمَا. فَقَالَتِ الصُّغْرَى: رَحِمَكَ اللَّهُ، هُوَ ابْنُهَا. فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دو خواتین ساتھ ان کا ایک ایک بچہ موجود تھا ایک بھڑیا آیا اور ایک کے بچے کو لے گیا ان میں سے ایک نے اپنی ساتھی کو کہا: میرے بچے کو لے کر گیا ہے جبکہ دوسری نے کہا وہ تمہارے بیٹے کو لے کر گیا ہے یہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں۔ حضرت داؤد نے بڑی عمر کی عورت نے حق میں فیصلہ کر دیا دونوں نکل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں جو داؤد کے صاحبزادے ہیں اور انہیں اس بارے میں بتایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میرے پاس چھری لے کر اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے اسے دونوں کو دے دوں تو چھوٹی عورت نے کہا ایسا نہ کیجئے اللہ آپ پر رحم کرے (یہ عورت) کا بیٹا ہے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1834) وَعَنْ مَرْكَائِسَ ابْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذَّنْبُ فَذَهَبَ بَيْنَهُمَا إِحْدَاهُمَا. فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ، وَقَالَتْ الْآخَرَةُ إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ، فَتَحَا كَمَا إِلَى دَاوُدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتَاهُ. فَقَالَ: اتَّوَلَيْتُمَا بِالسَّيِّئِينَ أَشَقُّهُ بَيْنَهُمَا. فَقَالَتِ الصُّغْرَى: رَحِمَكَ اللَّهُ، هُوَ ابْنُهَا. فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَلَاوُلُ، وَيَبْقَى حُفَالَةُ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوْ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نیک لوگ ایک ایک کر رخصت ہو جائیں گے اور باقی چھان پورہ رہ جائے گا جیسے ”جو“ کا چھان پورہ ہوتا ہے یا کھجوروں کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کو ان کی ذرا پرواہ نہیں ہوگی۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(1835) وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرْقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَعْلَمُونَ أَهْلَ بَدْرٍ فَيَكُمُ؟ قَالَ: "مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ" أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا. قَالَ: وَكَذَلِكَ مِنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت جبرائیل نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا، آپ لوگ اپنے درمیان ”اہل بدر“ کو کیسا سمجھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: سب سے افضل مسلمان یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: جو فرشتے جنگ بدر میں شریک ہوئے (دوسرے فرشتوں کے درمیان) ان کی حیثیت بھی ایسی ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(1836) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى بِقَوْمٍ عَذَابًا، أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ، ثُمَّ يُعْتَوَى عَلَى أَعْمَالِهِمْ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو وہ عذاب ان میں موجود ہر فرد تک پہنچ جاتا ہے البتہ انہیں ان کے اعمال کے حساب سے زندہ کیا جائے گا۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1837) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ جَدُّ يَعْقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي فِي الْخُطْبَةِ - فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجَدِّ مِثْلَ صَوْتِ الْعِشَارِ، حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَسَكَنَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَصَاحَتْ النَّخْلَةُ

1834 - اخراج احمد (6/17743) والبخاری (4156) وابن حبان (6852) والطبرانی (709/20) والبيهقي (122/10)

1835 - اخراج البخاری (3992)

1836 - اخراج احمد (2/4985) والبخاری (7108) ومسلم (2879) وابن حبان (7315)

1837 - اخراج البخاری (449)

الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَشَقَّ .

وَفِي رِوَايَةٍ: فَصَاحَتْ صِيَاحَ الصَّبِيِّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى أَخَذَهَا فَجَعَلَتْ تَنْتِنُ ابْنِ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكُّ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: "بَكَتْ عَلَيَّ مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الدَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہجور کا ایک خشک تنہا تھا جس کے ساتھ ایک لگا کر نبی اکرم ﷺ خطبہ دیتے تھے جب آپ کا "منبر" بنایا گیا تو ہم نے اس کجور کے تنے میں سے حاملہ اونٹنی کی طرح رونے کی آواز سنی یہاں اکرم ﷺ اپنے منبر سے اٹھے اور اس تنے پر اپنا ہاتھ رکھا تو اسے سکون آیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب جمعہ کا دن ہو (اور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہونے تو "حنے" نے چلانا کر دیا جس کے ساتھ کھڑے ہو کر پہلے آپ خطبہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ یوں لگ رہا تھا کہ وہ پھٹ جائے گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس نے بچے کی مانند چیخ کر رونا شروع کر دیا نبی اکرم ﷺ منبر سے اٹھے نبی اکرم نے اسے پکڑا اسے اپنے ساتھ بھیج لیا تو وہ بچے کی طرح سکھنے لگا جسے چپ کرایا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے قرار آ گیا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس وجہ سے رو رہا ہے جو یہ ذکر سنا کرتا تھا (وہ اب اسے نصیب نہیں ہوگا) اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(1838) وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ جُرْثُومَ بْنِ نَاصِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُصَيِّعُوهَا، وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ تَنْهَكُوهَا، وَسَكَّتْ عَنْ أَشْيَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ غَيْرَ نَسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا" حَدِيثٌ حَسَنٌ . رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ .

حضرت ابو ثعلبہ جرثوم بن خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے کچھ فرما مقرر کئے ہیں تم ان کی خلاف ورزی نہ کرو اور اس نے کچھ حدود مقرر کئے ہیں تم ان سے تجاوز نہ کرو اور اس نے کچھ چیزیں کی ہیں تم ان کا ارتکاب نہ کرو اور تم پر رحمت کرتے ہوئے بھولے بغیر کچھ چیزوں کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے تم تفتیش نہ کرو۔

یہ حدیث حسن ہے اس کو امام دارقطنی اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

(1839) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجُرَادَ .

1838 - اخرج الدارقطني (183/4) والحاكم (4/714) والبيهقي (12/10) والحاكم (2/2419)

وَفِي رِوَايَةٍ: نَأْكُلُ مَعَهُ الْجُرَادَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سات ایسے غزوات میں شرکت کی ہے جس میں ہم ہڈی کھایا کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں، ہم آپ کے ہمراہ ہڈی کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔ (1840) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْشٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1841) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلٍ مَاءٍ بِالْقَلَاءِ يَمْنَعُهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا سَلْعَةً بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَا أَخَذَهَا بِكَذَابٍ وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يَبِيعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفْ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین صرح کے لوگ ایسے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا، ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا، ان کا تزکیہ نہیں کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص کہ بے آب مقام پر جس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ کسی (ضرورت مند) مسافر کو پانی نہ دے وہ شخص جو عصر کے بعد اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھاتے ہوئے یہ کہہ کر کوئی چیز فروخت کرے کہ میں نے خود یہ اتنے میں خریدی تھی حالانکہ ایسا نہ ہو اور وہ شخص جو اپنے ذاتی دنیوی فائدے کے لیے حاکم وقت کے ہاتھ پر بیعت کرے اگر وہ فائدہ حاصل ہو جائے تو وہ حاکم کی اطاعت کرے ورنہ اطاعت نہ کرے۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1842) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَ النَّفَخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ" قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ

1839 - اخرج احمد (7/19171) والبخاري (5495) ومسلم (1925) والبوداد (3812) والترمذي (1828) والسنائي (4367) والداري (2010) والحميدي (713) وابن حبان (5257) وابن أبي شيبة (325/8) وعبد الرزاق (8762) وابن الجارود (880) والطحاوي (818) والبيهقي (257/9)

1840 - اخرج احمد (3/8937) والبخاري (6133) ومسلم (2998) والبوداد (3862) وابن حبان (663) وابن ماجه (3982) والداري (319/2) والبيهقي (127/6) والحميدي (320/6)

1841 - اخرج احمد (3/7446) والبخاري (2358) ومسلم (108) والبوداد (3474) والترمذي (1601) والسنائي (4474) وابن ماجه (2207) والبيهقي (41/1) وابن حبان (4908) وابن مند (622) والبيهقي (152/6) والاسهام والصفحات (352/1)

يَوْمًا؟ قَالَ: كَيْتُ، قَالُوا: أَرَبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: آيْتُ. قَالُوا: أَرَبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: آيْتُ. "وَيَلِي كُلُّ شَيْءٍ
الْإِنْسَانَ إِلَّا عَجَبَ الذَّنْبِ، فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ، ثُمَّ يُنْزَلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو مرتبہ پھونک مارے جانے کے بعد
چالیس کا قاصد ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا: اسے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)؟ کیا چالیس دن کا قاصد ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں

کہتا۔ لوگوں نے دریافت کیا چالیس سال۔ انہوں نے کہا میں یہ بھی نہیں کہتا۔ لوگوں نے دریافت کیا چالیس مہینے۔ انہوں نے

کہا میں یہ بھی نہیں کہتا۔ (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اپنے الفاظ ہیں) انسان کے

چیز بوسیدہ ہو جائے گی سوائے ریڑھ کی ہڈی کے۔ اس سے اس کی دوبارہ تخلیق کی جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے

نازل کرے گا تو وہ لوگ (زمین میں سے) یوں پھوٹ پڑیں گے جیسے سبزی اُگتی ہے۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1843) وَعَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَاءَ أَحَدُ
فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ

فَكُورَةً مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ، حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ: آيَنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ

أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: "إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ" قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: "إِذَا وَبَّسَ اللَّهُ

إِلَى غَيْرِ أَهْلِهَا فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک محفل میں تشریف فرما تھے اور لوگوں

چیت کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اور دریافت کیا قیامت کب قائم ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے اپنی گفتگو

رکھی، حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا نبی اکرم ﷺ نے اس کی بات سن لی ہے لیکن اس کے سوال کو ناپسند کیا ہے

صاحب نے کہا آپ نے یہ بات سنی ہی نہیں جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی بات مکمل کر لی تو آپ نے دریافت کیا، قیامت

بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں یہاں ہوں۔ آپ نے فرمایا

امانت کو ضائع کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو، اس نے دریافت کیا۔ اس کے ضائع کرنے سے مراد کیا ہے؟ آپ نے

جب اقتدار اہل لوگوں کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1844) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُصَلُّونَ لَكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ، وَإِلَّا

1842 - اخرج مالک (565) واهم (3/9533) والبخاری (4814) ومسلم (2955) والترمذی (2076) وابن ماجہ (4266) وابن

(3138) والبوداد (4743)

1843 - اخرج احمد (3/8737) والبخاری (59) وابن حبان (104) والبیہقی (111/10)

1844 - اخرج احمد (3/8671) والبخاری (694)

أَخْطَعُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

انہی سے یہ بھی روایت منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: وہ تمہیں نماز پڑھائیں گے اگر وہ صحیح

پڑھائیں گے تو تمہیں اور انہیں دونوں کو اجر ملے گا اگر وہ غلطی کریں گے تو تمہیں ثواب مل جائے گا لیکن گناہ ہوگا اور سزا ملے گی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1845) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ» (البقرة: 110)

قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ يَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَغْنَاقِهِمْ حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کے لیے نکالا گیا ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، لوگوں کے لیے سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے جو ان کے پاس اس حالت میں آئیں

گے ان کی گردنوں میں زنجیریں ہوں گی (یعنی قید کے طور پر آئیں گے اور پھر) یہاں تک کہ وہ لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں

گے۔

(1846) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عَجِبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي

السَّلَاسِلِ

رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ. مَعْنَاهُ: يُؤَسَّرُونَ وَيَقِيدُونَ ثُمَّ يُسْلَمُونَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو جنت

میں بیڑیاں پہن کر داخل ہوں گے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان دونوں روایات کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں قید کر لیا جاتا ہے اور پھر وہ اسلام لا کر جنت میں داخل ہو

جاتے ہیں۔

(1847) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ

الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیورہ ترین مسجد ہے اور

نا پسندیدہ ترین جگہ بازار ہے۔

1845 - اخرج احمد (3/9896) والبخاری (3010) والبوداد (2677) وابن حبان (314)

1846 - اخرج احمد (3/9896) والبخاری (3010) والبوداد (2677) وابن حبان (314)

1847 - اخرج مسلم (671) وابن حبان (1600) وابن خزيمة (1293) والبيهقي (390/1) والبيهقي (65/3)

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1848) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ: لَا تَكُونَنَّ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ، وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا، فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ، وَبِهَا يَنْصَبُ رَأْيَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا. وَرَوَاهُ الْبَرْقَانِيُّ فِي صَحِيحِهِ عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَكُنْ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ، وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا. فِيهَا بَاضُ الشَّيْطَانِ وَفَرَسُهُ".

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اگر ہونے کے تو تم ایسے آدمی نہ بن جانا جو سب سے پہلے بازار میں دھونتا ہوا اور جو سب سے آخر میں وہاں سے نکلتا ہو کیونکہ وہ شیطان کا میدان جنگ ہے وہ اس جگہ اپنے جھنڈے کو گاڑتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے اس طرح روایت کیا ہے جبکہ عمران برقانی نے اسے اپنی "صحیح" میں یوں نقل کیا ہے: اکرم اللہ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم بازار میں داخل ہونے والے پہلے شخص نہ ہونا اور وہاں سے نکلنے والے آخری شخص نہ ہونا کیونکہ اس میں شیطان اٹھ دیتا ہے اور بچے پیدا کرتا ہے۔"

(1849) وَعَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، غَفَرَ اللَّهُ لَكَ، قَالَ: "وَلَكَ". قَالَ عَاصِمٌ: أَتَاكَ لَكَ: أَسْتَغْفِرُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكَ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَأَسْتَغْفِرُ لِلَّذِينَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (محمد: 19)۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

عاصم احول حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری بھی۔ عاصم نے روای کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ نے آپ کے لیے دعائے مغفرت کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ اور تمہارے لیے بھی کی ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

"تم اپنے "ذنب" کے لیے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے دعائے مغفرت کرو۔"

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1850) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَذْرَكَ النَّاسِ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأَوَّلَى: إِذَا لَمْ تَسْتَغِمْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

1848- اخرجہ مسلم (2451) تاریخ بغداد (373/4) مات سنہ (425)

1849- اخرجہ مسلم (2346)

1850- اخرجہ البخاری (4383)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں نے پہلے انبیاء کے کلام میں جو بات پائی ہے اس میں ایک یہ بات بھی ہے:

"جب تمہیں حیا نہ آئے تو تم جو چاہے کرو۔"

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1851) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خون کا فیصلہ ہوگا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1852) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ وَمِمَّا وَصَفَ لَكُمْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے، جنات کو بھڑکتی ہوئی آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے جسے تمہارے سامنے بیان کیا جا چکا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1853) وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ خُلُقُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي جُمْلَةِ حَدِيثِ طَوِيلٍ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کا اخلاق (قرآن) کے مطابق تھا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے ایک طویل حدیث میں نقل کیا ہے۔

(1854) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ" فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكْرَاهِيهِ الْمَوْتَ، فَكُنَّا نَكْرَهُ الْمَوْتَ؟ قَالَ: "كَيْسَ كَسَلُكَ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَاتَّحَبَّ اللَّهُ

1851- اخرجہ احمد (13674) والبخاری (6533) ومسلم (1678) والترمذی (1401) والنسائی (4003) والکبیری (3404) وابن حبان (7344) والطيالسی (269) القشیری (212) وابن ماجہ (2615) وعبد الرزاق (19717) وابن ابی حنیہ (326/9) والبیہقی (5215) والبیہقی (21/8) شعب الایمان (5325)

1852- اخرجہ احمد (9/25249) ومسلم (2996) وابن حبان (6155)

1853- اخرجہ مسلم (746) والبیہقی (1342)

1854- اخرجہ البخاری (6507) احمد (8/22759) ومسلم (2684) والترمذی (1067) والنسائی (1837) وابن ماجہ (4264) وابن حبان (3010) والقمی (430)

لِقَائِهِ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخِطَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا ہے ہم میں سے تو ہر ایک کو ناپسند کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے بلکہ جب مسلمانوں کو (مرنے وقت) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رضامندی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے جب کافر کو (مرنے وقت) اللہ تعالیٰ کے عذاب کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1855) وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُجَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا، فَأَتَيْتُهُ أَرْوَرَهُ لَيْلًا، فَحَدَّثَنِي ثُمَّ قُمْتُ لَا تَقْلِبُ فَقَامَ مَعِيَ لَيْقَلِيئِي، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا. فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَسَلِكُمَا، إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيْبٍ، فَقَالَا: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ النَّاسِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا. أَوْ قَالَ: شَيْئًا." مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆☆ ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حبی رضی اللہ عنہا، حالت میں تھے میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کرنے کے لیے رات کو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے آپ کے ساتھ بات چیت کی جب میں واپس آنے کے لیے اٹھی تو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہو گئے تاکہ مجھے واپس پہنچا آئیں۔ دو انصاری (مسجد کے باہر) سے جب ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے گزرنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بھڑک جاؤ! یہ صفیہ بنت حبی (جو میری بیوی ہے) انہوں نے عرض کی سبحان اللہ یا رسول اللہ ﷺ! (ہم کوئی برا گمان کیسے کر سکتے ہیں۔)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان اولاد آدم کی خون کی رگوں میں گردش کرتا ہے۔ مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں وہ تمہارے میں برا گمان نہ ڈال دے (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں کچھ نہ ڈال دے۔) یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1856) وَعَنْ أَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُجَيْنٍ، فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نَفَارِقْهُ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ، فَلَمَّا

1855 - اخراج احمد (10/26927) والبخاری (2035) ومسلم (2175) والدارقطني (2470) وابن ماجه (1779) والدارقطني (1780)

حبان (3671) وابن خزيمة (2233) والبيهقي (321/4)

الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ، وَلَى الْمُسْلِمُونَ مُدِيرِينَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرْكُضُ بَعْلَتَهُ قَبْلَ الْكُفَّارِ، وَأَنَا اخِذٌ بِلِحَامِ بَعْلَتِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَكْفُفُهَا إِزَادَةً أَنْ لَا تُسْرِعَ، وَأَبُو سُفْيَانَ اخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّ عَبَّاسٍ، نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ." قَالَ الْعَبَّاسُ - وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا - فَقُلْتُ يَا عَلِيُّ صَوِّبِي: آيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ، فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا، فَقَالُوا: يَا لَيْلِكَ يَا لَيْلِكَ، فَاقْتَسَلُوا هُمُ وَالْكُفَّارُ، وَالذَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، ثُمَّ قَصُرَتِ الذَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلَى بَعْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ، فَقَالَ: "هَذَا حِينَ حَمَى الْوَطِيسُ"، ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَصِيَّاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وَجُوهَ الْكُفَّارِ، ثُمَّ قَالَ: "انْهَزْ مُوَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ"، فَذَهَبَتْ أَنْظَرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى، فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصِيَّاتِهِ، فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهْمُ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْوَطِيسُ" السَّوْرُ، وَمَعْنَاهُ: اشْتَدَّتِ الْحَرْبُ. وَقَوْلُهُ: "حَدَّهْمُ" هُوَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ: آيٌ بِأَسْهَمٍ.

☆☆ حضرت ابو الفضل عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین کے دن موجود تھا۔ میں نے اور ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کو اختیار کیا۔ ہم آپ سے الگ نہیں ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت سفید خچر پر سوار تھے۔ مسلمانوں اور مشرکین کا سامنا ہوا اور مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ نبی اکرم ﷺ اپنے خچر کو ایڑ لگا رہے تھے کفار کی طرف جانے کے لیے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے خچر کی لگام تھامی ہوئی تھی۔ میں اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا اس لیے کہ وہ تیز نہ چلے۔ ابوسفیان نے نبی اکرم ﷺ (کے جانور کی) رکاب تھامی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عباس! بیعت رضوان کرنے والوں کو آواز دو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آواز بلند تھی۔ وہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنی بلند ترین آواز میں کہا: بیعت رضوان کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟ اللہ کی قسم! جب انہوں نے اس آواز کو سنا تو اتنی تیزی سے آئے جیسے کوئی گائے اپنے بچوں کی طرف جاتی ہے۔ انہوں نے عرض کی ہم حاضر ہیں! ہم حاضر ہیں! پھر وہ لوگ کفار سے لڑنے لگے۔ پھر انصار کے لیے اعلان کیا گیا۔ اے انصار کے گروہ! اے انصار کے گروہ! پھر بنو حارث بن خزرج کو بلایا گیا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت اپنے خچر پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے گردن اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: اب تنور گرم ہونے لگا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے چند کنکریاں پکڑیں اور کفار کے سمت میں پھینکا۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ لوگ شکست کھا گئے۔ محمد کے پروردگار کی قسم! (راوی کہتے ہیں) میں ان کی طرف دیکھنے لگا اسی طریقے سے لڑائی ہو رہی تھی جو

1856 - اخراج احمد (1/7775) مسلم (1775) والبخاری (8653) والدارقطني (2708) والحاكم (3/5418) وابن حبان (7049) وعبد الرزاق

(9741) والحميدي (459)

میں نے دیکھی تھی۔ اللہ کی قسم! جیسے ہی نبی اکرم ﷺ نے ان کی کنکریاں پھینکیں تو میں دیکھ رہا تھا کہ ان کی تیزی کمزور ہو گئی اور وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں لفظ ”الوطیس“ کا مطلب ہے تنور اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ لڑائی یا جنگ میں لگی اور یہ قول کہ ”حدھم“ اس میں حاء مہملہ ہے اور اس کا مطلب ہے ان کے حصے۔

(1857) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَأْتِيهَا النَّارُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ. فَقَالَ تَعَالَى:

﴿يَأْتِيهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا﴾ (المؤمنون: 51)، وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَأْتِيهَا الَّذِينَ كُتِبَ لَهُنَّ مِنَ الطَّيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾ (البقرة: 172). ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَعُلْدَى بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسَبِّحُ لِلذَّكَاءِ؟ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ ہے اور پاکیزہ چیزوں کو قبول کرتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اس بات کا حکم دیا ہے جس کا حکم اس نے ”رسولوں“ کو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو“ بے شک اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔“ پھر نبی اکرم ﷺ نے ایسے شخص کا تذکرہ کیا جو طویل سفر کرتا ہے اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں۔ غبار آلود ہیں وہ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بڑھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! کہتا ہے جب کہ اس کی خواہش ہے اس کا پینا حرام ہے اس کا لباس حرام ہے حرام کے ذریعے اس کی پرورش ہوئی ہے۔ اس کی دعا کیسے قبول ہوگی۔

روایت کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1858) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ: شَيْخُ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَغُلَامٌ

1857- اخرجه احمد (3/8357) ومسلم (1015) والترمذي (2989)

مُسْتَكْبِرٌ“۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”الْعَائِلُ“: الْفَقِيرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کلام نہیں کرے گا۔ ان کا تزکیہ نہیں کرے گا ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زانی، چھوٹا بادشاہ اور مستکبر فقیر۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”العائل“ سے مراد ہے فقیر۔

(1859) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَيِّحَانٌ وَجَبَّحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنَّيْلُ كُلُّ مَنْ أَتَاهَا الْجَنَّةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سیحان، جبحان، فرات اور نیل۔ یہ سب جنت کی نہریں ہیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1880) وَعَنْهُ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ فَقَالَ: «خَلَقَ اللَّهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْآخِذِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْإِنْتَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَةَ يَوْمَ الْفُلَاكَاءِ، وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْآرْبَعَاءِ، وَبَنَى فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَخَلَقَ آدَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي الْخَيْرِ الْخَلْقِ فِي الْخَيْرِ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن زمین کو پیدا کیا۔ اتوار کے دن پہاڑ پیدا کیے۔ پیر کے دن پتھر پیدا کیے۔ منگل کے دن ناپسندیدہ چیزوں کو پیدا کیا۔ بدھ کے دن نور کو پیدا کیا۔ جمعرات کے دن زمین میں جانوروں کو پیدا کیا اور جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ دن کے آخری حصے میں عصر اور رات کے درمیان۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1861) وَعَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ انْقَطَعَتْ فِي يَدَيَّ يَوْمَ مُوتَةِ

1859- اخرجه مسلم (2839)
1860- اخرجه احمد (3/8349) ومسلم (2749) وابن حبان (6161) والحاكم (34/33) والبيهقي (383/ص) البخاري (413/1) واخرجه ابو يعلى (6132)
1861- اخرجه البخاري (4265)

تَسْعَةُ أَسْيَافٍ، فَمَا بَقِيَ فِي يَدَيَّ إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَّةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوسلیمان خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جنگ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں تھیں۔ صرف ایک یمانی چوڑی تلوار باقی رہ گئی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1862) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ، ثُمَّ أَصَابَ، فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ، فَأَخْطَأَ، فَلَهُ أَجْرٌ عَلَيْهِ." حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ، ثُمَّ أَصَابَ، فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ، فَأَخْطَأَ، فَلَهُ أَجْرٌ عَلَيْهِ."

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کوئی فیصلہ کرنے والا اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے اور درست فیصلہ کرے تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور اگر کوئی فیصلہ کرے میں اجتہاد کرے اور غلطی کرے تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔

(1863) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْحُمَى مِنْ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بخار جہنم کے جوش کا حصہ ہے تم پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرو۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرو۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1884) وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْمُخْتَارُ جَوَازُ الصَّوْمِ عَمَّنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ لِهَذَا الْحَدِيثِ، وَالْمُرَادُ بِالْوَلِيِّ: الْقَرِيبُ وَارِثًا أَوْ غَيْرَ وَارِثٍ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص مر جائے اور اس پر کوئی لازم ہو تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے۔ (متفق علیہ)

مختار قول یہ ہے جو شخص مر گیا ہو اس کی طرف سے روزہ رکھا جاسکتا ہے یا روزہ رکھنا جائز ہے۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے

1862- أخرجه أحمد (6/17789) والبخاری (7352) ومسلم (1716) والبيهقي (3574) والترمذي (1331) والسنائي (5396) وابن حبان (2314) وابن حبان (5060) وابن الجارود (996) والدارقطني (204/4) والبيهقي (119/10)

1863- أخرجه البخاری (3263) ومسلم (2210) والترمذي (2074) وابن ماجه (3471)

1864- أخرجه أحمد (9/24465) والبخاری (1952) ومسلم (1147) والبيهقي (2400) وابن حبان (3569) والدارقطني (194/2)

(255/4)

یہاں ولی سے مراد قریبی رشتے دار ہے خواہ وہ وارث ہو یا وارث نہ ہو۔

(1865) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الطَّفِيلِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، حَدَّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا: وَاللَّهِ لَنَسْتَبِينَ عَائِشَةَ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا، قَالَتْ: أَهْوَ قَالَ هَذَا قَالُوا: نَعَمْ. قَالَتْ: هُوَ لِلَّهِ عَلَى نَذْرٍ أَنْ لَا أَكَلِمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَبَدًا، فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ طَالَتْ الْهَجْرَةُ. فَقَالَتْ: لَا، وَاللَّهِ لَا أَشْفَعُ فِيهِ أَبَدًا، وَلَا أَتَحَنَّنُ إِلَى نَذْرِي. فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمُسَوْرَ بْنَ مَعْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْأَسْوَدِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثٍ وَقَالَ لَهُمَا: انْشُدُوكُمَا اللَّهَ لَمَّا أَدَّخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي، فَأَقْبَلَ بِهِ الْمُسَوْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ حَتَّى اسْتَاذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَلَدَخُلْ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا. قَالُوا: كُنَّا؟ قَالَتْ: نَعَمْ ادْخُلُوا كُلُّكُم، وَلَا تَعْلَمَنَّ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنُ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَقَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَطَفِقَ يَنَاشِدُهَا وَيَبْكِي، وَطَفِقَ الْمُسَوْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يَنَاشِدُهَا إِلَّا كَلِمَتَهُ وَقِيلَتْ مِنْهُ، وَيَقُولَانِ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتُمَا مِنَ الْهَجْرَةِ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَلَمَّا اكْتُمُوا عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّنْذِيرِ وَالتَّحْرِيجِ، طَفِقَتْ تَذْكُرُهُمَا وَتَبْكِي، وَتَقُولُ: إِنِّي لَنَذِرُكَ وَالتَّنْذِيرُ شَدِيدٌ، فَلَمْ يَزَلَا بِهَا حَتَّى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَأَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا ذَلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً، وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَتَبْكِي حَتَّى تَبِلَ دُمُوعُهَا حِمَارَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عوف بن مالک بن طفیل بیان کرتے ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بتایا گیا حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما نے اس سودے یا عطیے کے بارے میں جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دیا تھا۔ یہ کہا ہے: یا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس سے باز آ جائیں گی یا میں انہیں زبردستی اس سے روک دوں گا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کے نام کی میرے ذمے نذر ہے کہ میں اب کبھی بھی ابن الزبیر رضی اللہ عنہما سے بات نہیں کروں گی۔

پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کی خدمت میں سفارش بھجوائی جب ان کی لاتعلقی طویل ہو گئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں۔ اللہ کی قسم! میں اس کے بارے میں کوئی سفارش قبول نہیں کروں گی اور نہ ہی میں اپنی قسم کو توڑوں گی۔

جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی ان کے ساتھ لاتعلقی ان سے ناقابل برواشت ہو گئی تو انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں بات کی اور بولے: میں آپ حضرات کو اس بات کی قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے چلیں کیونکہ ان کے لیے مجھ سے لاتعلقی اختیار کرنا

درست نہیں ہے۔

حضرت مسور رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ دونوں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر گئے۔ ان دونوں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت مانگی سلام کیا اور دریافت کیا کہ کیا ہم اندر آ سکتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آجاؤ۔ ہم نے دریافت کیا ہم سب۔ انہوں نے فرمایا: ہاں تم سب آ جاؤ۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ پتہ نہیں تھا کہ ان کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ وہ اندر داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما (جو سیدہ عائشہ کے سگے اور لاڈلے بھانجے تھے) پر دے کے اندر چلے گئے اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گلے لگ کر قسمیں اٹھانے لگے اور رونے لگے۔ حضرت مسور رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہما نے بھی قسمیں دینا شروع کیں۔ آپ ان سے کلام کر لیں اور ان کی معذرت کو قبول کر لیں۔ یہ حضرات کہنے لگے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی لاتعلقی اختیار کرنے سے منع کیا ہے کہ کسی بھی مسلمان کے لیے تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلقی اختیار کرنا صحیح نہیں ہے۔

جب ان حضرات نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بکثرت یہ باتیں یاد دلائیں اور انہوں نے مجبور کیا تو وہ بھی انہیں مسامحہ کروانے لگیں اور رونے لگیں اور فرمایا: میں نے تو قسم اٹھا رکھی ہے جسے توڑنا بہت سخت گناہ ہے لیکن یہ دونوں حضرات انصرار کرتے رہے یہاں تک کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بات کر لی اور قسم کے کفارے طور پر چالیس غلام آزاد کیے۔ اس کے بعد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب بھی اپنی قسم کو یاد کرتیں تو اتنا رویا کرتی تھیں کہ ان کا آنسوؤں سے تر ہو جایا کرتا تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1866) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أُحُدٍ، فَصَلَّى عَلَيْهِمْ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِينَ كَالْمَوْدِعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: "إِنِّي أَبْذِيكُمْ قَرْطٌ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمْ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا، إِلَّا وَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا" قَالَ: فَكَانَتْ الْخِزْرُ نَظْرَةً نَظَرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: "وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا، وَتَقْتَبِلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ". قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَ الْخِزْرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: "إِنِّي قَرِطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِ

1866- أخرجه احمد (6/17349) والبخاري (1344) ومسلم (2296) والبيهقي (3223) والدارقطني (767/17) وابن حبان (3189) والطبرانی (8/22951) ومسلم (2592) والحاكم (4/8489) وابن حبان (6638) والطبرانی (64/17)

(767/17) والدارقطني (78/2) والبيهقي (14/4)

مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا".

وَالْمُرَادُ بِالصَّلَاةِ عَلَى قَتْلِي أُحُدٍ: الدُّعَاءُ لَهُمْ، لَا الصَّلَاةُ الْمَعْرُوفَةُ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "غزوہ اُحُد" کے شہداء کے پاس تشریف لائے، آٹھ سال گزر جانے کے بعد آپ نے ان کے لیے دعائے رحمت یوں کی جیسے آپ زندہ اور مردہ لوگوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: میں تمہارے لیے پیشرو ہوں، تمہارے لیے گواہ ہوں گا، میری تم سے ملاقات حوض پر ہوگی، میں اس وقت یہاں کھڑا اسے دیکھ رہا ہوں مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ نہیں کہ تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے بارے میں اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔

(راوی کہتے ہیں) یہ وہ آخری نظر تھی جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لیکن مجھے تمہارے بارے میں دنیا کا اندیشہ ہے کہ تم اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے اور تم آپس میں قتل و غارت گری شروع کر دو گے اور یوں ہلاکت کا شکار ہو جاؤ گے جیسے تم سے پہلے لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہ آخری مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر شریف پر دیکھا تھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، آپ نے فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں گا، میں تمہارا گواہ ہوں گا اور اللہ کی قسم! میں اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں وہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زمین کی چابیاں دی گئی اور بے شک میں تمہارے بارے میں یہ اندیشہ نہیں رکھتا کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا میں راغب ہو جاؤ گے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اُحد کے شہداء پر صلوٰۃ سے مراد ان کے لیے دعا کرنا ہے معروف نماز جنازہ مراد نہیں ہے۔

(1867) وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَمْرٍو بْنِ أَخْطَبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، وَصَيَّةَ الْمِنْبَرِ، فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهُرُ، فَنَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَيَّةَ الْمِنْبَرِ، فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَيَّةَ الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو زید عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی پھر آپ منبر شریف پر چڑھے پھر آپ نے ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا پھر آپ منبر شریف سے نیچے اترے اور نماز پڑھائی اور منبر شریف پر چڑھ گئے پھر آپ نے خطبہ دیا یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا پھر آپ منبر شریف سے نیچے اترے پھر نماز

1867- أخرجه احمد (8/22951) ومسلم (2592) والحاكم (4/8489) وابن حبان (6638) والطبرانی (64/17)

پڑھائی پھر منبر شریف پر چڑھ گئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو آپ نے جو کچھ پہلے ہو چکا ہے۔ اور جو آئندہ ہوگا کے بارے میں بتادیا۔ ہم میں سے جس کا حافظہ زیادہ اچھا تھا وہ اس بارے میں زیادہ علم رکھتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1868) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ، وَمَنْ لَذَرَ أَنْ يَعْبُدِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْبُدِهِ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے یہ نذر مانی کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جس شخص نے یہ نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو وہ اس نافرمانی نہ کرے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1869) وَعَنْ أُمِّ سُرَيْكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِتِلْكَ الْأَوْزَاغِ وَقَالَ: "كَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گرگٹ کو مارنے کی ہدایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام (کے لیے جلائی جانے والی آگ میں) پھونک مارا کرتا تھا (تا کہ وہ آگ زیادہ ہو)۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1870) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ وَرَعًا فِي أَوَّلِ صَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الصَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، وَالْأُولَى، وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الصَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً".

وَفِي رِوَايَةٍ: "مَنْ قَتَلَ وَرَعًا فِي أَوَّلِ صَرْبَةٍ كُتِبَ لَهُ مِئَةُ حَسَنَةٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ أَهْلُ اللَّغَةِ: "الْوَرَعُ" الْعِظَامُ مِنْ سَامٍ أَبْرَصَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پہلی ضرب میں گرگٹ کو مارے

1868 - أخرجه مالك (1031) وأحمد (9/24130) والبخاري (6696) وأبو داود (3289) والترمذي (1531) والنسائي (3815) وابن

(2126)، والداري (2338) وابن جبان (4387) وابن الجارود (934)، والبيهقي (231/9)

1869 - أخرجه أحمد (10/2734) والبخاري (2307) ومسلم (2237) والنسائي (2885) وابن ماجه (3228) والحميدي (350) والبيهقي (2000) والطبراني (251/25) وعبد الرزاق (8395) وابن أبي شيبة (401/5) وابن جبان (5634) والبيهقي (211/5)

1870 - أخرجه أحمد (3/8667) ومسلم (2440)

دے اسے اتنی اور اتنی نیکیاں ملیں گی اور جو شخص دوسری ضرب میں گرگٹ کو مار دے اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی لیکن یہ پہلی سے کم ہوں گی اور جو شخص تیسری ضرب میں مار دے اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص اسے پہلی ضرب میں مار دے اسے سو نیکیاں ملے گی اور جو دوسری میں مار دے اسے اس سے کم اور جو تیسری میں مار دے وہ اس سے کم ہوں گی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل لغت کے مطابق لفظ "الورع" کا مطلب ہے بڑی چھٹکی۔

(1871) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تَصَدَّقَ عَلَى سَارِقٍ! فَقَالَ: اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ؛ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تَصَدَّقَ عَلَى زَانِيَةٍ! فَقَالَ: اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيِّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ؟ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ! فَأَنِّي فَقِيلَ لَهُ: أَمَا صَدَقْتِكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَا الزَّانِيَةَ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَا الْغَنِيَّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَتَعَبَّرَ فَيَنْفَقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ".

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهِ وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک شخص بولا کہ میں صدقہ کروں گا۔ اس نے اپنا صدقہ نکالا اور لاعلمی کی بنیاد پر چور کے ہاتھ میں دے دیا۔ لوگ اس بارے میں گفتگو کرنے لگے کہ گزشتہ رات کی چور کو صدقہ دیا گیا ہے تو وہ شخص بولا اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لیے ہی ہے میں تو صدقہ ضرور کروں گا پھر اس نے صدقہ نکالا اور ایک زنا کرنے والی عورت کو لاعلمی کی بنیاد پر دیدیا۔ اگلے روز لوگ گفتگو کر رہے تھے کہ گزشتہ رات زنا کرنے والی عورت کو صدقہ کر دیا گیا ہے تو وہ شخص بولا اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لیے ہے۔ زنا کرنے والی عورت کو صدقہ مل گیا ہے۔ میں صدقہ ضرور کروں گا۔ پھر اس نے اپنا صدقہ نکالا اور اسے ایک خوشحال شخص کے ہاتھ میں لاعلمی کی بنیاد پر رکھ دیا۔ اگلے روز لوگ گفتگو کر رہے تھے کہ گزشتہ رات ایک خوشحال شخص کو صدقہ دیا گیا ہے تو وہ شخص بولا۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ زنا کرنے والی عورت کو صدقہ مل گیا۔ چور کو صدقہ مل گیا اور خوشحال شخص کو مل گیا۔ پھر اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا گیا (یا اس نے خواب میں دیکھا) اور اس سے کہا گیا چور کو صدقہ کرنے کا تعلق ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ چوری سے باز آ جائے اور جہاں تک زنا کرنے والی عورت کا تعلق ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ زنا کرنے سے باز آ جائے۔ جہاں تک خوشحال شخص کو صدقہ کرنے کا تعلق ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو کچھ عطا کیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرنا شروع کر دے۔

نہیں فرما رہے؟ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں تو وہ ان کو جواب دیں گے۔ میرا پروردگار آج بہت زیادہ غضبناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوگا۔ میں نے تین مرتبہ توریہ کے طور پر بات کہی تھی اس لیے مجھے آج صرف اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔ تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی رسالت اور کلام کے ذریعے تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے؟ ہم کس پریشانی کے عالم میں ہیں؟ وہ جواب دیں گے۔ میرا پروردگار آج بہت غضبناک ہے اس سے پہلے کبھی وہ اتنا غضبناک نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہوگا۔ میں نے ایک شخص کو قتل کیا تھا جس کے قتل کرنے کا حکم مجھے نہیں ملا تھا اس لیے مجھے صرف اپنی فکر ہے صرف اپنی فکر ہے۔

تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے کہیں گے اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا ”کلمہ“ ہیں جسے اس نے بی بی مریم کی طرف ڈالا تھا اور اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں۔ آپ نے پتھروں کے اندر لوگوں کے ساتھ کلام کیا۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں۔ آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے؟ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے۔ میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی ”ذنب“ کا تذکرہ نہیں کریں گے لیکن یہی کہیں گے مجھے اپنی فکر ہے مجھے اپنی فکر ہے۔ تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے حضرت محمد ﷺ! آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ آخری رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے آئندہ اور گزشتہ ”ذنب“ کی مغفرت کر دی ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے؟ ہم کس پریشانی کے عالم میں ہیں؟ میں (نبی اکرم ﷺ) فرماتے ہیں (میں) چل پڑوں گا اور عرش کے نیچے آ کر اپنے پروردگار کے عہدے میں گر جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد اور تعریف کرنے کے اچھے طریقے کھولے گا جو اس نے مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولے ہونگے۔ پھر کہا جائے گا اے محمد! اپنے سر کو اٹھاؤ مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے میرے پروردگار! میری امت (کو بخش دے) فرمایا کہ کہا جائے گا اے محمد! اپنی امت کے لیے حساب لوگوں کو جنت کے دائیں دروازے کے ذریعے اندر داخل کرو اور وہ دیگر دروازوں میں دوسروں کے شریک ہیں (وہاں سے بھی داخل ہو سکتے ہیں) نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ”مکہ“ اور ”ہجر“ کے درمیان ہے۔

راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: مکہ اور بصری کے درمیان ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1873) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمِّ إِسْمَاعِيلَ

وَبِأَبْنَيْهَا إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ، حَتَّى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ، عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ، وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ، وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ، فَوَضَعَهُمَا هُنَاكَ، وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ، وَسَقَاءَ فِيهِ مَاءً، ثُمَّ قَفَى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا، فَبِعَثَهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيمُ، أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرَكُنَا بِهَذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيهِ آبٌ وَلَا شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مَرَارًا، وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ لَهُ: اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَتْ: إِذَا لَا يُضَيِّعُنَا؛ ثُمَّ رَجَعَتْ، فَأَنْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرُونَهُ، اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ، ثُمَّ دَعَا بِهَلْوَءٍ الدَّعَوَاتِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: ﴿رَبِّ إِنِّي اسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ حَتَّى بَلَغَ﴾ ﴿يَشْكُرُونَ﴾ ﴿إِبْرَاهِيمَ: 37﴾.

وَجَعَلْتُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ، حَتَّى إِذَا نَعِدَ مَا فِي السَّقَاءِ عَطِشَتْ، وَعَطِشَ ابْنُهَا، وَجَعَلْتُ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى - أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ - فَأَنْطَلَقْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَوَجَدْتُ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا، فَقَامْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُ الْوَادِي تَنْظُرُ هَلْ تَرَى أَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ أَحَدًا - فَهَيَّطْتُ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ الْوَادِي، رَفَعْتُ طَرَفَ ذِرْعَيْهَا، ثُمَّ سَعَتُ سَعَى الْإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ حَتَّى جَاوَزْتُ الْوَادِي، ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَرْوَةَ فَقَامْتُ عَلَيْهَا، فَتَنَظَّرْتُ هَلْ تَرَى أَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَلِذَلِكَ سَعَى النَّاسُ بَيْنَهُمَا"، فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعْتُ صَوْتًا، فَقَالَتْ: صَه - تُرِيدُ نَفْسَهَا - ثُمَّ تَسَمَعْتُ، فَسَمِعْتُ أَيْضًا، فَقَالَتْ: قَدْ أَسَمَعْتُ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاتٌ، فَإِذَا هِيَ بِالْمَلِكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ، فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ - أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ - حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ، فَجَعَلْتُ تُجَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هَكَذَا، وَجَعَلْتُ تَعْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَقُورُ بَعْدَ مَا تَعْرِفُ.

وَفِي رَوَايَةٍ: بِقَدْرِ مَا تَعْرِفُ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَحِمَ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَعْرِفْ مِنَ الْمَاءِ - لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا".

قَالَ: فَشَرِبْتُ وَأَرَضَعْتُ وَلَكِنِّي لَهَا الْمَلِكُ: لَا تَخَافُوا الصَّيْعَةَ فَإِنَّ هَاهُنَا بَيْتًا لِلَّهِ بَيْنَهُ هَذَا الْعَلَامُ وَآبُوهُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَهْلَهُ،

وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ، تَأْتِيهِ السُّيُولُ، فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، فَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُقُقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ، أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءَ، فَزَلُّوا فِي اسْقَلٍ مَكَّةَ؛ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا، فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا الطَّائِرَ لَيَكُونُ عَلَيَّ مَاءٌ، لَعَنَهُنَا بِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ - فَأَرْسَلُوا

جریاً أو جریین، فإذا هم بالماء - فرجعوا فأخبروهم؛ فأقبلوا وأم إسماعیل عند الماء، فقالوا: اتأذین أن نزل عندک؟ قالت: نعم، ولكن لا حق لکم فی الماء، قالوا: نعم.

قال ابن عباس: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "قالی ذلک أم إسماعیل، وهی تحب الأیمن فزولوا، فأرسلوا الی أهلهم فنزلوا معهم، حتی إذا كانوا بیها أهل آیات وشب الغلام وتعلم العربیة وأنفسهم وأعجبهم حین شب، فلما أدرك زوجة امرأة منهم؛ وماتت أم إسماعیل، فجاء إبراہیم بعدما تزوج إسماعیل یطالع ترکته، فلم یجد إسماعیل؛ فسأل امرأته عنه فقال:

خرج یتغی لنا -

وفی رواية: یصید لنا - ثم سألها عن عیشهم وهنئهم، فقالت: نحن بشر، نحن فی ضیق وشد، وشکت الیہ، قال: فإذا جاء زوجک أفرئی علیہ السلام، وقولی له یغیر عتۃ بابہ - فلما جاء إسماعیل كأنه انس شیئا، فقال: هل جاءکم من أحد؟ قالت: نعم، جاءنا شیخ کذا وكذا، فسألنا عنک فأخبرنا، فسألنی: کیف عیشنا، فأخبرته أنا فی جهد وشد - قال: فهل أوصاک بشیء؟ قالت: نعم، امرنی أن أکون علیک السلام، ویقول: غیر عتۃ بابک، قال: ذاک أبی وقد امرنی أن أفرقک الحقی بآھلک - فلما تزوج منهم أخرى، فلبث عنہم إبراہیم ما شاء اللہ، ثم اتاهم بعد فلم یجدہ، فدخل علی امرأته فسألہ عنہ - قالت: خرج یتغی لنا قال: کیف أنتم؟ وسألها عن عیشهم وهنئهم، فقالت: نحن بخیر وأنت علی اللہ - فقال: ما طعامکم؟ قالت: اللحم، قال: فما شربکم؟ قالت: الماء، قال: اللہم بارک لہم فی اللحم والماء - قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ولم یکن لہم یومئذ حب ولو کان لہم دعا فینہ، قال: فہما لا یخلو علیہما أحد بغير مکة إلا لم یوافقا.

وفی رواية: فجاء فقال: آین إسماعیل؟ فقالت امرأته: ذهب یصید؛ فقالت امرأته: ألا تبتل قطعہم وتشرب؟ قال: وما طعامکم وما شربکم؟ قالت: طعامنا اللحم وشربنا الماء، قال: اللہم بارک لہم فی طعامہم وشربہم - قال: فقال أبو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم: بروکۃ دعوة إبراہیم - قال: فإذا جاء زوجک فأفرئی علیہ السلام ومریہ یثبت عتۃ بابہ - فلما جاء إسماعیل قال: هل أتاکم من أحد؟ قالت: نعم، أتانا شیخ حسن الهيئة، وأنت علیہ، فسألنی عنک فأخبرته، فسألنی کیف عیشنا فأخبرته بخیر - قال: فأوصاک بشیء؟ قالت: نعم، یقرأ علیک السلام ویأمرك أن تکتب عتۃ بابک - قال: ذاک أبی، وأنت العتۃ، امرنی أن أمسکک - ثم لبث عنہم ما شاء اللہ، ثم جاء بعد ذلک وإسماعیل یرئی لہ تحت دوحۃ قریباً من زمزم، فلما رآہ قام الیہ، فصنعا کما یصنع الوالد بالولد والولد بالولد - قال: إسماعیل، إن اللہ امرنی بامر، قال: فاصنع ما أمرك ربک؟ قال: وعیننی، قال: وأعینک، قال: فإن اللہ

امرنی أن آتی بیئنا ہانئا، وأشار الی اکمة مرتفعۃ علی ما حولہا، فعند ذلک رفع القواعد من البیت، فجعل إسماعیل یأتی بالحجارة وإبراہیم یبنی حتی إذا ارتفع البناء، جاء بهذا الحجر فوضعتہ فقام علیہ، وهو یبنی وإسماعیل یناولہ بالحجارة وهما یقولان: ﴿ربنا تقبل منا إنک أنت السميع العليم﴾ (البقرة: 127).

وفی رواية: إن إبراہیم خرج بإسماعیل وأم إسماعیل، معہم شاة فیہا ماء، فجعلت أم إسماعیل تشرب من الشاة فیدر کبہا علی صبیہا، حتی قدم مکة، فوضعتہا تحت دوحۃ، ثم رجع إبراہیم الی أهلہ، فاتبعہ أم إسماعیل حتی لما بلغوا کداء نادته من ورائہ: یا إبراہیم الی من تخرجنا؟ قال: الی اللہ، قالت: رضیت باللہ، فرجعت وجعلت تشرب من الشاة ویذر کبہا علی صبیہا، حتی لما فنی الماء قالت: لو ذهب فتنظرت لعلی أحس أحدًا - قال: فذهبت فصعدت الصفا، فنظرت ونظرت هل تحس أحدًا، فلم تحس أحدًا، فلما بلغت الوادی سعت، وأتت المروة، وفعلت ذلک أشواطاً، ثم قالت: لو ذهب فتنظرت ما فعل الصبی، فذهبت فنظرت فإذا هو علی حالہ، كأنہ یتشغ للموت، فلم تقرہا نفسہا فقالت: لو ذهب فتنظرت لعلی أحس أحدًا، فذهبت فصعدت الصفا، فنظرت ونظرت فلم تحس أحدًا، حتی أتمت سبعاً، ثم قالت: لو ذهب فتنظرت ما فعل، فإذا ہی بصوت، فقالت: أغث إن کان عندک خیر، فإذا جریل فقال یعقہ ہکذا، وعمز یعقہ علی الأرض، فأنبت الماء فدهشت أم إسماعیل، فجعلت تحفین - وذكر الحدیث بطولہ، رواہ البخاری بہذہ الروایات کلہا.

"الذوحۃ" الشجرة الکبیرة - قوله: "قفی": أى: ولی. "والجری": الرسول - "والفی": معناه وجد - قوله: "یتشغ": أى: یشفق.

♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کو ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سمیت لے کر آئے۔ وہ اس بچے کو دودھ پلا رہی تھیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں بیت اللہ کے پاس ایک ٹیلے کے پاس ٹھہرا دیا جو مسجد کے بالائی حصے میں زمزم کے کچھ اونچے تھا۔ ان دنوں مکہ تو تھا نہیں ان دنوں مکہ میں کوئی بھی شخص نہیں ہوتا تھا۔ نہ ہی یہاں پانی تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان لوگوں کو وہاں چھوڑا اور ان کے پاس تھملا چھوڑا جس میں کھجوریں موجود تھیں اور ایک مشکیزہ چھوڑا جس میں کچھ پانی تھا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں سے واپس جانے کے لیے مڑے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے گئیں اور فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کہاں جا رہے ہیں؟ اور میں اس وادی میں چھوڑ کر جا رہے ہیں جہاں کوئی شخص ہی نہیں ہے اور کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ اس خاتون نے یہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے چند مرتبہ کہی لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی طرف توجہ نہیں کی تو اس خاتون نے ان سے دریافت کیا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا؟ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں تو اس خاتون

راوی بیان کرتے ہیں اس خاتون نے اسے پیا۔ پھر اپنے بچے کو دودھ پلایا تو فرشتے نے اس سے کہا تم ہلاکت کا شکار ہونے کا خوف نہ کرو۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا ایک گھر بنے گا جسے یہ لڑکا اور اس کا والد بنائیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ یہاں کے رہنے والوں کو ضائع نہیں کرے گا۔

بیت اللہ روئے زمین سے کچھ بلند تھا جیسے کوئی ٹیلا ہوتا ہے۔ جب وہاں سیلاب آتے تھے تو اسے دائیں اور بائیں طرف سے سیراب کرتے رہتے تھے۔ وہ خاتون اس حالت میں رہی یہاں تک کہ جرہم قبیلے کے کچھ لوگ یا ایک گھرانہ ”مکدا“ کی طرف سے آتے ہوئے مکہ کے زیریں حصے میں ٹھہرے۔ انہوں نے اس پرندے کو دیکھا جو وہاں چکر لگا رہا تھا تو وہ بولے یہ پرندہ کسی پانی کی جگہ پر ہی چکر لگا سکتا ہے۔ ہم اس جگہ سے گزرتے رہے ہیں یہاں پانی نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے ایک یا دو آدمی تلاش کے لیے بھیجے تو انہیں وہاں پانی مل گیا۔ وہ لوگ واپس گئے اور جا کر انہیں بتایا پھر وہ لوگ آئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پانی کے پاس موجود تھیں تو انہوں نے کہا کیا آپ ہمیں اجازت دیں گی کہ ہم آپ کے پاس پڑاؤ کریں۔ اس خاتون نے جواب دیا جی ہاں لیکن پانی آپ کی ملکیت نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کو یہ بات پسند تھی کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ رہیں۔ ان لوگوں نے وہاں پڑاؤ کیا اور انہوں نے اپنے خاندان والوں کو بھی وہاں بلا لیا اور وہ لوگ وہاں رہنے لگے یہاں تک کہ وہاں کئی گھر ہو گئے۔ وہ بچہ جوان ہو گیا۔ اس نے ان لوگوں سے عربی زبان سیکھ لی۔ وہ ان میں سب سے نفیس اور سب سے زیادہ خوبصورت تھا۔ جب وہ جوان ہوا جب وہ بالغ ہوا تو اس کی شادی ایک خاتون کے ساتھ کر دی گئی جو انہی لوگوں سے تعلق رکھتی تھی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی کرنے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے تاکہ ان کے حالات کا جائزہ لیں لیکن انہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام نہیں ملے۔ انہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اہلیہ سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو وہ خاتون بولی: وہ ہمارے لیے رزق تلاش کرنے گئے ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ ہمارے لیے شکار کرنے گئے ہیں۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس خاتون سے اس کی زندگی اور حالات کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولی بڑی بری حالت ہے۔ ہم تنگی اور شدت کے اندر گزارہ کر رہے ہیں۔ اس خاتون نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شکایت کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہارا میاں آئے تو اسے میری طرف سے سلام کہنا اور اسے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکت کو تبدیل کرے۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے تو انہیں کوئی چیز محسوس ہوئی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص تمہارے پاس آیا تھا؟ تو اس خاتون نے جواب دیا جی ہاں! آیا تھا۔ ایک بڑی عمر کے صاحب آئے تھے۔ اس طرح کے حلیے کے تھے۔ انہوں نے مجھ سے آپ کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے انہیں بتا دیا۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ تمہاری زندگی

نے کہا: پھر وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ پھر وہ خاتون واپس چلی گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی چلے گئے۔ یہاں تک جب وہ ثنیہ (پہاڑی) کے پاس پہنچے جہاں سے وہ لوگ انہیں نہیں دیکھ سکتے تھے تو انہوں نے اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کیا ان کی کلمات کے ذریعے دعا کی اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور بولے۔

”اے میرے پروردگار! میں اپنی اولاد کو ایک ایسی وادی میں چھوڑ کر جا رہا ہوں جہاں زراعت نہیں ہوتی“ تیرے حرم والے گھر کے پاس۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔

”وہ شکر کرتے ہیں۔“

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلانا شروع کیا۔ وہ خود اس میں سے پانی لیتی تھیں یہاں تک کہ مشکیزے میں موجود پانی ختم ہو گیا تو وہ پیاسی ہو گئیں اور ان کا بیٹا بھی پیاسا رہ گیا۔ اس خاتون نے بچے کی طرف دیکھا جو لوٹ پوٹ ہونے لگا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ بچہ بے چین ہو رہا تھا تو اس خاتون نے اس کی طرف دیکھنے کو ناپسند کرتے ہوئے چل پڑیں۔ اس نے ”صفا“ نامی پہاڑ کو سب سے قریب پایا۔ وہ اس پر کھڑی ہوئیں انہوں نے وادی کی طرف رخ کیا کہ کیا اسے کوئی نظر آتا ہے۔ اسے کوئی نظر نہیں آیا وہ صفا سے نیچے اتریں۔ جب وہ وادی پہنچیں تو اس نے اپنی قمیض کا کنارہ اوپر اٹھا لیا اور پھر پریشان حال شخص کی طرح دوڑیں یہاں تک کہ وہ مروہ پہاڑی گئیں۔ وہ اس پر کھڑی ہوئیں اور دیکھا کہ کیا اسے کوئی نظر آتا ہے لیکن اسے کوئی نظر نہیں آیا۔ ایسا اس نے سات مرتبہ کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں اسی وجہ سے لوگ ان دونوں پہاڑوں درمیان سعی کرتے ہیں۔

جب وہ خاتون مروہ پہاڑ پر چڑھیں تو انہوں نے ایک آواز سنی تو بولیں خاموش رہو! یعنی اس نے اپنے آپ سے پھر اس نے غور سے سننے کی کوشش کی تو اسے آواز سنائی دی تو وہ بولی: تمہاری آواز میں نے سن لی ہے اگر تمہارے پاس کوئی ہے؟ تو مدد کرو۔ وہاں ایک فرشتہ موجود تھا جو زمزم کی جگہ پر کھڑا ہوا تھا۔ اس نے اپنی ایڑی کے ذریعے (راوی کو شک ہے یہ الفاظ ہیں) اپنے ”پر“ کے ذریعے اس جگہ پر مارا تو پانی ظاہر ہو گیا تو اس خاتون نے اس کا حوض بنانا شروع کیا اور اپنے بچے کے ذریعے اس طرح کرنے لگیں۔ وہ چلو کے ذریعے پانی لیتی اور اپنے مشکیزے میں ڈال لیتی اور اس کے ”چلو“ بھرتے بعد پانی اور زیادہ ہو جاتا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ جتنا پانی بھر لیتی اس سے زیادہ ہو جاتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پر رحم کرے۔ اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا: چلو کے ذریعے پانی نہ تو زمزم ایک زیادہ بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔

دیا جی ہاں! ایک عمر رسیدہ صاحب آئے تھے جو بہت عمدہ اور اچھی صورت والے تھے۔ اس خاتون نے ان کی تعریف کی۔ انہوں نے مجھ سے آپ کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے انہیں بتایا۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ ہماری زندگی کیسی گزر رہی ہے تو میں نے انہیں بتایا کہ بہت اچھی ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے دریافت کیا کہ کیا انہوں نے تمہیں کوئی تلقین کی۔ اس خاتون نے جواب دیا جی ہاں! انہوں نے آپ کو سلام کیا تھا اور یہ ہدایت کی تھی کہ آپ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو برقرار رکھیں تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ میرے والد تھے اور تم ہی وہ چوکھٹ ہو انہوں نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں۔

جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وقت گزر گیا اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام دوبارہ تشریف لائے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اس وقت ایک بڑے درخت کے نیچے زمزم کے قریب تیر درست کر رہے تھے جب انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو اٹھ کر ان کی طرف گئے اور انہوں نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ایک باپ بیٹے کے ساتھ کرتا ہے اور بیٹا باپ کے ساتھ کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اسماعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کی: آپ کے پروردگار نے آپ کو جو حکم دیا ہے آپ اس پر عمل کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا تم میری مدد کرو گے؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا: میں آپ کی مدد کروں گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں یہاں ایک گھر بناؤں۔ انہوں نے ایک بلند ٹیلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: جوان کے ارد گرد تھا۔ اس جگہ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانا شروع کیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر لاتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے جاتے تھے یہاں تک کہ جب تعمیر بلند ہو گئی تو وہ اس پتھر کو لے کر آئے (جو مقام ابراہیم میں ہے) انہوں نے اسے یہاں رکھا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور وہ تعمیر کرتے رہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام انہیں پتھر پکڑاتے رہے اور یہ دونوں حضرات یہ دعا کرتے تھے۔

”اے ہمارے پروردگار! ہماری طرف سے اسے قبول کر لے۔ بے شک تو سننے والا ہے اور علم رکھنے والا ہے۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کو اپنے ساتھ لے کر گئے۔ ان کے پاس ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس مشکیزے میں سے پانی پی لیتی تھیں تو اس کا دودھ زیادہ ہو جاتا تھا جو اس کے بچے کے لیے تھا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے تو اس خاتون کو ایک بڑے درخت کے نیچے ٹھہرایا تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی اہلیہ کے پاس سے واپس جانے لگے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے گئیں۔ جب یہ لوگ ”کداء“ پہنچے تو اس خاتون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیچھے سے آواز دی۔ اے ابراہیم! آپ ہمیں کس کے سہارے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ

کیسی گزر رہی ہے تو میں نے انہیں بتایا کہ مشکل اور پریشانی کے اندر گزر رہی ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے دریافت کیا انہوں نے تمہیں کوئی تلقین کی؟ وہ خاتون بولی جی ہاں! انہوں نے مجھے ہدایت کی کہ آپ کو سلام کہوں اور یہ کہا تھا اپنے دروازے کی چوکھٹ کو تبدیل کر لیں۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا: وہ میرے والد تھے اور انہوں نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں تم سے الگ ہو کر تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جاؤ۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس خاتون کو طلاق دیدی اور ان قبیلے والوں کی کسی اور لڑکی کے ساتھ شادی کر لی۔ تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ٹھہرے رہے پھر دوبارہ ان کے پاس آئے تو پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے انہیں پایا۔ وہ ان کی اہلیہ کے پاس آئے اور اس سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو اس خاتون نے جواب دیا: میں نے اس کی زندگی اور حالات کے بارے میں دریافت کیا تو اس خاتون نے جواب دیا: ہم بھلائی اور کسادگی کے ہیں اور اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا تمہاری خوراک کیا ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا گوشت، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا تمہارا مشروب کیا ہے اس نے جواب دیا: پانی۔ حضرت علیہ السلام نے دعا کی۔

”اے اللہ ان کے لیے گوشت اور پانی میں برکت پیدا کر۔“

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ان دنوں وہاں اناج نہیں ہوتا تھا۔ اگر اناج ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اس ان کے لیے برکت کی دعا کر دیتے۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں (یا راوی کہتے ہیں) مکہ کے علاوہ اور کہیں بھی ان دو کے اوپر گزارہ نہیں کر سکتا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور دریافت کیا: اسماعیل علیہ السلام کہاں کی اہلیہ نے جواب دیا: وہ شکار کرنے گئے ہیں۔ اہلیہ نے کہا: آپ ہمارے ہاں پڑاؤ کیوں نہیں کرتے آپ کھانا کھا بیٹیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: تمہاری خوراک اور تمہارا مشروب کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: خوراک گوشت ہے اور ہمارا مشروب پانی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی۔

”اے اللہ! ان لوگوں کے لیے ان کے خوراک اور مشروب میں برکت پیدا کر دے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی برکت ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہارا شوہر آئے تو اسے میری طرف سے سلام کہنا اور اسے کہنا کہ دروازے کی چوکھٹ کو برقرار رکھے۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے تو انہوں نے دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس کوئی شخص آ یا تھا۔ انہوں نے

کِتَابُ الْاِسْتِغْفَارِ

استغفار کا بیان

371- بَابُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَفَضْلِهِ

باب: استغفار کا حکم دینا اور اس کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (محمد: 19)،

﴿اللَّهُ تَعَالَى نَے ارشاد فرمایا ہے: ”اپنے ذنب اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے مغفرت کی دعا کرو۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (النساء: 106)،

﴿اللَّهُ تَعَالَى نَے ارشاد فرمایا ہے: ”تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا

اور رحم کرنے والا ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ (النصر: 3)

﴿اللَّهُ تَعَالَى نَے ارشاد فرمایا ہے: ”تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ پاکی بیان کرو اور اس سے مغفرت طلب

کرو بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ﴾

﴿اللَّهُ تَعَالَى نَے ارشاد فرمایا ہے: ”وہ لوگ جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان کے پروردگار کے پاس ان

کے لیے جنتیں ہیں۔“

إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْاِسْحَارِ﴾ (ال عمران: 15-17)،

﴿يَا آيَتِ يٰهٰذَا تَكْ هِے: ”اور سحر کے وقت دعائے مغفرت کرنے والے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (النساء: 110)

﴿اللَّهُ تَعَالَى نَے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص بُرا عمل کرے گا یا اپنی ذات پر زیادتی کرے گا پھر وہ اللہ تعالیٰ سے

مغفرت طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ کو وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (الأنفال: 33)

کے۔ وہ خاتون بولی: پھر میں اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں۔ پھر وہ خاتون واپس چلی گئیں وہ خود اس مشکیزے میں سے پانی
اور اس کا دودھ بچے کے لیے زیادہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ جب پانی ختم ہو گیا تو وہ خاتون بولی! اگر میں جا کر جائزہ لوں
مجھے کسی شخص کے بارے میں پتہ چل جائے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وہ خاتون گئی وہ صفا پہاڑ پر چڑھی اور اس نے دیکھا اور جائزہ لینے کی کوشش کی کہ
کوئی نظر آتا ہے لیکن اسے کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ جب وہ وادی میں پہنچی تو دوڑ پڑیں اور مردہ کے پاس آئیں پھر اس نے
ایسا ہی کیا۔ کئی چکر لگائے پھر وہ بولی: مجھے جا کر دیکھنا چاہیے کہ بچے کا کیا حال ہے؟ وہ وہاں گئی تو اس نے دیکھا کہ وہ اس
میں ہے گویا وہ موت کے قریب جا رہا ہے۔ اس خاتون کو قرآن نہیں آیا۔ وہ بولی: مجھے جا کر دیکھنا چاہیے شاید مجھے کوئی نظر آجے
وہ پھر گئی ”صفا“ پہاڑ پر چڑھی اور اس نے دیکھا لیکن اسے کوئی نظر نہیں آیا۔ اس طرح اس نے سات چکر مکمل کئے۔

پھر وہ بولی: مجھے جا کر جائزہ لینا چاہیے کہ بچے کا کیا حال ہے؟ وہاں اسے ایک آواز سنائی دی۔ اس نے کہا: اگر
پاس کوئی بھلائی ہے تو مدد کرو! تو وہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام موجود تھے۔ انہوں نے اپنی ایڑی کے ذریعے اس
جب انہوں نے اپنی ایڑی کو زمین پر اس طرح مارا تو پانی پھوٹ پڑا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ خوفزدہ ہو گئیں
نے پانی جمع کرنا شروع کر دیا۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ تمام روایات نقل کی ہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”الدوحة“ کا مطلب ہے ایک بڑا درخت۔ ”قفی“ یعنی وہ پھر گئے۔ ”الجری“
قاصد۔ ”الفی“ کہ اس نے پایا اور یہ لفظ ”بنشع“ سے مراد ہے: وہ سسکیاں لیتا ہے۔

(1874) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
”الْكَفَاةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَا وَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ
(”وسلوئی“) کا حصہ ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ انہیں عذاب دے جبکہ تم ان کے درمیان موجود ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا جب تک وہ دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔"

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ (ال عمران: 135)

﴿اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ لوگ جب کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں یا اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے اور وہ لوگ جو کرتے ہیں اس پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔"

وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.

اس بارے میں آیات بہت زیادہ ہیں جو معلوم ہیں۔

(1875) وَعَنْ الْأَعْمَرِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّهُ عَلَى قَلْبِي، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِثْلَ مَرَّةٍ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿حضرت اغرمزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بعض اوقات میرے دل پر ایک ظلم کی کیفیت طاری ہوتی ہے، میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روزانہ سو مرتبہ دعائے مغفرت کرتا ہوں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1876) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

﴿حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کی میں روزانہ ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1877) وَحَدَّثَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمْ تَذْبُوْا، لَكَدْ هَبَّ اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ، وَلَكَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذَيَّبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ تَعَالَى، فَيَغْفِرُ لَهُمْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر دے گا اور تمہاری جگہ ان لوگوں کو لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔

1876- کتاب الباء مورات باب 12/1 التوبہ میں مذکور ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1878) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِثْلَ مَرَّةٍ: "رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ".

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ".

﴿حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم نے ایک مجلس میں نبی اکرم ﷺ کو سو مرتبہ یہ پڑھتے ہوئے سنا:

"اے میرے پروردگار میری مغفرت کر دے میری توبہ قبول کر لے بے شک تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔"

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح غریب" ہے۔

(1879) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَزِمَ الْأَسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ".

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

﴿حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مغفرت طلب کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے ہر تنگی سے آسانی فراہم کر دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق پہنچائے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1880) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ، غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ، وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ التَّوْحَفِ".

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالحَاكِمُ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ".

﴿حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص یہ پڑھے:

"میں اس اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہ زندہ ہے اور سب کچھ اس کی ذات سے قائم ہے اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔"

تو اس شخص کے گناہوں کو بخش دیا جائے گا اگرچہ اس نے میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کی ہو۔

1878- آخر جلد (2/4726) ابوداؤد (1516) والترمذی (3445) والنسائی (459) وابن ماجہ (3814) والبخاری (618) وابن حبان (927)

1879- آخر جلد (1/2234) ابوداؤد (1518) والنسائی (456) وابن ماجہ (3819) والطبرانی (1774) والحاکم (3/7677) وابن السنی

(364) تہذیب الکمال (107/5) والبیہقی (351/3).

1880- آخر جلد ابوداؤد (1517) والترمذی (3588) والحاکم (1/1884)

(1881) وَعَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْإِسْتِغْفَارُ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِعَمَلِكِ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَكُنُ مِنَ الذُّنُوبِ إِلَّا أَنْتَ. مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ، وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَصْبَحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

"أَبُوءُ" بِبَاءٍ مَقْصُومَةٍ ثُمَّ وَاوٍ وَهَمْزَةٌ مَمْدُودَةٌ وَمَعْنَاهُ: أَقْرُ وَأَعْتَرَفُ.

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یہ پڑھے۔

"اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے عہد اور وعدے کے اوپر قائم ہوں، اپنی استطاعت کے مطابق میں اپنے اعمال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اپنے اوپر کی جانے والی تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی اور بخشش کرنے والا نہیں ہے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) جو شخص پورے یقین کے ساتھ انہیں دن کے وقت پڑھے اور اسی دن میں شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ شخص جنتی ہوگا اور جو شخص رات کے وقت انہیں پڑھے اور یقین رکھتا ہو اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ شخص بھی جنتی ہوگا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ابوء" باء کے ساتھ ہے اور اس پر پیش ہے پھر "و" ہے اور پھر مدودہ کے ساتھ ہے مفہوم ہے کہ مجھ اعتراف ہے یا میں اقرار کرتا ہوں۔

(1882) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ صَلَاتِهِ، اسْتَغْفَرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَقَالَ: "اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" لِلأَوْزَاعِيِّ - وَهُوَ أَحَدُ رَوَاتِهِ -: كَيْفَ الْإِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: يَقُولُ: اسْتَغْفِرُ اللَّهَ، اسْتَغْفِرُ اللَّهَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تھے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے آپ یہ پڑھتے تھے۔

"اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے۔ تجھ ہی سے سلامتی حاصل ہو سکتی ہے تو برکت والا ہے اے جلال اور اکرام والے۔

اور اسی سے پوچھا: جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں۔ استغفار کیسے ہوتا ہے تو انہوں نے فرمایا: بندہ یہ پڑھے میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1883) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ مَوْتِهِ: "سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، اسْتَغْفِرُ اللَّهَ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے وصال سے پہلے بکثرت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔ "اللہ کی ذات پاک ہے ہر طرح کی حمد اس کے لیے ہی مخصوص ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔" یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1884) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أَبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي، غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقَيْتَنِي لَا تَشْرِيكَ بِي شَيْئًا، لَا يَمْلِكُ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةٌ". رَوَاهُ الْتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

"عَنَانَ السَّمَاءِ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ: قِيلَ هُوَ السَّحَابُ، وَقِيلَ: هُوَ مَا عَنِ لَكَ مِنْهَا، أَيْ ظَهَرَ. "وَقَرَابِ الْأَرْضِ" بِضَمِّ الْقَافِ، وَرَوَى بِكسْرِهَا، وَالضَّمُّ أَشْهُرُ. وَهُوَ مَا يَقَارِبُ مِلَاحًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تک تم مجھ سے دعا کرتے رہو تو تم امید رکھو میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں گا۔ تمہارے اعمال جو مرضی ہوں میں اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا کہ اے ابن آدم! اگر تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں۔ پھر اگر تم مجھ سے مغفرت طلب کرو گے تو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا اور میں اس کی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے آدم! اگر تم میرے پاس زمین جتنے گناہ لے کر آؤ پھر اس حالت میں مجھ سے ملاقات کرو کہ تم کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراؤ تو میں اتنی ہی مغفرت کے ہمراہ تم سے ملاقات کروں گا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "عنان السماء" میں ع پر زبر ہے اور یہ آسمان پر بادلوں کو کہا گیا ہے اور بعض علماء کے مطابق اس کا مطلب ہے ہر وہ چیز جو آسمان سے تمہارے سامنے ظاہر ہو۔ "قرباب الارض" میں ق پر پیش ہے اور ق زیر کے ساتھ بھی مروی ہے لیکن پیش کے ساتھ زیادہ معروف ہے۔ اس کا مطلب ہے جو زمین جتنا ہو۔

(1885) وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ

تَصَدَّقْنَ، وَأَكْثِرْنَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ، فَإِنِّي رَأَيْتُكَ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ“ قَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: مَا لَنَا أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: ”تَكْثِرُونَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرُونَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِدُنَى لُبِّ مِنْكُنَّ“ قَالَتْ: مَا نَقْصَانُ الْعَقْلِ وَالْدِينِ؟ قَالَ: ”شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَتَمَكُّتُ الْيَوْمَ لَا تَصِلِي“ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کر اور بکثرت استغفار کیا کرو کیونکہ میں نے تم کو دیکھا ہے کہ جہنم میں اکثریت تمہاری ہے۔ میں نے ایک خاتون نے عرض کی: ہماری اکثریت کیوں ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ بکثرت لعنت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے عرض کی: اور دین کے اعتبار سے تم سے ناقص کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو سمجھدار مردوں کی عقل کو رخصت کر دیتی ہے۔ اس خاتون نے عرض کی: ہماری عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے اور عورت کچھ عرصے تک نماز ادا نہیں کرتی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

372- بَابُ بَيَانِ مَا أَحَدَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ

باب: اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لیے جنت میں کیا کچھ تیار کیا ہے، اس کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ أَدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ أَمِينٍ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلِيٍّ اخِوانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرِجِينَ﴾ (الحجر: 45-48) .

✽ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک پرہیزگار لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) تم سلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ اور ہم نے ان کے دلوں میں موجود کینے کو دور کر دیا۔ وہ بھائی بھائی ہو کر پلنگوں کے اوپر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہوں گے انہیں کوئی تکلیف لاحق نہیں ہوگی اور وہ وہاں سے نکالے نہیں جائیں گے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا عِبَادِ لَا خَوْفَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُغْفَافٌ عَلَيْهِمْ بِصَحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهُ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾ (الزحرف: 58-73) .

✽ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اے میرے بندو! تم پر آج کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی تم غمگین ہو گے وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور جو مسلمان ہیں (ان سے کہا جائے گا) تم جنت میں داخل ہو جاؤ تم اور تمہاری بیویاں بھی تمہاری خاطر تواضع کی جائے گی ان کے سامنے سونے کے تھال اور گلاس گردش کریں گے، اس میں وہ چیزیں ہوں گی جو نفس کو پسند ہوتی

ہیں اور جن سے آنکھیں لذت حاصل کرتی ہیں (ان سے کہا جائے گا) تم اس میں ہمیشہ رہو گے یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا ہے، اس چیز کے عوض جو تم عمل کیا کرتے تھے تمہارے لیے اس میں پھل ہیں بہت زیادہ ان میں سے تم کھاؤ گے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ كَذَلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ يَدْخُلُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِينَ لَا يَدْخُلُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةُ الْأُولَى وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ فَضْلًا مِنْ رَبِّكَ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (الدخان: 51-57) .

✽ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک پرہیزگار لوگ امن والی جگہ پر ہوں گے جو باغات اور چشموں میں ہوں گے وہ سندس اور استبرق کی لباس پہن کر ایک دوسرے کے سامنے ہوں گے، اسی طرح ہم ان کی شادی حور عین سے کر دیں گے، وہ اس جنت میں ہر طرح کا پھل امن کی حالت میں منگوائیں گے وہ اس میں موت کا ڈانٹ نہیں چکھیں گے، صرف پہلی موت ہوگی اور اللہ تعالیٰ انہیں جہنم کے عذاب سے بچالے گا یہ تمہارے پروردگار کا فضل ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ وَمِنْ أَرْجَائِهِمْ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ﴾ (المطففين: 22-28) .

✽ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک نیک لوگ جنت میں ہوں گے، پلنگوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے تم ان کے چہروں میں نعمتوں کی چمک پہچان لو گے انہیں وہ شراب پلائی جائے گی جس کی مٹک کا منہ بند ہوگا اور اس کا منہ کستوری کے ذریعے بند ہوگا اور اس بارے میں دلچسپی رکھنے والے دلچسپی رکھیں گے اور اس میں تسنیم ملی ہوئی ہوگی یہ ایسا چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پئیں گے۔“

وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ .

اس بارے میں آیات بہت زیادہ ہیں اور جو معلوم ہیں۔

(1886) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا، وَيَشْرَبُونَ، وَلَا يَسْقُطُونَ، وَلَا يَمْتَحِطُونَ، وَلَا يَبُولُونَ، وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ جُشَاءَ كَرِهَ الْمَسْكُ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ، كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفْسَ“ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✽ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اہل جنت اس میں کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی لیکن پاخانہ نہیں کریں گے اور ناک صاف نہیں کریں، پیشاب نہیں کریں گے، ان کا کھانا ایک ڈکار کی شکل میں ہوگا

(ختم ہو جائے گا) جس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اور انہیں سبحان اللہ اور اللہ اکبر پڑھنا یوں البہام کیا جائے گا جیسے سانس لینا البہام کیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1887) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَغَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَأَقْرَبُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مِمَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (السجدة: ۱۷) - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں جو کسی کان نے سنا نہیں کسی انسان کے دل میں اس کا خیال نہیں آیا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) تم چاہو تو یہ آیت پڑھ سکتے ہو:

"کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے۔" یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1888) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشِدِّ كَوَكَبٍ ذُرِّي فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، لَا يَبُولُونَ، وَلَا يَغَوِطُونَ، وَلَا يَتَفَلَّحُونَ، وَلَا يَمْتَحِطُونَ. أَمْسَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ - عَوْدُ الطَّيِّبِ - أَرْوَاهُمْ الْخُورُ الْعَيْنُ، عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى صُورَةِ آدَمَ سِتُونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ: "إِنَّهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ. وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مَخَّ سَاقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ، وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا".

قَوْلُهُ: "عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ". رَوَاهُ بَعْضُهُمْ يَفْتَحُ الْخَاءَ وَإِسْكَانَ اللَّامِ وَيَعْضُهُمْ بِضَمِّهِمَا وَيَكْلَهُمَا صَحِيحٌ.

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے وہ لوگ جوان کے بعد ہوں گے وہ آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمکدار

1887 - أخرجه أحمد (3/10024) والبخاری (3244) ومسلم (2824) والترمذی (3197) وابن ماجه (3228) والحمیدی (1133) وابن حبان (369) وابن ابی شیبہ (109/13) والدارمی (2828)

1888 - أخرجه أحمد (3/8205) والبخاری (3245) ومسلم (2834) والترمذی (2546) وابن ماجه (4333) والدارمی (2823) والحمیدی (1143) وعبد الرزاق (10879) وابن حبان (7420) وابن ابی شیبہ (130/14) والبیہقی (6084) والبیہقی (333)

چیز کی مانند ہوں گے یہ لوگ جنت میں پیشاب نہیں کریں گے، پاخانہ نہیں کریں گے، تھوکیں گے نہیں، ناک صاف نہیں کریں گے، ان کی کنگھیاں ہونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ کستوری کی طرح ہوگا۔ ان کی انگلیٹھوں میں خوشبودار لکڑیاں ہوں گی۔ ان کی بیویاں حور عین ہوں گی، ہر آدمی کا جسم ان جدا جدا حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ گز ہوگا۔

یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

مسلم اور بخاری رحمہما کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس میں برتن ہونے کے ہوں گے اور ان کا پسینہ اس میں کستوری کی طرح ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی جن کی چوڑی کا مغز گوشت کے اندر نظر آئے گا، ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا، کوئی ناراضگی نہیں ہوگی، ان کے دل ایک آدمی کے دل جیسے ہوں گے، وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "علی خلق رجل واحد" کے بارے میں بعض نے کہا ہے کہ اس میں رخ پر زبر ہے اور لام ساکن ہے اور بعض روایات میں دونوں کو پیش کے ساتھ نقل کیا گیا ہے یعنی "خلق" اور یہ دونوں طرح درست ہے۔

(1889) وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَأَلَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ: مَا أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: هُوَ رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، فَيَقَالُ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ، وَأَدْخِلُوا أَخَدَاتِهِمْ؟ فَيَقَالُ لَهُ: أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مَلِكٍ مَلِكٍ مِّنْ مَّلُوكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُ: رَضِيتُ رَبِّ، فَيَقُولُ: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ، فَيَقُولُ فِي الْخَامِسَةِ: رَضِيتُ رَبِّ، فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ، وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ، وَلَكِنَّتَ عَيْنُكَ. فَيَقُولُ: رَضِيتُ رَبِّ. قَالَ: رَبِّ فَأَعْلَامُهُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: أُولَئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتُ؛ عَرَسْتُ كَرَاسَتَهُمْ بِيَدِي، وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا، فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا، جنت میں سب سے کم حیثیت والا کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ شخص ہوگا جو اس کے بعد آئے گا جب اہل جنت کو جنت میں داخل کیا چکا ہوگا۔ اس سے کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ کہے گا اے میرے پروردگار! میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں جبکہ لوگ اپنی جگہ پر پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سے کہا جائے گا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تمہیں دنیا کے بادشاہوں کی بادشاہی کی سلطنت بخشی جگہ دی جائے وہ جواب دے گا میں اس سے راضی ہوں اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں یہ بھی ملا اور اس کی مانند مزید ملا اس کی مانند مزید ملا اور اس کی مانند

1889 - أخرجه الحمیدی (761) ومسلم (189) والترمذی (3198) وابن حبان (6216) والطبرانی (989/20) وابن مندہ (845) والبیہقی (317/ص)

مزید ملا اور اس کی مانند مزید ملا تو پانچویں مرتبہ وہ کہے گا: میں راضی ہوں، پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ سب تمہیں ملا اور اس کا دس گنا مزید بھی تمہیں ملا اور تمہیں ہر وہ چیز ملتی ہے جس کا تمہارا نفس خواہش کرے جس سے تمہاری آنکھیں لذت محسوس کریں تو وہ کہے گا میں راضی ہو گیا۔ اسے میرے پروردگار! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا، اسے میرے پروردگار! جنت میں سب سے اعلیٰ مرتبہ کس کا ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی کرامت کو میں نے اپنی دست قدرت کے ذریعے بڑھایا ہے اور میں نے اس پر مہر لگا دی ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں جو کسی کان نے سنی نہیں اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال بھی نہیں ہو سکتا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1890) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَبَّ إِلَيَّ النَّارَ خُرُوجًا مِنْهَا، وَأَخْبَرَ أَهْلَ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ. رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: أَذْهَبَ فَأَدْخِلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا، فَيَحْتَلِلُ إِلَيْهَا مَلَكًا، فَيَرْجِعُ، يَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَكًا، فَيَرْجِعُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: أَذْهَبَ فَأَدْخِلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا، فَيَحْتَلِلُ إِلَيْهَا مَلَكًا، فَيَرْجِعُ. يَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَكًا، فَيَرْجِعُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: أَذْهَبَ فَأَدْخِلِ الْجَنَّةَ. فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ امْتِنَالِهَا، إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ امْتِنَالِ الدُّنْيَا، يَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي، أَوْ تَضْحَكُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ" قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ تَوَاجِهُهُ فَكَانَ يَقُولُ: "إِنِّي أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں جہنم سے نکلنے والے سب آخری شخص اور جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والے شخص کے بارے میں جانتا ہوں۔ یہ وہ شخص ہوگا جو جہنم سے "سرین" کے بل نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ اور وہ آئے گا تو اسے یوں محسوس ہوگا کہ وہ بھرچکی ہے وہ واپس آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تمہیں دنیا اور اس کی مانند دس گنا جگہ ملتی ہے (راوی کو شک شاید یہ الفاظ ہیں) تمہیں دنیا سے دس گنا زیادہ جگہ ملتی ہے تو وہ کہے گا: کیا تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے؟ کیا تو مجھ پر ہنس رہا ہے؟ تو بادشاہ ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا وہ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگی آپ نے فرمایا: یہ جنت میں سب سے کم تر حیثیت کا بندہ ہوگا۔ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1891) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لَوْلَاةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُونَ مِثْلًا. لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ" 1890- أخرجه مسلم (186) البخاري (6571) والترمذي (2604) وداود (2/3595)

الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضَهُمْ بَعْضًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. "الْخَيْمَةُ": سِتَّةُ آلَافٍ ذِرَاعٍ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مؤمن کے لیے جنت میں کھوکھلے موتی کا ایک خیمہ ہوگا جس کی لمبائی سات میل ہوگی اور اس خیمے کے اندر مؤمن کی بیویاں ہوں گی مؤمن ان کے پاس جائے گا لیکن وہ لوگ (ایک کھوکھلے موتی کے اندر) ایک دوسرے کو نہیں دیکھیں گے (یعنی بے پردگی نہیں ہوگی)۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الدلیل" اس میں چھ ہزار ہاتھ ہوتے ہیں۔

(1882) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّكَّابُ الْجَوَادُ الْمُضْمَرَّ السَّرِيعَ مِثْلَ سَنَةِ مَا يَقْطَعُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَرَوَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: "يَسِيرُ الرَّكَّابُ فِي ظِلِّهَا مِثْلَ سَنَةِ مَا يَقْطَعُهَا".

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص اس کے نیچے سو سال تک چلتا رہے تو وہ اسے پار نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔ اس حدیث کو صحیحین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے: سوار اس کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے تو بھی اسے پار نہیں کر سکے گا۔

(1893) وَعَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكُوكَبَ الدَّرِّيَّ الْغَائِبَ فِي الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوْ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَلْتَمِعُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ: "بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، رِجَالٌ أَمْثَلُ بِاللَّهِ وَصَدَقُوا الْمُرْسَلِينَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

انہی سے یہ ایک اور روایت بھی منقول ہے: اہل جنت اپنے سے اوپر والوں کو یوں دیکھیں گے جیسے لوگ چمکدار 1891- أخرجه أحمد (7/19701) البخاري (3243) ومسلم (2838) والترمذي (2536) والداري (2833) وابن حبان (7395) والبيهقي (606) (303) 1892- أخرجه البخاري (6553) ومسلم (2828) والترمذي (2532) أخرجه أحمد (3/9414) البخاري (3252) ومسلم (2826) والبيهقي (1131) وابن حبان (7411) والترمذي (2541) وابن أبي داود (76) والبيهقي (20878) والداري (268) (2838) 1893- أخرجه أحمد (4/11206) البخاري (3256) ومسلم (2831) والداري (2830) والبيهقي (3987) والترمذي (3678) وابن ماجه (96) وابن حبان (7393) والبيهقي (1130) (248)

ستارے کو دیکھتے ہیں۔

جو افاق میں چمکتا ہے جو شرقی مغربی افاق پر چمکتا ہے ایسا ان کے درمیان باہمی فضیلت کے اختلاف کی وجہ سے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ انبیاء کی منازل ہوں گی؟ جن تک ان کے علاوہ کوئی نہیں پہنچ سکے گا؟ نبی اکرم ﷺ فرمایا: ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی ہوگی۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1894) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَقَابُ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں ایک کمان جتنی چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے (یعنی ساری دنیا سے بہتر ہے)۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“

(1895) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ، فَتُخَفُّ فِي وَجُوهِهِمْ وَيَتَابِعُهُمْ، فَيَزِدُّوْنَ حُسْنًا وَكَثْرًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ، وَقَدْ أَزْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ حُسْنًا وَكَثْرًا فَيَقُولُونَ: وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا"۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں بازار ہوگا جہاں اہل جنت روز جایا کریں گے۔ اس میں شمال کی طرف سے ہوا چلے گی۔ جوان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گی تو ان کے حسن اور جمال میں اضافہ ہو جائے گا۔ جب وہ واپس اپنی بیویوں کے پاس آئیں گے تو انکے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا تو ان کی ان سے کہیں گی اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہے تو وہ جواب دیں گے: اللہ تعالیٰ کی قسم! ہمارے تمہارے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہو چکا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1896) وَعَنْ مَسْعُودِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَيَسْرُ أَنْتُونَ الْغُرُفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءُونَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اہل جنت ایک دوسرے کو

1894- أخرجه البخاري (2793)

1895- أخرجه احمد (4/14037) ومسلم (3833) والدارقطني (2841) وابن أبي شيبة (102/13) وابن حبان (7425) وابو نعيم (6) والبيهقي (374)

1896- مسلم (2825)

دیکھیں گے جیسے تم لوگ آسمان میں موجود ستاروں کو دیکھتے ہو۔ یہ حدیث ”متفق علیہ“ ہے۔

(1897) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ جَنَّتِي النَّهْلَى، ثُمَّ قَالَ فِي الْخَيْرِ حَدِيثُهُ: "فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرٌ عَلَى قَلْبٍ بِشَيْرٍ" ثُمَّ قَرَأَ: ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ إِلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾﴾ (السجدة: 17-18). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

انہی سے ایک یہ روایت بھی منقول ہے، میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک محفل میں موجود تھا جس میں آپ نے جنت کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ آپ نے اپنی گفتگو کے آخر میں ارشاد فرمایا: اس میں وہ چیزیں ہوں گی جو کسی آنکھ نے دیکھی نہ ہوں گی، کسی کان سے سنی نہیں، کسی انسان کے ذہن میں ان کا خیال بھی نہیں آیا پھر آپ نے (نبی اکرم ﷺ) یا شاید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت کی:

"ان لوگوں کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔"

یہ آیت یہاں تک ہے:

"کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی نگاہوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے۔"

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1898) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ بَنَادِي مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا، فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصْحَوْا، فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشَبُّوا فَلَا تَهَرَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنَعَّمُوا، فَلَا تَبَاسُوا أَبَدًا"۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک شخص یہ اعلان کرے گا: تمہارے لیے (یہ خوشخبری) ہے کہ اب تم زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور تمہارے لیے (یہ نعمت ہے) کہ تم صحت مند رہو گے تم کبھی بیمار نہیں ہو گے اور تمہارے لیے (یہ نعمت ہے) کہ تم ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور تمہارے لیے یہ (نعمت ہے) تم نعمتیں حاصل کرتے رہو گے کبھی تکلیف میں مبتلا نہیں ہو گے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1899) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَكْثَرِي مَقْعِدَ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنَّى وَيَتَمَنَّى فَيَقُولَ لَهُ: هَلْ تَمَنَيْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ لَهُ:

1898- أخرجه مسلم (2837) والترمذي (3257) والبيهقي (4/11332)

1899- أخرجه مسلم (301/183)

فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ" - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں سب سے کم تر جس شخص کی ہوگی جس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم آرزو کرو وہ آرزو کرے گا پھر آرزو کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا: تم نے آرزو کر لی؟ وہ جواب دے گا: جی ہاں، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے جو آرزو کی وہ بھی تمہیں ملے گا اور اس کی ملے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(1900) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، قِيْلُ لَكُمْ: لَيْسَ بِكُمْ رِزْقٌ وَسَعْدَتُكُمْ، وَالْغَيْرُ فِي قِيْلٍ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ قِيْلُ لَكُمْ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبَّنَا وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نُغْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَلَا أُعْطِيَكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ قِيْلُ لَكُمْ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ قِيْلُ لَكُمْ: أَحَلُّ عَلَيْكُمْ رِزْقًا أَسَخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا" - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

✧ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اہل جنت سے کہے گا، اے اہل جنت! وہ جواب دیں گے، اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں۔ بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ دے گا کیا تم راضی ہو گئے؟ وہ جواب دیں گے: ہم کیوں راضی نہ ہوں، اے ہمارے پروردگار! جبکہ تو نے ہمیں وہ ہے جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں کیا۔ وہ جواب دے گا: میں تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والی چیز عطا کر رہا ہوں۔ جواب دیں گے: اس سے زیادہ فضیلت والی چیز کیا ہو سکتی ہے؟ تو وہ فرمائے گا: میں نے تمہارے لیے اپنی رضا مندی کر دیا۔ آج کے بعد میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1901) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَّرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَقَالَ: "إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَيْنًا كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُونَ فِيهِ" - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

✧ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے، آپ نے چودہ روز میں چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: عنقریب تم اپنے پروردگار کو یوں دیکھ لو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو تمہیں اسے دیکھنے میں مشکل نہیں ہو رہی۔ یہ حدیث "متفق علیہ" ہے۔

(1902) وَعَنْ صُهَيْبِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا دَخَلَ

1900 - اخرجه احمد (4/11835) والبخاری (6549) ومسلم (2829) والترمذی (2564) وابن حبان (7440) وابن مندہ (320)

الْجَنَّةِ الْجَنَّةُ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: تَرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ قِيْلُ لَكُمْ: أَلَمْ تَبَيِّضْ وَجُوهَنَا؟ أَلَمْ تَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ" - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

✧ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم مزید کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو۔ وہ عرض کریں گے: کیا تو نے ہمارے چہروں کو نورانی نہیں کر دیا۔ تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا۔ کیا تو نے ہمیں جہنم سے نجات نہیں دے دی تو اللہ تعالیٰ حجاب کو ہٹائے گا۔ اس وقت ان کے نزدیک اپنے پروردگار کی زیارت سے زیادہ محبوب اور کوئی چیز نہیں ہوگی۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔
اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ دَعَوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (نور: 9-10)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے، انہوں نے نیک عمل کئے ان کے پروردگار نے انہیں ایمان کی ہدایت کی وہ ان جنتوں میں ہوں گے جو نعمت والی ہیں اور ان میں نہریں لیتی ہیں۔ وہاں وہ یہ کہیں گے تو پاک ہے اللہ! اور وہاں پر ان کے سلام کرنے کا طریقہ لفظ سلام ہوگا اور وہ آخر میں یہ کہیں گے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔“

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَنِيدٌ مَجِيدٌ۔

کے بعد انہوں نے اپنی زندگی کے بقیہ ایام اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ گزارے یہاں تک کہ انہیں بھی شہید کر دیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی پٹائی رخصت ہو گئی تھی ان کا انتقال سن ۷۳ ہجری میں ہوا۔ انہیں ”ذات الطاقین“ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر اس کھانے کے تھیلے کے منہ کو باعدھا تھا جو ہجرت کے سفر کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں جنت میں دو نطاقتی (کمر بند) ملنے کی خوشخبری دی تھی۔ احادیث کے ذخیرے میں ان سے کل 56 روایات منقول ہیں۔

سیدہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا: یہ اسماء بنت یزید بن سکین بن رافع بن امراء القیس ہیں ان کا تعلق بنو شہل قبیلہ سے ہے یہ خواتین میں خلیب کی حیثیت سے مشہور تھیں۔ جنگ یرموک میں شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ انہوں نے نو کفار کو اپنے خیمے کی چوب کے ذریعے ہلاک کیا۔ نبی اکرم ﷺ سے 181 روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔

اسود بن یزید: یہ اسود بن یزید بن قیس نخعی ہیں ان کی کنیت ابو عمرو ہے کوفہ کے رہنے والے تھے۔ تابعی ہیں امام احمد بن حنبل نے ان کے بارے میں یہ بات فرمائی ہے: یہ نہایت عمدہ اور پختہ راوی ہیں ان کے فقیہ اور صاحب عظمت ہونے کے پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ ان کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے 80 حج کئے ہیں یہ دوراتوں میں ایک مرتبہ قرآن پاک ختم کر لیا کرتے تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا انتقال سن ۷۴ ہجری میں ہوا۔

اسید بن ابواسید: یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں انہوں نے اپنے والد حضرت یزید سے جن کی کنیت ”ابواسید“ تھی احادیث نقل کی ہیں۔ ان کے علاوہ عبداللہ بن ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں جبکہ ابن جریج اور سلیمان بن بلال نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا انتقال عباسی خلیفہ منصور کے زمانہ خلافت کی ابتدا میں ہوا۔

اسید بن حضیر: اسید بن حضیر بن سہاک ان کا تعلق اوس قبیلہ سے ہے ان کی کنیت ابو یحییٰ تھی یہ ان معروف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں جو زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام کے معززین میں شمار کئے جاتے تھے۔ یہ عرب کے دانشوروں میں سے ایک تھے۔ صاحب رائے تھے۔ دوسری بیعت عقبہ کے موقع پر ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ یہ بھی شامل تھے یہ بارہ تھیوں میں سے ایک ہیں غزوہ احد کے میدان میں انہیں سات زخم آئے تھے اور یہ میدان میں آخر تک ثابت قدم رہے تھے۔ 20 ہجری میں مدینہ منورہ میں ان کا وصال ہوا۔ احادیث کی کتب میں ان سے 18 احادیث منقول ہیں۔

اسید بن عمر: ان کو ابن جابر بھی کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن اثیر نے اپنی تصنیف ”أسد الغابہ“ میں یہ بات تحریر کی ہے یہ ابن عمرو کنڈی سلولی ہیں بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ ”دریگی“ ہیں۔ بعض نے انہیں شیبانی قرار دیا ہے یہ صحابی رسول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت ان کی عمر دس سال تھی۔ حجاج کے زمانہ حکومت تک یہ زندہ رہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دو احادیث روایت کی ہیں۔

سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا: سیدہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط مکہ میں انہوں نے اسلام قبول کیا اس وقت تک مدینہ منورہ کی طرف خواتین کی ہجرت کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا؟ انہوں نے سن سات ہجری میں صلح حدیبیہ کے زمانے میں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ قرآن مجید کی درج ذیل آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی۔

روایات حدیث

ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف: یہ ”زہرہ“ قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں جلیل القدر تابعین میں ایک ہیں۔ علامہ ابن حجر (تصنیف) ”تقریب“ میں یہ تحریر کیا ہے، بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی روایت اور اس کا سماع دونوں چیزیں ثابت ہیں انہوں نے پچانوے ہجری میں وفات پائی۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ، امام مسلم رضی اللہ عنہ، امام ابوداؤد نسائی رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

ابی بن کعب بن قیس بن عبید: یہ خزرج قبیلہ کی شاخ بنو نجار سے تعلق رکھتے تھے یہ اسلام قبول کرنے سے پہلے ہی مکہ کے بارے میں جانتے تھے جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ”کاتبین وحی“ میں شامل کر لیا انہیں غزوہ غزوہ بدر تمام جنگوں میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ شریک ہونے کا شرف حاصل ہے۔ مدینہ منورہ میں سن تیس ہجری میں ان کا احادیث کی کتابوں میں ان سے ایک سو چونسٹھ روایات منقول ہیں ان کی کنیت ”ابوالمذر“ تھی۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ: یہ اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہیں نبی اکرم ﷺ کے غلام تھے نبی اکرم ﷺ کو ان سے اور ان سے بہت محبت تھی انہیں نبی اکرم ﷺ کا ”محبوب“ کہا جاتا ہے۔ ان کی والدہ سیدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا ”برکہ حبشہ“ ہیں یہ نبی اکرم ﷺ کی کنیز تھیں انہوں نے ہی نبی اکرم ﷺ کی پرورش کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اس لشکر کا امیر مقرر کیا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ اس لشکر کو شام کی طرف جانے کا حکم دیا گیا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس لشکر کی روانگی وقت دیا تھا جب آپ کی بیماری شدید ہو گئی تھی۔ آپ کی وفات کے بعد اس کو روانہ کیا گیا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا وصال سن ۱۱ میں ہوا انہیں مدینہ منورہ میں دفن کیا گیا۔ احادیث کے ذخیرے میں ان سے ایک سو اٹھائیس روایات منقول ہیں۔

اسامہ بن عمیر ہذلی: یہ بصرہ کے رہنے والے صحابی رسول ہیں ان سے سات روایات منقول ہیں۔ صرف ان کے صحابہ ابوالخ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

اسلم مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یہ آزاد کردہ غلام ہیں، ان کی کنیت ”ابورافع“ ہے یہ غزوہ احد غزوہ خندق اور بعد ہونے والے تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کا نکاح اپنی کنیز ”سلمیٰ“ سے کر دیا تھا ان سے ابورافع پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے ان کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا ان سے 68 روایات منقول ہیں۔

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا: یہ اسماء بنت ابوبکر بن عبداللہ بن ابوقادہ بن عامر ہیں یہ قبیلہ قریش کی فضیلت والی صحابیات ہیں جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کی طرف سے بہن لگتی ہیں یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں یہ انتہائی فصیح و بلیغ خاتون نہایت سمجھدار خاتون تھیں۔ یہ شعر بھی کہا کرتی تھیں، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ان کے شوہر ہیں انہوں نے انہیں طلاق دے دیا۔

”اور جب مومن عورتیں ہجرت کرتے ہوئے تمہارے پاس آجائیں۔“

انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دس احادیث روایت کی ہیں۔

امیہ بن حشم: ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ ان کا تعلق بنو خزاعہ سے ہے۔ انہوں نے اکرم ﷺ سے بسم اللہ کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے وہ روایت صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ: یہ مدینہ منورہ میں انصار کے مشہور قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے یہ نبی اکرم ﷺ کے خادم

ہیں۔ دس سال کی عمر میں یہ آپ کے خادم ہوئے اور دس سال تک اس خدمت کا شرف حاصل کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی

”ابو حمزہ“ تھوڑی سی تھی ان کی والدہ ”سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا“ مشہور صحابی خاتون ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کی تھی۔

”اے اللہ! اس کے مال اس کی اولاد میں کثرت عطا فرما اسے برکت نصیب فرما اور اسے جنت میں داخل فرما دے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ صاحب حیثیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک تھے جس وقت ان کا وصال ہوا ان کی اولاد اور اولاد کی

تعداد ایک سو بیس سے زائد تھی۔ انہوں نے سو سال سے زیادہ عمر پائی۔ 92 ہجری میں بصرہ میں ان کا وصال ہوا۔ احادیث کی

میں ان سے 2286 احادیث منقول ہیں۔

اوس بن اوس: یہ صحابی رسول ہیں انہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کی تھی وہاں ان کی مسجد بھی ہے اور ان کا گھر بھی تھا۔

نبی اکرم ﷺ سے دو احادیث روایت کی ہیں جنہیں امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔

ایاس بن ثعلبہ ابو امامہ انصاری: یہ خزرج قبیلہ کی شاخ بنو حارثہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کا سلسلہ نسب ثعلبہ بن حارثہ

سے جا ملتا ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے تین احادیث روایت کی ہیں۔

ایاس بن عبد اللہ: یہ ایاس بن عبد اللہ بن زیاب ہیں یہ دوس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے مکہ مکرمہ آکر وہاں مقیم ہو گئے تھے۔

عبد اللہ یا شاید عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ ابن حبان نے انہیں ثقہ تابعین میں سے ایک شمار کیا

مندہ اور ابو نعیم بیان کرتے ہیں ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ ان سے ایک روایت منقول ہے۔

براء بن عازب (ابو عمارہ): یہ براء بن عازب بن حارث خزرجی ہیں یہ ان قائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک تھے

ہاتھوں عظیم فتوحات حاصل ہوئیں۔ انہوں نے چھوٹی عمر میں اسلام قبول کر لیا تھا یہ پندرہ غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ

ہوئے سب سے پہلے یہ غزوہ خندق میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے زمانہ خلافت میں (درے) کے

گورنر مقرر کیا تھا۔ انہوں نے ابھر پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا تھا اس کے بعد قزوین پر قبضہ کیا تھا وہاں سے یہ زنجان کی طرف

ہوئے تھے اور اسے بھی فتح کر لیا تھا۔ 71 ہجری میں حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کی حکومت کے زمانے میں ان کا وصال

بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ان سے تین سو پانچ احادیث روایت کی ہیں۔

بریدہ بن حصیب: یہ بریدہ بن حصیب بن عبد اللہ بن حارث اسلمی رضی اللہ عنہ ہیں غزوہ بدر سے پہلے اسلام قبول کیا تھا

میں شرکت نہیں کر سکے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے انہوں نے غزوہ بدر کے بعد اسلام قبول کیا۔ انہیں غزوہ خیبر

شرف حاصل ہے۔ سن ۶۲ ہجری میں ”مرد“ کے مقام پر ان کا وصال ہوا یہ خراسان میں انتقال کرنے والے سب سے آخری صحابی

نبی اکرم ﷺ سے 177 احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

بشیر بن قیس تغلبی: یہ قنسرین کے رہنے والے تھے جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں بہت زیادہ سچے ہیں۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ

نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ انہوں نے حضرت ابو ذر غفاری سے استفادہ کیا ہے ان سے ان کے صاحبزادے قیس احادیث

روایت کرتے ہیں۔

بشیر بن عبد الممنون: ان کی کنیت ابو لبابہ ہے اور یہ اسی سے مشہور ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے ان کا انتقال

ہو گیا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے 15 احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بن رباح: یہ حبشی ہیں اور نبی ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں خرید کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت کے

لئے وقف کر دیا تھا یہ نبی اکرم ﷺ کے مؤذن ہیں۔ اسلام قبول کرنے اور ہجرت کرنے میں یہ قدیم ہیں یہ ان حضرات میں سے ایک

ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر بے شمار تکالیف اٹھائیں اور ان تکالیف پر صبر سے کام لیا۔ یہ غزوہ بدر غزوہ احد اور تمام غزوات میں

شریک رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد یہ جہاد کے لئے شام تشریف لے گئے تھے اور وفات تک وہیں قیام پذیر رہے۔ سن

بیس ہجری میں ان کا وصال ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے 44 احادیث منقول ہیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بن حارث مزی: ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے یہ مزینہ قبیلہ کے وفد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوئے تھے۔ فتح مکہ میں شریک ہوئے ہیں مزینہ قبیلہ کا جھنڈا انہوں نے ہی اٹھایا ہوا تھا بعد میں انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار

کر لی تھی۔ ۶۰ ہجری میں ان کا وصال ہوا۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے 8 احادیث روایت کی ہیں۔

تمیم بن اوس داری: یہ تمیم بن اوس بن خارجہ ہیں ان کی کنیت ابو رقیہ ہے ان کو دار بن ہانی کی نسبت کی وجہ سے ”داری“ کہا جاتا

ہے جو قبیلہ ”نجم“ سے تعلق رکھتے تھے یہ ۹ ہجری میں مسلمان ہوئے۔ انہوں نے مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

کی شہادت کے بعد شام منتقل ہو گئے اور بیت المقدس میں رہائش اختیار کی یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجد نبوی میں چراغ جلایا تھا۔

سن ۴۰ ہجری میں فلسطین میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ۱۸ روایات نقل کی ہیں۔

تمیم بن اُسید: یہ تمیم بن اُسید بن عبد العزی ہیں بنو خزاعہ قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو نبی اکرم ﷺ

نے انہیں حرم کی حدود کی تجدید کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے ان حدود کو پتھروں کے ذریعے جوا کھڑ چکے تھے نئے سرے سے گاڑ دیا کہ درست کیا

تھا یہ مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اٹھارہ احادیث نقل کی ہیں۔

ثابت بن اسلم بنانی: یہ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں ان کی کنیت ابو محمد بصری ہے یہ زیادہ تر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

احادیث روایت کرتے ہیں ان کے علاوہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما اور دیگر بہت سے تابعین سے

انہوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ امام احمد امام نسائی اور علی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ان کا وصال ۱۲۷ ہجری میں ہوا۔ انہوں نے نبی

اکرم ﷺ سے دو سو پچاس احادیث روایت کی ہیں۔

ثابت بن ضحاک انصاری: ان کی کنیت ابو زید ہے یہ بیعت رضوان میں شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک

ہیں۔ ہجرت کے چھ سال حدیبیہ میں یہ موجود تھے۔ تقریباً ستر ہجری میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ان کا وصال ہوا۔

ثوبان بن بجد: یہ نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اصل میں مکہ اور یمن کے درمیان سرانٹاوی

جگہ کے رہنے والے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں خرید کر آزاد کرادیا تھا تو پھر یہ وفات تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مشغول رہے۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد یہ حمص تشریف لے گئے تھے۔ وہاں رہائش اختیار کی ۲۵ ہجری میں وہیں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے 128 احادیث روایت کی ہیں۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بن جنادہ السواکی: یہ بنو زہرہ کے حلیف ہیں یہ اور ان کے والد صحابی رسول ہیں یہ دونوں کوفہ میں قیام رہے غالباً ۴ ہجری میں جب بصرہ عراق کا گورنر تھا ان کا وصال ہوا احادیث کی کتابوں میں ۱۴۶ احادیث ان سے منقول ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ: یہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ خزر جی سلمی ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ ہجرت سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا یہ اپنے والد کے ہمراہ بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے اس وقت ان کی عمر کم تھی صحیح مسلم میں خود ان سے یہ روایت منقول ہے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ انیس غزوات میں حصہ لیا لیکن میں غزوہ بدر اور احد میں موجود نہیں تھا کیونکہ میرے والد نے مجھے روک دیا تھا۔ جب غزوہ احد میں میرے والد شہید ہو گئے تو اس کے بعد میں ہر غزوہ میں نبی اکرم ﷺ کے شریک رہا یہ کثیر الروایات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ 1540 احادیث ان سے منقول ہیں۔ ۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں ان کا وصال ہوا۔

حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ: یہ جابر بن سلیم نجفی ہیں ان کی نسبت جہم بن عمرو بن تمیم بصری کی طرف ہے ان کی کنیت ابو جری انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کئی احادیث نقل کی ہیں البتہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ان سے کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔

جبلہ بن جہم: یہ نجفی اور کوفی ہیں تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما احادیث نقل کی ہیں جبکہ شعبہ اور ثوری نے ان سے احادیث روایت کی ہیں یحییٰ بن سید القطان، یحییٰ بن معین، ابو حاتم نسائی نے انہیں قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ۱۲۵ ہجری میں ہوا۔

حضرت جبیر بن معطوم: بن عدی بن نوفل بن عبد مناف القرشی ہیں ان کی کنیت ابو عدی ہے یہ قریش کے علماء اور سرداروں میں سے ایک تھے۔ قریش اور عربوں کے نسب کے ماہر تھے۔ ان کا انتقال ۵۹ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے احادیث نقل کی ہیں۔

جریر بن عبد اللہ بکلی: یہ جریر بن عبد اللہ بن جابر ہیں ان کا تعلق قبیلہ ”بکلیہ“ سے تھا ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال سے چالیس دن پہلے انہوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ بڑے وجہہ و تکلیف آوی تھے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں اپنی قوم کے سردار تھے۔ عراق کی بہت بڑی ایٹوں میں انہوں نے حصہ لیا۔ 51 ہجری میں ان کا وصال ہوا۔

حضرت جندب بن عبد اللہ بکلی: یہ جندب بن عبد اللہ بن سفیان بن علقمی ہیں یہ ”بکلیہ“ قبیلہ کی ایک شاخ ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ وقت گزارا ہے۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ پہلے انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی پھر اس کے بعد منقل ہو گئے۔ یہ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کوفہ آئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے ۱۴۳ احادیث نقل کی ہیں۔

حضرت جندب بن جنادہ: یہ جندب بن جنادہ بن سفیان بن عبید ہیں۔ قبیلہ بنو غفار سے تعلق رکھتے تھے جو کنانہ بن خزیمہ کے اولاد ہے ان کی کنیت ابو زہرہ ہے آغاز میں اسلام قبول کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ میں پانچواں مسلمان تھا کچھ بولنے میں ان کی مثال دی جاتی ہے یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پہلی بار سلام کیا۔

تھا۔ ان کا وصال ۳۲ ہجری میں رمضہ کے مقام پر ہوا تھا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۲۸۱ روایات منقول ہیں۔

جرثوم بن ناشر: ان کی کنیت ابو ثعلبہ ہے اور یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں ان کے نام اور ان کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض جرثوم کہا ہے اور بعض نے جرثومہ کہا ہے بعض نے جرثم کہا ہے اور ایک قول کے مطابق جرثم ہے۔ ان کا وصال ۵ ہجری میں ہوا۔ بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے (ان کا انتقال) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی زمانے میں ہوا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے چالیس احادیث نقل کی ہیں۔

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث: یہ سیدہ جویریہ بنت حارث ابی ضرار ہیں قبیلہ مصطلق سے تعلق رکھتی تھیں یہ اُمّ المؤمنین ہیں امام بخاری رضی اللہ عنہ نے ان سے کچھ احادیث نقل کی ہیں جن میں سے دو احادیث میں امام بخاری رضی اللہ عنہ منقول ہیں جبکہ امام مسلم رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے دو احادیث نقل کی ہیں۔ ان سے عبد اللہ بن سباق اور ایک جماعت نے احادیث روایات کی ہیں ان کا انتقال ۵۶ میں ہوا۔

حارث بن ربیع: یہ انصار سے تعلق رکھتے ہیں۔ قبیلہ خزرج سے تعلق تھا ان کی کنیت ابو قتادہ ہے یہ نبی اکرم ﷺ کے شہسوار کے نام سے زیادہ مشہور ہیں یہ غزوہ احد اور اس کے بعد آنے والے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ ۵۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں وصال ہوا بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں کوفہ میں وفات پائی۔

حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو مالک ہے ان کا تعلق قبیلہ اشعر سے ہے جو یمن کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔ اشعر قبیلہ کے وفد ہمراہ یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عام طور پر انہیں شام کے رہنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ حضرت فاروق اعظم کے زمانہ خلافت میں طاعون کی وجہ سے شہادت نصیب ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے ستائیس احادیث نقل کی ہیں۔

حضرت حارث بن عوف لیثی: ان کی کنیت ابو داؤد ہے اور یہ اسی کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں ان کے نام اور ان کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے عوف بن حارث کہا اور بعض نے حارث بن مالک بیان کیا ہے۔ فتح مکہ میں شریک ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں بنو ضمرہ، بنو لیث اور بنو سعد بن مکر بن عبد مناة کا جھنڈا تھا۔

۶۸ ہجری میں مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے چوبیس احادیث نقل کی ہیں۔

حارث بن وہب خزاعی: یہ حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے والدہ کی طرف سے بھائی ہیں ان سے ابو اسحاق نے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے عمران بن ابی انس نے روایت نقل کی ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان: ان کا نام حذیفہ بن حسیل بن جابر العنسی ہے۔ الیمان حضرت حسیل کا لقب ہے یہ بہادر ہیں اور فاتح گورنروں میں سے ایک ہیں۔ منافقین سے متعلق نبی اکرم ﷺ نے انہیں وہ نام بتائے تھے جو کسی اور کو نہیں بتائے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں مدائن کا گورنر مقرر کیا تھا۔ وہ ۳۶ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔ احادیث کے ذخیرہ میں ان سے دو سو پچیس احادیث منقول ہیں۔

حسن بصری: یہ حسن بن یسار بصری اکابر تابعین میں سے ایک ہیں (اپنے زمانے میں اہل بصرہ کے امام تھے) اپنے زمانے کے اکابر اہل علم میں سے ایک تھے۔ ان کو قدرت نے علم، فقاہت، فصاحت، بہادری، زہد جیسی عمدہ صفات سے نوازا تھا۔ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زیر تربیت پرورش پائی بعد میں بصرہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں ۱۱۰ ہجری میں وصال فرمایا۔

خالد بن عمیر عدوی: یہ بصرہ کے رہنے والے تھے یہ تابعی ہیں انہوں نے حضرت عقبہ بن غزوہ سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ حمید بن ہلال نے ان سے احادیث روایت کی ہیں ابن حبان نے ان کا تذکرہ (اپنی کتاب) "ثقات" میں کیا ہے۔

خالد بن زید: یہ خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ انصاری ہیں ان کا تعلق بنی نجار سے تھا ان کی کنیت ابویوب ہے اور یہ انہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ انہیں بیعت عقبہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ انہوں نے تمام غزوات میں حصہ لیا یہ صبر کرنے والے انتہائی پرہیزگار غزوات اور جہاد میں شرکت کرنے کو پسند کرنے والی شخصیت کے مالک تھے۔ بنو امیہ کے زمانہ خلافت تک زندہ رہے۔ زید بن معاویہ کے ہمراہ قسطنطنیہ کی جنگ میں حصہ لیا۔ یہ 52 ہجری کی بات ہے ان کا انتقال وہیں ہوا۔ انہیں اسی جگہ دفن کیا گیا انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک سو پچیس احادیث نقل کی ہیں۔

خالد بن ولید: یہ خالد بن ولید بن مغیرہ مخزومی قرشی ہیں ان کا لقب سیف اللہ ہے یہ بڑی شان کے مالک فاتح صحابی ہیں فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے۔ نبی اکرم ﷺ (ان کے اسلام قبول کرنے) پر بہت خوش ہوئے تھے۔ آپ نے انہیں گھڑ سوار دے کر کامیاب مقرر کیا تھا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے قتال مرتدین کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے انہی کا انتخاب کیا تھا بعد میں انہیں عراق بھیج دیا گیا اس کے بعد شام بھیجا گیا جنگ یرموک کی قیادت انہوں نے ہی کی تھی۔ یہ ہمیشہ کامیاب رہے انتہائی فصیح و بلیغ خطیب تھے۔ انہوں نے "حمص" میں وصال فرمایا بعض حضرات کے نزدیک 61 ہجری میں مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا احادیث کے ذخیروں میں ان سے 18 روایات منقول ہیں۔

خاب بن ارت: یہ خباب بن ارت بن جندلہ بن سعد تھیں ہیں ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے یہ ابتدائی زمانے میں سبقت لے جانے والے سابقین اولین صحابہ میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے مکہ مکرمہ میں سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا تو مشرکین نے انہیں کمزور سمجھ کر انہیں تکلیفیں پہنچائیں تاکہ یہ اپنے دین کو چھوڑ دیں لیکن انہوں نے ان مصیبتوں پر صبر سے کام لیا یہاں تک کہ ہجرت کا حکم آ گیا انہوں نے تمام غزوات میں شرکت کی ہے ان سے ۱۳۲ احادیث منقول ہیں۔

خریم بن فاتک: یہ خریم بن فاتک بن خرم بن شداد بن عمرو بن فاتک ہیں یہ صحابی رسول ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر شرکت کا شرف حاصل ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں انہوں نے "رقہ" کے مقام پر وفات پائی۔ نبی اکرم ﷺ سے دس احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔ ان احادیث کو "سنن اربعہ" کے مصنفین نے نقل کیا ہے۔

خولہ بنت عامر انصاریہ: ان کی کنیت اُمّ محمد ہے یہ حمزہ بن عبد المطلب کی اہلیہ تھیں۔ جب وہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تو اس کے بعد انہوں نے نعمان بن عجلان انصاری زرقی سے نکاح کر لیا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اٹھارہ احادیث نقل کی ہیں۔

خولہ بنت حکیم: یہ خولہ بنت حکیم بن امیہ سلمیہ ہیں یہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ انہیں اُمّ شریک بھی کہا جاتا ہے یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نبی اکرم ﷺ کے لئے ہبہ کیا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے پندرہ احادیث روایت کی ہیں۔ ان میں سے ایک روایت میں امام مسلم رحمہ اللہ منقول ہے انہوں نے ان سے ایک ہی روایت نقل کی ہیں۔

خویلہ بن عمرو خزاعی: ان کی کنیت ابو شریح ہے ان کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے خویلہ بن عمرو بیان کیا ہے جبکہ بعض نے عمرو بن خویلہ بیان کیا ہے بعض نے کعب بن عمرو اور بعض نے ہانی بن عمرو لکھا ہے۔ یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لے آئے تھے۔ فتح مکہ کے دن بنو کعب خزاعہ کا جھنڈا انہوں نے اٹھایا ہوا تھا۔ یہ دانشور لوگوں میں سے ایک تھے۔ مدینہ منورہ میں ۶۸ ہجری میں

امام حسن بن علیؓ بن ابی طالب الباشی القریشی: ان کی کنیت "ابو محمد" ہے۔ یہ حضرت فاطمہ الزہراءؓ کے صاحبزادے ہیں۔ مدینہ منورہ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ کے خانہ اقدس میں ان کی پرورش ہوئی۔ یہ بہت عظیم حوصلہ مند بھلائی خواہاں انتہائی فصیح و بلیغ اور نبی البدر یہ گفتگو کرنے کی صلاحیت کے مالک تھے۔

اہل عراق نے حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد انہیں اپنا خلیفہ مقرر کر لیا تھا۔ چھ ماہ گزرنے کے بعد انہوں نے مسلمان باہمی خون ریزی سے بچانے کے لئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی تھی اور چند شرائط کے ساتھ خلافت سے دست برداری اختیار تھی۔

۴۱ ہجری میں تمام مسلمانوں نے ایک خلیفہ پر انکشاف کر لیا تھا۔ اس لئے اس سال کو عام الجماعة کہا جاتا ہے۔ حضرت امام حسن نے مدینہ منورہ میں پچاس ہجری میں وصال فرمایا اور جنت بقیع میں دفن ہوئے۔ انہوں نے اپنے نانا کے حوالے سے 13 احادیث نقل کی ہیں۔

حصین بن وضوح: یہ انصاری مدنی صحابی رسول ہیں ان سے ایک روایت منقول ہے سعید انصاری نے ان سے روایت کی ہے۔ علامہ ابن کلیبی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔ طلحہ بن براء کا واقعہ ان ہی سے منقول ہے۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمرؓ، ان کا تعلق قبیلہ بنو عدی سے ہے ان کی اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی والدہ زینہ مطلقون رضی اللہ عنہا ہیں۔ یہ مہاجر خواتین میں سے ایک ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی زوجیت میں آنے سے پہلے یہ خنیس بن حذافہ کی غزوہ بدر میں زخمی ہوئے اور مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے دو ہجری میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد ان سے نکاح ان کا انتقال ۴۱ ہجری میں ہوا۔ انہوں نے ۱۶۰ احادیث نقل کی ہیں۔

حکیم بن حزام: یہ حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ ہیں۔ یہ قریشی الاصل ہیں۔ اُمّ المؤمنین سیدہ خدیجہ کے بھتیجے تھے۔ بخت سے پہلے اور اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے مجلس ساتھیوں میں سے ایک تھے۔ مدینہ منورہ میں ۳۸ ہجری فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہوں نے چالیس احادیث روایت کی ہیں ان کی کنیت ابو خالد تھی۔

حمید بن عبد الرحمن: یہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف الزہری المدنی ہیں جلیل القدر ثقہ تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے والدہ سیدہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا اور اپنے ماموں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کے صاحبزادے بھتیجے سعد جبکہ امام ابن شہاب الزہری نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ۱۰۵ ہجری میں ان کا وصال ہوا۔

حظلمہ بن ریح: ان کو اکاتب اور ابوربی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے ان کے دادا صیغہ انہی ہیں۔ ان کو حظلمہ کا لقب جاتا ہے کیونکہ یہ نبی اکرم ﷺ کے کاتبین وحی میں شامل تھے۔ یہ اشم بن صلیٰ کے بھتیجے تھے۔ جنگ قادسیہ میں انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ۴۵ ہجری میں ان کا وصال ہوا۔

حیان بن حصن: ان کا لقب "ابو النبیاح" ہے یہ کوفہ کے رہنے والے تھے قبیلہ بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے۔ درمیا تابعین میں سے ایک تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں جبکہ ان کے صاحبزادے علاوہ جریر اور شعیب نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

ابن حبان نے انہیں ثقات میں سے ایک قرار دیا ہے۔

ان کا انتقال ہوا۔

رافع بن معلیٰ: یہ رافع بن معلیٰ زرقی انصاری ہیں۔ ان کا لقب ابوسعید ہے ان کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض نے عمارہ بن سعید بیان کیا ہے اور بعض نے سعد بن عمارہ بیان کیا ہے اور بعض نے عامر بن مسعود تحریر کیا ہے یہ جہاد کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دو روایات نقل کی ہیں۔ عبد اللہ بن مردہ اور کھول نے ان سے روایت نقل کی ہیں۔

ربیع بن حراش: ان کی کنیت ابو مریم کوئی ہے یہ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں۔ علامہ ذہبی فرماتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں بہت عاجزی کرنے والے تھے۔ انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ ان کا انتقال ۱۰۰ ہجری میں ہوا۔

ربیعہ بن کعب: یہ اہل حجاز میں سے ہیں ان کی کنیت ابوفراس تھی یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ”جنت میں مانگا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بکثرت سجدوں کے ذریعے میری مدد کرو یہ اصحاب صفہ میں سے ایک تھے سفر اور حضر میں اکرم ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔ انہوں نے ۶۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

ربیعہ بن یزید: ان کی کنیت ابوشعیب ہے دمشق کے رہنے والے تھے۔ القیصر الایادی (اسم منسوب ہے) یہ اکابر علماء ہیں سے ہیں انہوں نے داخلہ، عبد اللہ و یلمی، جبیر بن نفیر سے احادیث روایت کی ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے ”مرسل“ روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس نے یہ بات بیان کی ہے ۱۲۳ ہجری میں قتل کے نتیجے میں یہ اس وقت رخصت ہوئے تھے۔

رفاعہ تمیمی: یہ تیم بن عبد منہ بن عدویہ تیم الرباب کہلاتے ہیں ان کی کنیت ابورمضہ تھی۔ ابن سعد بیان کرتے ہیں ان کا افریقہ میں ہوا۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ، امام ترمذی رحمہ اللہ، امام نسائی رحمہ اللہ نے ان کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

رفاعہ بن رافع زرقی: یہ انصار کے قبیلے بنو زریق سے منسوب ہیں یہ خود بھی صحابی ہیں اور ان کے والد کو بھی صحابی ہونے کا حاصل ہے۔ بیعت عقبہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ خندق، رضوان، بلکہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے چونتیس احادیث روایت کی ہیں۔

رملہ بنت ابی سفیان: ان کا تعلق قریش اور بنو امیہ سے ہے۔ ابتداء میں اسلام لانے والی خواتین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے خاوند عبید اللہ بن جحش کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ حبشہ پہنچنے کے بعد ان کا شوہر عیسائی ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا۔ یہ اسلام پر ثابت قدم رہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے جب انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو اس وقت یہ حبشہ میں ہی تھیں۔ نجاشی نے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے نکاح کا پیغام دیا اور مہر ادا کیا۔ ان کا مہر چار سو درہم تھا۔ اس کے بعد انہیں سات ہجری میں مدینہ منورہ روانہ کر دیا گیا۔ ان کا انتقال ۳۲ ہجری میں ہوا ان سے ایک سو پینسٹھ احادیث منقول ہیں۔

زبیر بن عدی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوعدی ہے یہ ”رے“ کے قاضی تھے۔ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے انس، معمر بن سوید، ابوداؤد سے احادیث نقل کی ہیں۔ جبکہ ان سے اسماعیل بن خالد، ابواسحاق سہمی اور ثوری نے احادیث روایت کی ہیں۔ امام احمد نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین اور عجل نے ان کی توثیق کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ۱۲۱ ہجری میں

انتقال ”رے“ میں ہوا تھا۔

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ: یہ زبیر بن خویلد اسدی قریشی ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے یہ بڑے بہادر آدمی تھے۔ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں یہ وہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں اسلام کے لئے اپنی تلوار سونپی تھی۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی بھی ہیں۔ انہیں غزوہ بدر، غزوہ احد بلکہ تمام غزوات میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ جنگ یموک میں یہ گھڑ سواروں کے دستے کے امیر تھے یہ ان لوگوں میں سے ایک تھے جنہوں نے میدان جنگ میں ثابت قدم رہنے کے لئے اپنے پاؤں میں بیڑیاں پہن لیں تھیں۔ انہیں ”ابن جرموز“ نامی ایک شخص نے جنگ جمل کے دن شہید کر دیا تھا۔ یہ ۳۶ ہجری کی بات ہے۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے اڑتیس احادیث منقول ہیں۔

زبیر بن جیش: یہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں ان کا انتقال ۸۲ میں ہوا تھا۔ اس وقت ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو مالک اور اسم منسوب ثعالبی کوئی ہے۔ یہ تابعی ہیں انہوں نے اپنے چچا قطبہ بن مالک اور جریر بنی ان کے علاوہ اسامہ بن شریک سے احادیث نقل کی ہیں جبکہ انعمش، ور، شعبہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ابن معین و نسائی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوحاتم نے ان کا شمار صدوق میں کیا ہے۔ ان کا انتقال ۱۳۵ ہجری میں ہوا تھا۔

زید بن ارم خزرجی بن انصاری رضی اللہ عنہ: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سترہ غزوات میں شرکت کی ہے جبکہ جنگ ”صفین“ میں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ ۶۸ ہجری میں انہوں نے کوفہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ستر روایات منقول ہیں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ: بنی نضاح انصاری بنی خزرجی ہیں۔ ان کی کنیت ابو خارجہ ہے۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے کاتبین وحی میں سے ایک تھے۔ یہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے مکہ مکرمہ میں پروان چڑھے۔

نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اس وقت ان کی عمر گیارہ برس تھی۔ یہ دین کے عالم اور فقیہ تھے۔ انہوں نے گیارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا ویسے یہ انصار مدینہ میں سے ایک ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں حفاظ قرآن میں سے ایک تھے۔ انہوں نے قرآن مجید کو جمع کرنے کی خدمت بھی سرانجام دی۔ یہ حضرت ابو بکر صدیق کے زمانہ خلافت کی بات ہے ان کا انتقال ۴۵ ہجری میں ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۱۹۲ احادیث روایت ہیں۔

حضرت زید بن سہل: یہ زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بخاری المدنی ہیں، یہ غزوہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابوطحہ نے ”جنگ حنین“ کے دن بیس کفار کو قتل کیا تھا۔ غزوہ احد کے موقع پر بھی انہوں نے بہت آزمائش کا سامنا کیا۔ وہ ہاتھ شل ہو گیا تھا۔ جس سے نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کر رہے تھے یہ ”ابوطحہ“ کی کنیت سے زیادہ معروف ہیں۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد چالیس سال زندہ رہے۔ انہوں نے عیدین اور ایام تشریق کے علاوہ کوئی روزہ نہیں چھوڑا۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں غزوات میں مصروفیت کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا کرتے تھے۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے 92 احادیث منقول ہیں۔

حضرت زید بن خالد جہنی: یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں یہ صلح حدیبیہ میں شریک تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر ہجیرہ کا جھنڈا انہی

کانام پہلے ”حزن“ تھا نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام بدل رکھا۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ یہ طویل العمر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حجاج بن یوسف کا زمانہ پایا ہے۔ ۸۸ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ اس وقت ان کی عمر ایک سو سال سے زیادہ تھی۔

سہل بن عمرو: یہ ابن الحظلیہ کے نام سے مشہور ہیں، بعض نے ان کا نام سہل بن ریح بن عمرو انصاری بیان کیا ہے اور ابن حظلیہ ان کا مشہور نام ہے۔ یہ بیعت رضوان میں شامل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ بہت زیادہ ذکر کرنے والے اور بکثرت نوافل ادا کرنے والے تھے۔ عام طور پر لوگوں سے الگ رہا کرتے تھے۔ انہوں نے دمشق میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دنوں میں ان کا انتقال ہوا ان کا کوئی بیٹا نہیں تھا یہ فرمایا کرتے تھے: میرے نزدیک اولاد کا ہونا ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔

سوید بن قیس: ان کی کنیت ابو صفوان ہے۔ انہوں نے تین احادیث نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی ہیں۔ ”صحیحین“ میں سے سماع کے حوالے سے ایک روایت ان کے حوالے سے منقول ہے۔

سوید بن مقرن: ان کی کنیت ابو علی مزی ہے۔ انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ ان سے نبی اکرم ﷺ کی چھ احادیث منقول ہیں۔ ایک حدیث میں امام مسلم رحمہ اللہ منفرد ہیں ان سے ان کے صاحبزادے معاویہ اور ان کے علاوہ ہلال بن یاف اور دیگر حضرات نے احادیث نقل کی ہیں۔

شداد بن اوس: یہ شداد بن اوس بن ثابت خزرجی انصاری ہیں ان کی کنیت ابو یعلیٰ ہے۔ یہ فاروق اعظم کے امراء میں سے ہیں یہ حص کے گورنر رہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر انہوں نے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور عبادت کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ یہ بڑے فصیح، حوصلہ مند اور دانشور آدمی تھے۔ ۵۸ ہجری میں بیت المقدس میں ان کی وفات ہوئی۔ ان سے پچاس احادیث منقول ہیں۔

شرید بن سوید: یہ شرید بن سوید ثقفی ہیں۔ بیعت رضوان میں شریک ہوئے ان سے کئی احادیث منقول ہیں جن میں سے دو روایات کو نقل کرنے میں امام مسلم رحمہ اللہ منفرد ہیں ان سے ان کے صاحبزادے عمر اور ان کے علاوہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے احادیث نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور نسائی رحمہ اللہ نے بھی ان کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

شریح بن حصائی: یہ شریح بن حصائی بن مدحی ہیں ان کی کنیت ابوالمقدام ہے یہ یمن کے رہنے والے تھے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قریبی ساتھیوں میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں ان کے علاوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے مقدم اور شععی اور حکم بن عقبہ نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ابو حاتم بختانی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ 78 ہجری میں قتل ہوئے تھے۔

شفیق بن سلمہ: یہ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں۔ یہ آل خضری کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہیں ان سے متعلق تفتیش کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کا انتقال ۶۴ ہجری میں ہوا تھا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ: یہ سلمہ بن عمرو بن اکوع بن سنان اسلمی ہیں۔ ان کی نسبت ان کے دادا کی طرف ہے۔ ان کی کنیت ابو مسلم ہے۔ بیعت رضوان کے موقع پر یہ حدیبیہ کے مقام پر موجود تھے۔ یہ بہادر تیر انداز تھے۔ مہربانی کا سلوک کرنے والے تھے۔ فضیلت کے مالک تھے۔ انہوں نے سات غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ شرکت کی ہے۔ دوڑنے میں ایسے تیز تھے کہ گھوڑے سے آگے نکل جاتے تھے۔ مدینہ منورہ میں 74 ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۷۷ احادیث منقول ہیں۔

سلیم بن اسود بن حنظلہ: یہ حجابی کوفی ہیں ان کی کنیت ابو عثمان ہے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں جبکہ اشعث، ابراہیم نخعی نے ان سے احادیث نقل کی ہیں ابن معین، عجل اور نسائی نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ۸۲ ہجری میں ہوا۔

سلیمان بن صرد: بن جون بن ابی جون عبد العزی بن مقدس سلوی خزاعی ہیں۔ ان کی کنیت ابو مطرف ہے یہ قائدین اور سردار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک تھے۔ جنگ صفین اور جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک رہے۔ انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر (کوفہ بلایا تھا) بعد میں انہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے بغاوت بھی کی، التواہین نامی جماعت کی قیادت ان کے پاس تھی۔ ان تواہین کی تعداد پانچ ہزار نہیں تواہین اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ بلایا تھا لیکن خود ان کی مدد نہیں کی تھی لیکن جب وہ شہید ہوئے اس کے بعد انہیں احساس ہوا تو یہ بدلہ لینے کے لئے اٹھے اور انہوں نے اپنی سابقہ غلطی سے توبہ کی چنانچہ سلیمان اور عبید اللہ بن زیاد درمیان کئی جنگیں ہوئیں جن میں ”عین الوردہ“ کے مقام پر سلیمان شہید ہو گئے۔ یہ ۶۵ ہجری کا واقعہ ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے پندرہ احادیث نقل کی ہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب: یہ فزاری ہیں ان کی کنیت ابوسعید ہے یہ چھوٹی عمر میں تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا تھا۔ والدہ انہیں ساتھ لے کر مدینہ منورہ آ گئی انہوں نے ایک انصاری صحابی سے نکاح کر لیا۔ یہ ان کی زیر پرورش رہے یہاں تک کہ یہ بچا ہو گئے۔ ایک قول کے مطابق انہیں غزوہ احد میں شریک ہونے کی اجازت مل گئی بعد میں انہوں نے بصرہ میں رہائش اختیار کی۔ حسن بصری، ابن سیرین اور بصرہ کے اکابر نے ان کی بڑی تعریف کی۔

حضرت سہل بن ابی حمہ: یہ عبداللہ بن ساعدہ ہیں ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ بعض علماء نے ان کی کنیت ابو محمد بیان کی ہے یہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت ان کی عمر ۸ سال تھی۔ انہیں نبی اکرم ﷺ کی کئی احادیث یاد تھیں۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے پچیس احادیث نقل کی ہیں۔

سہل بن حنیف: یہ سہل بن حنیف بن وہب انصاری ہیں ان کی کنیت ابوسعید ہے۔ یہ سابقین صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔ بدر میں شریک تھے۔ غزوہ احد میں ثابت قدم رہے تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے درمیان بھائی چارگی قائم کی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے بعد انہیں بصرہ کا مقرر کیا تھا۔ اس کے بعد یہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل ہوئے۔ ۳۸ ہجری میں کوفہ میں ان کا انتقال ہوا ان چالیس احادیث منقول ہیں۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی: یہ انصاری خزرجی ہیں ان کی کنیت ابو العباس ہے یہ اور ان کے والد دونوں صحابی رسول ہیں۔

شفیق بن عبد اللہ: یہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان سے یحییٰ بن قحطان اور دیکھ نے روایت نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں ان کے عظیم ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

فہل بن حمید: یہ عسی کوئی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے۔ شہر بن جوشب: یہ اسماء بنت یزید بن سکن کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کی کنیت ابوسعید ثمالی ہے۔ انہوں نے حضرت حمید داری سے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مرسل روایات نقل کی ہیں۔ اس کے علاوہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور امام احمد نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ایک سو اسی ہجری میں ہوا۔

صعب بن جثامہ: یہ لیشی جازی ہیں۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں ان کا انتقال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے 13 احادیث نقل کی ہیں۔

صفوان بن عسال: یہ مرادی کوئی ہیں۔ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ بارہ غزوات میں شرکت کی۔ ان کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ احادیث کے مجموعہ میں ان سے اکیس احادیث منقول ہیں۔

صفیہ بنت حمی بن اخطب: ان کا تعلق بنی اسرائیل سے ہے یہ اُم المؤمنین ہیں ان سے کئی احادیث منقول ہیں۔ ان میں سے ایک پر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہے۔ ان سے ”امام زین العابدین“ اور اسحاق بن عبد الحارث نے روایات نقل کی ہیں۔ 35 ہجری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔

صفیہ بنت ابی عبیدہ: یہ تابعین کے طبقے سے تعلق رکھنے والی ثقہ شخصیت ہیں۔ ان سے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

صہیب بن سنان رومی: یہ صہیب بن سنان بن مالک ہیں۔ ان کا تعلق نمر بن قاسط سے ہے۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے ان کو روایت اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ رومی انہیں یحییٰ بن سنان میں پکڑ کر لے گئے تھے ان کی پرورش وہیں ہوئی ان کی زبان میں کچھ لکنت پائی جاتی تھی تو کلب کے ایک شخص نے انہیں خرید لیا وہ انہیں لے کر مکہ آگیا اس شخص سے عبد اللہ بن جرہ مال تھی نے خرید کر انہیں آزاد کر دیا اور یہ مکہ میں قیام پذیر ہو گئے۔ انہوں نے تجارت کا آغاز کیا جب اسلام ظاہر ہوا تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ علامہ واقدی نے یہ بیان کیا ہے: یہ اور حضرت رضی اللہ عنہ ایک ہی دن مسلمان ہوئے تھے۔ یہ جس وقت اسلام لائے اس وقت ۳۰ سے کچھ زیادہ لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ یہ ان کمزور مسلمانوں میں سے ایک تھے جنہیں تکلیف پہنچائی گئی تھی۔ انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہجرت کی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔ ان کا وصال ۳۸ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ ان سے سات احادیث روایت کی گئی ہیں۔

صحز بن حرب: یہ صحز بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں ان کی کنیت ابوسفیان تھی اور اسی سے مشہور تھے۔ جاہلیت میں قریش کے سرداروں میں سے ایک تھے۔ خلافت بنو امیہ کے بانی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ انہوں نے آٹھ ہجری

فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا اور اسلام قبول کرنے کے بعد اسلام کی راہ میں بہت سی آزمائشیں اور مشقتیں برداشت کیں۔ غزوہ حنین اور غزوہ طائف میں موجود تھے۔ غزوہ طائف کے موقع پر ان کی ایک آنکھ تیر لگنے کی وجہ سے ختم ہو گئی تھی جب کہ جنگ یرموک کے دوران ان کی دوسری آنکھ بھی اللہ کی راہ میں ختم ہو گئی تھی اس کے بعد ۳۱ ہجری میں مدینہ منورہ یا شاید شام میں ان کا انتقال ہوا تھا۔

صحز بن دواع الغامدی: ان کی نسبت از قبیلہ کی شاخ غامد کی طرف ہے۔ یہ جازی ہیں انہوں نے طائف میں رہائش اختیار کی تھی۔ ان سے عمار بن حدید نے احادیث نقل کی ہیں اور سنن اربعہ کے مصنفین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں ان سے نبی اکرم ﷺ کی دو احادیث منقول ہیں۔

صدی بن عجلان: یہ صدی بن وہب الباہلی ہیں۔ ان کی کنیت ابوامامہ ہے۔ یہ صفین کی جنگ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل تھے۔ انہوں نے شام میں رہائش اختیار کی اور حمص کی سرزمین پر ۸۱ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ۲۵۰ احادیث نقل کی ہیں۔

طارق بن اشیم: یہ طارق بن اشیم بن مسعود اشجعی ہیں یہ سعد بن طارق اور ابوماکک کے والد ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے چار احادیث نقل کی ہیں۔

طارق بن شہاب: یہ طارق بن شہاب بن عبد شمس بن سلمہ البجلی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے یہ غازیوں میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے بچپن میں پایا تھا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران انہوں نے ۳۳ جنگوں میں حصہ لیا بعد میں کوفہ میں رہائش اختیار کی انہوں نے دیگر اصحاب اور خلفاء اربعہ سے چار احادیث نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال ۸۳ ہجری میں ہوا۔

طارق بن علی: یہ طارق بن علی بن مندر بن قیس شحمی ہیں۔ یہ صحابی رسول ہیں اور حضرت قیس بن طلق کے والد ہیں ان کی کنیت ابو علی تھی۔ یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جو یمامہ سے آئے تھے اور انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ایک سو چودہ احادیث نقل کی ہیں۔

طلحہ غفاری: یہ طلحہ بن قیس ہیں ان کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ان سے ایک حدیث منقول ہے جس کی سند کو علم حدیث کے ماہرین نے پسندیدہ قرار دیا ہے۔ وہ حدیث پیٹ کے بل سونے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ: یہ طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب تھی ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ مکی اور مدنی صحابی رسول ہیں یہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ کے نتیجے میں انہوں نے اسلام قبول کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ”طلحہ الخیر“ کا لقب دیا۔ یہ غزوہ احد اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ جنگ جمل میں شہادت پائی۔ یہ ۳۶ ہجری کی بات ہے۔ ان سے ۱۲۸ احادیث منقول ہیں۔

طلحہ بن براء بن عمیرہ: یہ طلحہ بن براء بن عمیرہ بن ویرہ بلوی انصاری ہیں یہ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ ان کی وفات سے پہلے بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کی تیمارداری کے لئے تشریف لائے تھے اور ان کے دفن کرنے کے بعد آپ نے یہ دعا کی تھی۔

”اے اللہ اطلحہ سے اس عالم میں ملاقات کر! تو اس سے خوش ہو اور وہ تجھ سے خوش ہو“۔ طفیل بن ابی بن کعب: یہ مدنی ہیں، تابعی ہیں، ان کی کنیت ابوالبطن تھی کیونکہ ان کا پیٹ نکلا ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے والد

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں۔ ابن سعد عجلی اور ابن حبان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

خالد بن عمرو: یہ ابوالاسود الدیلی کی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ بعض نے ان کا نام عمرو بن سفیان بیان کیا ہے۔ یہ بصرہ کے قاضی تھے جلیل القدر اور صاحب علم تابعین میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال ۳۱ ہجری میں ہوا۔ انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے دیکھے ہیں۔

عائذ بن عمرو مزی: ان کی کنیت ابوہیرہ ہے۔ یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے حدیبیہ کے دن بیعت کی تھی۔ انہوں نے بعد میں بصرہ میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ وہاں گھر بنایا تھا۔ عبید اللہ بن زیاد کے زمانہ حکومت میں ان کا انتقال ہوا یہ تابعین آواز والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک تھے۔

حضرت عائذ بن عبید اللہ بن عمر: ان کی کنیت ابودریس خولانی ہے۔ یہ جلیل القدر فقیہ تابعی ہیں۔ یہ دمشق کے واعظ اور قاضی تھے۔ یہ عبد الملک کی خلافت کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ عبد الملک نے انہیں دمشق کا قاضی مقرر کیا تھا۔ علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ شام کے اکابر علماء میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال ۸۰ ہجری میں ہوا۔

عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا: یہ اُمّ المؤمنین ہیں خواتین میں سب سے زیادہ علم دانی اور فقیہہ تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ان کے ساتھ شادی کی تھی۔ اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی پھر شوال ۲ ہجری میں ان کی رخصتی ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر آٹھ سال تھی۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت ان کی عمر تقریباً ۱۸ سال تھی۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد یہ چالیس سال تک زندہ رہیں اور ۵۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

عابس بن ربیعہ: یہ عابس بن ربیعہ بن عامر غطفی غنمی کوئی ہیں یہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ یہ عبید الرحمن بن عابس رضی اللہ عنہ کے والد ہیں یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اسلام اور جاہلیت دونوں زمانے پائے ہیں۔

عاصم احو: یہ عاصم بن سلیمان ہیں ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ یہ بصرہ سے تعلق رکھنے والے ثقہ تابعین میں سے ایک ہیں۔ ویسے یہ درمیانے درجے کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا انتقال ۱۴۰ ہجری میں ہوا تمام محدثین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

عامر بن عبد اللہ بن جراح: یہ اپنی کنیت ابو عبیدہ کے نام سے زیادہ مشہور ہے۔ یہ الغبری اور قریشی ہیں۔ قائدین امراء میں سے ایک ہیں شام انہوں نے فتح کیا تھا۔ ”عشرہ مبشرہ“ میں سے ایک ہیں۔ اسلام قبول کرنے میں سبقت لانے والے ہیں، تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس ”امت کا امین“ کا لقب عطا کیا تھا۔ ”عمواس“ کے طاعون میں ان کا انتقال ہوا اور ”فور“ نامی مقام پر دفن کئے گئے۔ یہ 18 ہجری کی بات ہے۔ ان سے 14 احادیث منقول ہیں۔

عامر بن اسامہ ہذلی: ان کی کنیت ابوالاسح ہے۔ ان کا نام عمر بن اسامہ بتایا ہے یہ تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اسامہ بن ہذلی سے روایات نقل کی ہیں۔

عامر بن ابوموسیٰ: ان کی کنیت ”ابو ہریرہ“ ہے۔ یہ کوفہ کے قاضی رہے ہیں ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے حارث بیان کیا ہے اور بعض نے عامر بیان کیا ہے۔ انہوں نے اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بھی احادیث نقل کی ہیں جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے عبید یوسف، عبید اور بلال نے روایات نقل کی ہیں۔ اکثر محدثین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ۱۰۳ ہجری میں ہوا۔

عبادہ بن صامت: یہ عبادہ بن صامت بن قیس انصاری خزرجی ہیں ان کی کنیت ابو ولید ہے۔ یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے منیٰ میں رسول اکرم کے دست اقدس پر بیعت عقبہ کی تھی۔ یہ نقباء میں سے ایک ہیں۔ یہ غزوہ بدر اور باقی تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ یہ بڑے طاقتور اور بہادر تھے نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے بہت زیادہ منع کرنے والے تھے۔ ان کا انتقال ۳۴ ہجری میں ہوا تھا۔ ان کا انتقال بیت المقدس میں ہوا۔

عباس بن عبد المطلب: یہ عباس بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں ان کی کنیت ابو الفضل ہے۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے چچا ہیں۔ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں کے اکابرین میں سے ایک ہیں۔ عباسی خلفاء کے جد اعلیٰ ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں ”بیت اللہ“ میں ”سقاہ“ کی خدمت انہی کے ذمہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس خدمت پر برقرار رکھا انہوں نے ہجرت سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا لیکن آپ نے اپنا اسلام چھپائے رکھا اور مکہ میں رہائش پذیر رہے۔ مشرکین کی اطلاعات نبی اکرم ﷺ کو سمجھواتے رہے مکہ سے کچھ عرصہ پہلے انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی بعد میں غزوہ حنین اور غزوہ فتح مکہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل تھا۔ ان کا انتقال مدینہ منورہ ۳۴ ہجری میں ہوا۔ انہوں نے بیستیس احادیث روایات کی ہیں۔

عبد اللہ بن قیس: یہ اپنے لقب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں۔ ”شعر“ یمن کا قبیلہ ہے یہ ہجرت سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان اصحاب کے ہمراہ ”شعر“ قبیلے کے ہمراہ خیبر فتح ہو جانے کے بعد مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کا اکرام فرمایا، آپ نے فرمایا: تمہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی میں سے حصہ دیا گیا ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے تین سو ساٹھ احادیث نقل کی ہیں۔ ۴۴ ہجری میں کوفہ میں ان کا انتقال ہوا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما: یہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بن عبد المطلب البہاشمی ہیں ان کی کنیت ابو العباس ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ہجرت سے قبل مکہ میں پیدا ہوئے جبکہ مسلمان اور نبی اکرم ﷺ شعب ابی طالب میں محصور تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے یہ دعا کی تھی۔

”اے اللہ! اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما اور قرآن کی تفسیر کا علم عطا فرما۔“

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی محفل میں انہیں قریب رکھا کرتے تھے اور ان کے علم کی وسعت اور ذہانت سے فائدہ حاصل کرتے تھے اور ان سے مشورے لیا کرتے تھے۔ ان کا انتقال 71 ہجری میں طائف میں ہوا اور وہیں دفن کئے گئے۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ یہ بیعت کے دوسرے سال پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے بہت چھوٹی عمر میں اپنے والد کے ہمراہ اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ اس وقت ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔ گیارہ برس کی عمر میں انہوں نے اپنے والد اور والدہ کے ہمراہ ہجرت کی۔ غزوہ احد اور غزوہ بدر میں نبی اکرم ﷺ نے ان کی چھوٹی عمر کی وجہ سے ان کو اپنے ساتھ شریک نہیں کیا کیونکہ پندرہ سال سے کم عمر کسی بھی شخص کو نبی اکرم نے جہاد میں شرکت کی اجازت نہیں دی۔ سب سے پہلی مرتبہ یہ غزوہ خندق میں شامل ہوئے اور اس کے بعد کسی بھی غزوہ میں پیچھے نہ رہے۔ یہ ان چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں جن سے بہت زیادہ احادیث منقول ہیں وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔

ان سے 1630 احادیث منقول ہیں۔ ان کا انتقال 73 ہجری میں ہوا۔

عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ: یہ عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری اسلمی ہیں۔ علامہ ابن اثیر نے (اپنی تصنیف) "اسد الغابہ" میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور احمد عسکری نے ان کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے: جنہیں نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل ہے یہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو منجملہ لے جایا کرتے تھے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ان کے علاوہ دو بیٹے تھے۔ عبدالرحمن اور عبید اللہ ایسا اس لئے ہوا کیونکہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی پینا کی رخصت ہو چکی تھی۔

عبداللہ بن مسعود ہزلی: ان کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے یہ اسلام میں سبقت لے جانے والوں میں سے ایک ہیں یہ پہلے سات افراد میں اسلام قبول کرنے والے چھٹے انسان ہیں۔ صاحب علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں جنہوں نے پہلے حبشہ کی طرف اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ نبی اکرم ﷺ انہیں اپنے بہت قریب رکھا کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں کوفہ کے قاضی القضاۃ اور بیت المال کے نگران رہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی زمانے میں بھی ایسے ہی رہے پھر مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور وہیں ۳۲ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

عبداللہ بن ابی اونی: ابو اونی کا نام علقمہ بن خالد اسلمی ہے اور کنیت ابو ابراہیم عبداللہ اور ان کے والد دونوں صحابی رسول ہیں۔ عبداللہ نے بیعت رضوان میں نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی تھی۔ یہ غزوہ خیبر اور اس کے بعد آنے والے تمام غزوات میں شریک تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد یہ کوفہ آ گئے وہیں ۸۶ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ۹۵ احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ: ابی قافہ کا اصلی نام عثمان بن عامر بن کعب التیمی اور القریشی ہیں یہ خلفاء راشدین میں سے سب سے پہلے ہیں اور وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔ یہ اپنی کنیت "ابو بکر صدیق" کے ساتھ مشہور ہیں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ قریش کے بڑے سردار کے طور پر ان کی پرورش ہوئی۔ عربوں کے انساب اور حالات سے اچھی طرح واقف تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں بڑی عظیم اور جلیل القدر خدمات سرانجام دیں، تمام غزوات میں شریک رہے۔ بڑی تکالیف برداشت کیں۔ اپنا مال نبی اکرم ﷺ کے اشارے پر خرچ کیا ان کی مدت خلافت دو سال تین ماہ تھی۔ اس دوران انہوں نے سخت لڑائیاں لڑیں۔ شام کے بڑے علاقے کو فتح کیا، عراق کا بہت بڑا حصہ فتح کیا۔ آپ کا وصال مدینہ منورہ میں ۱۳ ہجری میں ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۱۱۴۲ احادیث منقول ہیں۔

عبداللہ بن بسر اسلمی: ان کی کنیت ابو ہفوان ہے بعض نے ان کی کنیت ابو ہریرہ بیان کی ہے۔ یہ بنو مازن بن منصور سے تعلق رکھتے ہیں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ ۸۸ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ شام میں وفات پانے والے یہ سب سے آخری صحابی ہیں۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے پچاس احادیث منقول ہیں۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص: یہ سہمی قریشی ہیں اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا بہت زیادہ عبادت کرنے والے اور صاحب علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ یہ زمانہ جاہلیت میں بھی لکھنے پڑھنے کا فن جانتے تھے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ارشادات لکھنے کی اجازت مانگی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ اجازت عطا کر دی تھی۔ یہ تمام غزوات اور جنگوں میں شریک رہے۔

تکواروں کے ساتھ لڑا کرتے تھے۔ جنگ یرموک کے دن اپنے والد کا جھنڈا انہوں نے ہی بلند کیا تھا۔ جنگ صفین میں یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں تھوڑے عرصے کے لئے کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ان کا انتقال ۶۵ ہجری میں ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۷۰۰ احادیث منقول ہیں۔

عبداللہ بن مغفل: یہ مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں، بیعت رضوان میں شرکت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہ ان دس افراد میں سے ایک ہیں جنہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں دین کے احکام کی تبلیغ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ یہ بعد میں بصرہ منتقل ہو گئے اور وہیں ۵۷ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ۴۳ احادیث نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ: یہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بن عوام قرشی اسدی ہیں۔ ان کی کنیت ابو ضحیب ہے۔ اپنے زمانے میں شہسواروں میں سے ایک تھے۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ افریقہ کی فتح میں شامل تھے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی تھی۔ ۶۴ ہجری میں ان کی خلافت کی بیعت لی گئی۔ ان کی خلافت نو سال تک برقرار رہی۔ ان کے اور حجاج بن یوسف کے درمیان کئی جنگیں ہوئیں جن میں بالآخر ۷۳ ہجری میں "عبداللہ" کو مکہ مکرمہ میں شہید کروایا گیا۔ ان سے ۳۳ احادیث منقول ہیں۔

عبداللہ بن زمرہ: یہ عبداللہ بن زمرہ بن اسد بن عبد العزی الاسری ہیں۔ قریش کے معززین میں سے ایک تھے۔ یہ نبی اکرم ﷺ سے اجازت لے کر آئے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کے دوران شہید ہوئے۔ ان سے دو احادیث منقول ہیں۔

عبداللہ بن دینار: ان کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے یہ قرشی عدوی ہیں۔ یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے احادیث سنی ہیں جبکہ ان سے ان کے صاحبزادے ابو عبدالرحمن اور اس کے علاوہ یحییٰ انصاری، سمیل اور ربیعہ موسیٰ بن عقبہ نے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کے ثقہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ ان کا انتقال ۱۲۷ ہجری میں ہوا۔

عبداللہ بن شخیر: یہ عبداللہ بن شخیر بن عوف بن کعب ہیں بنو عامر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے اسماء منسوب عامری، شععی، جرشی بصری ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے چھ احادیث نقل کی ہیں۔ جن میں ایک روایت میں امام مسلم رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ سے منقول ہیں۔

عبداللہ بن زید: یہ عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری مدنی ہیں۔ یہ صحابی رسول ہیں، غزوہ احدا اور اس کے بعد پیش آنے والے تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے ہیں۔ انہوں نے مسیلہ کذاب کو جنگ یمامہ کے دن قتل کیا تھا۔ بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے اور "وحشی" دونوں نے مل کر اسے قتل کیا تھا یہ خود "حرہ" کے دن شہید ہو گئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کئی احادیث نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن سلام: یہ عبداللہ بن سلام بن حارث ہیں۔ بنی اسرائیل سے تعلق تھا ان کی کنیت ابو یوسف ہے۔ جب مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے اسلام قبول کیا۔ ان کا نام "حسین" تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ بیت المقدس کی فتح میں یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور "جانبیہ" کے مقام پر ساتھ شریک تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ

کے درمیان اختلاف ہوا تو انہوں نے علیحدگی اختیار کر لی۔ ۳۳ ہجری میں ان کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی 25 احادیث نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب القرشی البہاشی: ان کی والدہ اسماء بنت عمیس "نخعیہ" ہیں۔ یہ اپنے والد کے ہمراہ مدینہ سے مدینہ منورہ آئے تھے۔ یہ محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن علی، ماں کی طرف سے بھائی ہیں۔ ان کا انتقال ۸۰ ہجری میں ہوا ان سے ۲۵ احادیث منقول ہیں۔

عبداللہ بن سر جس: یہ مزینی ہیں ان کی نسبت مزینہ کی طرف کی جاتی ہے۔ بصرہ میں رہائش اختیار کی "صحاح سنہ" کے مؤلفین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں ان سے کل ۷ روایات منقول ہیں۔ ان سے عثمان بن حکیم، عاصم الاحول اور قتادہ نے روایات نقل کی ہیں۔
عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صہحہ: یہ مدنی انصاری ہیں۔ یہ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں ان سے ان کے صاحبزادے عبدالرحمن اور ابو محمد نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں امام بخاری رحمہ اللہ، امام ابوداؤد رحمہ اللہ، امام نسائی رحمہ اللہ اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن سائب: ان کی کنیت ابو عبدالرحمن مخزومی ہے۔ یہ اہل مکہ کے قاری تھے۔ امام ذہبی بیان کرتے ہیں ان کو نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے قرآن سیکھا تھا۔ مجاہد اور عطاء نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جنگ کے زمانے میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے سات احادیث منقول ہیں۔
عبداللہ بن ضحیب: یہ جہنی ہیں انصار کے خلیفہ تھے یہ اور ان کے والد صحابی رسول ہیں۔ ان کو اہل مدینہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی 13 احادیث نقل کی ہیں۔ ان سے ان کے دو بیٹوں معاذ اور عبداللہ نے روایات نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن حارث: یہ ابن الصمہ انصاری ہیں ان کی کنیت ابوالکھیم ہے یہ حضرت ابی بن کعب کے بھانجے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دو احادیث نقل کی ہیں۔ ان دونوں کو امام مسلم رحمہ اللہ اور امام بخاری رحمہ اللہ نے روایات کیا ہے۔

عبدالرحمن بن سعد ساعدی: ان کی کنیت ابو حمید ہے اور یہ اسی سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے منذر بن سعد بیان کیا ہے اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلافت کے آخری زمانہ میں ان کا انتقال ہوا۔

عبدالرحمن بن عوف: یہ عبدالرحمن بن عوف ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے یہ القرشی اور انزہری ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں سابقین فی الاسلام میں سے ایک ہیں۔ یہ ان چھ افراد میں سے ایک ہیں جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اگلے خلیفہ کے انتخاب کے لئے منتخب کیا تھا۔ یہ غزوہ بدر، غزوہ احد اور تمام غزوات میں شریک رہے۔ غزوہ احد کے دن انہیں اکپس زخم آئے تھے۔ یہ تاجر پیشہ شخصیت کے مالک تھے۔ ان کے پاس بہت زیادہ مال تھا یہ بہت سخی بھی تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے ایک ہی دن ۳۰ غلام آزاد کئے تھے اور ایک مریضہ ۷۰ اونٹوں کا قافلہ ہو گندم، آٹا اور غدا اٹھائے ہوئے تھا اسے اللہ کے نام پر صدقہ کیا تھا۔ جب ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے یہ وصیت کی تھی کہ ایک ہزار گھوڑے اور پچاس ہزار درہم اللہ کی راہ میں دیئے جائیں۔ ۳۲ ہجری میں مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا تھا۔ ان سے ۱۶۵ احادیث منقول ہیں۔

عبدالرحمن بن صخر الدوسی: یہ اپنی کنیت حضرت ابو ہزیرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں۔ یہ بڑے محبوب صحابی ہیں۔ غزوہ خیبر

کے موقع پر انہوں نے اسلام قبول کیا تھا اور غزوہ خیبر میں شریک ہوئے تھے۔ بعد میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے نبی اکرم ﷺ کی دعا کی برکت کی وجہ سے ان کا حافظہ بہت زیادہ ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں حدیث اور علم کی طرف زیادہ راغب پایا تھا۔ اس لئے اپنی زبان مبارک سے ان کے حق میں دعاوی تھے۔ ۵۷ ہجری میں مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا تھا، ان سے 5374 احادیث منقول ہیں۔

عبدالرحمن بن سمرہ: یہ عبدالرحمن بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس القرشی ہیں۔ ان کی کنیت ابو سعید ہے قائدین امراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے۔ جنگ موتہ میں شریک ہوئے۔ بصرہ میں رہائش اختیار کی بھتان اور افغانستان کے علاقے انہوں نے ہی فتح کئے۔ یہ بھتان کے گورنر بھی رہے ہیں۔ انہوں نے خراسان کی تمام لڑائیوں میں شرکت کی۔ ۵۰ ہجری میں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا ان سے چودہ روایات منقول ہیں۔

عبدالرحمن بن جبر: بن عمرو بن زید بن ہشیم بن مجدہ انصاری ہیں ان کی کنیت ابو جبر ہے۔ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان سے پانچ روایات منقول ہیں ایک روایت میں امام بخاری رحمہ اللہ، امام مسلم رحمہ اللہ سے منفرد ہیں ان سے عباہ بن رافع نے روایات نقل کی ہیں۔ ۳۳ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

عبدالرحمن بن شماسہ: یہ مہری ہیں، ان کی کنیت ابو عمرو المصری ہے۔ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں ان کو علامہ بکلی اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن کبیر کہتے ہیں ان کا انتقال سو سال کے بعد ہوا تھا۔

عبداللہ بن زیاد: یہ فارح گورنر ہیں عرب کے بہادروں میں سے ایک تھے۔ بصرہ میں پیدا ہوئے۔ یہ اپنے والد کے ساتھ تھے جب ان کا انتقال عراق میں ہوا۔ انہوں نے شام جانے کا ارادہ کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ۵۳ ہجری میں خراسان کا گورنر مقرر کیا یہ دو سال تک خراسان کے گورنر رہے۔ اس کے بعد ۶۰ ہجری میں انہیں بصرہ کا گورنر مقرر کر دیا گیا۔ انہیں موصل کے علاقہ "خازر" میں ۶۷ ہجری میں ابن اشتر نای شخص نے قتل کر دیا تھا۔

عبید اللہ بن محسن انصاری حطمی: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے صرف ایک روایت نقل کی ہے اور ان سے ان کے صاحبزادے سلمہ نے وہ روایت نقل کی ہے۔

عثمان بن مالک بن عمر بن عجلان انصاری خزرجی سلمی، یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی ابن اشیر کہتے ہیں: ابن اسحاق کے علاوہ باقی تمام حضرات نے انہیں "بدری" شمار کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوا۔ یہ اپنی وفات تک اپنی قوم کی ویت سے متعلق معاملات کے گمران رہے تھے۔

عتبہ بن غزو ان: بن جابر و حبیب حارثی مازنی، ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے یہ بصرہ کے بانیوں میں سے ایک ہیں۔ سابقین بالاسلام میں سے تھے۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی بعد میں غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ جنگ قادسیہ میں بھی یہ شریک ہوئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ۷۱ ہجری میں ان کا انتقال ہوا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے چار روایات نقل کی ہیں۔

ہیں۔

عثمان بن عفان: یہ اموی قرشی ہیں۔ خلفاء راشدین میں تیسرے خلیفہ ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں یہ ان بڑی شخصیات میں سے ایک ہیں جن کی بدولت اسلام کو ظہور کے بعد عزت ملی یہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تھے۔ بعثت کے بعد جلد اسلام قبول کر لیا۔ زمانہ جاہلیت کے معزز مال دار شخص تھے۔ ان کے عظیم الشان اعمال میں سے ایک عمل جیش عسره (غزوہ تبوک) کی تیاری ہے۔ ان کے زمانہ خلافت کے دوران بہت سے علاقے فتح ہوئے۔ مدینہ منورہ میں باغیوں نے ان کا محاصرہ کر لیا تھا اور جب یہ قرآن پاک پڑھ رہے تھے اس دوران انہیں شہید کر دیا گیا۔ یہ ۳۵ ہجری کا واقعہ ہے۔ انہوں نے ایک سو چھیالیس احادیث نقل کی ہیں۔

عثمان بن ابی العاص ثقفی الطائمی: یہ مشہور صحابی رسول ہیں۔ ثقیف قبیلے کے وفد کے ہمراہ انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں طائف کا گورنر مقرر کیا تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے دوران بصرہ میں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے نو احادیث نقل کی ہیں۔

عدی بن ابی حاتم طائی: یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ۹ ہجری میں شعبان کے مہینے میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے دوران یہ اپنی قوم کے صدقات لے کر ان کے پاس آئے تھے۔ یہ اپنی قوم میں نہایت معزز مخنی اور قابل احترام شخصیت سمجھے جاتے تھے۔ دوسروں کا بھی احترام کیا کرتے تھے۔ درج ذیل روایات انہی سے منقول ہیں۔

”جب بھی نماز کا وقت مجھ پر آتا ہے میں اس کا مشتاق ہوتا ہوں۔“

ان کا انتقال ۶۷ ہجری میں ہوا۔ ان سے چھیانوہ احادیث منقول ہیں۔

عدی بن عمیرہ بن فروہ کنذی: ان کی کنیت ابوزرارہ ہے۔ یہ کوفہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ وہاں سے حران منتقل ہو گئے۔ چالیس ہجری میں ان کا کوفہ میں انتقال ہوا۔ ان سے دس روایات منقول ہیں۔

عرباض بن ساریہ سلمی: ان کی کنیت ابونجم ہے۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، جبیر بن نفیل رضی اللہ عنہ اور خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے شام میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ ۵۷ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ: یہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بن عوام اسدی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ یہ مدینہ منورہ کے سات بڑے فقہاء میں سے ایک ہیں۔ تابعین کے جلیل القدر علماء میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اپنی والدہ (یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا) اور ان کے علاوہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد بیان کرتے ہیں یہ ثقہ عالم ہیں۔ علم حدیث سے بہت زیادہ واقفیت رکھنے والے تھے۔ فقہ کے ماہر تھے اور قابل احترام ہیں۔ یہ ہر رات میں قرآن کے چوتھے حصے کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ ۹۲ ہجری میں ان کا وصال ہوا۔

عروہ بارتی: یہ عروہ بن ابوالجعد اسدی ہیں یہ صحابی رسول ہیں۔ کوفہ میں قیام پذیر ہوئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے وہاں کے گورنر رہے۔ یہ کوفہ کے سب سے پہلے قاضی ہیں۔ یہ اللہ کی راہ میں تیاری کے لئے گھوڑے پالتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے تیرہ احادیث نقل کی ہیں۔

عروہ بن عامر: یہ یکی ہیں ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے ان سے شگون کے بارے میں روایت منقول ہے۔ ابن حبان نے ان کا تذکرہ ثقہ تابعین میں کیا ہے۔ تمام سنن کے مصنفین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

عطاء بن ابی رباح: یہ ابوجہم القرشی ہیں۔ قریش کے آزاد کردہ غلام تھے مکہ کے رہنے والے تھے۔ اکابر علماء میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ امام اوزاعی، ابن جریج، ابو حنیفہ اور لیث بن سعد (رحمۃ اللہ علیہم) نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کی عمر ۸۰ برس تھی جب ایک سو چودہ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

عظیمہ بن عروہ سعدی: انہوں نے شام میں اقامت اختیار کی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور ان کے علاوہ ربیعہ بن یزید نے احادیث نقل کی ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تین احادیث نقل کی ہیں۔

عقبہ بن عمرو حرزرجی بدری: یہ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک ہونے والے ستر افراد میں سے ایک ہیں۔ عمر کے اعتبار سے یہ ان سب سے چھوٹے تھے۔ انہوں نے بدر میں رہائش اختیار کی تھی۔ غزوہ بدر میں شرکت بھی کی غزوہ احد اور اس کے بعد رونما ہونے والے تمام غزوات میں شریک رہے۔ بعد میں کوفہ میں اقامت اختیار کی اور ۴۱ ہجری میں وفات پائی۔ ان کی کنیت ابومسعود ہے اور یہ اسی سے مشہور ہیں۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے دو احادیث منقول ہیں۔

عقبہ بن حارث: یہ عقبہ بن حارث بن عامر القرشی نوفلی ہیں۔ ان کی کنیت ابومرومہ ہے فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والے وہ شخص ہیں جنہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ اپنی بیوی سے الگ ہو جائیں کیونکہ ان کی بیوی اور انہوں نے (ایک ہی خاتون کا دو وہ بیٹا تھا)۔

عقبہ بن عامر الجعفی: یہ عقبہ بن عامر بن عباس رضی اللہ عنہما القضاہی ہیں یہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ معززین اور امراء میں سے تھے۔ قرآن کے قاری تھے علم کے ماہر تھے، شاعر تھے، بحری جنگ کی ذمہ داری انہی پر تھی۔ شام کی فتح میں براہ راست شریک ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دمشق کی فتح کی خوشخبری یہ ہی لے کر آئے تھے بعد میں انہوں نے دمشق میں رہائش اختیار کی۔ پھر اس کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مصر کے گورنر رہے۔ ۵۸ ہجری میں وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ۵۵ احادیث منقول ہیں۔

عمار بن یاسر: یہ عمار بن یاسر بن عامر کنانی قططانی ہیں ان کی کنیت ابوالیقظان ہے۔ یہ صاحب رائے تھے بہادر تھے، حاکم تھے۔ ساتھین اسلام میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سید عمار اور سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہما کے ہمراہ اپنے اسلام کو ظاہر کیا اور اس کے بعد غزوہ احد، غزوہ بدر اور غزوہ خندق میں اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ پھر جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے ہوئے ۳۷ ہجری میں جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ۱۶۲ احادیث نقل کی ہیں۔

عمارہ بن رویہ: یہ عمارہ بن رویہ بن خثیم بن ثقیف ہیں ان سے ان کے صاحبزادے ابوبکر اور ابواسحاق سہمی نے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی نو احادیث نقل کی ہیں۔

عمران بن حصین: یہ خزاعی کعبی ہیں ان کی کنیت خزاعی کعبی ہے۔ غزوہ خیبر کے برس میں اسلام لائے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے

ساتھ بعد میں آنے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ میں تعلیم و تربیت کیلئے مقرر کیا تھا۔ مستجاب الدعوات افراد میں سے ایک تھے فتنہ کے زمانہ میں الگ ہو کر رہے۔ بصرہ میں ۵۲ ہجری میں ان کا انتقال ہوا ان سے ایک سوای احادیث منقول ہیں۔

عمر بن خطاب : عمر بن خطاب بن نفیل بن عبداللہ ان کی کنیت ”ابو حفص“ ہے یہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ انہوں نے ”امیر المومنین“ کا لقب اختیار کیا۔ ان کا اسلام لانا کفار کے خلاف بڑی کامیابی تھی جس کے نتیجے میں مسلمانوں کو بہت سی تنگیوں اور تکلیفوں سے نجات ملی۔ یہ بعثت کے چھٹے سال مسلمان ہوئے تھے۔ انہوں نے سرعام ہجرت کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔ تیرہ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد کے مطابق ان کی بیعت خلافت ہوئی۔ ان کے زمانے میں عظیم الشان فتوحات ہوئیں۔ تیس ہجری میں ان کو شہید کر دیا گیا۔ اس وقت جب یہ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ ابولولو مجوسی نامی ایک شخص نے انہیں نیزہ مار کر شہید کیا۔

عمر بن ابی سلمیٰ : یہ عمر بن ابوسلمہ بن عبداللہ بن عبدالاسد القرشی مخزومی ہیں ان کی کنیت ابو حفص ہے۔ ان کی والدہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ام المومنین ہیں۔ یہ سرزمین حبشہ میں پیدا ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ کے زیر تربیت رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں بحرین اور فارس کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ۸۳ ہجری میں ان کا وصال ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے بارہ روایات منقول ہیں۔

عمر بن احوص : عمرو بن احوص بن جعفر بن کلاب جحلی کلابی ہیں۔ ابن اثیر کے بقول عمرو جحلی کلابی ہیں لیکن مجھے ان کا علم نہیں ہے ان کی نسبت ”کلاب“ جشم کی طرف نہیں ہے اور نہ ہی کلاب کے بعد ثابت ہے۔ احوص بن جعفر بن کلاب نسب مشہور ہے۔ شاید یہ ”جشم“ کے حلیف ہونے کی وجہ سے اس سے منسوب ہوئے ہوں۔ ان سے ان کے صاحبزادے سلیمان نے احادیث نقل کی ہیں۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے دو احادیث ملتی ہیں یہ صحابی رسول ہیں۔

عمر بن شعیب : بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص بن وائل سہمی ان کی کنیت ابوالبراء ایم المدنی ہے۔ یہ طائف میں قیام پذیر رہے۔ انہوں نے اپنے والد اور واداسے احادیث نقل کی ہیں۔ اس کے علاوہ طاؤس اور یحییٰ بنت معوذ سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ عمرو بن دینار، قتادہ، زہری اور ایوب نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ نسائی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ۱۱۰ ہجری میں ہوا۔

عمر بن عبسی سلمیٰ : ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے یہ صالح صحابہ میں سے ایک ہیں۔ چوتھے نمبر پر اسلام لائے تھے۔ انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی لیکن یہ غزوہ خندق کے بعد مدینہ منورہ آئے تھے۔ پھر وہیں پر رہائش پذیر رہے بعد میں شام منتقل ہو گئے اور دمشق میں رہائش پذیر ہوئے وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے اڑتیس احادیث منقول ہیں۔

عمر بن عوف النصارى : یہ بنو عامر لوی کے معابد ہیں۔ غزوہ بدر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ ان سے ایک روایت منقول ہے۔ ان سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل کی ہے۔

عمر بن حارث : یہ عمرو بن حارث بن ابی ضار خزاعی مصطلق ہیں۔ یہ ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کے بھائی ہیں یہ بہت کم بات چیت کیا کرتے تھے۔ ۵۰ ہجری تک زندہ رہے۔ بخاری نے ان سے ایک حدیث نقل کی ہے اور ایک حدیث نقل کرنے میں امام مسلم رحمہ اللہ منفرد ہیں۔

عمر بن تغلب : یہ نمری ہیں ان کی نسبت نمیر بن قاسط کی طرف ہے۔ بعض نے ان کی نسبت العبدی بیان کی ہے۔ گویا یہ

عبدالقیس کی طرف منسوب ہیں یہ مشہور صحابی رسول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی کئی احادیث انہوں نے نقل کی ہیں۔ انہیں امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے ان کی صفات کا اندازہ اسی بات سے ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود ان کی تعریف کی ہے۔ یہ کامل ایمان رکھنے والے پختہ یقین رکھنے والے نفس کی بے نیازی کے مالک شخصیت تھے۔ ان کے بارے میں درج ذیل حدیث ہے۔

”اور میں کچھ لوگوں کو اس چیز کے سپرد کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بے نیازی رکھی ہے اور ان میں سے ایک عمرو بن تغلب ہے۔“

عمرو بن سعد النصارى : ان کی کنیت ابو کبشہ ہے، یہ شام کے رہنے والے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے چالیس احادیث نقل کی ہیں۔ امام مزنی نے ”الاطراف“ میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ البتہ بخاری اور مسلم میں ان سے کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔

عمرو بن حدیث : یہ عمرو بن عثمان بن عبید اللہ بن عمر بن مخزوم کوئی صحابی ان کی کنیت ابوسعید ہے۔ یہ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے آٹھ روایات نقل کی ہیں۔ دو احادیث میں امام مسلم رحمہ اللہ منفرد ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں ان کا انتقال 85 ہجری میں ہوا تھا۔

عمرو بن قیس : یہ اپنی کنیت ابن اُم مکتوم سے زیادہ مشہور ہے۔ بعض نے ان کا نام عبداللہ بیان کیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں : ان کا اصل نام عمرو تھا نبی اکرم ﷺ کے موذن ہیں یہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ مدینہ منورہ کی طرف نبی اکرم ﷺ سے پہلے ہجرت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے مختلف غزوات کے موقع پر تیرہ مرتبہ انہیں اپنا نائب مقرر کیا۔ جنگ قادسیہ میں شریک ہو کر شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ یہ نابینا صحابی ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”اس نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا جب اس کے پاس ایک نابینا آیا۔“

ان سے تین احادیث منقول ہیں۔

عمرو بن عطا : یہ ابن ابی جوار ہیں یہ تابعی ہیں۔ صدوق میں سے ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ اور ابوداؤد رحمہ اللہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

عمرو بن اخطب النصارى : یہ جلیل القدر صحابی میں سے ایک ہیں۔ ان کی کنیت ابو اخطب ہے۔ انہوں نے تیرہ غزوات میں شرکت کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر ان کے لئے دعا کی تھی ان سے چار روایات منقول ہیں ان کی عمر ۳۰ سال ہوئی ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی اس دعا کی برکت کی وجہ سے ایسا تھا۔

”اے اللہ اسے خوب بصورت رکھنا۔“

امام مسلم رحمہ اللہ اور چاروں سنن کے مصنفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

عمرو بن عاص : یہ عمرو بن العاص بن وائل سہمی قریشی ہیں۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔ مصر کو فتح کرنے والے یہ ہی ہیں۔ صلح حدیبیہ کے دوران مسلمان ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ ذات السلاسل میں انہیں امیر مقرر کیا تھا بعد میں انہیں عمان کا گورنر بھی بنایا گیا تھا۔ یہ ان امراء میں سے ایک ہیں جنہوں نے شام کی فتح میں حصہ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان آزمائش کے زمانے میں یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ۳۸ ہجری میں انہیں مصر کا گورنر بنایا۔ ۴۲ ہجری میں وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ۱۳۹ احادیث منقول ہیں۔

عمرو بن مرہ بن عیس بن الجحجی ان کو اسدی بھی کہا جاتا ہے بعض نے انہیں ازدی کہا ہے۔ یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اکثر جنگوں اور غزوات میں آپ کے ساتھ شریک رہے۔ انہوں نے ایک روایت نقل کی ہے۔

علی بن ابوطالب: یہ علی بن ابوطالب بن عبدالمطلب ہاشمی قریشی ہیں ان کی کنیت ”ابوالحسن“ ہے۔ چوتھے خلیفہ راشد ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد اور داماد ہیں۔ بڑے بہادر و زبردست خطیب فیصلہ کرنے کے ماہر تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے انہوں نے ہی اسلام قبول کیا تھا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ۳۵ ہجری میں مسلمانوں کے خلیفہ مقرر ہوئے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی اسے دارالخلافہ مقرر کیا۔

چالیس ہجری تک یہ ہی دارالخلافہ رہا۔

عبدالرحمن بن ملجم مرادی خارجی نے ان پر تنویر کا حملہ کیا جب یہ صبح کی نماز پڑھانے لگے تھے وہ وار آپ کی پیشانی پر لگا۔ ضرب کاری تھی جس کے نتیجے میں آپ نے جام شہادت نوش کیا۔

علی بن ربیعہ: یہ علی بن ربیعہ بن نعلہ ہیں۔ ان کی کنیت ابوغیرہ کوئی ہے۔ یہ ثقہ ہیں اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں۔ امام حاکم اور ابواسحاق نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ان سے ایک ایک روایت نقل کی ہے۔

عوف بن مالک طفیل: بن سحر زروی ہیں۔ یہ درمیانے درجے کے تابعین میں سے ایک ہیں یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ”رضیع“ ہیں۔

عوف بن مالک اشجعی: یہ غطفانی ہے۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ صحابی رسول ہیں، فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ اپنی قوم کا جھنڈا انہوں نے ہی اٹھایا ہوا تھا بعد میں دمشق میں رہائش اختیار کی۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ۱۶ احادیث نقل کی ہیں۔

عویمر بن عامر: ان کی کنیت ابودرداء ہے۔ یہ انصاری خزرجی ہیں یہ اپنے قبیلے سے کچھ دیر بعد اسلام لائے تھے بعد میں اسلام پر ثابت قدم رہے۔ یہ فقیہ تھے، عالم تھے، عقل مند تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا: ”عویمر میری امت کا دانش ور ہے۔“ غزوہ اُحد کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں دمشق کے قاضی رہے۔ ۳۲ ہجری میں ان کا انتقال ہوا اور ان سے ایک سو نو اسی احادیث منقول ہیں۔

عیاض بن حمار: یہ تميمی نجاشی ہیں، بصرہ میں قیام پذیر ہوئے۔ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ۳۰ احادیث روایت کی ہیں۔

فاختر بنت ابوطالب: یہ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتی ہیں اور ہاشمی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ صحابیہ ہیں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن ہیں۔ محدثین کی ایک جماعت نے ان روایات نقل کی ہیں۔ بخاری اور مسلم میں ان سے دو احادیث منقول ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے جعد اور پوتے جعدہ اور عودہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ایک جماعت نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا۔

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا: یہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ فہری قرشی ہیں۔ یہ حضرت فحاک بن قیس کی بہن

تھیں یہ ابتداء میں ہجرت کرنے والی صحابیات میں سے ایک ہیں۔ صاحب عقل اور دانشور خاتون تھیں۔ ان سے چونتیس روایات منقول ہیں۔ اکابر تابعین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

فضالہ بن عبید انصاری: یہ ”الادی“ ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ غزوہ اُحد اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے۔ دمشق کے گورنر رہے۔ نبی اکرم ﷺ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ ۵۳ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

قاسم بن محمد: یہ قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ قریشی ہیں ممحی ہیں۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں یہ ثقہ ہیں۔ مدینہ منورہ کے اکابر فقہاء میں سے ایک تھے۔ یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے ایک سو چھ ہجری میں وفات پائی۔ صحابہ مسند کے تمام مؤلفین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

قیصہ بن مخارق: یہ قیصہ بن عمار بن عبد اللہ بن شداد عامری ہیں۔ یہ صحابی رسول ہیں وفد کی شکل میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام قبول کیا تھا۔ انہوں نے چھ روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ امام مسلم رحمہ اللہ، امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام نسائی رحمہ اللہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

قنادہ بن ملحان: یہ قیس ہیں۔ بصرہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ ان کے صاحبزادے عبدالملک نے ان روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی دو احادیث نقل کی ہیں۔

قنادہ بن دعائمہ دوسی: ان کی کنیت ابوالخطاب ہے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ نابینا شخص تھے۔ اسلام کے جلیل القدر ائمہ میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ، سعید بن مسیب اور ابن سیرین سے احادیث نقل کی ہیں۔ ابن مسیب بیان کرتے ہیں قنادہ سے زیادہ حافظہ والا کوئی عراقی ہمارے پاس نہیں آیا۔ ان کا انتقال ۷۱ ہجری میں ہوا۔

قطبہ بن مالک تغلشی: یہ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دو احادیث نقل کی ہیں۔ ان سے ان کے چھتھے زیادہ بن علاقہ نے روایات نقل کی ہیں۔

قیس بن بشیر تغلشی: یہ شام کے رہنے والے ہیں ابن حجر تقریب میں بیان کرتے ہیں یہ مقبول ہیں کم سن تابعین کے ہم عصر ہیں۔ ان سے امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم بیان کرتے ہیں وہ ان سے روایات نقل کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے۔

قیس بن حازم: یہ بکلی احسی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت کو پایا ہے یہ اسلام قبول کرنے کے لئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن اس وقت نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو چکا تھا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن معین اور یعقوب بن شبیب نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ان کا وصال 98 ہجری میں ہوا۔

قیلہ بنت مخرمہ: یہ غیریہ ہیں یہ صحابیہ ہیں اور ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں۔ یہ حبیب بن ازہر کی اہلیہ ہیں۔ ان کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوئیں تھیں ان کے شہر کا انتقال ہو گیا تو ان کی بیٹیوں کو عمر بن ایوب بن ازہر نے چھین لیا۔ یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ان کی شکایت لے کر حاضر ہوئیں تھیں۔

کعب بن مالک: یہ کعب بن مالک بن کعب انصاری سلمی ہیں۔ یہ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ دیگر غزوات میں شریک

رہے البتہ غزوہ بدر اور غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ غزوہ احد میں انہیں گیارہ زخم آئے تھے یہ نبی اکرم ﷺ کے شعراء میں سے ایک ہیں۔ زبان اور ہاتھ سے جہاد کرنے والے مجاہدین میں یہ تین حضرات شامل ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت، کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہ ان سے ایک سو اسی روایات منقول ہیں۔ ان کا انتقال ۵۲ ہجری میں بصرہ میں ہوا۔

کعب بن عیاض: یہ شام کے رہنے والے ہیں ان سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایات نقل کی ہیں۔ بعض نے یہ بات بیان کیا ہے کہ ان سے سیدہ اُمّ درداء نے روایات نقل کی ہیں ان سے ترمذی اور نسائی نے روایات نقل کی ہیں۔

کعب بن عجرہ: یہ کعب بن امیہ بن عدی بن عبید بن حارث قضاعی ہیں، بسلوی ہیں۔ یہ قواقل کے حلیف ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ۱۴۷ احادیث نقل کی ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد، اسحاق اور عبدالملک نے روایات نقل کی ہیں۔ کوفہ میں انہوں نے رہائش اختیار کی تھی ۵۱ ہجری میں مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا۔

کعبہ بنت ثابت: یہ اُمّ ثابت ہیں۔ یہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں انہوں نے بھی نبی اکرم ﷺ کے شاعری کی ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث نقل کی ہے ان سے ابو عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے دو احادیث نقل کی ہیں۔

کلثوم بن حنبل: یہ ابن عبداللہ بن حنبل یمانی ہیں۔ یہ حضرت صفوان بن امیہ کے بھائی تھے۔ ان سے ان کے بیٹے نے احادیث نقل کی ہیں اور ان کے علاوہ عمرو بن عبداللہ صفوان نے نقل کی ہیں۔

کناز بن حصین: ان کی کنیت ابو مرثد ہے۔ یہ ابن ربیع غنوی ہیں۔ بنو عبدالمطلب کے حلیف تھے۔ یہ بدری ہیں اور اپنی سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا ۱۲ ہجری میں انتقال ہوا۔ ان سے دو روایات منقول ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ، امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی اور نسائی رحمہ اللہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

لقیط بن عامر: یہ لقیط بن عامر بن صبرہ بن عبداللہ بن منشق ابورزین ہیں۔ ابورزین عقیل ان کی کنیت ہے۔ بنو منشق کے وفد کے ہمراہ آئے اور اسلام قبول کیا۔ ان کے صاحبزادے عامر اور یحییٰ بن کعب بن عدس اور اس کے علاوہ عمرو بن اوس نے احادیث نقل کی ہیں ان کو لقیط بن صبرہ کہا جاتا ہے۔ یہ نسبت ان کے دادا کی طرف ہے۔

مالک بن ربیعہ ساعدی: ان کی کنیت ابواسید ہے۔ ان کا نام عامر بن عوف بن حارث بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن خزرجی ساعدی ہے۔ یہ بدری صحابی ہیں۔ جلیل القدر صحابہ میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال ۶۰ ہجری میں ہوا۔ ان سے اٹھائیس احادیث منقول ہیں۔

مالک بن حویرث: ان کو ابن حارث بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی کنیت ابوسلیمان لیثی ہے۔ یہ اہل بصرہ میں سے ایک ہیں۔ اپنی قوم کے نو جوانوں کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز کا طریقہ سکھایا تھا۔ ۹۲ ہجری میں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا اور ان سے پندرہ روایات منقول ہیں۔

مالک بن ہبیرہ: یہ مالک بن ہبیرہ بن خالد بن مسلم کوئی کنزی ہیں۔ یہ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے مصر میں اقامت اختیار کی تھی۔ حمص کے گورنر ہے۔ مروان بن حکم کے زمانے میں ان کا انتقال ہوا ان سے چار احادیث منقول ہیں۔

مالک بن عامر: ان کی کنیت ابو عطیہ ہے۔ ان کا نام مالک بن ابی عامر وداعی ہمدانی ہے۔ یہ تابعی ہیں۔ انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی ہیں جبکہ ان سے ابواسحاق اور اعمرش نے روایت نقل کی ہیں۔

تابعین میں سے ایک ہیں اور ثقہ ہیں۔ ۷۰ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ، واؤد رحمہ اللہ اور ترمذی نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

مجیبہ بالہنیہ: انہوں نے اپنے والد یا شاید چچا سے روایات نقل کی ہیں جن کا نام مذکورہ نہیں ہے۔ ”مجیبہ“ کے نام کے بارے میں بھی اختلاف ہے کہ یہ مذکر ہیں یا مونث ہے؟

محمد بن سیرین: یہ انصاری ہیں اور ان کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کی کنیت ابو بکر بصری ہے۔ یہ تابعین میں سے ایک ہیں انہوں نے اپنے آزاد کردہ والد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان کے علاوہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ ابن سعد نے ان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے یہ ثقہ ہیں۔ مامون بن محفوظ ہیں، بلند مرتبے کے مالکے ہیں، امام ہیں، فقہیہ ہیں، بڑے علم والے ہیں۔ یہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔ ان کا انتقال ۱۱۰ ہجری میں ہوا۔

محمد بن زید: یہ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب ہیں۔ یہ تابعین میں سے ایک ہیں۔ ثقہ ہیں حافظ ہیں، درمیانے طبقے کے تابعین میں سے ایک ہیں۔

محمد بن عباد: یہ محمد بن عباد بن جوحہ مخزومی کی ہیں۔ یہ ثقہ تابعین میں سے ایک ہیں اور درمیانے درجے کے تابعین میں سے ایک ہیں۔ ان سے صحاح ستہ کے تمام مصنفین نے روایات نقل کی ہیں۔

مجرمہ عبدی: ان کی نسبت عبدالقیس قبیلے کی طرف ہے۔ بن ربیعہ بن نزار حالات پر مبنی کتاب میں ان کا تذکرہ نہیں ہے اور ان کے بارے میں یہ وضاحت نہیں ہو سکی یہ صحابی ہیں یا تابعی ہیں۔

مرداس السکلی: یہ صحابی رسول ہیں، صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔ ان سے بہت کم روایات منقول ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان سے ایک روایت نقل کی ہیں ان سے صرف قیس بن حازم نے روایت نقل کی ہیں۔

مرثد بن عبداللہ یزنی: ان کی کنیت ابوالخیر ہے، یہ مصری ہیں ثقہ ہیں اور فقیہ ہیں۔ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ ان کا انتقال ۹۰ ہجری میں ہوا۔ صحاح ستہ کے تمام مصنفین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

مسروق بن اجدع: یہ مسروق بن اجدع بن مالک ہمدانی وداعی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عائشہ کوئی ہے۔ ثقہ تابعین میں سے ایک ہیں یہ مخزومی ہیں۔ فقیہ ہیں، عابد ہیں۔ سنن کے مصنفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

مستورو بن شداد: یہ عمرو بن حنبل بن الاحب قرشی تھری ہیں ان کی والدہ وعدہ بنت جابر بن حنبل بن الاحب ہیں جو کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ واقندی نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت یہ کس نے بچے تھے۔ تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے حدیث سنی اور اسے یاد رکھا ہے۔ پہلے انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی بعد میں مصر منتقل ہو گئے۔ ان سے سات روایات منقول ہیں اور ایک روایت میں امام مسلم رحمہ اللہ منقول ہیں۔

مصعب بن سعد ابی وقاص رضی اللہ عنہ: یہ زہری ہیں۔ ان کی کنیت ابوزرارہ المدنی ہے۔ تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) اور (حضرت علی رضی اللہ عنہ) اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث نقل کی ہیں جبکہ ان سے ان کے بیٹے

اسماعیل بن محمد، طلحہ بن مصرف اور ایک جماعت نے احادیث نقل کی ہیں۔ ابن سعد بیان کرتے ہیں یہ ثقہ راوی ہیں اور بہت زیادہ روایات بیان کرنے والے ہیں۔ ان کا انتقال ۱۳۰ ہجری میں ہوا۔

معاذ بن انس: یہ جہنی ہیں۔ صحابی رسول ہیں۔ انہوں نے مصر میں رہائش اختیار کی۔ ان کے صاحبزادے سہل نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ان کی روایات نقل کی ہیں جبکہ ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، علاوہ دیگر ائمہ نے اپنی کتابوں میں ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان سے تیس احادیث منقول ہیں۔

معاذ بن جبل: یہ انصاری خزرجی ہیں ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ مقدم پیشوا ہیں، حلال اور حرام کے ماہر تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میری امت میں حلال اور حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا معاذ بن جبل ہے“ یہ خوبصورت نوجوان تھے، حوصلہ مند تھے، سخی تھے، حیاء والے تھے، انصار کے افضل ترین نوجوانوں میں سے ایک تھے۔ انہوں نے اٹھارہ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور تمام غزوات میں شریک رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یمن کا گورنر مقرر کیا تھا۔ اٹھارہ ہجری میں جوانی کے دوران ”عمواس“ نامی شہر میں طاعون کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت ان کی عمر چونتیس برس تھی ان سے ایک سو ستاون احادیث منقول ہیں۔

معاذہ بن عدویہ: یہ عبد اللہ کی صاحبزادی ہیں اور صلہ بن لیثم کی بیوی ہیں۔ یہ بصرہ سے تعلق رکھتی تھیں ان کی کنیت ام الصہبا ہے۔ درمیانے طبقے کے تابعین میں سے ایک ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آیا جایا کرتی تھیں۔ ان سے روایات بھی نقل ہیں۔ صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

معاویہ بن ابوسفیان: یہ معاویہ بن ابوسفیان بن صخر بن حرب بن امیہ قریش اموی ہیں۔ شام میں اموی خلافت کے پہلی بانی مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آٹھ ہجری میں فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ کتابت تحریر اور حساب کا فن سیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں کاتب مقرر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں پہلے اردن کا گورنر مقرر کیا اور بعد میں دمشق کا بھی مقرر کر دیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حکومت میں یہ پورے شام کے گورنر بن گئے۔ اکتالیس ہجری میں امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان کے مقابلے میں خلافت سے دستبرداری اختیار کی تو یہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ اس کے بعد یہ انیس برس تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔ ساٹھ ہجری میں دمشق میں ان کا انتقال ہوا اور وہ وفات ہوئے۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ایک سو بیس احادیث منقول ہیں۔

معاویہ بن حکم سلمی: ان کی نسبت بنو سلیم کی طرف ہے کیونکہ یہ عرب کا معروف قبیلہ ہے۔ انہوں نے مدینہ منورہ میں اقامت اختیار کی تھی۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ۱۳ احادیث نقل کی تھیں۔ ایک روایت میں امام مسلم رحمہ اللہ منفرد ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور نسائی رحمہ اللہ نے بھی ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

معاویہ بن حیدرہ: یہ معاویہ بن حیدرہ بن معاویہ بن قیس بن کعب القشیری ہیں۔ بصرہ میں انہوں نے رہائش اختیار کی تھی۔ خراسان کی لڑائیوں میں شریک ہوئے وہیں ان کا انتقال ہوا یہ صحابی رسول ہیں ان سے کئی روایات منقول ہیں۔ یہ بہز بن حکیم کے دادا ہیں ان سے بہز بن حکیم نے احادیث نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ بہز بن حکیم بن معاویہ کی احادیث صحیح ہیں۔

معروہ بن سوید: یہ اسدی ہیں۔ ابوامیہ کوئی ان کی کنیت ہے۔ ثقہ اور اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان سے واصل، احباب اور عمار سے روایات

کی ہیں۔ ابوحاتم نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

معن بن یزید بن اخنس سلمی: ان کی کنیت ابو یزید ہے یہ ان کے والد اور ان کے دادا تمام صحابی ہیں۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں خاص اہمیت رکھتے تھے۔ دمشق کی فتح میں شریک ہوئے کوفہ میں رہائش اختیار کی اور بعد میں مصر تشریف لے گئے۔ پھر شام میں رہائش اختیار کی۔ جنگ صفین میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے شریک ہوئے تھے۔ دہشت کے واقعہ میں ضحاک بن قیس کے ہمراہ شریک ہوئے اور وہیں شہید ہوئے۔ یہ ۵۴ ہجری کی بات ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی پندرہ احادیث نقل کی ہیں۔

معقل بن یسار بن عبد اللہ مزی: ان کی کنیت ابو یعلیٰ ہے۔ حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے صحابی رسول ہیں۔ ”کنذہ“ سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے جو شام کا علاقہ ہے۔ ان کا انتقال ۸۷ ہجری میں ہوا۔ نبی اکرم ﷺ سے ۳۴ احادیث انہوں نے نقل کی ہیں۔

مغیرہ بن شعبہ: یہ مغیرہ بن شعبہ بن ابو عامر ثقفی ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ حدیبیہ میں حاضر ہوئے تھے خندق کے زمانہ میں انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ جنگ یرمامہ یرموک اور قادسیہ میں شریک ہوئے۔ بڑے عقل مند، ذہین اور سمجھدار آدمی تھے۔ ۵۰ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ۱۳۶ احادیث منقول ہیں۔

مقداد بن معدی کرب: ان کی کنیت ابو کریمہ ہے۔ یہ بھی کنذہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جو شام کے علاقے کنذہ سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا انتقال ۸۷ ہجری میں ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ۱۴۷ احادیث نقل کی ہیں۔

مقداد بن اسود: یہ مقداد بن اسود بن عمرو بن ثعلبہ بہرانی کنذی ہیں۔ ان کی کنیت ابو معبد ہے۔ یہ صحابی رسول ہیں یہ مقداد بن عمرو ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں یہ مقداد بن اسود ہیں کیونکہ وہ اسود بن عبد یغوث زہری کی زیر پرورش رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے انہیں اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا تھا۔ یہ ابتداء میں اسلام قبول کرنے والے افراد میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی بعد میں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تمام غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ شریک رہے۔ انہوں نے پچاس احادیث نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال ۴۳ ہجری میں ہوا۔

میون بن حارث: یہ ربیعہ بن ان کی کنیت ابو نصر کوئی ہیں۔ حافظ ابن جریر نے اپنی کتاب ”تقریب“ میں انہیں صدوق میں شمار کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ ”مرسل“ روایات نقل کرتے ہیں۔ تیسرے طبقے کے تابعین میں سے ایک ہیں۔ ۸۳ ہجری میں ”جہلم“ کے واقعہ میں ان کا انتقال ہوا۔

میونہ بنت حارث: یہ میونہ بنت حارث بن حزن بن بحیر بن ہرام بن رویہ بن عبد اللہ بن ہلال عامریہ ہلالیہ ہیں۔ یہ ام المومنین ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، یزید بن الاصم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں انہوں نے اپنے آپ کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب کے طور پر پیش کیا تھا۔ ۵۱ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے چھیالیس احادیث منقول ہیں۔

نافع عدوی: یہ ابو عبد اللہ مدنی ہیں یہ عظیم الشان تابعین میں سے ایک ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، خطاب، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر بہت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں سب سے زیادہ مستند یہ ہے: مالک نے نافع کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو روایات نقل کی ہیں۔ نافع سے ان کے صاحبزادے ابوبکر، عمر اور ان کے علاوہ ابوب، ابن جریج اور امام مالک رحمہ اللہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ نافع کا انتقال 120 ہجری میں ہوا تھا۔

نافع بن جابر: یہ نافع بن جابر بن مطعم ہیں۔ یہ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں۔ معزز اور فتویٰ دینے والے شخص تھے۔ صحابہ کے مصنفین نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کا انتقال 99 ہجری میں ہوا۔

نزال بن سمرہ: یہ ہلالی ہیں، یہ جلیل القدر تابعین میں سے ایک ہیں۔ بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: یہ صحابی ہیں۔ ان سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں جبکہ شعبہ ثعلبی اور ضحاک نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ فرماتے ہیں یہ ثقہ ہیں۔

نسیب بنت کعب النزاریہ: ان کا نام ”نسیبہ“ تصغیر کے ساتھ ہے۔ بعض نے اس کا وزن فعلیہ قرار دیا ہے یہ مدینہ منورہ کی رہنے والی تھیں بعد میں انہوں نے بصرہ میں رہائش اختیار کی۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین کو غسل دیا کرتی تھیں۔ سیدہ عمارہ رضی اللہ عنہا اور ان کا نسب ایک ہی ہے یہ اُمّ عطیہ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان سے چالیس روایات منقول ہیں۔

نعلہ بن عبید اسلمی: ان کی کنیت ابو بزرہ ہے اور یہ اپنی کنیت کے اعتبار سے زیادہ مشہور ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی کنیت نہیں ہے۔ انہوں نے ابتداء میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ میں شریک ہوئے بعد میں بصرہ رہائش اختیار کی۔ اس کے بعد انہوں نے جنگ خراسان میں شرکت کی بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ واپس بصرہ تشریف آئے تھے اور ساتھ ہجری میں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے چھیالیس روایات منقول ہیں۔

نعمان بن بشیر: یہ انصاری خزرجی ہیں۔ ان کے والد اور والدہ بھی صحابی ہیں انہوں نے شام کے مقام نعمان میں رہائش اختیار تھی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا بعد میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں محض منتقل کر دیا جہاں چنانچہ ان میں انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔ ان سے ایک سو چودہ روایات منقول ہیں۔

نعمان بن مقرن: یہ نعمان بن مقرن بن عائد مزی ہیں۔ ان کی کنیت ”ابو عمر“ ہے۔ بعض نے یہ بات بیان کی ہے ان کی ابو حکیم ہے۔ یہ معروف صحابی ہیں۔ اکیس ہجری میں ”نہاوند“ کے مقام پر شہید ہوئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ روایات تیں۔

نفیع بن حارث ثقفی: یہ اہل طائف میں سے ایک ہیں۔ صحابی رسول ہیں ان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے طائف کے قلعے سے ایک جوان اونٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوا دیا تھا۔ یہ جنگ جمل اور جنگ صفین سے الگ رہے ہجری میں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ایک سو تین احادیث منقول ہیں۔

نواس بن سمران: یہ نواس بن سمران بن خالد بن عمرو عامری کلابی ہیں۔ یہ صحابی رسول ہیں شام سے تعلق رکھنے والے صحابہ میں سے ایک ہیں۔ ان کے والد انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے لئے دعا کی تھی۔ نواس سے سترہ روایات منقول ہیں۔

حکیم بن حزام: یہ حزام بن خویلد قرشی اسدی کی اولاد میں سے ہیں۔ صحابی رسول ہیں فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا تھا۔

دینے والے اور برائی سے منع کرنے کے حوالے سے معروف ہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی ایسی بات کا پتہ چلا جسے حکیم ناپسند کرتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک میں اور حکیم باقی ہیں یہ کام نہیں ہو سکے گا۔

ان کا انتقال 15 ہجری میں ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث نقل کی ہیں۔ ایک روایت میں امام مسلم رحمہ اللہ منفرد ہیں۔

ہند بنت اسیمہ: یہ قریشی خزرمیہ ہیں۔ ان کی کنیت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا ہے۔ یہ اُمّ المؤمنین ہیں۔ چار ہجری میں ان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی ہوئی تھی۔ یہ اخلاق و عقل کے حوالے سے تمام خواتین میں کامل شخصیت کی مالک تھیں۔ بائیس ہجری میں مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا تھا۔ ان سے تین سو اٹھتر روایات منقول ہیں۔

ہمام بن حارث: یہ ہمام بن حارث بن قیس بن عمرو غنمی کوئی ہیں۔ یہ عابد اور ثقہ عالم تھے اور اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ پندرہ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے بہت سے افراد نے احادیث نقل کی ہیں۔

واکل بن حجر: ان کی کنیت ابو بیدہ ہے یہ حضرمی۔ ”حضرموت“ کے سرداروں میں سے ایک تھے۔ ان کے والد وہاں کے حکمران تھے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں خوش آمدید کہا اور اپنی چادر ان کے لئے بچھا دی اور ان کو اپنے ساتھ بٹھا کر یہ دعائی۔

”اے اللہ اوائل اور اس کی اولاد میں برکت فرما“ آپ نے ”حضرموت“ کے سرداروں کا نگران انہیں مقرر کیا تھا اور انہیں زمین کا ایک بڑا ٹکڑا بھی عنایت کیا تھا یہ فتوحات میں شریک ہوئے بعد میں کوفہ میں رہائش اختیار کی اور پچاس ہجری میں وہیں انتقال پایا۔ ان سے اسی روایات منقول ہیں۔

وابصہ بن معبد: یہ وابصہ بن معبد بن مالک بن عبید اسدی ہیں۔ یہ صحابی رسول ہیں۔ نو ہجری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے بہت زیادہ نری کرنے والی شخصیت کے مالک تھے۔ ان کے آنسوؤں کا نہیں کرتے تھے بعد میں ”رقہ“ میں رہائش اختیار کی اور وہیں انتقال فرمایا۔ ان سے گیارہ روایات منقول ہیں۔

واثلہ بن اسقع: ان کی کنیت ابو اسقع ہے۔ یہ کنانی لیشی ہیں۔ انہوں نے اس وقت اسلام قبول کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک جانے کے لئے تیار تھے۔ یہ آپ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد یہ دمشق اور حمص کی فتح میں بھی شریک ہوئے ہیں۔ یہ مدینہ منورہ کے اصحاب صفہ میں شامل تھے۔ چھیالیس ہجری میں دمشق میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ایک سو چھپن احادیث منقول ہیں۔

وحشی بن حرب: یہ حبشی ہیں۔ ان کی کنیت ”ابو وسمہ“ ہے۔ بنو نوفل کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ مکہ مکرمہ میں رہنے والے سیاہ فام افراد میں سے ایک تھے۔ انہوں نے حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔ طائف کے وفد کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ بعد میں یہ میلہ کذاب کو قتل کرنے میں بھی شریک ہوئے۔ جنگ یرموک میں بھی شرکت کی۔ بعد میں حمص میں رہائش اختیار کی۔ 25 ہجری میں وہیں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پینتالیس احادیث نقل کی ہیں۔

وہب بن عبد اللہ سوئی: ان کی کنیت ابو حنیفہ ہے۔ یہ کمسن صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت یہ

بالغ نہیں ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں بیت المال کا نگران مقرر کیا تھا۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریبی ساتھیوں میں سے ایک ہیں۔ ۴۷ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ۱۴۵ احادیث نقل کی ہیں۔

وارد کا تب مغیرہ: یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور کا تب ہیں۔ انہوں نے اپنے آقا مغیرہ بن شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے قاسم بن مغیرہ اور رجاہ بن حیوۃ سے بھی احادیث نقل کی ہیں۔ ان کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

یزید بن شریک بن طارق: یہ تمیمی کوئی ہیں۔ ثقہ تابعین میں سے ایک ہیں۔ یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔ یہ عبدالملک کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے۔ تمام محدثین نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

یزید بن حیان: یہ تمیمی کوئی ہیں۔ حافظ ابن حجر نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے یہ چوتھے طبقے کے تابعین میں سے ایک ہیں۔ ویسے یہ درمیانے درجے کے تابعین میں سے ہیں۔ ان سے امام مسلم رحمہ اللہ، امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام نسائی رحمہ اللہ نے احادیث نقل کی ہیں۔
یعیش بن طحہ: یہ غفاری ہیں ان کی نسبت بنو غفار کی طرف ہے جو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا قبیلہ ہے۔ یہ تابعی ہیں انہوں نے اپنے والد طحہ سے ”پیٹ کے بل سونے کی ممانعت“ والی حدیث نقل کی ہے۔

دارالحدیث لاہور

20
کتاب
مختار

صحیح بخاری شریف

جہانگیر

قدوة العلماء، مفتیین
زہد، فاضلہ المحدثین

محمد بن اسماعیل بن حنبل

8 جلدیں مکمل

اؤم اللہ تعالیٰ مسالینہ و بکرن یتامہ و یتامہ

احادیث نبویہ کی سب سے مستند کتاب کا عام فہم، آسان، سلیس، با محاورہ ترجمہ

امام محمد رضا خان کی تعلیمات علی البخاری

کا ترجمہ وضاحتی الفاظ کے ہمراہ

صحیح بخاری میں موجود
• آیات القرآن
• احادیث صحابہ کرام کے آثار
• تابعین و تابعاتین کے اقوال
• امام بخاری کی فقہی و عقیقتی آثار

جملہ افراد • اشخاص • قبائل • بلاد و ممالک • دیگر کی

مفصل فہرستیں پہلی مرتبہ منصفہ شہود پر

ایک ایسی خدمت جس کی عربی، فارسی، اردو میں کہیں بھی کوئی ایسی مثال نہیں ملے گی



برادرز

نویسنٹر، ہمارا بازار لاہور
042 7246006